سِكُ الله المكامُ اللائمك إمكامُ اللائمك



علامه سيدشاه قرام الحق قادرى مظلانالى





سِرَاجُ الامَّكُ وَمِامُ الائمَكُ وَمِامُ الائمَكُ وَمِنْ الْمُ الائمَكُ وَمِنْ الْمُعْنَدُ وَمِنْ الْمُعْنَامُ وَالْمُعْنَامُ الْمُعْمَدُ وَمِنْ الْمُعْنَامُ وَمِنْ الْمُعْنَامُ وَمِنْ الْمُعْنَامُ وَمِنْ الْمُعْنَامُ الْمُعْنَامُ وَمِنْ الْمُعْنَامُ وَالْمُعْنَامُ وَالْمُ الْمُعْنَامُ وَالْمُعُنَامُ وَالْمُعِنَامُ وَالْمُعِنَامُ وَلِي الْمُعْنَامُ الْمُعْلِمُ وَالْمُعِلَامُ الْمُعْنَامُ وَالْمُعِنَامُ الْمُعْلِمُ وَالْمُعُلِمُ وَالْمُعِنَامُ الْمُعْلِمُ وَالْمُعُلِمُ الْمُعْلِمُ وَالْمُعِلَامُ الْمُعْمِلُولُ وَالْمُعُلِمُ الْمُعْمِلُ وَالْمُعِلَامُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْمُ وَالْمُعِلَامُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعِلَمُ الْمُعِلَامُ الْمُعْلِمُ الْمُعِلَمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعِلَمُ الْمُعِلَمُ الْمُعْلِمُ الْمُعِلَمُ الْمُعِلَمُ الْمُعِلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعِلِمُ الْمُعِلِمُ الْمُعِلِمُ الْمُعِلْمُ الْمُعِلَمُ الْمُعُلِمُ الْمُعِلَمُ الْمُعِلِمُ الْمُعِلَمُ الْمُ

مضرت المام المناهدة

ص تَصَيْنِيف: علام رسيَّد شاه قرام الحق الحق قادري منظله العالى



ر اور بن بنتی را باد بادی دانا درباد مادید. لامور

رَان: 042-7248657 0300-4505466 - 0300-9467047 Email: zaviapublishers@yahoo.com

جمله حقوق محفوظ ہیں

,2012

ر دلیگل ایڈوائزرز ک

محد كامران حسن بعد الدوكيث بانى كورث (لا بور) 8800339-0300 رائے صلاح الدین كھرل ایڈوكیٹ بائی كورث (لا بور) 7842176-0300

وملنے کے پتے ہ

اسلامک بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولینڈی 11 55361-051 051-5558320 اهمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولینڈی مكتبه بابا فريد چوک چٹی قبر پاکيتن شريف 7241723-0301 0213-4944672 مكتبه قادريه يرانى سبزى منڈى كراچى مكتبه بركات المدينه بهادر آباد كراجى 0213-4219324 0213-4926110 مكتبه فوثيه هول سيل كراچى 0213-2216464 مكتبه رضويه آرام باغ كراهى 041-2631204 مكتبه اسلاميه فبصل آباد 0333-7413467 مكتبه العطاريه لنك رود صادق آباد 0321-3025510 مكتبه سخى سلطان هيدر آباد مكتب قادريه سركلر روڈ گوهرانواله 055-4237699 048-6691763 مكتبه المجاهد بغيره شريف 051-5541452 رائل بک کمینی کمیٹی چوک اقبال روڈ راولینڈی 0306-7305026 مكتبه غيضان سنت بوهز گيث ملتان 0321-7083119 مكتبه فوثيه مطاريه اوكاڑه

| صفحه | غيه عنوانات | عنوانات |
|------|------------------------------|--------------------------------|
| 84 | امام اعظم کی حق گوئی | بيش لفظ |
| 88 | والدین ہے حسن سلوک | |
| 90 | 21 یووسیوں ہے حسن سلوک | |
| 91 | اساتذہ ہے حسنِ سلوک | باب اول (1) |
| | (3) بابسوم (3) | |
| 94 | 44 امام اعظم كي عقل وذبانت | |
| 102 | 45 امام اعظم كي فقهي بصيرت | بشارات نبوى عليه |
| 107 | 49 امام أعظم كي حاضر جواني | |
| 115 | 50 امام اعظم كاعلمي تبحر | |
| | باب چہارم (4) | علم کی طرف رغبت |
| 124 | 57 امام أعظم بحثيبت ولئ كامل | استادى نظرميں |
| 127 | 58 آپ کا کشف وفراست | |
| 130 | آ پکاوصال | |
| 133 | 60 مزارکی برکتیں | اخلاق وكردار |
| 133 | 63 التحفظ فواب | امام اعظم خطيفه بحثيت تاجر |
| | و5) باب بنجم (5) | امام اعظم خفية كي خاوت |
| 138 | 70 وصايا اور سيحتيل | امانت داري |
| 139 | 73 امام ابو يوسف كے نام | آ پ کاصبروطم |
| 150 | 75 امام نوسف بن خالد کے نام | عبادت در باضت عبادت در باضت |
| | 78 بابشتم (6) | خشيت الني |
| 155 | 80 نقه کی فضیلت ، قرآن میں | نه مروتفوی زیروتفوی |
| | | - 6 |

| صغحه | عنوانات | صغحه | عنوا نات |
|-------|--------------------------------|-------|---------------------------|
| 188 | امام ايوداؤر كى گوابى | 157 | فقه کی نضیلت ، حدیث میں |
| 188 | علم الحديث كے بڑے جمبتد | 160 | فنتهاء كى نصيلت |
| 189 | حافظ حديث اورامام اعظم | 163 | رائے اور قیاس |
| 189 | -1587. | 167 | فقبهاء صحابه كرام |
| 190 | جرح تعديل پركب مقدم نيس | | باب معتم (7) |
| 191 9 | كس شان دالے پرجرح نبيس | 170 | امام اعظم اورعكم الحديث |
| 192 | مخالفت کے پانچ اسباب | 170 | بخاری کی بیس ثلا ثیات |
| 192 | امام بخاری کے غیر معتبر راوی | 171 | علم الحديث كے شہنشاہ |
| 194 | بن تيميد کی فيصله کن تحرير | 172 | ا کا برمحد ثین کی حاضری |
| 194 | تقام امام اعظم ادرامام بخارى | 175 | مر کرنظم و فضل کوف |
| 195 | على حضرت بريلوي كي محقيق | 177 | امام بخارى اوركوفيه |
| 195 | انچویں درہے میں شاکر د | 178 | اخذِ عديث كے اصول |
| 196 | متها وطبيب اورمحدثين عطار | 178 | امام سفیان توری کی محوابی |
| 198 | مع كتب الحديث | 1 182 | |
| 199 | ام بخاری کی رائے حدیث ہیں ص | 1 182 | |
| 199 | بك لا كالمحيح احاديث يادتمي | ĺ | باب مشتم (8) |
| 199 | ناري ش ١٤٢٥ اماديث | 183 | |
| 200 | اری وسلم کےضعیف راوی | ÷ 184 | ارجاء كے الزام كى حقيقت |
| | بابتم (9) | 185 | |
| 201 | لبالحديث | 186 | شارح بخارى عينى كي محقيق |
| 206 | يف مديث قياس برمقدم | 187 م | ابن تيميه كااعتراف |
| | | | |

| | | | • |
|------|--|-------|-----------------------------|
| صفحد | عنوانات | صفحه | عنوانات : |
| 248 | ام حماد بن الي سليمان عظيمة | 209 | حناف محج احاديث برعامل |
| | باب دوازد جم (12) | 211 | منيح احاديث متعارض مول تو |
| 249 | قەرلى قەرلى ھىرورىت | j | باب دیم (10) |
| 251 | قه کی ابتدا م | 213 | مخالفت حديث كاالزام |
| 253 | نقهی احکام کی اقسام | 216 | مخالفت حديث كي حقيقت |
| 255 | ئقە خىفى كى بنىيا د ئقە ھىنى كى بنىيا د | 218 | صحابه كي فقهي بصيرت |
| 258 | زہب حنفی کے اصول | 220 | اہل رائے یا اہل صدیث |
| 262 | قرآن وحديث ميں تطبق | 221 | اعلى حضرت بريكوي كي تحقيق |
| | با باب ميزدېم (13) | 224 | حضرت عمر طفظه كاقياس |
| 265 | فقه منفی کی تدوین | 225 | علماء کاعمل زیادہ متحکم ہے |
| 272 | تصانيب امام اعظم | -226 | إشعاركامسئله |
| | باب چهاردیم (14) | 227 | معانى حديث كافتم |
| 275 | امام اعظم في المائدة | 229 | ابلِ فہم کے مختلف مدارج |
| 275 | امام الولوسف عليه | 231 | ا يك جا ملا نه اعتراض |
| 277 | المام محمر بن حسن عقطيه | | باب يازدېم (11) |
| 278 | امام زُفر بن بديل حظيه | 233 | امام اعظم خطبه کے اساتدہ |
| 280 | امام ما لك بن انس تعقینه | 242 | فقة منفى كاسلسله |
| 281 | امام مسعر بن كدام طفظه | 243 | سيدنا عبرالله بن مسعود ه |
| 283 | امام عبدالله بن مبارك رفظه | 245 4 | حضرات علقمه فطيخية واسود فأ |
| 284 | امام وكيع بن جراح فطينه | 247 | امام ابراهيم تخعى طفطيه |
| | | | |

| صفحه | عنوانات | صغح | عنوا نات |
|------|------------------------------|-----|-------------------------------|
| 317 | احتياط اورتقوى | 286 | امام يحيى بن سعيد هيايه |
| 318 | شورانی نمهب | 287 | امام يحي بن زكريا ظافية |
| 319 | غربب حنفي اورقر آن | 288 | امام يزيد بن بارون عظم |
| 323 | تنين طلاقول كالمسكله | 292 | ائمه ثلاثة اور صحاح كے محدثین |
| | باب نفت دہم (17) | 293 | اراكىين شورئ |
| 325 | حضور کی نماز اور فقه خفی | | باب يازدام (15) |
| 325 | باتھوں کو کا توں تک اٹھانا | 296 | ائمه دين كي نظر ميں |
| 326 | المح المح المعين | 296 | ائمهابلبیت کے اقوال |
| 327. | قرأة خلف الامام منع ب | 297 | ائمه علاشے اتوال |
| 328 | آمین آسته کہنا سنت ہے | | بابشش دہم (16) |
| 330 | ا تماز میں رفع یدین منسوخ ہے | 311 | مد مب حنفی کی وجد ترجیح |
| 333 | : تماز وترتین رکعت ہیں | 311 | حنفی ند ہب، حدیث ہے |
| 333 | النماز تراوع بيس ركعت بي | 312 | حضرت على خطينه كى دعا |
| 335 | : نماز جنازه میں قرائت کیں | 312 | نبوی بشارات |
| | باب بشت دہم (18) | 313 | صحیح عدیث ند مب منفی ہے |
| 336 | تقليد كيول ضروري يم | 314 | قرآن تحكيم ےمطابقت |
| 339 | : جارنداب كيے بين؟ | 315 | مدیث کی اتباع |
| 341 | ائدار بعدى كى تقليد كيول؟ | 315 | فطرت كالحاظ |
| 345 | ا ایک بی امام کی تقلید کیون؟ | 316 | آ سانی اور سہولت |
| 347 | : امام اعظم كاادب لازم هي- | 317 | جامعيت |

ييش لفظ

بع الله الرحم الرحم والعدوة والعلى على تومول الكريم

ا مام ذہبی شافعی رحمہ اللہ نے سیدنا امام اعظم کی ساری زندگیٰ کا خلاصہ یوں پیش کیا ہے، كان اماماً ورعاً عالماً عاملاً متعبداً كبيراً لشان لايقبل جوائز السلطان بل يتجو و يكتسب-"ام اعظم دين كام، نهايت يربيزگار، عالم باعل، عبادت گزاراور بڑی شان والے تھے۔ آپ حاکموں کے انعامات قبول نہیں کرتے تعے بلکہ تجارت کر کے اپنارزق کما کرکھاتے تھے'۔ (تذکرۃ الحفاظ جا:۱۵۱) سیدناامام اعظم ﷺ نے ازخودہیں بلکہ نبی کریم علیہ کے ارشاد کی تعمیل میں لوگوں کو ا ہے ندہب کی طرف بلانا شروع کیا۔امام ابن حجرشافعی رمماللہ، لکھتے ہیں ، "جب خدا كى رحمت كے فزائے با نفخے والے (حضرت محمقظیم) كى طرف سے اجازت آگئی تو آپ مجھ گئے کہ بیمعاملہ طعی اور یقینی ہے۔ پھر آپ نے لوگوں کوا پنے ند ہب کی دعوت دی اور آپ کا ند ہب بھیل گیا، اور اللہ تعالیٰ نے مشرق ومغرب اور عرب وجم كوآب كيف مستفيض كيا" _ (الخيرات الحسان: ٢٣) حاسدین ومنافقین ہر دور میں محبوبان خدا کے خلاف بدگوئی وشرانگیزی کرتے رہے ہیں۔سیدناامام اعظم کے خلاف بھی حاسدوں نے بہتان طرازی کا سلسلہ شروع کیا جس کے جواب میں جاروں نداہب کے ائمہ محدثین نے کتابیں تکھیں۔ حق کی ترویج اورابطال باطل کے لیے علماء حق کاتحریری جہاد آج بھی جاری ہے۔ محدث عبدالعزيز بن الى روادرحمالله كابيارشاد كرامى المي حق كى بيجان كے ليے ہردور میں مثعل راہ رہا ہے کہ' جوامام اعظم ابوحنیفہ ﷺ سے محبت کرے وہ سنی ہے اور جواُن ہے عداوت رکھے، وہ بدئی ہے'۔ (ایضاً:۱۱۱)

موجودہ دور کے غیرمقلد طرح طرح کے ہتھکنڈوں سے اہلسنت حنفی مسلمانوں کوامام اعظم ﷺ سے برگشتہ کرنے کی سعی غدموم میں مصروف ہیں۔ان حالات میں اہلسنت پرلازم ہوگیا ہے کہ وہ سیدنا امام اعظم ﷺ کی حیات اور افکارے آگہی حاصل کریں اور بدئتیوں سے اینے ایمان کی حفاظت کریں۔

مفکر اسلام پیرطریقت حفزت علامه سیدشاه تراب الحق قادری البیلانی داست برکاتم الهاید نے اس کتاب کا ایک سبب تالیف یکی ارشاد فرما یا اور دومرا سبب حصول برکت قرار دیا جیسا که امام اعظم کی کمنا قب میں کتاب ' الخیرات الحسان' کلصنے کا سبب امام ابن حجر نے یہ تحریر کیا کہ ' انگه حفاظ نے اس امام کے ساتھ اظہار محبت ومہر بانی کرتے ہوئے مختلف زبانوں میں انکے حالات تفصیل سے بیان کیے تو میں نے ادادہ کیا کہ میں بھی اُن کی صف میں شامل ہوجاؤں تا کہ میں بھی اس امام کی برکت حاصل کروں جس طرح اُن انگه کرام نے انکے ذکر سے برکت حاصل کی۔

ابن جوزی نے امام سفیان بن عیبنہ ہے روایت کی، عند ذکر الصالحین تنزل الموتی ہے'۔ (صفحہ ۲۵) الموتی ہے'۔ (صفحہ ۲۵) رب کریم ہے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو نافع خلائق اور ہمارے لیے وسیلہ بخشش بنائے نیز بھٹکتے ہوئے لوگوں کے لیے مینارہ تور بنائے۔ آئین بجاہ سیدالرسین تلاہے۔

حسبی من الخیرات ما اعددته یوم القیامة فی دضی الرحمن دین النبی محمد خیر الوری شم اعتقادی مذهب النعمان الله تعالی کی رضا کے لیے قیامت کے دن میرے نامہ اعمال میں یہ یکی کافی ہے کہ میں سید عالم حضرت محمطی الله کے دین پر موں اور امام اعظم تعمان بن عابت رہوں کے ذہب پر میر ااعتقاد ہے '۔ (حمیض العجیقہ :۳۵)

خاكيات على على محرة صف قادرى غفرك

تقريط جليل شيخ النفير والحديث حضرت علامه محمد عبدالحكيم شرف قاوري

نحمده و نصلی ونسلم علی رسوله الکریم وعلی آله واصحابه و مجتهدی امته واقته اجمعین، امابعد!

إِنَّ الَّذِيْنَ امْنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجُعَلُ لَهُمُ الرَّحُمْنُ وُدَّا۔ "بے شک وہ لوگ جوابیان لائے اور انہوں نے اعمال صالحہ کیے، اللہ انہیں مقام محبوبیت عطافر مائے گا"۔ (القرآن: ٩٢٠١٩)

لین بارگاہِ البی میں مقبولیت اور محبوبیتصرف اُن خوش نصیب کو حاصل ہوتی ہے.... جو ایمان وعمل کے زبور ہے آ راستہ ہوں....قر آن و حدیث کے معیارِ

محبوبیت کوسا منے رکھتے ہوئے صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کے بعد تاریخ اسلام میں تلاش سیجے ۔۔۔۔۔کداہل ایمان وتقوی کے نزدیک سب سے زیادہ محبوبیت اور مقبولیت کے حاصل ہوئی ؟۔۔۔۔ بیٹیر جارہ نہیں کہ وہ دوئی ہتایاں ہیں:۔

(۱) امام اعظم ابوحنیفه نعمان بن تابت،....اور

(٢)غوث اعظم سيدنا شيخ سيدعبدالقادر جبيلاني قدست امرارها ـ

صدیت شریف میں ہے، رسول انڈر علیہ نے فرمایا: جس شخص نے کسی بھلائی کی طرف رہنمائی کی ،اے کمل کر نے والے کی مثل ثواب طے گا۔ (مشکوۃ شریف عربی :۳۳)
دنیا بھر کے مسلمانوں کی اکثریت ان دونوں اماموں کی بیروکارہےایک شریعت کے امام میں اور ایک طریقت کے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ انہیں کتنا اجروثواب ل چکا ہوگااور رہتی دنیا تک کتنا ثواب ملتارہے گا؟

میری تفتگو کا موضوع چونکہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے متعلق ہے ۔ ۔ ۔ ۔ اس کیے آ پ کی توجہ اس امر کی طرف دلانا جا ہتا ہول ۔ ۔ ۔ ۔ کہ امام اعظم کے بیرو کار ہر دور میں مکٹر ت ہوئے ہیں ۔ پروفیسرڈ اکٹر محمد مسعود احمد لکھتے ہیں ،

"ابن خلدون نے چے سو برس پہلے ،امیر خسر و نے سات سو برس پہلے ، شخ احمد سر ہندی مجد دالف ٹائی نے چار سو برس پہلے عالم اسلام بالحضوص برصغیر میں اہل سنت و جماعت اور حنفیوں کی اکثریت کا ذکر کیا ہے دور جدید کے فاضل ڈاکٹر بھی محمصانی جماعت اور حنفیوں کی اکثریت کا ذکر کیا ہے دور جدید کے فاضل ڈاکٹر بھی محمصانی نے احناف کور دیے زبین کے مسلمانوں کا دوتہائی قرار دیا ہے یعنی تاریخی طور پر احناف کو طب اسلامی کا سواداعظم شلیم کیا ہے

امیر تشکیب ارسلان نے احسن المسائل کے حاشے میں لکھا ہے کہمسلمانوں کی امیر تشکیب ارسلان نے احسن المسائل کے حاشے میں لکھا ہے کہ خود غیر مقلد حضرات میں نواب صدیق حسن خال ، اکثریت ابو حنیفہ کی پیرو ہے خود غیر مقلد حضرات میں نواب صدیق حسین بٹالوک نے مولوی محد حسین بٹالوک نے مولوی محد حسین بٹالوک نے مولوی محد حسین بٹالوک نے

غير مقلدين كو "آئے ميں نمك برابر" قرار ديا ہے۔

الله تعالى نے امام اعظم ابو صنيفه كو جو قبوليت عامه عطا فرمائى وه و بى مقبوليت و محبوبيت ہے جو وه اپنے خاص بندوں كو عطا فرما تا ہے اور جس كا جديث شريف ميں بھى ذكر ہے كه جوان مقبول اور محبوب بندوں سے از ائى مول ليتا ہے ، ان سے اللہ تبارک و تعالى فرما تا ہے : '' وه مجھ سے جنگ کے لئے تيار ہوجائے'' كون اللہ تبارک و تعالى فرما تا ہے : '' وه مجھ سے جنگ کے لئے تيار ہوجائے'' كون اللہ تعالى ہے جنگ کے لیے تیار ہو؟ (تقلید: ۱۰۹)

بعض لوگ عوام الناس کو ند بہ حنی ہے برگشتہ کرنے کے لئے … کہتے ہیں کہتم میں کہتم میں کہتم میں کہتم میں کہتم میں کہ محضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے عقیدت منداور مرید ہونے کے دعویدار ہو … تو حمہیں ان کے ند ہب منبلی پر بھی عمل کرنا چاہیے …… آج کے سیشل کزیشن کے دور میں اس قتم کے سوال کو مطحکہ خیز ہی قرار دیا جائے گا …… یا ہے ہی ہے جیلے کوئی شخص عارضة قلب کے مریض کو کے …… کہتم ہارٹ سیشلسٹ کے پاس جازے ہوتو اس عارضة قلب کے مریض کو کے …… کہتم ہارٹ سیشلسٹ کے پاس جازے ہوتو اس عارضة تعلی بیاری کانسخ بھی کھوالانا۔

انبیں معلوم ہونا چاہئے کہ ہم عقائد میں امام ابومنصور ما تریدی اور امام ابوالحسن اشعریقراءت میں امام حفص تفسیر میں رئیس المفسر ین سیدنا ابن عباس ... الشعری فراءت میں امام حفص فو میں سیبویہ منطق و فلسفه میں ابن سینا معلوم عند بین انمہ و مدیث میں انمہ و میں میں انمہ و مدیث میں انمہ و میں انمہ و میں انمہ و میں میں میں میں انمہ و میں میں انمہ و میں انمہ و میں انمہ و میں انہ میں ا

آج و نیائے اسلام کے مسلمانفقی مسائل میں جارا ماموں کے ہیر وکار ہیں جن میں امام اعظم ابوصنیفہ ، امام مالک کے ، وہ امام شافعی کے ، اور امام شافعی امام احمد بن صبل کے استاد ہیںاور خوث اعظم شیخ سید عبدالقاور جیلائی ، امام احمد بن صبل کے سیروکار اور مقلد ہیں ۔رضی اند تعالی منم (الخیرات الحسان: ۱۸ ، از امام ابن جمر کمی)

اکثر و بیشتر محد ثین شافعی تھے یہاں تک کہ امام بخاری بھی شافعی سے (ابحد العلوم: ۱۱۸ ، از نواب صدیق حسن بھو پالی)اور امام شافعی ، امام محمد کے اور وہ امام اعظم کے شاگر و شیخے۔ (رضی انڈتنائی منم)

امام شافعی کامشہور مقولہ ہے: اَلنَّاسُ عِبَالْ عَلَی اَبِی حَنِیْفَةَ فِی الْفِقُهِ۔ تمام لوگ فقہ میں ابوحنیفہ کے بال بچ ہیں۔ (سبیض الصحیفہ عربی: ۱۹۰۱زامام سیوطی)

یہ امر بھی لائق توجہ ہے کہ بخاری شریف میں امام بخاری کا سرمایہ افتخار احادیث مثل ثیات ہیں جن میں امام بخاری اور نبی اکرم اللہ کے درمیان صرف تین واسطے مثل ثیات ہیں ، ان کی تعداد بائیس ہے ان ثلاثیات میں سے اکثر امام کی بن ابراہیم کی روایت ہیں ، ان کی تعداد بائیس ہے ان شام ابوحنیفہ کے شاگر داور امام بخاری کے اکابر مشائخ میں سے ہیں۔ (ایسنا: حاشیہ از حسن نعمانی)

اس تفصیل ہے یہ بات روز روش کی طرح واضح ہوگئی کہ امام ابوصنیفہ رضی اللہ عندواقعی امام اعظم ہیں اور بیلقب انہیں ہی زیب دیتا ہے۔۔۔۔۔اس کے بعد بیسوال غیرضروری ہوجاتا ہے کہ امام ابوصنیفہ ہی کیوں؟

دنیائے علم و نقابت میں امام ابو صنیعہ کو کون نہیں جانیا ؟..... وہ صحابہ کرام کے بعد ٹانونِ اسلامی کے سب سے بڑے ماہر تنے جن کے فیض سے دنیا بحر کے قانون دان فیض یاب ہوتے رہے اور آئندہ بھی ان کی خوشہ چینی کرتے رہیں گے وہ چونکہ تابعی ہیں اس لئے رَضِی اللهُ عَنْهُم وَ دَحْمُواعَنُهُ (الله ان سے راضی ، وہ

اللہ ہے راضی) کے تاج کرامت سے سرفراز ہیںسرکار دو عالم علیہ کے اس ارشادگرای کا اشارہ واضح طور پر آپ ہی کی طرف ہے۔
لَوْ کَانَ الْعِلْمُ مُعَلَّقاً بِالشُّرِيَّا لَتَنَاوَلَهُ قَوْمٌ ' مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسِ۔
نُوْ کَانَ الْعِلْمُ مُعَلَّقاً بِالشُّرِيَّا لَتَنَاوَلَهُ قَوْمٌ ' مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسِ۔
''اگر علم ثریا کے ساتھ بھی معلق ہوتا تو فارس کے پچھلوگ اسے عاصل کر لیتے ''۔
اور حدیث مَنْ یُودِ اللّهُ بِهِ حَیُواً یَفْقِهُهُ فِی الدِیْنِ۔ (الله تعالی جس شخص کی اور حدیث ... مَنْ یُودِ اللّه بِه حَیُواً یَفْقِهُهُ فِی الدِیْنِ۔ (الله تعالی جس شخص کی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی فقاہت اور بجھ عطافر مادیتا ہے) ... أن کے ماتھ کا جھوم ہے۔

امام ابوطنیفہ وہ ہیںجن کے والد حضرت ٹابت اور ان کی اولا د کے لئے
حضرت اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب رض اللہ عنہ دعائے برکت فرمائی ۔
حضرت اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب رض اللہ عنہ یہ بھی المیاز حاصل ہے
کرانھوں نے متعدد صحابہ کی زیارت کی اور ان سے احادیث روایت کیس ۔ (ایسنا)
ان کی پیدائش اس زمانے (۸۰ھ) ہیں ہوئی جوحدیث شریف کی شہادت کے
مطابق خیرالقرون میں ہے ہے جن کا اجتماداور فتوئی تا بعین کے دور میں نامور
علاء نے تسلیم کیا۔ (عقود الجمان: ۱۸۰، ازامام محربن بوسف صالحی)
ان کے استاذا مام اعمش نے آئیس مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، 'اے گروہ فقہاء! تم
لوگ اطباء ہوادر ہم عطار جیاورا ہے امام ابو حنیفہ! تم تو دونوں طرفوں کے جامع ،
ہو یکی نقیہ بھی ہوا در محدث بھی' ۔ (الخیرات الحسان: ۱۲۱)

ان کے جلیل القدر استاذ اور نامور محدث حضرت عمر و بن وینار ان سے حدیث کی روایت کرتے ہیںان کے ایک دوسرے استاذ امام اعمش جوامام بخاری اور امام مسلم کے استاذ الاسا تذہ ہیں جج کے لئے روائد ہوئے تو ان سے مسائل جج تکھوا کر لئے روائد ہوئے تو ان سے مسائل جج تکھوا کر لئے مسائل جے تکھوا کر لئے مسائل جے تکھوا کر لئے ہے ۔۔۔۔۔اس معاملہ کر لے محےانہوں نے چار ہزار علماء ومشائخ ہے علم حاصل کیااس معاملہ

میں بھی کوئی امام آپ کاہم پلہ ہیں ہے۔ (عقو والجمان:۸۳۰) ا ما م اعظم ابوحنیفه رضی الله عنه کے شاگر دول کی تعدادایک قول کے مطابق جار ہزار اور دوسرے قول کے مطابق دی ہزار ہےان میں سے جالیس وہ تھے جو درجہ اجتهّاد كو بہنچے ہوئے تھے....جب كوئى مسئلہ بیش آجا تا توان ہےمشورہ اور مناظرہ كرتے ،احاديث وآثاريں كے ان كے دلائل سنتے اورائے دلائل بيش كرتے بعض اوقات ایک مہینہ بااس ہے بھی زیادہ عرصہ تک تبادلهٔ خیال کرتے · · · جب سی فیلے پر پہنچ جاتے تو امام ابو یوسف اسے لکھ لیتے ۔ یوں فقد منفی انفرادی نہیں بلکہ شورائی ہے جب کہ دیگرائمہ کی فقدان کے انفرادی اجتہاد کا بنیجہ تھی جب انہیں كونى لا يخل مسكه چيش آجا تا تو جاليس مرتبه قر آن ياك ختم كرتے ،الله تعالی كے فضل يه مسئلة طل موجاتا . (تخصيل التعرف في معرفة الفقه والتصوف:٢٦) آپ کا ملت اسلامیہ پراحسان عظیم ہے کہ آپ نے سب سے پہلے نقہ کوم تب کیا ... آپ سے پہلے صحابہ کرام اور ائمہ تا بعین اپنے حافظے پر اعتماد کرتے تھے حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ علم سلب نہیں فرمائے گا تکر علماء کی وفات کے ذریعے علم سلب فر مائے گا، ان کے بعد جاہل راہنمارہ جائیں سے جوعلم کے بغیرفتوی ویں ہے،خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو کمراہ کریں ہے.... اس حدیث شریف کے پیش نظرامام اعظم نے محسوں کیا کہ بڑے بڑے علماءا ٹھتے جارہے ہیں ، کہیں ایسا نہ ہو كەلوگ علم بى ضائع كرجينيس چنانچەانبول نے ابواب فقەكوتر تىپ ديا....سب ے بہلے طہارت، پر نماز، زکو ق،روزہ، باتی عبادات اورمعاطات کے مسائل رکھے، آ خر میں مسائل میراث رکھے....بعض اہل علم نے فرمایا، آپ نے پانچ لا کھ مسائل ترتیب دیے کا ظیم امتیازیہ می ہے کہ آپ نے سب سے پہلے قواعد اجتہاد اوراصول فقد کی بنیادر کھی اورا دکام کا استنباط کیا آپ بی نے مب سے بہلے کتاب

الفرائض (علم میراث) وضع کی۔ (ابصاً) … امام محمد بن ساعہ فرماتے ہیں کہ آپ نے اپی تصانیف میں ستر ہزارا حادیث بیان کیںاور جیالیس ہزارا حادیث میں ہے آٹار (صحابہ) کا انتخاب کیا۔ (ذیل الجواہر المصینہ ج ۲:۳۲۲) امام اعظم كا غد ب و نيا ك ان خطول مين يبنيا ، جهال دوسرے غدا ب نبي آپ اینے کاروبار تجارت کی آمدن پر گزربسر کرتے تھےکسی کا ہدیہ تبول نہیں كرتے تھے بلكہ اپنی جیب ہے علماء ومشائخ برخرج كرتے تھے۔ (عقو دالجمان:١٨٥) آپ کی عمادت وریاضت کا بیرعالم تھا کہ جالیس سال عشاء کے وضو ہے فجر کی نماز ردھی... تمیں سال تک (ایام ممنوعہ کے علاوہ)روزے رکھے ، اکثر راتوں میں ایک رکعت میں قرآن یاک ختم کرتے رمضان المبارک کے ہرون میں ایک مرتبہاور ہررات میں ایک مرتبہاور عید کے دن دومرتبہ قرآن پاک ختم کرتے ... ہر سال جج كرتے،اس طرح آب نے پچپن ج كيے.. .. آپ كيزے كى تجارت كرتے تھےایک دفعہ کچھ کپڑے اینے کارندے کے سپرد کئے اور اسے تاکید کی کہ ایک كيڑے میں تقص ہےاے فروخت كرتے وقت گا كم كو بتادينا، اسے ياد نہ ر ہا تے تمام رقم صدقہ کردی جوتمیں ہزار درہم تھی۔ ا مام اعظم کی عقل و دانش کا اندازہ امام شافعی کے اس ارشاد سے کیا جا سکتا ہے۔وہ فرماتے ہیں،''ابوحنیفہ سے زیادہ عقل مند کسی عورت نے ہیں جنا''۔ (ایضاً) لمت اسلاميه كي غالب اكثريت امام اعظم الوحنيف رحمه الله تعالى كے ندجب بركار بند ہے،اس کے باوجود بعض لوگ جہالت یا عداوت کی بتایر..... بیر یر پیگنڈ اکرتے ہیں كدامام ابوحنيفه خودسا خنة مسائل بيان كرتے يتھاورا حاديث مباركه كى مخالفت كرتے تصامام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمه الله تعانی اس فتم کے لوگوں کا رو کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"جونوگ بزرگانِ دین کواصحاب رائے کہتے ہیں ۔۔۔۔۔۔اگر ان کاعقیدہ یہ ہے کہ یہ بزرگ اپنی عقل ہے تھم کرتے ہیں اور کتاب وسنت کی پیروی نہیں کرتے ۔۔۔۔۔۔ تو ان کے خیال فاسد کے مطابق مسلمانوں کی اکثریت گراہ اور بدعتی ہوگی، بلکہ مسلمانوں کے گروہ ہے ہی خارج ہوگی۔۔۔ یہ عقیدہ صرف اس جائل کا ہوسکتا ہے جواپنی جہالت ہے گروہ ہے ہی خارج ہوگی۔۔۔ یہ عقیدہ صرف اس جائل کا ہوسکتا ہے جواپنی جہالت ہے بخبر ہے۔۔۔۔۔ یا اس بودین کا جس کا مقصد دین کے آدھے جے کا باطل کرنا ہے۔۔۔۔۔ یا کارہ لوگوں نے چند حدیثیں یا دکر کی جیں اور دین کو ان ہی میں مخصر قرار وے دیا ہے۔۔۔۔۔ جو پچھ انہیں معلوم نہیں ہے اور جو پچھ انکے زدیک ٹابت نہیں ہے، وے دیا ہے۔۔۔۔۔ جو پچھ انہیں معلوم نہیں ہے اور جو پچھ انکے زدیک ٹابت نہیں ہے، اس کی نفی کرتے ہیں۔۔

چوں آں کرمے کہ در شکے نہان است زمین و آسانِ او ہمان است ''اس کیڑے کی طرح جو پھر میں پوشیدہ ہے،اس کی زمین بھی وہی ہے اور آسان بھی وہی ہے'۔۔

ان کے بے جاتعصب اور فاسد نظریات پر ہزار ہاافسوں!امام ابوطنیفہ فقہ کے بائی ہیں بائی ہیں بائی ہیں ہیں جھے ان کے لئے مسلم ہیں بائی چوتھائی ہیں تمام انکہ ان کے ساتھ شریک ہیں فقہ میں وہ صاحب فانہ ہیں اور بائی سبان کے بال بچے ہیں'۔ (مکتوبات فاری دفتر ووم: ۵۵)

ا مام ربانی مجد دالف ثانی رمه الله تعالی مزید فرماتے ہیں: وو مسی تکلف اور تعصب کے بغیر کہا جاسکتا ہے کہ کشف کی نظر میں ند ہب حنی عظیم دریا

اکثریت) امام ابومنیقدرور: الله ملیکا پیرو کار ہے بید ندہب انتاع کرنے والوں کی

سن بت کے باوجوداصول وفروع میں تمام ندا ہب ہے متاز ہے اور احکام کے استنباط میں الگ طریقہ رکھتا ہے اور یہ جی اس کے حق ہونے کی دلیل ہے۔ عجیب معاملہ ہے کہ امام ابوصیفہ رضی اللہ عند سنت کی پیروی میں سب سے آ کے ہیں ... مرسل حدیثوں کو مصل حدیثوں کی طرح لائق اتباع قرار دیتے ہیں اور اپنی رائے ہے مقدم رکھتے ہیں ای طرح حضرت خیر البشر علیہ الصلو ات واکتسلیمات کی صحبت کے شرف کی دجہ ہے صحابی کے قول کو اپنی رائے پر مقدم رکھتے ہیں ، جب کہ دیگر ائمهاس طرح نبیں کرتے ... اسکے باوجود مخالفین آپ کوصاحب رائے کہتے ہیں اور ت پے کے تی میں ہے ادبی کے الفاظ استعال کرتے ہیں حالانکہ تمام اہل علم آپ کے کمال علم اور کمال ورع وتقوٰ می کے معتر ف جیںانٹد نعالیٰ ان لوگوں کوتو فیق عطا فر مائے کہ دین کے تظیم مقتدااور مسلمانوں کے امام اور ملت اسلامیہ کے سوا داعظم کی ايدار مانى سے بازر بييُرِيدُونَ أَنُ يُطُفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفُواهِهِمُ - (سروَتُوب، آیت نمبر۲۱، پ۱۰ میلوگ الله کے نورکو پھونکوں ہے بچھانا جا ہے ہیں'۔ (ایضاً) حضرت شاه ولى الله محدث وبلوى رحمه الله تعانى قرمات ين

"معقد مین حدیث نہیں لکھتے تھے (کیونکہ احادیث انکے حافظے میں محفوظ ہوتی تھیں)

....نیکن آج حدیث کا لکھنا واجب ہے ، کیونکہ آج حدیث کی ان کتابول کے بغیر
روایت حدیث کا کوئی راستہ نہیں ہے۔۔۔۔اس کے بہت سے شواہم ہیںاس
طرح قیاس کہنا ہے کہ معین امام کی تقلید واجب ہو....امام معین کی تقلید بھی واجب
ہوتی ہے اور بھی واجب نہیں ہوتی جب کوئی شخص ہندوستان یا ماوراء النھر کے
شہروں میں جائل ہو (یعنی مجتبد نہ ہو) اور وہال کوئی شافعی ، مالکی یا صنبلی عالم نہ ہو، اور
ان خداجب کی کوئی کتاب بھی نہ ہو.... تواس شخص پرامام ابو حنیفہ کے فد ہب کی تقلید
واجب ہے کی ونکہ وہ

ا بني گرون ہے شریعت کا قلادہ اتارہ ہے گا اور تھن بے کارہو کررہ جائے گا۔

(كتاب الانصاف: ۲۲ ، از شاه و لى الله محدث د بلوى)

چونکہ یا کستان میں احتاف کی اکثریت ہےاس کیے حکومت کی ذ مدداری ہے کہ ملك ياك ميس فقد حفى كوبطور ببلك لاء تا فذكر ___

مجابد ملت مولانا محمر عبدالستارخال نیازی رحدالله تعالی نے سار ۱۱۱ کتوبر ۱۹۷۸ء کوملیان سى كانفرنس ميں خطاب كرتے ہوئے بجاطور برفر مایا تھا:-

''جس ملک میں جس فقہی مسلک کی اکثریت ہےاہے بلا چون و چرا سرکاری قانوان تسلیم کرلیا گیاہے..... ایران میں فقہ جعفری ،تر کیہ میں فقد فنی اورا فغانستان میں سی سٹیٹ کے ساتھ فقہ تنفی کومکی آئین میں درج کردیا گیا ہےای برصغیریاک و ہند میں بورے ساڑھے کیارہ سوسال فقد حنفیہ ملکی قانون رہا.....اب کیا اعتراض ہے؟موجوده حكومت كو بلاخوف لومة لائم اعلان كردينا جا ہيے كه. يهال كاملى قانون فقد حنفيه موكا اقليتون كويرستل لاء ديا جائے گا۔

جہاں تک سواد اعظم کا تعلق ہے ہم اعلان کرتے ہیں کہہم اس وقت تک چین ہے ہیں ہیتے ہیں سے جب تک ملک میں نظام مصطفے علیہ من کل الوجوہ نا فذ نبیں ہوتا۔ (مجابد ملت ج ان۳۳۲، ازمحرصا دق قصوری)

بيرطريقت حضرت علامه سيدشاه تراب الحق قاوري مظدالعالخطيب ميمن مسجد، قاري مصلح الدين كارژن كراچياور ناظم اعلیٰ دارالعلوم امجد ميه، كراچي و ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت کراچی کوناں کون اوصاف عالیہ کے حامل ہیں ان کی مصروفیات کود کھے کرجیرت ہوتی ہے کہ س طرح ایک آ وی اسنے کام سرانجام دیتا ہےعمرے مغرب تک وہ حاجت مندوں کی بھیڑیں گھرے ہوئے ہیں.... كوئى بيارى يا كمريلونا حاقى كے ليے وعايا تعويد كا طلب كارہےكوئى كى مكے ميں

سفارش کروانا جا ہتا ہے ... کوئی مسئلہ پوچھنا چاہتا ہے ... شاہ صاحب کی عالی ہمتی رکھیے کہ وہ ہر کسی کوخندہ پیشانی کے ساتھ مطمئن کرتے ہیں۔
فقیرا یک وفعہ سیر محسن شاہ صاحب ... مالک فرید بک سٹال لا ہور ... کے ساتھ کسی ضروری کام کے لیے کرا جی ... ان کی خدمت میں حاضر ہوا ... شاہ صاحب نے مجھ ضروری کام کے لیے کرا جی ... ان کی خدمت میں حاضر ہوا ... شاہ صاحب نے مجھ ہے فرمایا:

تھوڑی وریمٹہریں میں ان احباب کوفارغ کرلوں ، ... ادر داقعی تھوڑی دیر کے بعد فارغ ہوکر فرمانے گئے ... ویسے تو آپ کا اپنا گھرہے ، لیکن آپ نے اتنا طویل سفر کرنے کی زحمت کیوں اٹھائی ؟ مجھے پر چلکھ دیتے یا فون کر دیتے ۔

اس کے بعد جو ہمارا کا م تھا اس سلسلے میں جو پچھ کر سکتے تھے وہ کیا اور ایوں مجھا یے فقیر بے نوا کو خرید لیا اللہ تعالی انہیں سلامت رکھے ... اور ان کے صاحبز ادوں کو ان کا صحیح جانشین بنائے۔

آپ جلسوں میں بقاریر کرتے ہیں انٹرنیٹ پر دنیا بھر سے آنے والے سوالول کے جوابات دیتے ہیں بہلغ کے لئے امریکہ، افریقہ، برطانیہ اور دیگر ممالک کا سفر کرتے ہیں اس کے باوجود تھنیف و تالیف کے لیے بھی وقت نکال لیتے ہیں اللہ تعالی کرے کہ ... بہار نوجوان علیاء بھی ان کے انداز میں وقت کی قدر کرنا میں اللہ تعالی کرے بندوں تک پہنچا نا اپنا فرض منصی سیکھیں اوراسلام وسنیت کا پیغام اللہ تعالیٰ کے بندوں تک پہنچا نا اپنا فرض منصی لیقین کریں تو بہت ی بیار بوں اور مفاسد کا از الہ ہوسکتا ہے۔ پیشن نظر کتاب نا سیدنا امام اعظم ، منی اللہ عظم رض اللہ عظم رض اللہ عد کے سوائے حیات بیان کیے گئے ہیں ان کے مطالعہ حین میں امام اعظم رض اللہ علی مواخ حیات بیان کیے گئے ہیں ان کے مطالعہ کیا ب

اشد ضرورت ہے۔۔۔۔ورنہ برخص اٹھ کرائمہ ؑ دین مجتبدین کے منہ آنے کی کوشش کرتا سر

لوگوں کو بتانے کی ضرورت ہے کہ ۔۔۔۔۔ کلامِ اقبال اور دیوانِ غالب الی کتابیں شارصین اور اسا تذہ کے بغیر جمیں بھے ہیں آئیں ۔۔۔۔۔ تو قرآن پاک اور حدیث شریف سارصین اور استاذ کی ضرورت کیوں نہیں ہے؟ ۔۔۔۔ جوآ دمی قرآن وحدیث کا اردور جمہ پڑھ لیتا ہے ۔۔۔۔۔ وہ بچھ لیتا ہے کہ میں ائمہ جمہتدین کا ہم پلہ ہوں ۔۔۔۔۔ بید وہ یہ خران ناشای کے زمرہ میں آتا ہے۔۔۔۔ بلکہ امت مسلمہ میں فساد ہریا کرنے کا باعث ہے۔

مولائے کریم جل مجدۂحضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری مرطلہ العالی کو اس کتاب ہے مرتب کرنے پراورارا کمین افکار اسلامی ،اسلام آباد کواس کی اشاعت پراجر جمیل عطافر مائے آمین۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری ۱۳۰۳ ماز والحبه ۱۳۲۳ مار۵ فروری ۲۰۰۳ م

تقريظ جليل

شيخ النفسير والحديث ،استاذُ العلماء مفتى عبدالرزاق بهمتر الوى

بعم لألله لإرحس لأترحيم

ا مام اعظم ابوصنیفہ نعمان بن ٹابت جمہ اللہ تعانی علیہ کے مناقب جمیلہ اور خصال جمیدہ ادر اور خصال جمیدہ ادر اور خصال جمیدہ ادر اور خصال استے اور اور زبان ان کے اور اکسے اور اور زبان ان کے بیان سے عاجز ہے۔ ،

بیان سے مناقب میں متفرق ندا ہب کے علماء نے کتب تصنیف کی ہیں،
آپ کے مناقب میں متفرق ندا ہب کے علماء نے کتب تصنیف کی ہیں،
''ولم یطعن علیه الا ذو تعصب و افراد جهالة مبنیة''۔ اور آپ کی شان
میں کسی نے طعنہ زنی نہیں کی سوائے متعصب لوگوں اور جہلاء کے۔
شافعی مسلک کے جن علماء محدثین نے آپ کی شان میں کتب تصنیف کی ہیں ان میں شافعی مسلک کے جن علماء محدثین نے آپ کی شان میں کتب تصنیف کی ہیں ان میں

مے مشہور حضرات بیابی-

المين علامه سيوطى في من المستوطى المستوطى في مناقب الم البي صنفة "تصنيف فر ما ألى - المين علامه ابن حجر كلى في مناقب النعمان" تصنيف فر ما ألى - المين علامه ابن حجر كلى في مناقب النعمان" تصنيف فر ما ألى - المين علامه ذهبى في المام اعظم كا ذكر" تذكرة الحفاظ" اور" كاشف" مين كيا اوراك مستقل رمال بجى آب كے مناقب مين تحريركيا -

ابن فلكان في تاريخ من آ بكا تذكره كياب

الم علامہ بافعی نے اپنی تصنیف' مراُۃ البخان' میں آپ کے مناقب کا ذکر کیا ہے اور آپ کے مناقب کا ذکر کیا ہے اور آپ کی اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے تقریب وغیرہ میں آپ کا ذکر کیا ہے اور آپ کی تعریف فرمائی ہے۔ تعریف فرمائی ہے۔

اورامام غزالی نے احیاءالعلوم وغیرہ میں آپ کی توصیف بیان فرمائی۔ کا مالکی مسلک کے مشہورامام اور محدث ابن عبدالبر وغیرہ نے آپ کے مناقب ذکر فرمائے۔

المنظم مسلک کے بوسف بن عبدالہادی الحسنبی نے کتاب "تور الصحف فی مناقب البیادی المحسندی مناقب البیادی الصحف فی مناقب البیادی البیادی

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ کا تا بعی ہونا ثابت ہے۔ جس زمانہ کے خیر ہونے معلق نبی کریم علی نے خود ذکر فرمایا،

''خیر القرون قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم''۔سب ہے بہتر زمانہ برازمانہ ہے پھر جواسکے بعد ہے پھروہ جواس کے بعد ہے۔

ا مام اعظم رمداللہ کے ساتھ تعصب پرجنی رو بیرگی ندمت حافظ ابن عبدالبر مالکی رمداللہ نے ان الفاظ میں کی ہے،

"حاصله انه افرط بعض اصحاب الحديث في ذم ابي حنيفة و تجاوز الحد" ـاس افرط بعض اصحاب الحديث في ذم ابي حنيفة و تجاوز الحد" ـاس افلامه بيب كمايل مديث في الماعظم كي مُرمت عن مديث الماعظم كي مُرمت عن مديث الماعظم كي مُرمت عن مديث الماعظم كي مُرمت عن الماعظم كي الماء -

اور کمال کی بات رہے کہ آپ کی شان میں تجاوز کرنے والوں کواعتر اض سوجھاتو فقط اس بات پر کہ آپ مسائل میں قیاس کرنے ہیں۔ جب ان سے پوچھا کیا ، کیا امام مالک رمزاللہ نے کوئی اجتہاد نہیں کیا ، کوئی مسئلہ قیاس سے نہیں بتایا؟ اس پروہ لوگ لاجواب ہو مجے۔

"وقال الليث بن سعد أحصيت على مالك سبعين مسئلة قال فيها

بر أيه '' ـ ليث بن سعد رمرانشه كتبت مين ، مين في سترمسائل وه و مجيه مين جن مين امام ما لك رمرانند في افي رائه اوراجتها دسيم سكه بيان كيا ہے -حافظ ابن عبد البر مالكي رمرانند في نم ايت منصفانه كلام فر مايا -

"وقد جاء عن الصحابة اجتهاده بالرائى والقياس على الاصول وكذلك التابعون" وحابر كرام اورتابعين في جب اصول كو منظرر كتي بوك رائح التابعون" وحابر كرام اورتابعين في جب اصول كو منظر ركت بوك رائح التابعون ومنائل كالتنباط كيا بي تواما منظم رمدالله براعتراض كيول كركيا جاسكتا بي .

ا ما ملی بن مدینی رحمد الذفر ماتے ہیں ، امام اعظم ابوصنیفہ رحمد اللہ سے روایت کرنے والے سب ثقہ حضرات ہیں جیسا کہ امام توری ، ابن مبارک ، حماد بن زید ، ہشام ، وکیج ، عباد بن قد حضرات ہیں جیسا کہ امام توری ، ابن مبارک ، حماد بن زید ، ہشام ، وکیج ، عباد بن عوام ، اور جعفر بن عون آب سے روایت کرنے والے ہیں ۔ حمیم اللہ تعالی

"قال يحيى بن معين اصحابنا يفرطون في ابي حنيفة واصحابه فقيل له اكان يكذب قال لا"-

یکی بن معین رحماللہ کہتے ہیں کہ جہار ہے بعض دوست اہام اعظم رحماللہ اورائے ساتھیوں کے متعلق زیادتی کرتے ہیں، حد سے تجاوز کرتے ہیں۔ جب ان سے بوجھا جاتا ہے کہ کیا وہ جھوٹ بولتے ہیں؟ توائی طرف سے جواب ملتا ہے بہیں۔ پھر آپ کی شان میں حد سے تجاوز کیوں؟

علامة تاج الدين بلى رحمه الله طبقات يشخ الاسلام ميل فرمات بين،

الحذر كل الحذر ان تفهم من قاعدتهم ان الجرح مقدم على التعديل على اطلاقها بل الصواب ان من ثبت امامته وعدالته وكثر ما دحوه وندر جارحه وكانت هناك قرينة دالة على سبب جرحه من تعصب مذهبه او غيره لم يلتفت اليه.

ایتی یہ قاعدہ کسی سے من کر تشلیم نہ کر او کہ جرح مقدم ہے تعدیل ہے، یہ قاعدہ مطلق نہیں کہ اسے آئکھیں بند کر کے تشلیم کر لیا جائے۔ جس شخص کی امامت ثابت ہو، عدالت ثابت ہو، اسکے مدح کرنے والے کثیر تعداد میں پائے جاتے ہوں اور اسکے معترضین چند لوگ (بلکہ چند شریبند) ہوں تو وہاں میہ بھولیا جائے کہ بیالوگ اسکے فرہب سے تعصب رکھتے ہیں اور اسکے تبعین کی کثر ت تعداد کود کھ کر جلتے ہیں لہذا الیے لوگوں کی جرح کی طرف ہر گر توجہ نہ کی جائے۔

اسكے بعد آپ فریاتے ہیں، 'ولو اطلقنا تقدیم الجوح لما سلم لنا احد من الائمة اذ ما من امام الا وقد طعن فیه طاعنون وهلک فیه هالكون'۔
الائمة اذ ما من امام الا وقد طعن فیه طاعنون وهلک فیه هالكون'۔
اگرہم مطلقاً پر تسلیم کرلیس کہ فلال امام پر اعتراض کرنے والا بھی تو کوئی ہے، اس امام کی بات کو کیوں ما نیس؟ تو اس طرح کوئی امام بھی ہمیں ایسا نیل سکے گا جس پر طعنہ کرنے والوں نے طعنہ نہ کیا ہواور ہلاک ہونے والے اسکی شان میں گستاخی کرکے ہلاک نہ ہوئے والے اسکی شان میں گستاخی کرکے ہلاک نہ ہوئے ہول۔

بعض الولوں نے اپنی جہالت کی وجہ سے امام اعظم رحراللہ پر بیط حن پیش کیا کہ آپ کی روایات قلیل ہیں۔ ان کو سیجھ نہ آ سکا کہ پہلے احادیث کو کتابی شکل میں جمع کرنے کا روائ جہیں تھا، صرف زبائی یاد کیا جاتا تھا۔ آپ نے احادیث کو کتابی صورت میں جمع خہیں کیا تو اس میں کیا تو اس میں کیا عیب ہے؟ بلکہ اس سے تو آپ کی شائ بچھ میں آئی ہے۔

فان مرتبته فی هذا تشابه المرقبة المصدیقیة فان کان هذا طعنا کان ابو بکر الصدیق افضل البشر بعد الانہاء بالتحقیق مطعونا فانه ایضا قلیل الروایة بالنسبة الی بقیة الصحابة حاشا هم عن هذه اله سمة ...

حضرت امام اعظم رمدالة ليل روايت ہونے بين مرتبه حضرت سيد ناصديق اكبر رضي الله

عدے مرتبہ کے مشابہ ہے۔ حضرت ابو بکر رضی انڈ عند ابنیاء کرام کے بعد تمام انسانوں میں افضل ہیں لیکن آپ کی روایات باقی صحابہ کرام سے کم ہیں۔ معاذ اللہ! اس وجہ سے کیامکن ہے کہ حضرت ابو بکر رضی انڈ عند کی شان میں طعنہ زنی کی جائے؟
آ جکل کے دور میں ند ہب حنفی کے کثیر ہیروکار دکھے کر کچھ لوگ جل رہے ہیں۔ تحقیق کے میدان میں مقابلہ کرنے کی توان جہلاء میں ہمت نہیں بلکہ فقہ حنفی کی کتب کو بجھنے کی

ملاحیت ہی نہیں صرف جابل لوگوں کواسینے جال میں پھنسانا ان کا کام ہے۔

حنفی حضرات کو باطل ندہب والوں سے بچانے کے لیے پیرطریقت رہبر شریعت حضرت علامہ بیرسیدالشاہ تراب الحق قادری مظلاالعالی نے سیدنا امام اعظم من شریعت حضرت علامہ بیرسیدالشاہ تراب الحق قادری مظلاالعالی نے سیدنا امام اعظم من الله عند کے مناقب میں بیرکتاب تصنیف کر کے احسان عظیم فرمایا۔ آپ کا ارشاد فرمایا ہوا بید جملہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے، "میں نے خیال کیا ،کوئی مانے یا نہ مانے ،کم از کم ایناتو کوئی نہ بھا گئے۔

میں نے اس کتاب کا چند مقامات سے مطالعہ کیا ہے۔ بچھے امید ہے کہ اس کتاب کو پڑھ کرصرف عوام ہی نہیں بلکہ علما ، بھی فائدہ حاصل کریں گے۔
ہاں ایک بات ضرور کہوں گا وہ یہ کہ علما ء اہلست کے پاس لوگوں کو خرید نے کے لیے پسے نہیں جبکہ دیگر فداہپ باطلہ بکا دُمال لوگوں کو چسے سے خرید تے ہیں۔ یہ کام تو یقینا شاہ صاحب نہیں کرسکتے۔ را ہنمائی ان کاحق تھا، انہوں نے بیحق ادا کردیا اور خوب ادا

كيا_ فجزاه الله خير الجزاء_

رب تعالی ہے دعا ہے کہ دہ اس کتاب کونافع خلائق بنائے ،آمین بجاہ سیدالمرسلین ۔
عبدالرزاق بھتر الوی
جامعہ جماعتیہ مہرالعلوم ، راولینڈی

تقديح

محققِ جلیل، ادیپ شہیر پروفیسرسیدعبدالرحمٰن شاہ بخاری شریعۃ اکیڈی، انٹر پیشل اسلامی یو نیورٹی، اسلام آباد بیم (لاد زار میں زار میم

الحمد لله حمدا يوافي نعمه ويكافي مزيده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده وعلى آله وصحبه الذين اهتدوا هديه. اما بعد!

کا کنات امتزاج ہے مادہ اور تو انائی کاانسان مرکب ہے جہم اور روح ہے

زندگی تالیف ہے صورت اور سیرت کی ای طرح تہذیب مجموعہ ہے جو ہر

(spirit) اور مظہر (form) کااسلام خدا کی ابدی اور آفاتی تہذیب ہے

اس تہذیب کا جو ہر نسبتِ مصطفیٰ عَلَیْتُاور مظہر شریعتِ محمدی علی صاحباالتے ہے

ووسر کے لفظوں میں یوں کہےوین کیا ہے مصطفیٰ عَلِیْتُ کی غلامی کا ناماور یہ فلامی جب کمل کے بیکر میں ڈھلتی ہےتو شریعتِ محمدی کہلاتی ہے۔

شریعت کیا ہےزندگی گزار نے کا سلقہاور یہی تو صاصل تہذیب ہےنظام شریعت کے دوئی رخ ہیںایک کوینورسر انشریعفدا جو کھی بنا تا ہے وہ اسکی تکوین ہےفدا جو کھی بنا تا ہے وہ اسکی تشریع ہےفر آن کے فیصلہ کن الفاظ میں :

ربنا الذی اعطیٰ کل شنی خلقه ثم هدیٰ۔

یعنی ہمارارب وہ ہے جس نے ہر چیز کو بنایا اور پھراسے ہدایت سے نوازا۔
دیکھنے خدا کا پورانظام تدرت یہاں صرف دوہی لفظوں میں آشکار ہورہا ہے ۔۔۔۔۔ایک خلق جو تکوین سے عبارت ہے۔۔۔۔۔اور دوسرا ہدایت جو تشریع سے الگ پھوئیں ۔۔۔۔تو کہنے کہ اس پوری کا تنات میں خدا کی ذات کے دوہی جلوے ہیں۔۔۔۔تکوین

.... اورتشریع کوین فداکی صفت ہے اوراس سے باہر جو کچھ ہے سب اسکی تشریع ... تو کیااب بھی اس میں کچھشہ ہے کہ تہذیب کی نمودتشریع ،ی میں ہوتی ہے اور بس مشریعت سے باہر جو کچھ ہے اس کا تہذیب سے کچھ دشتہ ہیں ... ذرا سوچے تو سبی فدا نے اس محض کو کیا دانائی بخشی ہوگی جس نے شریعت کی تعریف ان لفظوں میں کی ہے:

معرفة النفس ما لها وما عليها ـ

لین شریعت نام ہے اس کا کشس انسانی پہچان کے وہ سب کھے جواس کے لئے ہے اور وہ سب کھے جواس پر عاکد ہے۔

مالها وما عليها كي تعبيراتي بمه كيري كهزندگي اور تبنديب در كنارخود كائنات ا بن ابتدا ہے انتہا تک اسکی آغوش میں ڈولی ہوئی ہے میں سیج کہتا ہوں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے بعد بوری سل انسانی میں جودانائی بائٹ ہےاس دانائی کا بہت برا حصد فقط ای ایک فقرے میں سمٹ آیا ہے بیخص بقیناً انبیاء کرام علی مینا وہیم السلام اور محرع بی علیقے کے چند سحاب اور اہل بیت کے بعد تاریخ انسانی کا سب سے برا دانا،سب سے بردامفکراورسب سے بردا تھیم ہےانانی تہذیب کواس سے بردھ کر محمى نے بیں سمجھااور کسی نے بیس سنجالا شخص علی الاطلاق اسلامی تہذیب کاسب سے برامفکر بھی ہے اورسب سے برامحافظ بھی جی ہاں! اس صحف کو خدا نے صرف سیمجھایا ہی نہیں کہ تہذیب کیا ہے ، شریعت کیا اوران وونوں میں باہم کتنا ممرا رشتہ ہے بلکہ اسلامی شریعت اور اسلامی تہذیب کی حفاظت اور خدمت کاسب سے بڑا کام بھی ای پخش سے لیا ہےوہ تو بازار میں کیڑا بیجنے نکلا تفا پر میرے خدا نے اسے دنیا کا امام بنا دیا صرف امام ہی نہیں بلکہ امام اعظم من قربان تيرى عظمتول برائ وفر كتاجرا تيرے جيبا نعيب كوئى

اورلیکرنہیں آیا۔۔۔۔ دنیا کے لاکھوں ولی خدا کے حضور سجدے گزارتے ہیں ۔۔۔۔اوران سجدوں کا ثواب تخصے پہنچتا ہے۔۔۔۔ پر تیرائق پھر بھی ادانہیں ہوتا۔۔۔۔سواہل علم اوراہل ول کوکہنا پڑتا ہے:

يجب على اهل الاسلام ان يدعوا الله لابي حنيفة لحفظه عليهم السنة والفقه

یعنی اہل اسلام پر لازم ہے کہ وہ اپنی نماز دن میں امام ابوطنیفہ کے لئے دعا کیا کریں کہ انہوں نے سنت اور فقد کی حفاظت کر کے مسلم انوں پراحسان کیا ہے۔ جي ٻاں! تمام ابل اسلام پرلازم ہے كہ وہ جب جب خدا كوياد كريں.....ساتھ ہى امام امت ابوطنیفہ کے لئے دعا کی تو ہم ہی اس میں بسادیں....وہ جب بھی دین کے کسی علم بِمُل كرين....ماتهرى ابوحنيفه كے لئے والہانة تشكر كا جذب بھى انڈيل ديں.... كيوں؟اس كئے كدامام ابوطنيفہ نے يورى امت پراحسان كيا ہے.... تہذيب اسلامی اورشر بعیت محمدی کی حفاظت کا احسان جس طرح خلیفه اول صدیق اکبر نے تد دین قرآن کا بیزااٹھایا....اور خدا کی کتاب کو ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیا..... اسى طرح امام اعظم ابوعنیفه نے تدوین شریعت کا ڈول ڈ الااور اسلامی شریعت کی ا بدی حفاظت کا سامان کر دیا دیکھئے عہد نبوت تاسیس شریعت کا عہد ہےاس عہد میں دنیا کوشر بعت عطا ہوئی.....اور تہذیب نے وجود کا جامہ پہٹا..... خلافت راشدہ عہد رسالت کا تمہ ہے۔۔۔۔اس میں تغییر، توسیع اور تسخیر کا کام جاری رہا۔۔۔ محابہ کی تربیت خود آقا علی نے کی تھیرسول اللہ علیہ کا ایک ایک تھم ان کے سينوں ميں محفوظ تھا....حضور عليہ كا ايك ايك اداان ميم وحل چكى تمي ان كى زند كميان قرآن اورسنت كا آئينه مين تهذيب الينكي كروار مين جذب موچكى

گرصیابہ کے بعد قیامت تک شریعت محمدی کی حفاظت کا اہتمام ناگز برتھا.....اور قسام ازل نے بیسعادت ابوصنیفہ کے مقدر میں لکھی تھیصحابہ نے قر آن کے الفاظ جمع كئے. ...اور ابوصنیفہ نے اسکے احكام مرتب كئے صحابہ نے اپنے آتا كار شادات ونیا تک پہنچائےاور ابوصنیفہ نے ان ارشادات کے مفاہیم مدون کردیے ... فقہ کیا ہے ... یا در کھئے....سنت کے مفاہیم کا دوسرا ناممحدثین ابوصیفہ کے بعد آئے.....اورانہوں نے جن احادیث کے الفاظ جمع کئے.....ابوحنیفہ ان الفاظ کو پہلے ی احکام کاروپ دے چکے تھے....محدثین کا کام اپنی جگہ ظیم بھی ہے اور بے مثال بھی....اور بوری امت ہمیشہ انکی ممنون احسان رہے گی.....گریہاں مجھے بیر کہنا ہے كه ابوطنيفه كو خدا نے محدثين كا بھي امام بنا ديا ہے جو كام محدثين نے لفظاً انجام دیا وہ ان سے پہلے ابوحنیفہ معناً انجام دے جکے تنےالفاظ امت تک محدثین نے پہنچائےاورمعانی ابوصیفہ نے بتائے اور صرف معانی ہی نہیں بتائےان معانی تک رسائی کا گر بھی سکھایا... .. تو کہنے دیجئے کہا بوطنیفہ کوخدا نے چن لیاا یے محبوب علیہ کی سنت اور شر نعت کی حفاظت کے لئے۔ ہوسکتا ہے کوئی سویےتدوین شریعت کے اعزاز میں تو دیگرائمہ جہتدین بھی حصہ وار ہیںکوئی شک تبیں امت مجی کی منون احسان ہےامام ما لک، امام شافعی، ا مام احمداور دیگرتمام ائمه مجتهدین کی دلمیزیرامت کا سرجھکا ہے..... ہرایک کا نام قیامت تک درختال رہے گا پر سنے توسی ان اماموں سے وہ کیا کہدر ہے · ہیں ابوطنیفہ کے بارے میںسفیان توری ان کے معاصر ہیں اور خود مجتبدِ وقت مرابوصنیف کی برتری مانے بغیرندرہ سکےاور یے جھجمک یکارا مھے: انه ليكشفُ لك من العلم عن شئى كلنا عنه غافل. یعنی اے ابوصنیفہ! خدا تیرے سینے پر وہ علم انٹریلتا ہے کہ ہم میں سے کوئی دوسرااسے پا

نہیں سکتا۔

لیجے سفیان توری نے بتادیا کہ استظم شریعت میں ایو صنیفہ سب آ گے ہیں ۔۔۔۔ خدا انہیں ہرایک سے بڑھ کر دیتا ہے ۔۔۔۔ کوئی ان تک نہیں پہنچ سکتا ۔۔۔۔ اور بہنچ کیے کہ ۔۔۔۔ خدا نے انہیں فہم وادراک کی جوانمول قوت بخشی ہے ۔۔۔۔۔ وہ کسی اور کے جصے میں نہیں آئی ۔۔۔۔۔ جھی تو ابن شرمہ کولوگوں نے بھری مجلس میں دیکھا کہ ۔۔۔۔ ہاختہ ابوصنیفہ کی ذبانت پر یوں ناز کرنے گئے:

عجزت النساء ان يلدن مثلک سيرلعا ما عليک في العلم کلفة۔ ليني اے ابوطنيفه إعورتوں کی کو کھاب جھے ساکوئی ذہین اور ترفکر جنم نہ دے سکے گی علم جھے پر بے ساختہ برستاہے۔

دیکھے ابن شرمہ بنے کو کر ابو صنیفہ کو کم و تفقہ کی دنیا میں یک اور بگانہ شہرایاایا بگانہ کر ۔.... اب ماؤں کی کو کھ بھی ایسا کوئی اور نہ لا پائے گی دفیقت سے ہے کہ ابو صنیفہ ہے فدائے جو کام لینا تھا وہ تنہا انہوں نے کر دیا ابو صنیفہ کم کا سمندر تنے کی بن مدین کی شہروں کے فقہاء سے ل آئے اور جب کوفہ میں امام اعظم تک پنچ تو یہ بس کے جور ہے اور بدو رائے گے این البحو من المسواقی یعنی کہاں سمندر اور کہاں نہریں قاسم بن معن جو حضرت عبداللہ بن مسعود کی اولا د بیس خود ایک عظیم فقیہ سے ابو صنیفہ کی مجلس میں بیشا عبداللہ بن مسعود کی اولا د بیس خود ایک عظیم فقیہ سے ابو صنیفہ کی مجلس میں بیشا کرتے ابو صنیفہ کی مجلس میں بیشا کرتے اور حب کسی نے سب یو چھاتو ہر ملا پکارا شھے:

ما جلس الناس الى احد انفع مجالسة من ابى حنيفة الين دنيا والول ني ابوطنيقه كي مجلس سے برور كركسى اور كي مجلس كوفع بخش نبيس بايا واتعى امام ابوطنيقه كي مجلس سے برور كركو كى اور فقتى مجلس و نيا نے نبيس و يمنىوين كا جوعلم ان كنت مجالس اور طنقوں ميں مجميلا ہوا تھاووسب تنباا مام اعظم كے صلقے ميں جوعلم ان كنت مجالس اور طنقوں ميں مجميلا ہوا تھاووسب تنباا مام اعظم كے صلقے ميں

سن آیا تھا ... یہی وجہ ہے کہ جب کوفہ کی جامع مسجد میں امام اعظم نے اپنی مسند بچھائی ... بتو ویکھتے ہی ویکھتے ہر طرف سے دنیا ٹوٹ کر دوڑی چلی آئی ... سب بزے چھوٹے ادھر کیکےاور یہ فقہ وشریعت کا سب سے بڑا اور سب سے معتبر صلقہ من گیا

الم الل بیت الم م با قرنے بہت پہلے ابوصنیفہ کود کھے کر یونمی تونہیں کہددیا تھا کہ ما احسن هدید و مسمته و ما اکثر فقهه یعنی کیا سندرتا ہے استخص کے کردار میں اور کیا فراوانی ہے اسکی م و تفقہ میںدراصل الم باقر کی نگاہ فراست تا و گئی تھی کے ۔....دراصل الم باقر کی نگاہ فراست تا و گئی تھی کےدراصل الم باقر کی نگاہ فراست تا و گئی تھی کےدراصل الم باقر کی نگاہ فراست تا و گئی تھی کےدنیائے فقد کا مستقبل ابوضیفہ سے جڑا ہے۔

حضرت داؤد طائیفقہ ظاہر اور فقہ باطن دونوں سے فیضیاب تھے....ان کے علم اور وجدان نے وابوطنیفہ سے دنیا کو ملا اور وجدان نے چارسود کیما تو نظر آیا کہعلم بس وہی ہے جو ابوطنیفہ سے دنیا کو ملا ہے سننے وہ کیا کہتے ہیں:

ذلک نجم یهتدی به الساری وعلم تقبله قلوب المؤمنین فکل علم لیس من علمه فهو بلاء علی حامله

لینی ابوصنیفه آسان علم کا قطب ستاره به سه جادهٔ فقه کے سب رائی اس کی راہبری میں جلتے ہیں ۔۔۔۔۔اس کاعلم دلوں میں اثر تاجا تا ہے۔۔۔۔۔اور جوعلم ابوصنیفه کی راہ سے نه آیا ہودہ تو بس ایک آزار ہی ہے۔

ابو بوسف امام اعظم کے شاگر دہمی ہیںاورخود ایک عظیم مجتبد بھیان سے جب کوئی مسئلہ بوجھا جاتا تو وہ اینے استاد کا فیض لٹاتےاورساتھ ہی بول کہتے:

هذا قول ابی حنیفة و من جعله بینه و بین الله فقه استبراً للدینه میابوطنیفه کارات جوژ بیابوطنیفه کاارشاد ہے اور جس نے خدا کے ساتھ اپٹارشته ابوطنیفه کے ملم کی راہ سے جوڑ لیااس نے اپنے دین کومخفوظ کرلیا۔

یم ایک شاگرد کا جذب عقیدت نہیں، امر واقع ہےابو یوسف خود کہتے ہیں کہ ۔ بیں نے جب بھی ایخ تفقہ بیل امام کی رائے سے اختلاف کیا فرای دیر میں مجھ پر کھلا کہ: هذهبه انجی فی الآخو ق یعنی ابو حنیفہ کی رائے ہی نجات اخروی سے قریب تر ہےاور ایسا کیول نہ ہو کہ جب کی اہل کشف نے یے در یہ وی سے قریب تر ہےابو حنیفہ کاعلم ان کے ایخ ذبین کا زائیدہ نہیں بلکہ براہ راست سرور کو نین علی کا عطیہ ہے برصغیر میں کا روان ولا یت کے سالا رمخدوم میں امم سید جو برا پناایک کشف سناتے ہیں کہ:

میں نے ویکھا حضور سید عالم علیہ اپنی آغوش میں ایک سفیدریش بزرگ کو بیجے کی طرح اٹھائے ہوئے جل رہے ہیں۔ میں حیرت میں اُویا تھا کہ آقا و مولا علیہ نے فر مایا: علی اُیہ تیرے دیار کا امام ابوصنیفہ ہے۔ اس مشاہرے کی تعبیر میرے باطن سے یہ ابھری کہ ابوصنیفہ جادہ فقاہت میں اپنے قد موں سے نہیں آقا علیہ کے قد موں سے بیں آقا علیہ کے قد موں سے بیں ان کا تفقہ حضور علیہ کا عطیہ ہے۔ وہ علم اور عمل دونوں میں فنا فی الرسول علیہ کے منزل پر فائز ہیں۔

کے ہی بتی ام ربانی محددالف ٹانی کے روحانی مشاہدات سے بھی سامنے آیا ہے ۔۔۔۔۔۔اور ۔۔۔۔۔۔ وہ لکھتے ہیں کہ اہم اعظم کا اجتہاد کمالات نبوت کی نسبت لئے ہوئے ہے۔۔۔۔۔۔اور یہی راز ہے فقد وطریقت کے اہم عبدالوہاب شعرانی کے اس ارشاد گرامی کا کہ۔۔۔۔۔ ''اہل کشف نے دیکھا ہے امام ابوحنیفہ کا فقہی فرجب تدوین میں سب سے پہلا اور ختم ہونے میں سب سے پہلا اور ختم ہونے میں سب سے پہلا اور ختم ہونے میں سب سے آخری ہے''۔۔۔۔۔اورای کی تائید ہوتی ہے حضرت خواجہ محمد پارسا کے اس مکا ہفد ہے کہ:

جفرت عیسی طی مینا دعلیه اسلام جب زمین پراتریں مے اور دنیا میں اسلام غالب کردیں مے تو شریعت کا جونظام وہ کا نتات میں لاگوکریں مے، امام ابوصنیفہ کی فقہی تعبیراس

ہے مطابقت رکھتی ہے۔

بھلاابوصنیفہ کافقہی فرہب قیامت تک کیوں نہ چلے ۔۔۔۔۔ جبکہ ابوصنیفہ نے اس فرہب کو لوگوں تک پہنچا ناشر وع ہی اس وقت کیا جب سرور کو نمین علیق کی بارگاہ ہے انہیں اس کا اشارہ ہوا ۔۔۔ جبھی تو خدانے ہر عہد میں مسلمانوں کی دو تہائی اکثریت کوفقہ فی سے وابستہ کررکھا ہے ۔۔۔ فقہ فی رسول اللہ علیق کے فیضانِ نظر کا اک کرشمہ ہے ۔ اپنے وابستہ کررکھا ہے ۔۔۔ فیتہ اور محدث حضرت عبداللہ بن مبارک ای لئے فر مایا کر تے تھے:۔۔

قول ابی حنیفة کالاثر عن رسول الله منتها اذا لم نجد اثرا۔ لین جب کسی معاملہ میں کوئی حدیث نبوی میسر نہ ہوتو امام ابوطیفہ کا قول وہاں کلام ماثور کا پرتو محسوس ہوتا ہے۔

کہاں وہ ہے بصیرت حاسدین جو اہام ابوحنیفہ پر حدیث رسول علی ہے عاری ہونے کا بہتان با ندھتے ہیںاور کہاں عبداللہ بن مبارک جیسا اپ وقت کا سب ہونے کا بہتان با ندھتے ہیں ۔.... جب کی معاطے ہیں حدیث رسول علی نہ نہ سے بردامحدث جو برطا ہے کہتا ہے کہ جب کی معاطے ہیں حدیث رسول علی نہ نہ کی ۔.... وابوحنیفہ کا تول لے لواس ہیں شعور نبوت کے پرنو کی جھلک ہوگی اور بیشعور نبوت کے اس پرتو کا کرشمہ تھا کہاہام ابوحنیفہ کے فقہی مدارک اس قدر وقت المیز ان در تین اورا کے اجتہادی سطح اتنی بلند ہوگئ تھی کہاہام عبدالو ہا ب شعرانی نے المیز ان الکبری میں حضرت سیم علی خواص کا یہ قول الکھا ہے کہ اکا براولیا ء کے کشف کے سوا کسی کے علم کی رسائی امام ابوحنیفہ کے مدارک تک نہیں ہے ' ابن عیب کہتے ہیں میں سعید بن انی عرو یہ کے پاس گیا انہوں نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں جمعہ سکہ ان

لقد فتح الله لهذا الرجل في الفقه شيئا كانه خلق له.

یعنی اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر فقہ کے اسرار کھول دیے ہیں گویا کہ خدانے اسے بیدا بی اس کام کے لیے کیا ہے۔

ز فربن بزیل خود ایک عظیم فقیداورا مام ابوحنیفه کے جانشین تھے....وہ اپنی چشم تصور سے امام ابوحنیفه کی فقهی گفتگو کا نقشه یوں بائد ھتے ہیں:

كان اذا تكلم خيل اليك أن ملكا يلقنه

فقہا او ابوطنیفہ سے پہلے بھی تھے پر فقہ میں امامت کے شایاں سب سے پہلے وہی فقہ میں امامت کے شایاں سب سے پہلے وہی فکےاصول فکےاصول فکے المحالیاصول شریعت کی راہ سمھائیاصول شریعت انہوں نے دریافت کیے منج استنباط اور معیار تدوین انہوں نے وضع شریعت اور قواعد اجتھاد انہوں نے متعین کے مقاصد شریعت اور قواعد اجتھاد انہوں کے متعین کے مجلس تدوین فقہ

انہوں نے بنائی قیاس واستحمان کی حدود انہوں نے طے کیںاور فقہ تقدیری کی نیوانہوں نے بنائیان سارے کا موں میں کوئی ان سے پہلے ہے نہ ان سے بردھ کریورندا مام شافعیاورا کے ساتھ ل کرہم بھی برطا کہیں کہ:

مربوھ کر ...یورکیوں نہ امام شافعیاورا کے ساتھ ل کرہم بھی برطا کہیں کہ:

مربوعت کو سمجھنے، اپنانے اور سنجالنے میں پوری امت امام ابوطنیفہ کی عیال ہے وہ امام اعظم ہیںاور باقی سب ان کے تابع اور ان کے تابع اور ان کے تابع اور ان کے تابع اور ان سے نہان ہے نیاز۔

مچر تدوین شریعت کے اس کام کوانجام دینے میں ایک اور بڑی ندرت جوامام ابیونیف کے ہاں البحریاور جس کی کوئی مثال شاید ہی ان سے پہلے دنیا کی کسی قوم میں تدوین قانون کے حوالے سے ملےوہ شوروی اجتہاداور مجلس تدوین فقہ کا قیام ہے.....مغرب میں پارلیمانی تقنین کا تصورتو خیر بہت بعد میں جیکا.... پھر یوں بھی وہ ا مام ابوصنیفہ کی مجلس تدوین سے بہت فروتر ہےاور مجھ سے بوچھیے تو یار لیمانی تقنین کا پنظر میامام ابوحنیفه کی'' اجهاعی تر دیمن قانون'' کا ایک عکس بعید ہے اور بس یجلس تدوین کیاتھی.....تفوی، تدین اور تفقه کی ایک کہکشاں تھیایسی کہکشاں جس میں کا کنات علم اور دنیائے ولایت دونوں کے تاجدار جگمگارے تھےامام ابولوسف جنهيس بوري سلطنت اسااميكا قاضي القصناة بناتے وقت ضليف ہارون رشید نے کہا:... ، مخدا میں نے علم کے جس باب میں اس شخص کو آنر مایا ، اس میں کامل اور ماہر پایا۔اس کا کردار آلودگیوں ہے پاک ہے،اس جیسا کوئی اور ہیں'امام محمد بن حسن شیبانی جن کے ایک شاگر دامام شافعی تنصاور وہ اینے استاد کے بارے میں کہا کرتے:..... "میں نے ان سے زیادہ عقلند کوئی نہیں ویکھا۔وہ جب کوئی مئلہ بیان کرتے تو یوں لگتا کہ دحی اتر رہی ہے''امام زفر بن بنریل جوامام اعظم کے حلقہ درس میں ایکے جانشین ہوئے اور جن کے بارے میں خود امام اعظم نے

كها:..... "ز فرمسلمانول كائمه مي ساك المام بي،حسب نسب اورشرافت مي بلندیابی، ہمارےاصحاب میں قیاس کے سب سے زیادہ ماہر'حسن بن زیادجن کی شان اتن بلند ہے کہ ابن اثیر نے انہیں تیسری صدی ہجری کے مجددین میں شامل کیا ہے ... مالک بن مغول جن پر تمام محدثین اعتماد کرتے ہیں اور امام بخاری نے جن کے بارے میں فرمایا:..... "اہلِ کوف میں بس وہی شخص قابلِ اعتماد اور ثقہ ہے جو مالک بن مغول کی تعریف کرتا ہو''دا ؤ دالطائی جن کے ثقہ ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے اور جن کے بارے میں ایک عظیم محدث محارب بن د ٹارکہا کرتے:..... واؤدا کر ا کے زمانے میں ہوتے تواللہ تعالی قرآن حکیم میں ان کا قصہ بیان کرتا''۔ ز ہیر بن معاویہ جوالجزیرہ کےسب سے بڑے محدث مجھے جاتے اور جن کے بارے میں امام سفیان توری نے کہا: ' معاصرین میں کوئی شخص ان کا ہم یابیہ نہ تھا'' قاسم بن معن جوحنزت عبدالله بن مسعود کے پوتے تھے،جنہیں اینے عہد کا امام تعلی کہا جاتا اور جن کے بارے میں امام اعظم فرمایا کرتے:..... " قاسم میرے دل کا سکون اور میرےم واندوہ میں باعث راحت ہے''……عافیہ بن یزید جن کی ثقامت اورعقل ودانش کا ہرسو جرجا تھااور جن کی غیرموجودگی میں امام اعظم تدوین فقه کا کام روک دینے اور قرمایا کرتے:..... و جلدی نہ کرو، عافیہ کو آئے وو' یجیٰ بن زکریا جن كا يابيخفاظ عديث مين اتنابلند ہے كديكي بن معين انبين اسين عبد كاسب سے بروا عالم كہتے ہتھے پوسف بن خالد سمتی جن كی تعریف امام شافعی ، امام مزنی اور امام طحاوی نے کی وکیع بن الجراح جن کے بارے میں ان کے شاگروامام احمد بن صنبل یوں کہا کرتے: "بیر حدیث مجھ ہے اس مخص نے بیان کی جن کامثل میری آ نكه في المنار يكما" يكي بن سعيد القطان جبهول في فتنه وضع مديث كى سركولي کے لیے فن رجال کی بنیادر کھی اور جن کی بارگاہ میں امام احمد بن صبل، ابن مدینی اور

ابن خالدا بسے ائمہ حدیث گھنٹوں سرایا بجز وادب کھڑے رہتےابوعاصم نبیل جن کی تعریف امام بخاری نے کی اور جن کے بارے میں ذہبی نے لکھا: ... "ان کی ثقابت يرتمام ابلِ علم منفق بينعبد الله بن مبارك جو بالاتفاق امير المونين في الحديث كہلاتے جن كے استاد سفيان تورى انہيں مشرق ومغرب كا عالم كہتے ، جن كى عزیت اورمقبولیت پرخلیفه بارون رشید برملارشک کا اظهار کرتا اور جن کی شان میں امام نووی نے لکھا:... ''وہ امام جن کی عظمت پر ہر باب میں اجماع کیا گیا، جن کے ذکر ہے اللہ کی رحمت برتی ہے اور جس کی محبت سے بخشش کی امید ہندھتی ہے'' فضل بن مویٰ جوعلم اور تقوی میں عبداللہ بن مبارک کے ہم بلہ مجھے جاتے اور جو سی شخص کی طرف ہے اہانت کرنے پر اینے شہر سے نکل آئے تو دنیا نے دیکھا كه:....اس سال شهر كي تمام تصييال اجز كنيس ادر فصليس متاه هو كنيس.... حفص بن غیاث جو تیرہ سال کوفیہ اور دوسال بغداد میں قاضی رہے اور جن کے تمام فیصلوں کا باریک بنی سے جائز ولیکرامام ابو پوسف بکارا تھے کہ ' حفص کے ساتھ تائید اللی ہے' علم بن عبداللہ بنی جوسولہ سال بنے کے قاضی رہے، جو گور نرکو ڈانٹے تو اسکے آ نسو بہد پڑتے اور جن کے علم ودیانت کی تعریف عبداللہ بن مبارک کیا کرتےحشرت تضیل بن عیاض امام شاقعی کے استاد اور ولیون کے سر دار جن کی عظمت کے چرہے ہرزبان پر ہیںاور ابوا ساعیل جمادجن کی خوش تعیبی پرزمانہ ناز کرتا ہے كدان كى ركول ميں امام اعظم كاخون دوڑتا تھا اور جن كے علم و تفقه كابيه عالم تھا كہ وہ عظیم باپ کی زندگی میں ہی منصب افتاء پر فائز ہو بھے تھے۔ یہ ہیں چندستارے آسانِ شریعت کی اس عظیم کہکشاں کے جس کا مرکز سراج امت امام اعظم ابوحنیفه کی ذات اقدس تھی....اورجس کی مثال بوری دنیا کی تاریخ تدوین قانون میں کہیں اور نہیں مل عتی یجلس تدوین فقہ جس کے سر پرخدا کی رحمتوں کا

بخاری اور امام مسلم کی زبانوں ہے مہکتے جگرگاتے الفاظ ٹیک رہے ہیں · فرمایا میرے آقا علیہ نے:

لو كان الإيمان عندالشويا لذهب به رجل من ابناء فارس حتى يتناوله-يعنى اگرايمان ترياكى بلنديوں پر بونو بھى فارس كے لوگوں ميں سے ايك شخص ايما بوگا جود ہاں سے اتارلائے گا-

"ا مام ابوصنیفه کے بعض ہمعصر مجتهدین نے ان کی مخالفت کی اور جس جس نے بھی ایسا کیا خدانے اس مجتهد کا غدھب مثادیا اور اس کی شناخت بھی تم کر دی جبکہ امام ابوصنیفہ کا غدھب شرقاغر با ہمیشہ بھیلتار ہا"۔

واقعی دنیا نے دیکھا ہے کہ جوکوئی ابوطنیفہ کی مخالفت کرے، رسوائی اس کا مقدر تھہرتی ہے ۔... اور کیوں نہ ہو کہ ابوطنیفہ سے عناد رکھنے والے نوگ وراصل لا کھوں میں شمسرین ،علماء ، نقتہاءاوراولیاء کی نفر تیس سیٹتے ہیں اور یوں خدا تعالی اور اس کے رسول علی کی ناراضگی کا مورد کھہرتے ہیں میرااحساس یہ ہے کہ جوکوئی اس کے رسول علی کی ناراضگی کا مورد کھہرتے ہیں میرااحساس یہ ہے کہ جوکوئی

ا مام ابوصنیفہ سے عنا در کھتا ہے ، خدا تعالی اس سے تفقہ بھی چھین لیتا ہے اور تدین بھی بھراس کے دامن میں بس انگارے ہی انگارے دہ جاتے ہیں۔ امام ابوحنیفه ایک شخصیت نہیں تر یک کا نام ہے وہ توعلم کا بہتا دریا ہےمب ز مانوں اورکل زمینوں کوسیراب کرنے والا ہم سب جادۂ شریعت کے راہروہیں، وه اماموه بھی اسے امام مانے ہیں جوخود دوسروں کے امام ہیںوہ تفقہ میں خود کواس کی عیال کہتے اور اس پر فخر کرتے ہیںوہ سے مجے امام اعظم ہے آنے والے، جانے والے سب زمانوں کے لیےاس کا تفقہ فیضانِ نبوت ہےوہ علم شریعت کا سب ہے بڑا مینار ہےاس نے دنیا کو 'مدون فقہی نظام' مجمی دیااورا نداز تفقه بھی سکھایااس نے تدوین شریعت کا کام بھی کیااور تشریعی فكركا سانچيد بھي ديا جي بان! سيامام ابوصنيفه جي نے دنيا كودكھايا كهاسلام کی مجموعی تشریعی فکر کیا ہے۔۔۔۔اس تشریعی فکر کی نوعیت اور مزاج ، وسعت اور پھیلاؤ ، سرائی اور کیرائی دنیا پرامام اعظم ہی نے آشکار کیان سے پہلے بیتشریعی فکرایک یوشیدہ خزانہ تھا دنیا کواس کے منابع کاعلم تو تھا تگراس کا سراغ لگانے کے لیے قدرت نے امام ابوطنیفہ کا ابتخاب کیا وہ خاص مزاج جوقر آن وسنت کے مجموعی تشریعی فکر کو مجھ سکے ، ابوصنیف کی فکر میں پوری طرح ود بعت ہے مجھے تو سمجھ بول لگتا ہے کہ امام ابوصنیفہ کا مزاج ہی قدرت نے اسلام کی مجموعی تشریعی فکر کے خمیر میں کوئد صا ہے میں نے ان کے اسلوب تفقہ کو جانتا جا ہا.... تو جوں جوں اس کی مختلف پر تیں کھلتیں ہیںتو ن تون اسلام کی ہمہ گیرتشریعی روح (legislative spirit) کی نت نتی ابعاد جکمگاتی چلی تئیں..... میں ایکے طرز اجتہاد کو بیھنے چلا..... تو اپنی ممرا کی اور کیرائی جمت اور بہائی کے لحاظ ہے بیا کیسمندرلگا پھر میں کیا اور میری بساط کیا كدد نيائے اسلام كے اس سے برے امام كے بحر تققد ميں از تا بس ساحل

ہی ہے نظار ہے بھرتار ہا پر دیکھا کہ ساحل ہے نکراتی ہرموج تفقہ قطرہ قطرہ گہر ہے. ...اور ہر گہر میں اسلام کی ایدی تخریعی فکر کے انمول جلوے درخشاں ہیں ... مجھے کہنے دواور میں سچ کہتا ہول کہ..... "ابوحنیفہ اسلام کے مجموعی تشریعی فکر کی ایک تجسیم (Personification) ہے'اور پئی تو سید بجور کا روحانی مکاشفہ ہمیں کھول کھول کر بتا رہا ہے۔۔۔۔۔امام ابوصنیفہ کے مدارک اجتباد ہراہ راست شعور نبوت ہے نیضیاب ہیںاور نبوی منہاج تشریع کے دھارے ان کی کشتِ فقہ کو سیراب کر رہے ہیں پھر کیوں نہ رحمتِ مصطفیٰ علیہ کی پر سچھائیاں ان کے فقہی سانے میں جلوہ ہار ہون ذراد کیھئے تو سہی ایک جھلک امام اعظم کے مزاج تفقہ کی چونکه تشریع کاملیع وی ہے اور وی کا خزانہ قرآن وسنتلېزا امام ابوحنیفه کی تمام نقهی واجنها دی سرگرمیال جمیس قرآن وسنت بی کا طواف کرتی نظرآتی ہیں ... وہ اپنے تفقہ کا آغاز بھی انہی دو سے کرتے ہیں اور انتہاء بھی انہی دونوں پرخود امام اعظم كابية الفاظ سنية جوعبد الله بن مبارك في ان سيقل كيه بيل وفرمايا: "كتاب الله اورسنت رسول عليه كهوت موسة موسة كى كوبولنه كاحق تبيس ب- "-کھے بدبخت ایسے بھی گزرے ہیں جوامام ابوعنیفہ پر قلب حدیث کا اتہام باندھتے ر ہے.....جبکہ حقیقت اس کے برعکس رہ ہے کہ.....امام اعظم کے شعور کی ہررواور دل کی ہر دھڑکن حدیث رسول علیہ میں بسی ہے جو فقید، اپنے علم ، ایمان اور تفقہ کا حرف آخر ریم مرائے کہ:

اذا صح الحدیث فہو مذھبی۔ لینی میراند ہب توبس صدیث سی ہے،اسکے علاوہ کھیں۔ اسے اهل الرائے کا لقب دینا سوائے بہتان کے اور کیا ہے ۔۔۔۔۔۔امام ابو صنیفہ کی بے مثال عبقریت اور لاز وال فقہی خدمات کو دنیا تیرہ صدیوں سے پہم خراج تحسین جیش

کرتی آ رہی ہے۔۔۔۔۔اور جب تک سورج کی تابندہ کرنیں اس دھرتی پرمختلف انواع کے رنگ بھیرتی رہیں گی۔۔۔۔تب تک امام اعظم کا نام مطلع حیات کے ہرافق پرجگمگا تا رےگا۔

ونیا نظر کتاب پیرطریقت علامه سید شاه تراب الحق قادری زیجه ای انمول کا وژب به پیش نظر کتاب پیرطریقت علامه سید شاه تراب الحق قادری زیجه ای انمول کا وژب به سیستاه صاحب کا شار البلسنت کی برگزیده بستیول پیس بوتا به سسآب کی شخصیت علم علم عمل اور روحانیت کا مرقع به سسه و یی وعوت ، ساجی خدمت اور سیا کی عزیمت کے بر شعبے پیس بیک وقت فعال اور کا میاب سسه کئی بلند پاید تصانیف منظر عام پر آپی ہیں بیک وقت فعال اور کا میاب سسه کئی بلند پاید تصانیف منظر عام پر آپی ہیں ہیں سس زیر نظر کتاب "سید ناامام اعظم" امام اعظم ابوحلیف کی بارگاہ عالی میں حضرت شاہ صاحب کی طرف ہے ارمغان محبت بے سسد و نیا گرا تی امام اعظم کی بے مثال فقهی بصیرت سے روشناس کرانا وقت کی اش می اربی کہا ہے سسہ اور حضرت شاہ صاحب نے امام اعظم کی و شام اعظم کی موادہ کے چند صفحات روشناس کرانا وقت کی اس بچار پر لبیک کہا ہے سسہ بچھے مسودہ کے چند صفحات و کھنے کا موقعہ ملا سسہ اور میر ااحماس نیہ ہے کہ شاہ صاحب نے برون کی کر اشامیس رکھی۔

بارگاه رب العزت میں التجاہے کہ علامہ سیدشاہ تر اب الحق قادری زیرجہ و کی اس کا وش کوشرف پذیرائی بخشےاوران کی معیت میں مجھا یسے فقیر بندہ پر تفصیر کو بھی امام اعظم ابوصلیفہ کے حفور باریا بی نصیب ہو تمین -

م المرائع ورحبيب منطقة بسيد عبدالرحمن بخارى جعرات ۱۲۰۳ رئيج الاول ۲۰۱۳ اله بمطابق ۱۰۰۵م ۲۰۰۳ م

بسم الله الرحمن الوحيم والصلواة والسلام على رسوله الكريم بأب اول (1)

نام ونسب:

سیدناامام اعظم من الذعنکااسم گرامی "نعمان" اورکنیت "ابوصفیفه" ہے۔
علامہ ابن جحر کی رحمہ اللہ آپ کے نام کے متعلق بیلطیف نکتہ لکھتے ہیں بنعمان کے معنی
لغت میں اس خون کے ہیں جس پر بدن کا ساراؤ ھانچہ قائم ہوتا ہے اورا سکے ذریعہ جسم
کے تمام اعضاء کام کرتے ہیں۔ بعض علاء نے کہا کہ اسکے معنی روح کے ہیں تو اسکا
مطلب یہ ہوا کہ امام اعظم کی ذات گرامی دستور اسلام کے لیے بنیاد ومحور اورفقہی
مسائل وتعلیمات کے لیے روح کی طرح ہے۔ (الخیرات الحسان: ۵۰)
سیدناامام اعظم رضی الذعنہ کے والد گرامی کا نام " ثابت " ہے۔ آپ کے بوتے حضرت
اساعیل بن حماد رہم اللہ فرماتے ہیں،

کے دن حضرت علی رضی اللہ عند کی خدمت میں فالودہ کا تخفہ بھیجاتو حضرت علی رضی اللہ عندنے فرمایا ، ہمارے لیے ہردن نوروز ہے۔ (ایضاً)

ان روایات میں حضرت اساعیل رحداللہ نے امام اعظم رض اللہ عند کے دادا کا نام نعمان بن مرزبان بتایا ہے جبکہ بعض روایات میں انکا نام زوطی بن ماہ بیان ہوا ہے۔ اس اختلاف کی توجیه علاء نے بیک ہے کہ ایک راوی نے ایکے نام لکھے ہو گے اور دوسر کے القاب بیان کیے ہو گے بعض کے بقول جب زوطی ایمان لا ئے تو انکا نام نعمان نے القاب بیان کیے ہو گئے بعض کے بقول جب زوطی ایمان لا ئے تو انکا نام نعمان سے بدل دیا گیا اسلامی نام سلے نسب کے بیان میں زوطی کا اسلامی نام نعمان لیا اور اسلامی حمیت کا یمی تقاضا تھا۔ (سوائے بے بہائے امام اعظم :۵۳)

امام اعظم کی کنیت:

امام اعظم رسی الدعنه کے تمام تذکرہ نگاراس بات پر شغق ہیں کہ آپ کی کنیت ابوطنیفہ بھی ۔ اکثر تذکرہ نگار کیصے ہیں کہ امام اعظم رمہ اللہ کے صرف ایک ہیئے حماد تھے۔ ایکے علاوہ آپ کی کوئی اولاد نہ تھی۔ وہ آپ کی کنیت ' ابوطنیفہ' کی مندرجہ ذیل توجیہات بیان کرتے ہیں: -

المسسسة بكا حلقهُ درس وسيع تقاادر آيكي شاكردا بين ساته تقلم دوات ركها كرت عقد چونكه ابل عراق دوات كوحنيفه كهتيه بين اس لير آپ كوا بوحنيفه كها كميا يعني دوات واله له .

المستند وضي معنى كا عتبار يه يعنى ابوالملة الحسنيد قرآن مجيد من رب تعالى في مسلمانول من مرايا من المام المنافول من مسلمانول من المام المنافول من المنافول منافول من المنافول من المنافول من المنافول من المنافول من المنافول منافول من المنافول من المنافول من المنافول من المنافول منافول منافول من المنافول من المنافول منافول منافول منافول منافول من المنافول من المنافول من المنافول من المنافول من المنافول منافول من منافول منافول منافول منافول منافول منافول منافول من منافول من منافول منا

ے اپنی کنیت ابوصنیفہ اختیار کی۔ اسکامفہوم ہے، '' باطل او بان کو جیموڑ کر دین حق اختیار کرنے والا''۔ (الخیرات الحسان: الے)

ا مام اعظم منی الله عند کا ذکرای کنیت کے ساتھ " توریت " میں آیا ہے۔ شیخ عبدالحق محدث وہلوی رحمہ الله فرماتے ہیں ،

بعض علاء نے بیان کیا ہے کہ امام ابوصنیفہ رضی اللہ عند کا ذکر تو را ق میں ہے۔ حضرت کعب
بن احبار رضی اللہ عند سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو تو را ق حضرت موئی علیہ السلام پر
نازل فرمائی اس میں جمیں ہیہ بات ملتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا،''محمد رسول اللہ علیہ اللہ علیہ کی امت میں ایک نور ہوگا جس کی کئیت ابو صنیفہ ہوگی' ۔ امام اعظم رضی اللہ عند کے لقب
مرائج الامۃ سے اس کی تا میر ہوتی ہے۔ (تعارف فقہ وتصوف: ۲۲۵)
سرائج الامۃ سے اس کی تا میر ہوتی ہے۔ (تعارف فقہ وتصوف: ۲۲۵)

بشارات نبوی علیه :

علامہ موفق بن احمد کی رحمہ اللہ (م ٥٤٨ هـ) روایت کرتے ہیں کہ حصرت ابو ہر برہ و منی اللہ مدموفق بن احمد کی رحمہ اللہ علیہ مقالیت کے جیل کہ حصرت ابو ہر برہ و منی اللہ عند سے مروی ہے کہ رسول کریم علیہ نے قرمایا،

'' میری امت میں ایک مرد پیدا ہوگا جس کا نام ابوصنیفہ ہوگا ، وہ قیامت میں میری امت کا چراغ ہے''۔(مناقب للموفق:۵۰)

آ پ نے بدروایت بھی تحریری ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ اللام نی کریم علی کی بارگاہ بیں حاصر ہوئے اور عرض کی ، یارسول اللہ علی الحصرت لقمان کے پاس حکمت کا اتنا برا اذخیرہ تھا کہ اگر وہ اپنے خرمن حکمت ہے ایک وانہ بیان فرماتے تو ساری و نیا کی حکمت سے ایک وانہ بیان فرماتے تو ساری و نیا کی حکمت سے مسیس آ کے سامنے دست بستہ کھڑی ہوتیں۔ بین کر حضور علی کے کو خیال آ یا کہ کاش میری امت میں کوئی شخص ایسا ہوتا جو حضرت لقمان کی حکمت کا سم مایہ ہوتا۔ حضرت جبرئیل علیہ اللام دوبارہ حاضر ہوئے اور عرض کی ، یارسول اللہ علی است میں جبرئیل علیہ اللام دوبارہ حاضر ہوئے اور عرض کی ، یارسول اللہ علی است میں ایک ایسا مرد ہوگا جو حکمت کے خزانے سے ہزاروں حکمتیں بیان کرے گا اور آ پ کی امت میں ایک ایسا مرد ہوگا جو حکمت کے خزانے سے ہزاروں حکمتیں بیان کرے گا اور آ پ کی

امت کوآ کیا دکام ہے آگاہ کرے گا۔ حضور علیہ نے یہ ن کر حضرت انس منی اللہ عذکو این میں اللہ عذکو این بلایا اور انکے منہ بیل ابنا لعاب وجمن عنایت فر مایا اور وصیت کی کہ ابوصنیفہ کے منہ بیل بیا اور انکے منہ بیل ابنا لعاب وجمن عنایت فر مایا اور وصیت کی کہ ابوصنیفہ کے منہ بیل یہ امانت کی کہ ابوصنیف کے منہ بیل یہ امانت کی بیامانت کی بیامانت کی کہ امام اعظم کو حضرت انس رضی اللہ عند کی وساطت سے کی ۔ (الیضاً: ۵۵)

حضرت انس رضی الله عندے مروی ہے کہ سرکار دوعالم علیجی نے فر مایا، میری امت میں ایسا شخص بیدا ہوگا ، وہ الله تعالیٰ کے ایسا شخص بیدا ہوگا جسے نعمان کہا جائے گا اور اسکی کنیت ابوطنیفہ ہوگی ، وہ الله تعالیٰ کے دین اور میری سنت کوزندہ کرےگا۔ (ایسناً:۵۱)

اس طرح کی اور بھی روایات ہیں جن میں نبی کریم علیہ بھی نے آپ کا نام لے کرآپ کی اس طرح کی اور بھی روایات ہیں جن میں نبی کریم علیہ بیان کی ہے البتہ نبی کریم فضیلت بیان کی ہے لیکن ان احادیث پر بعض لوگوں نے جرح کی ہے البتہ نبی کریم علیہ بیان کی ہے کہ جس پر محدثین کرام علیہ بیان ہے کہ جس پر محدثین کرام منفق ہیں۔ امام جلال الدین سیوطی شافعی رحدالذفر ماتے ہیں: -

دونبی کریم میلینی نے ایک حدیث میں امام مالک رضی الله عند کے لیے بیہ بشارت وی،
دانبی کریم میلینی نے ایک حدیث میں امام مالک رضی الله عند کے لیے بیہ بشارت وی،
دانب زماند آئے گا کہ لوگ اونٹوں پر سوار ہو کرعلم کی تلاش میں لکلیں سے مگر مدینہ منورہ
کے ایک عالم سے برورہ کرکسی کونہ پائیں سے ''۔

اورا کی حدیث میں امام شافعی منی اللہ عنہ کے لیے یہ بشارت دی کے ''قریش کو برا نہ کہو کیونکہ ان میں کا ایک عالم زمین کوئلم سے مجرد سے گا''۔

مستاور میں کہتا ہوں کہ آقا و مولی علی نے سیدنا امام ابوضیفہ رض اللہ منہ کے لیے اس صدیث میں ہتا ہوں کہ آقا و مولی علی نے الحلیہ میں حضرت ابو ہر رہ سے روایت کیا میں بثارت دی ہے جسے حافظ ابو سیم نے الحلیہ میں حضرت ابو ہر رہ سے روایت کیا ہے کہ سرکار دوعالم علی نے فرمایا ،''اگر علم شریا کے پاس ہوتو فارس کے جوانم روال میں ہے کہ سرکار دوعالم علی نے جائے گا''۔

اورشیرازی نے "الالقاب" میں تیں بن سعد بن عبادہ رضی اللہ منہ سے روایت کی ہے کہ

سول معظم علی نے فرمایا، 'اگر علم ٹریا لینی آسان کے پاس ہوتو بھی مردانِ فارس مولی معظم علی ہوتو بھی مردانِ فارس سے کھیلوگ ضرورا ہے حاصل کرلیں گئے'۔ بیرصدیث امام طبرانی نے بھی مجم کمبیر میں

روایت کی ہے۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عند کی وہ حدیث ہے جس کے الفاظ سے بخاری وسلم میں سے ہیں، اَوُ سَکَانَ الْإِیْمَانُ عِنْدَ الشَّرَیَّا لَتَنَاوَلَهُ دِ جَالٌ ' مِنْ فَادِ مَں ۔'' اگرایمان ثریا سے پاس ہوتو فارس کے پچھالوگ اسکو ضرور حاصل کرلیں گے''۔

اور مجے مسلم کی ایک روایت کے الفاظ بیاب

رَّوْ كَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَالتَّرَيَّا لَذَهَبَ بِهِ رَجُلَ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ حَنَى يَتَنَاوَلَهُ "الرايمان ثرياك بإس موتومردانِ قارس ميس سے ايک شخص اس تک پَنْجَ جائے گااور اس کوحاصل کرلے گا"۔

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہر مرہ وض اللہ عندے مروی ہے کہ جب آ قا ومولی علیہ نے سورۃ جمعۃ کی آیت و آخوین منهم لما یلحقوا بھم تلاوت فرمائی تو کسی نے دریافت کیا، آقا ایددوسر کوگون ہیں جواب کا کہ ہم سے ہیں ملے؟ آپ جواب میں خاموش رہے۔ جب بار بارسوال کیا گیا تو آپ نے حضرت سلمان فاری رض اللہ میں خاموش رہے۔ جب بار بارسوال کیا گیا تو آپ نے حضرت سلمان فاری رض اللہ

عذك كنده يراينامبارك باته وكه كرفر ماياء

لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَالثُّرِيَّا لَنَالَهُ رِجَالَ" أَوْ رَجُلَ" مِنْ هَوُلاَءِ۔ "اگرايمان ترياكے پاس بھی ہوگا تو اس كی قوم كے لوگ اس كوضرور حاصل كرليس "ئے"۔ (صحیح بخاری كتاب النفیر باب الجمعة)

امام سبوطی اور دیگر ائمہ محدثین رحم اللہ تعالی نے بخاری ومسلم کی ان حادیث سے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ی کومرادلیا ہے کیونکہ فارس کے علاقوں سے کوئی ایک شخص بھی امام اعظم جیسے علم وضل کا حامل نہ ہوا اور نہ ہی کی کوآ پ جیسیا بلند مقام نصیب ہوا۔ یہ بات بھی توجہ کے لائق ہے کہ امام جلال الدین سیوطی ،امام اعظم ابوحنیفہ کے مقلد بیں نیز حافظ ابن حجر بیتی کی بھی حفی نہیں بلکہ امام شافعی نہیں بلکہ امام شافعی کے مقلد بیں نیز حافظ ابن حجر بیتی کی بھی حفی نہیں بلکہ امام شافعی کے مقلد بیں اور ان دونوں بزرگوں نے امام اعظم کی نصیلت پر بالتر تیب " تحریفِ الصحیفہ" اور " الخیرائ الحسان" تحریکیں اور بخاری وسلم کی نمورہ حدیث کا مصداق الم ابوحنیفہ ہی کوقر اردیا۔ رحم اللہ تعالی

علامہ ابن جمر کی رمہ اللہ مزید فرماتے ہیں، ''امام ابوطنیفہ کی شان میں آقاومولی علیہ کے اس ارشاد ہے۔ اس ارشاد ہے ہیں استدانال ہوسکتا ہے کہ:

انه قال ترفع زینة الدنیا سنة خمسین و مائة ۔ ''ونیا کی زینت ایک سوپیاس سن ہجری میں اٹھائی جائے گئ'۔ اس صدیث کی شرح میں شمس الائمہ امام کروری رحراللہ نے فرمایا کہ بیرصدیث امام ابوحنیفہ پر صادق آتی ہے کیونکہ آپ ہی کا انتقال اس س میں ہوا''۔ (الخیرات الحسان: ۵۳)

علماء کرام نے اس صدیف کا مصداق سیرنا امام اعظم رضی الله مندکواس لیے قرار دیا کیونکہ اُس سال دنیا کے سب سے بڑے اور معروف جس عالم وین کا وصال ہوا، وہ امام اعظم ابوصلیفہ رضی اللہ مذبی تھے۔

آپ کاسنِ ولادت:

امام اعظم رضی الله عند کے سن ولا دت میں اختلاف ہے۔ ایک روایت کے مطابق آپ ملام معظم رضی الله عند کے سلامہ شاہ ابوالحن زید فاروتی رحمہ اللہ کے بقول اہام اعظم کا یہ سن ولا دت '' اہلِ حدیث' نے مشہور کیا ہے۔ (سوائح بے بہائے امام اعظم : ١٣) خطیب بغدادی روایت کرتے ہیں کہ امام ابو صنیفہ رضی الله عند کی ولا دت ۲۱ ھیں اور وفات میں ہوئی۔ (تاریخ بغدادی سا دی است کا سام ابو صنیفہ رضی الله عند کی ولا دت ۲۱ ھیں اور وفات میں ہوئی۔ (تاریخ بغدادی سانہ ۱۳۳۰)

اس پرعلماء از ہرنے درج ذیل حاشیہ لکھا ہے۔" قدیم علماء کرام کی وہ جماعت، جس نے امام ابوحنیفہ کی ان روایات کی تدوین کی ہے جوآپ نے صحابہ کرام سے کی ہیں، اس نے اس قول کی طرف میلان کیا ہے جیسے ابومعشر طبر کی شافعی وغیرہ''۔

" حضرت امام اعظم و عرص بیدا ہوئے۔ سن ولا دت میں اختلاف ہے۔ علامہ کوشری معری رحماللہ نے ولا کہ و میں کوشری معری رحماللہ نے و کے دوکو دلائل وقر ائن سے ترجیح دی ہے۔ آپ کہ دیا اللہ اسلامی معری رحماتی جج کو گئے۔ وہاں صحافی رسول حضرت عبداللہ بن الحارث رض اللہ عند کی زیارت کی اوران سے حدیث ہیں۔ ۹۲ د میں پھر جج کو گئے اور جو صحابہ زندہ تھان کی زیارت کی اوران سے حدیث ہیں۔ ۹۲ د میں پھر جج کو گئے اور جو صحابہ زندہ تھان سے مطن'۔ (سوائح بے بہائے امام اعظم : ۹۲ بحوالہ مقدمہ انوار الباری)

علامہ قاضی ابوعبراللہ حسین بن علی صیری اور اہام ابن عبدالبر متصل سند سے قاضی القصا قابام ابو بوسف جمہراللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اہام ابوحنیفہ سے سنا کہ میں ۹۳ ہیں اپنے والد کے ساتھ جج کو گیا۔ اسوقت میری عمر سولہ سال تھی۔ وہاں میں نے ایک بوڑھ خص کو دیکھا جن کے گردلوگوں کا جوم تھا۔ میرے والد نے بتایا کہ یہ رسول اللہ علیا کہ میں اورلوگ ایکے گرداس رسول اللہ علیا ہے میں اورلوگ ایکے گرداس لیے جمع ہیں تاکہ ان سے رسول کریم علیا ہی حدیث بین سنیں۔ میں نے عرض کی ، آپ کیے جھے بھی ایکے پاس لے جا کیں تاکہ ہیں جمع میں ایکے پاس لے جا کیں تاکہ ہیں جمع میں اورلوگ۔ چنانچہ وہ جمع کو جمع کو جین سالوں۔ چنانچہ وہ جمع کو کہ کو جمع کو حدیث میں تاکہ جن کو کو جمع کو حدیث شریف سن لوں۔ چنانچہ وہ جمع کو

چیرتے ہوئے مجھے لیکر آگے بڑھے یہا تک کہ میں استے قریب پہنچ گیا اور میں نے انہیں یہ فرماتے سائے کہ جس نے دین کی سمجھ انہیں یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے دین کی سمجھ خاصل کرلی ، اسکی فکروں کا علاج اللہ تعالی کرتا ہے اور اسے اس طرح روزی دیتا ہے کہ اس کے گمان میں بھی نہیں ہوتا''۔

امام ابو یوسف رحماندگی اس روایت سے ظاہر ہے کہ امام اعظم کی ولا دت 22 ھی ہے۔
ہے۔ اسکے متعلق علامہ ابوالحن زید فاروقی رحماند فرماتے ہیں، ''عاجز کے نزد یک سے روایت دوسری روایتوں سے اربح اور قابلی اعتماد ہے اور حضرت امام عالی متمام کا سال ولا دت 22ھ ہے'۔ (سوانح بے بہائے امام عظم ۱۲۰ بحواله اخبارا فی حنیفہ وہامع بیان العلم) شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمہ اندامام اعظم رمنی اللہ عنہ کے سن ولا دت کے متعلق فرماتے ہیں،

''زیادہ تر لوگ ۸۰ ھے کوتر جیج ویتے ہیں لیکن بہت سے محققین نے ۵۰ ھے کوتر جیج دی ہے۔اس خادم کے نزد کی بھی یہی سیج ہے کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عند کی ولادت ۵ سے ہیں ہوئی''۔ (مقدمہ نزھة القاری شرح بخاری:۱۲۹)

امام اعظم تابعی ہیں:

ملاء ما بن جرکی فرماتے ہیں، 'علامہ ذہبی ہے منقول سے روایت سے تابت ہے کہ امام ابو حذیفہ رضی اللہ عند ایک اور ایک اللہ منی اللہ عند الکہ رضی اللہ عند کا دیدار کیا تھا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ امام اعظم نے فرمایا، 'وہیں نے کئی مرتبہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عند کی زیارت کی ، وہ سرخ خضاب لگاتے تھے'۔ اکثر محدثین کا اتفاق ہے کہ تابعی وہ ہے جس نے کسی صحافی کا دیدار کیا ہو'۔ (الخیرات الحسان: ۲۲) حضرت انس رضی اللہ عند کا وصال ۹۵ ھیں اور ایک قول کے مطابق ۹۳ ھیں ہوا۔ حضرت انس رضی اللہ عند کا وصال ۹۵ ھیں اور ایک قول کے مطابق ۹۳ ھیں ہوا۔ (متبذیب نام ہوا۔ ۲۷۸)

ا ما م اعظم منی الله عند کے تابعی ہونے کے متعلق جب شیخ الاسلام حافظ ابن حجر شافعی رمه اللہ سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے میرجواب دیا:

"امام ابوصنیفہ نے سی ابرام کی ایک مبارک جماعت کو پایا ہے۔ آپ کی وہاں ولادت (ایک روایت کے مطابق) ۸۰ ھیں کوفہ میں ہوئی۔ وہاں اسوقت سی بہرام میں سے سیدنا عبدالللہ بن ابی اوفی موجود تھے۔ انکا وصال ۸۸ ھیں یا اسکے بعد ہوا۔ اس زمانہ میں بصرہ میں سیدنا انس بن مالک تھے۔ انکا انتقال ۹۰ ھیں یا اسکے بعد ہوا۔ ابن سعد نے مضبوط سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ امام ابو صنیفہ نے حضرت انس کود یکھا ہے۔ ان دونوں سی بیوں کے علاوہ بھی بکٹرت سی بہروں میں اسکے بعد دندہ موجود تھے۔ وہی انگا خود بھی بھروں میں اسکے بعد دندہ موجود تھے۔ وہی انگا خود بھی کہٹرت سی بی جمالی کے بعد دندہ موجود تھے۔ وہی انگیا ہم

باشبہ بعض علاء نے اہام اعظم کی صحابہ کرام سے مرویات کے بارے میں رسالے تصنیف کیے ہیں لیکن انکی اساد و ہاں ضعف سے خالی ہیں۔ میر سے نز دیک متند بات یہ ہے کہ امام اعظم نے بعض صحابہ کرام کودیکھا اور ان سے ملاقات کی جیسا کہ ندکور ہوا، یہ بات ابن سعد نے بھی کہی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ امام اعظم تابعین کے طبقہ میں یہ بات ابن سعد نے بھی کہی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ امام اعظم تابعین کے طبقہ میں سے ہیں اور یہ بات بلا دِ اسمان میں ہما وہوں یا کوفہ میں امام ثوری ہوں یا مدینہ میں امام اوزاعی ہوں یا بھرہ میں جماوہوں یا کوفہ میں امام ثوری ہوں یا مدینہ میں امام مالک ہوں یا مصر میں لیث بن سعد ہوں۔ (تمبیض الصحیف : ۹)

علامه سيوطى رحمد الله فرمات يبي كه امام الومعشر طبرى شافتى رحمه الله في رساله ميل صحابه كرام سے امام اعظم كى مروى احاديث بيان كى جي اور فرما يا ہے كه امام البوحنيفه رسى الله عند في رسول كريم عليقة كان سانت صحابه كرام سے طاقات كى ہے۔ اللہ عند الل

عبدالله (۳)سید نامعقل بن بیار (۵)سیدناواثله بن الاسقع (۲)سیدناعبدالله بن انیس (۷)سیدتناعا کشه بنت مجر درمنی الله تعالی عنبم اجھین۔

امام اعظم نے سیدنا انس سے تین حدیثیں، سیدنا واثلہ سے دو حدیثیں جبدسیدنا جابر، سیدنا عبداللہ بن جزء سے ایک جابر، سیدنا عبداللہ بن جزء سے ایک ایک حدیث روایت فرمائی ہے۔ آپ نے سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی سے بھی ایک حدیث روایت فرمائی ہے۔ آپ نے سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی سے بھی ایک حدیث روایت فرمائی ہے اور بیتمام احادیث ان طریقوں کے سوابھی وارد ہوئی ہیں۔ وضی انڈ عبم اجھین (تبییش الصحیفہ: 2)

سات صحابہ کرام سے احادیث روایت کرنے کا ذکر خود امام اعظم نے بھی کیا ہے۔ آپ کا ارشادگرامی ہے، ''میں رسول کریم علیقے کے سات صحابہ سے ملا ہوں اور میں نے ان سے احادیث نی بیں''۔ (منا قب للموفق: ۲۰)

ان دلائل سے ٹابت ہوا کہ سیدنا امام اعظم منی اللہ عندکوسات صحابہ کرام سے براوراست ا حادیث سننے کا شرف حاصل ہے۔

در مختار میں ہے کہ امام اعظم نے ہیں (۲۰) صحابہ کرام کا دیدار کیا ہے۔ خلاصۂ اکمال فی اساء الرجال میں ہے کہ آپ نے چیبیں (۲۲) صحابہ کرام کو دیکھا ہے۔ (سوائح بے بہائے امام اعظم: ۲۲ ازشاہ ابوالحسن زبیر فاروقی)

اگرامام اعظم منی الله عند کاسن ولا دیت ۸۰ مد مان لیا جائے تو اسوفت مندرجه ذیل صحابه کرام مختلف شبرول میں موجود متھے۔

ا حضرت عبدالرحمن بن عبدالقارى منى الله عنه متوفى ٨١هـ

٢ - حضرت طارق بن شهاب كوفي رضي الله منه متوفي ٨٢ هـ

٣ . حفرت عمر بن الي سلمة رضي الشعد متوفى ٨٣ هـ

٣ ... حضرت واثله بن الأستع من الأمنام في ٨٣ ها ١٥ ها ١٨ ها ١٨ هـ

۵ ... حضرت عبدالله بن جزء رضی الله عنه متو فی ۸۵ هه ... ۲ . حضرت عمر و بن حريث رضى الله عنه متوفى ۸۵ هـ ے .. حضرت ابوامامه بابلی رضی التدعنه متوفی ۲۸ه۔ ۸ حضرت قبیصه بن ذویب رضی الله عندمتو فی ۲۸ هه۔ ٩... حضرت عبدالله بن الى اوقى رئى الله عنه متوفى ٨٨ ها يا ٨٨ هـ. ۱۰ حضرت عتبه بن عبدالسلمي رضى النه عندمتو في ۸۷ هـ اا.... حضرت مقدام بن معد ميكرب منى النه عنه مبتو في ٨٥ ههـ ۱۲ حضرت مهل بن سعد رضي الله عندمتو في ۸۸ ه يا ۹۱ هـ ـ ١١١ حضرت عبدالله بن يسرر منى الله عندمتو في ٨٨ ه يا ٩٦ هـ ـ ٧١.... حضرت عبدالتدبن تُعلبه رضى اندعنه متو في ٩٩هــ ۵۱ حضرت سائب بین خلا درمنی الله عندمتو فی ۹۱ هه ب ١٧..... حضرت سائب بن يزيدر شي الله منه متوفى ١٩ هه يا ٩٢ هه يا ٩٣ هـ ـ ے ا حضرت محمود بن رہیج منی الله عند متو فی اوھ یا 99 ھ۔ ٨١.... حضرت ما لك بن اوس منى الله عند متو في ٩٢ هـ 91..... حضرت الس بن ما نك رضي الله عنه متو في ٩٢ هـ يا ٩٣ هـ يا ٩٥ هـ ـ ٢٠.... حضرت ما لك بن الحويرث رنى الدعنه متو في ٩٩ هـ ـ ٢١..... حضرت محمود بن لبيد رضي الله عندمتو في ٩٦ هـ ۲۲..... حضرت ابوا ما مه انصاری رضی الله عنه متوفی • • اهه

۲۳ حضرت ابوالطفیل عامر بن داخله رضی الله عندمتوفی ۴ • اه یا • اا ه ـ ۲۳ . . . حضرت ابوالبداح رضی الله عندمتوفی که اا هد

اب اگرامام سیوطی رحمداللہ کی تحریر کردہ فہرست سے بقید نام (حضرت جابر بن عبداللہ،

حضرت معقل بن بیار، حضرت عبدالله بن أنیس، حضرت عائشه بنت مجر ورض الله عنی است معقل بن بیار، حضرت علی بینی جاتی به بهتی جاتی اس فهرست میں شامل کر لیے جائیں تو صحابہ کرام کی بی تعداد 28 تک بہنی جاتی ہے۔ چونکہ محققین علماء کے نزدیک امام اعظم کی ولادت میں ہوئی ہے اس لیے انہیں مزید اِن 16 صحابہ کرام کا زمانہ بھی تھیب ہوا۔

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ امام اعظم منی اللہ عندنے اپنی عمر میں بچپین (۵۵) جج کیے بیس حضور میں بچپین (۵۵) جج کے بیس حضور میں قابلہ منی اللہ عند جن کا بیس حضور علیق کے مشہور صحابی حضرت ابوالطفیل عامر بن وائلہ منی اللہ عند جن کا مصال ۱۰ اھ میں یا دوسری روایت کے مطابق الصیمی مکہ مرمہ میں ہوا جبکہ امام اعظم نے بیانا جج امام ابو یو حف رمہ اندکی مشہور روایت کے مطابق سولہ سال کی عمر میں ۹۳ ھ

میں اور علامہ کوٹری مصری رمدانندگی تحقیق کے مطابق ۸ میں کیا۔ اگر ہم آپ کاسن ولادت ۷۷ ھالیں تو امام اعظم نے حضرت عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ کی حیات میں وس حج کیے اور دوسری روازیت کے مطابق (اگر ا نکاسن وصال ۱ ااھ مانیں تو) اٹھارہ حج کیے۔

اگر ہم صرف ان صحابی کی مثال لیس کہ جن کی نہ یارت و ملاقات ہے تا بعی ہونے کا شرف مل رہا ہواوراس سعادت کا حصول مشکل بھی نہ ہوتو پھر یہ کیے ممکن ہے کہ امام اعظم بیں یا شارہ بارکوفد ہے جی کے لیے ملکہ کر مہتشر ایف لائے ہوں اورا کی مرتبہ بھی حضرت عامر بن وائلہ رہنی اللہ یو کی زیارت کی سعادت حاصل نہ کی ہوجبکہ اُس زمانے میں صحابی کی زیارت کے لیے لوگ دوسر سے شہروں کا سفر کیا کرتے تھے۔
میں صحابی کی زیارت کے لیے لوگ دوسر سے شہروں کا سفر کیا کرتے تھے۔
میں صحابی کی زیارت کے لیے لوگ دوسر سے شہروں کا سفر کیا گانا ہے آ ہو کی عمر کے بندرھویں سال آت کی عمر کے بندرھویں سال تک (جبکہ ہو بی سال تک (جبکہ ہو کہ ہو بی سال تک) حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عن ابل تک) حضرت عمرا اللہ بن ابل تک) حضرت عمرا ابن لا محالی سیر عویں سال تک) حضرت عبداللہ بن ابل او فی رضی اللہ عن رضوں کے لیا تھے گھر والے آ ہو کو ان صحابہ کرام کی دعائے برکت کے دستور کے مطابق لامحالی آ ہے گھر والے آ ہو کو ان صحابہ کرام کی دعائے برکت کے دستور کے مطابق لامحالی ہیں لے گئے ہو نگے۔

آپ کے شرف تابعیت کے لیے اتنائی کافی ہے کین مید حقیقت بھی ثابت شدو ہے کہ آپ نے نہ صرف متعدد صحابہ کرام کی زیارت کی بلکہ ان سے احادیث بھی روایت کی بلکہ ان سے احادیث بھی روایت کی بلکہ ان سے احادیث بھی روایت کیس جیسا کہ امام جلال الدین سیوطی شافعی ،امام این حجر کی شافعی اور علا مہ علا والدین حصکفی رمبم اللہ تعالی نے خرمر فرمایا ہے۔

خلاصه بيه ہے كہسيد ناامام اعظم ابوحنيف رئنى الدعنة العى بيں اور ان احاد يہتِ رسول منطقة

کے مصداق ہیں۔

اسمسلمان کو گئیس جھوئے گی جس نے مجھے دیکھایا میرے دیکھنے والے کو دیکھا"، ۔ (ترفدی مشکوق) دیکھا"، ۔ (ترفدی مشکوق)

علم كى طرف رغبت:

ا ما ماعظم رمدامندا بتدائی وی تعلیم حاصل کرنے کے بعد تجارت کی طرف متوجہ ہو گئے۔ آپ فرماتے ہیں، میں ایک دن بازار جار ہاتھا کہ کوفیہ کے مشہورا مام معنی رمہ النہ سے ملا قات ہوگئی۔انھوں نے مجھ ہے کہا، بیٹا کیا کام کرتے ہو؟ میں نے عرض کی ،بازار میں کارو ہارکرتا ہوں۔آپ نے فرمایا بتم علماء کی مجلس میں بیٹھا کرو، مجھے تھھاری پیشانی یرعلم وقفل اور دانشمندی کے آٹارنظر آرہے ہیں۔ان کے اس ارشاد نے مجھے بہت متاثر کیااور میں نے علم دین کے حصول کاراستداختیار کیا۔ (مناقب للموفق:۸۸) ا مام اعظم رمیداللہ نے علم کلام کا گہرا مطالعہ کر ہے اس میں کمال حاصل کیا اور ایک عرصہ تك اس علم كے ذريعه بحث ومناظرہ ميں مشغول رہے۔ پھراتھيں الہام ہوا كەصحابەاور تا بعین کرام ایبانه کرتے ہتھے حالا نکہ وہ علم کلام کوزیادہ جاننے والے تھے۔وہ شرعی اور فقہی مسائل کے حصول اور ان کی تعلیم میں مشغول رہتے تھے۔ چنانچہ آپ کی توجہ مناظروں ہے بنے لگی۔آپ کے اس خیال کومزید تقویت یوں ہوئی کہ آپ امام حماد رمراللہ کے حلقہ' درس کے قریب رہتے تھے کہ آپ کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے ہو چھا کہ ایک مخص اپنی بیوی کوسنت کے مطابق طلاق دینا جا ہتا ہے وہ کیا طریقہ اختیار کرے؟ آپ نے اے حضرت حماد رمہ اللہ کی خدمت میں جمیع ویا اور فر مایا کہ وہ جو جواب دیں مجھے بتا کر جانا ۔امام تماد رحمہ اللہ نے قرمایا ، وہ مخص عورت کواس طہر میں

طلاق دے جس میں جماع نہ کیا ہواور پھراس سے علیحدہ رہے یہاں تک کہ تین بیض گزرجا کیں۔ تیسر سے بیش کے اختیام پروہ عورت مل کرے گی اور نکاح کے لئے آزاد ہوگی۔ یہ جواب من کرامام اعظم رحمداللہ ای وقت اٹھے اورامام جمادر حمداللہ کے صلفہ درس میں شریک ہوگئے۔

آب فرماتے ہیں کہ میں حضرت حماد رحداللی گفتگوا کشریاد کرلیا کرتا اور جھےان کے اسباق مکمل طور پر حفظ ہو جائے۔ آپ کے شاگرد جب کوئی مسئلہ بیان کرتے تو ہیں ان کی غلطیوں کی نشاندہی کرتا چنانچ استاد گرامی حضرت حماد رحداللہ نے میری ذبانت اور گئن کود کھے کرفر مایا، 'ابوصنیفہ میرے سامنے صف اول میں جیٹھا کرے۔ اس دریائے علم سے سیراب ہونے کا بیسلسلہ دس سال تک جاری رہا'۔

امریا تعبیراب ہونے کا بیسلسلہ دس سال تک جاری رہا'۔

(مناقب للموفق: ۸۸، الخیرات الحسان: ۵۸)

امام اعظم اليخ استاد كي نظر مين:

امام حماد رمرالذفر ماتے ہیں کہ ابو حنیفہ رحراللہ کی عادت تھی کہ مخل ہیں آتے تو نہایت خاموش بیٹھتے ،اپنے وقار اور آداب محفل کو لمحوظ خاطر رکھتے ۔ ہم ان کی نشست و برخاست کو بھی علمی تربیت کا حصد تصور کرتے تھے ۔ وہ آہتہ آہتہ مشکل سوالات کرنے لگے ۔ بعض اوقات مجھے ان کے حل کرنے میں دقت محسوس ہوتی اور مجھے خوف آتا کہ اگر ان کے استفسارات کا تسلی بخش جواب نہ ملاتو وہ مایوس نہ ہوجا کیں ۔ پھر ایک وقت ایسا آیا کہ مارے کوفہ کے لوگوں میں ان کی شناخت ایک فقیہ کی حیثیت ایک وقت ایسا آیا کہ مارے کوفہ کے لوگوں میں ان کی شناخت ایک فقیہ کی حیثیت سے ہونے گئی۔

وہ بڑے ذبین اور جلدی بجھنے والے طالب علم تھے۔ مجھے اندازہ تھا کہ عنقریب ایک وقت آنے والا ہے کہ عالم اسلام کے اہل علم وقفل ان کے دسترخوانِ علم سے استفادہ کرنے آنے والا ہے کہ عالم اسلام کے اہل علم وقفل ان کے دسترخوانِ علم سے استفادہ کرنے آنے گئیں گے اور مجھے محسوں ہوا کہ نعمان ایک ایسا آفاب ہے جو بطن کیتی کی

تاريكيوں كو جيرتا ہوا كائنات كوروش كرے گا۔ (مناقب للموفق: ٨٧)

ایک حیران کن خواب:

آپ نے ایک رات خواب میں ویکھا کہ آپ ہیں۔ یہ خواب ویکھ کر آپ ہو ہے۔

کے جہم اقدس کی ہڑیاں اپنے سینے سے لگا رہے ہیں۔ یہ خواب ویکھ کر آپ ہو ہخت گھراہ نے طاری ہوگئی۔خوابوں کی تبییر کے بہت بڑے عالم جلیل القدر تابعی امام مجمہ بن سیرین رضی الفرت اس خواب کی تبییر پوچھی گئی توانھوں نے فرمایا، ''اس خواب کا جبیر پوچھی گئی توانھوں نے فرمایا، ''اس خواب کا ور سنتوں کو و نیا میں پھیلا نے گا اور ان سے و کیھنے والاحضور علیا کے گا اور ان سے الیے مسائل بیان کرے گا جن کی طرف کسی کا ذہن منتقل نہیں ہوا''۔

اس اشار ہنی سے امام اعظم رضی اللہ عند کواظمینان اور خوشی طاصل ہوئی اور اس خواب کی اس اشار ہفی ہوں اور اس خواب کی گئی ہوں کے جن سے عقل جران ہوئی۔

تعبیر اس طرح عملی طور پر سامنے آئی کہ آپ نے سارے عالم اسلام کوا حاویہ نبوی کے جعارف سے عقل جران ہوئی۔

کے معارف سے آگاہ فرمایا اور ایسے مسائل بیان کے جن سے عقل جران ہوئی۔ (الخیرات الحسان : ۹۳ منا قب للموفق: ۹۱)

حضرت داتا تینج بخش رممة الله علی فرماتے ہیں ،شروع ہیں امام اعظم منی الله عند نے گوشہ نشین ہونے کا ارادہ فرمالیا تھا کہ دوسری بار پھرامام اعظم منی الله مند، آقاومولی علیقی کی زیارت ہے مشرف ہوئے ۔ نورجسم علیقی نے فرمایا،

''اے ابوصنیفہ! تیری زندگی احیائے سنت کے لیے ہے تو گوشہ بینی کا ارادہ ترک کر رہے'۔ آقا و مولی علیق کا بیغر مانِ عالیشان س کر آپ نے گوشہ بین ہونے کا ارادہ ترک فرمادیا۔ (کشف انجوب: ۱۹۲)

تدريس كي ابتدا:

اما م اعظم منی الله عنه کوامام حماد رضی الله عنه کے حلقهٔ ورس میں ہمیشه تمایاں مقام حاصل

ر ہا۔ پچھ عرصہ بعد آپ کو خیال آیا کہ اپنا صلقہ درس علیحدہ قائم کریں۔ جس دن آپ نے صلقہ قائم کریں۔ جس دن آپ نے صلقہ قائم کرنے کا ارادہ کیا ای رات کو آپ حضرت جمادر مراشہ کے باس بیٹھے تھے کہ اور کیا اور کیا اور کیا اور کیا ہے جنانچہ وہ سفر پر کہا ان کواطلاع ملی کہ ان کے قریبی رشتہ دار کا انتقال ہوگیا ہے جنانچہ وہ سفر پر روانہ ہو گئے اور آپ کو اپنا خلیفہ بنا گئے۔

اُن کی غیر موجودگی میں آپ نے ساٹھ ایسے مسائل پرفتوے دیے جن کے متعلق آپ نے استاد کو دکھائے تو اُنھوں نے استاد کو دکھائے تو اُنھوں نے استاد کو دکھائے تو اُنھوں نے والیس مسائل سے اتفاق کیا اور ہیں مسائل میں اصلاح کی ۔اس وقت امام اعظم رحمہ والیس مسائل سے اتفاق کیا اور ہیں مسائل میں اصلاح کی ۔اس وقت امام اعظم رحمہ وقت م کھائی کہ جب تک زندگی ہے،امام حمادر حمد اللہ کی جس کوئیں چیوڑیں گے۔ اللہ محمادر حمد اللہ کی جس کے اللہ کے اللہ کی الکیرات الحسان: ۸۷)

جب آپ کے استادامام جمادر منی اللہ عند کا وصال ہواتو لوگوں نے ان کے بیٹے سے
استدعا کی کہ وہ اپنے والد کی مسند پرتشریف لائیں مگر وہ اس عظیم فرمہ داری کے لئے
راضی نہ ہوئے ۔ آخر کا راما م اعظم ابو صنیفہ رضی اللہ عند کی خدمت میں گزارش کی گئی تو
آپ نے فرمایا، میں نہیں چاہتا کہ علم مث جائے اور ہم ویکھتے رہ جائیں۔ چنانچہ آپ
اپنے استاد کرم کی مسند پر ہیٹھے۔ اہل علم کا ایک بڑا حلقہ آپ کے گر دجمع ہونے لگا۔
آپ نے اپنے شاگر دوں کے لیے علم وضل کے دروازے کھول دیے ہمجت وشفقت
کے دامن بھیا دیے ،احسان و کرم کی مثالیس قائم کر دیں اور اپنے شاگر دول کو اس طرح زیورعلم سے آراستہ کیا کہ بیلوگ مستقبل میں آسانِ علم وفضل کے آفاب و مہتاب بن کر حیکتے رہیں۔ (مناقب للموفق: ۹۵)

 $\triangle \triangle \triangle \triangle \triangle$

باب دوم(2)

اخلاق وكردار:

سیدناامام اعظم رضی الله عندمیانه قد ،خوبصورت ،خوش گفتار اورشیری کہیجے والے تھے۔ آپ کی گفتگو سیجے وبلیغ اور واضح ہوتی۔

ابونعیم رحمہ اللہ کہتے ہیں، ''امام اعظم رحمہ اللہ کا چہرہ اچھا، کپڑے اچھے، خوشبوا کپنی اور مجلس البونعیم رحمہ اللہ کہتے ہیں، ''امام اعظم رحمہ اللہ کا چہرہ الحجھا، کپڑے اچھے، خوشبوا کپنی اور جھا کہ کہرے غم خوار بھے''۔ البحق ہوتی ۔ آپ بہت کرم کرنے والے اور رفیقول کے بڑے غم خوار بھے''۔

عمر بن جماد رحمد الذكتيج بين، "آپ خوبصورت اورخوش لباس تنص، كثرت سے خوشبو استعال كرتے بتھے، جب سامنے سے آتے يا گھرسے نكلتے تو آپ كے پہنچنے سے پہلے آپ كى خوشبود بنج جاتى "۔ (خطيب بغدادى جسنداس)

حضرت عبداللہ بن مبارک رحرالہ نے سفیان توری رحراللہ سے کہا، امام ابو سنیفہ رضی اللہ عن غیبت کرنے سے کوسوں دور تھے۔ میں نے کبھی نہیں سنا کہ انہوں نے اپنے کسی خالف کی غیبت کی ہو۔سفیان رحراللہ نے فرمایا، اللہ کی شم! وہ بہت عقمند تھے، وہ اپنی نیکیوں پرکوئی ایسا عمل مسلط نہیں کرنا چا ہے تھے جوائی نیکیوں کوضائع کرد ہے۔
شریک رحراللہ نے کہا، امام اعظم ابو حذیفہ رضی اللہ عند نہایت خاموش طبع ، بہت عقمند اور فرین، لوگوں سے کم بحث کرنے دالے اور کم ہولنے والے والے تھے۔

ضمرہ رحداللہ کے بقول لوگوں کا اتفاق ہے کہ امام ابوطنیفہ رضی اللہ عند درست زبان تھے،
انہوں نے بھی کسی کا ذکر برائی ہے نہ کیا اور جب ان ہے کہا گیا، لوگ آپ پراعتراض
کرتے ہیں اور آپ کسی پراعتراض ہیں کرتے ؟ تو آپ نے فرمایا، یہ اللہ تعالی کافضل
ہے، جس کو جا ہے عطا کرے۔

ہے من معروف رمداننہ نے فرمایا ، امتِ محمدی علیق میں کوئی شخص ، میں نے امام ابو علیفہ دمنی اللہ منہ ہے بہتر نہیں دیکھا۔ (الخیرات الحسان:۱۳۲) صلیفہ دمنی اللہ منہ ہے بہتر نویس دیکھا۔ (الخیرات الحسان:۱۳۲)

ایک مرتبه خلیفه بارون الرشید نے امام ابو بیسٹ رحمہ انتہ کہا، امام ابو حنیفه رمنی اللہ عنہ کہا، امام ابو حنیفه رمنی اللہ عنہ کے اخلاق بیان کرو۔انہوں نے فرمایا،

''امامِ اعظم رضی الدعنظرام چیزوں سے خود بھی بیجتے اور دوسرول کو بھی بچانے کی شدید کوشش کرتے۔ بغیرعلم کے دین میں کوئی بات کہنے سے بہت ڈرتے تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں انتہائی مجاہدہ کرتے۔ وہ دنیا داروں سے دورر ہے اور بھی کسی کی خوشامد نہ کرتے۔ وہ اکثر خاموش رہتے اور دینی مسائل میں غور وفکر کیا کرتے ۔ علم و عمل میں بلندر تہ ہونے کے باوجود عاجزی وانکساری کا پیکر تھے۔

جب ان سے کوئی مسئلہ بو جھاجا تا تو قر آن وسنت کی طرف رجوع کرتے اگر قر آن و سنت میں اس کی نظیر نہ ملتی تو حق طریقہ پر قیاس کرتے ۔ ایٹ نفس اور دین کی حفاظت کرتے اور راو خدا میں علم اور مال ود ولت خوب خرج کرتے ۔ انکانفس تمام لوگوں سے بہت دور بے نیاز تھا ، لا کی اور حوص کی طرف ان کا میابان نہ تھا ۔ وہ غیبت کرنے سے بہت دور سے ماگر کسی کا ذکر کرتے تو ہملائی ہے کرتے ''۔

مین کر خلیفہ نے کہا، 'صالحین کے اخلاق ایسے ہی ہوتے ہیں''۔ پھراس نے کا تب کو بیاوصاف کی کھے اس نے کا تب کو بیاد صاف کی سے کہا ان اوصاف کی بیاد کی اور اینے بیٹے سے کہا ان اوصاف کو یاد کر لو۔

(سوائے بہائے امام اعظم: ۲۷)

الم زفر رمداند فرمات میں " بیجے الم اعظم من اللہ وزی خدمت میں بیس سال سے زائد مدت گزار نے کی سعادت ملی ، میں نے آپ سے زیادہ لوگوں کا خیر خواہ ، ہمدرد اور شفقت کرنے والا نہیں دیکھا۔ آپ اہل علم کو ول و جان سے جا ہے۔ آپ کے شب وروز اللہ تعالیٰ کی یا د کے لیے وقف تھے۔ سارا دن تعلیم و قدریس میں گزرتا۔ باہر شب وروز اللہ تعالیٰ کی باد کے لیے وقف تھے۔ سارا دن تعلیم و قدریس میں گزرتا۔ باہر شب کے والوں کی را جنمائی فرماتے مجلس میں بیٹھے تو وہ درس و قدریس کی جلس ہوتی اور باہر نکلتے تو مریضوں کی فرماتے مجلس میں بیٹھے تو وہ درس و قدریس کی جلس ہوتی اور باہر نکلتے تو مریضوں کی

عیا دے ، جناز وں میں شرکت ، فقراء ومساکین کی خدمت ، رشتہ دار دِل کی خبر گیری اور آنے والوں کی حاجت روائی میں مشغول ہوجاتے۔ رات عبادت میں گزارتے اور قر آن مجید کی بہترین انداز میں تلاوت کرتے۔ یہی معمولات زندگی بھرقائم رہے يهاں تك كه آپ كاوصال ہوگيا۔ (مناقب للموفق: ٠٠٠) معاني بن عمران الموسلي رحمه الله كهتيه بين، " امام ابوحثيفه رضي الله عنه مين دس صفات اليمي تھیں کہ اگران میں ہے ایک بھی کسی میں موجود ہوتو وہ اپنی قوم کا سردار بن جاتا ہے۔ بر ہیز گاری، سچائی، فقهی مبارت، عوام کی خاطر مدارات اور سناوت، برخلوص ہمدروی، لوگوں کو تفع پہنچانے میں سبقت،طویل خاموثی (فضول گفتگو ہے پر ہیز) مُنفتگو میں حق بات كهنااورمظلوم كي معاونت خواه دخمن هو يا دوست " _ (ايضاً:۲۲٪) حضرت داؤد طائی رمداللهٔ فرماتے ہیں ، '' میں ہیں سال تک امام ابوصنیفه رمدالله کی خدمت میں رہا۔اس مدت میں، میں نے انہیں خلوت اور جلوت میں ننگے سراور یاوک کھیلائے ہو کے بیں دیکھا۔ ایک بار میں نے ان سے عرض کی۔استادِ محترم!اگرآپ خلوت میں یا وُں دراز کرلیا کریں تو اس میں کیا مضا نقدہے؟ فرمایا بخلوت میں اوب ملحوظ رکھنا جلوت کے بہنبیت بہتراور زیادہ اولی ہے۔ (حدائق الحنفیہ:۲۲) ا ما ماعظم ا بوحنیفه رضی اند منه کم وضل کی و نیا میں فقد پر بردی گهری نظرر کھتے ہتھے۔ آپ ا ہے احباب کے لئے بے پناہ فکر مندر ہتے ،علمی حاجات پوری کرنے میں بڑی توجہ اور قابلیت سے حصہ لیتے ، جے پڑھاتے اس کے و کھ درو میں شریک ہوتے ۔ غریب و مساکین شاگر دوں کا خاص خیال کرتے ۔آپ بعض اوقات لوگوں کوا تناویتے کہ وہ خوشحال ہو جاتے۔آپ کے پاس عقل وبصیرت کے نزانے تھے،اس کے باوجود آپ مناظروں ہے اجتناب فرماتے ۔آپ لوگوں ہے بہت کم مفتکو فرماتے اور ان ہے مسائل میں الجھتے نہیں ہتھے بلکہ خاموثی اختیار کرتے۔ (مناقب للموفق: ۲۷۱)

امام اعظم رمیۃ اللہ ملیہ کے حسنِ اخلاق کے بارے میں بے شار واقعات کتب کثیرہ میں موجود ہیں۔ سے تو یہ ہے کہ جس طرح علم وکمل میں بے مثل و بے مثال شان رکھتے ہیں اس طرح حسن واخلاق اور سیرت وکر دار میں بھی انکا کوئی ٹانی نہیں۔امام ابو یوسف رمیداللہ نے تو کو یا سمندر کوکوزے میں سموکر رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا،

''اللّٰه تعالىٰ نے امام ابوطنیفه رئنی الله عند کونلم ولمل اسخاوت وایٹاراور دیگر قرآنی اخلاق سے مزین کردیا تھا''۔ (الخیرات الحسان:۲۳۱)

امام اعظم بحثيبت ناجر:

ریشی گیڑے کے تا جرکوعر بی میں الخزاز کہتے ہیں۔امام اعظم منی اندوریشی کیڑے کہتے ہیں۔امام اعظم منی اندوریشی کیڑے کہتے ہیں۔امام اعظم منی الدوریتی کیڑے کہتے ہیں۔امام اعظم منی الدوریتی کی تجارت بہت وسیع تھی۔ لا کھوں کا لین وین تھا۔اکثر شہروں میں کارندے مقرر متھے۔ بڑے بڑے بزے سوداگروں سے معاملہ رہتا تھا۔اشنے وسیع کاروبار کے باوجود دیا نت اورا حتیا طاکا اس قدر خیال رکھتے تھے کہ نا جائز طور پر ایک آ مدنی میں داخل نہیں ہوسکتا تھا۔

امام اعظم الوصنيف رسى الله عند جارصفات كى وجد الك كامل اور ما ہرتا جر ہوئے۔ 1 - آپ كانفس غنى تھا ، لا سى كا اثر كسى وقت بھى آپ برظا ہر نہ ہوا۔

2- آپنهایت درجدامانت دار تھے۔

3۔ آپ معاف اور در گزر کرنے والے تھے۔

4- آپشر بعت کے احکام پڑتی ہے کمل بیرا تھے۔

ان اوصاف عالیہ کا اجماعی طور پر جواثر آپ کے تجارتی معاملات پر ہوا، اُسکی وجہ سے آپ تاجروں کے طبقہ میں انو کھے تاجر ہوئے اور بیشتر افراد نے آپی تجارت کو حضرت ابو بکر صدیق من اللہ عندی تجارت سے تشبیہ دی ہے، گویا آپ حضرت ابو بکر

صدیق منی الله عنی ایک مثال پیش کرر ہے ہیں اور آپ ان طریقوں پر چل رہے ہیں جن پرسلف صالحین کاعمل تھا۔ آپ مال خریدتے وقت بھی ای طرح امانت واری کے طریقے پر عامل رہتے تھے جس طرح بیچنے کے وقت عامل رہا کرتے تھے۔ (سوائح بے بہائے امام اعظم: 19)

ایک دن ایک عورت آپ کے پاس ریشی کپڑے کا تھان بیجنے کے لیے لائی۔ آپ نے اس سے دام پوچھے، اس نے ایک سوبتا کے۔ آپ نے فرمایا، یہ م ہیں، کپڑازیادہ فیتی ہے۔ اس عورت نے دوسو بتا ہے۔ آپ نے بھر کہا، یہ دام کم ہیں۔ اس نے بھر سو فیتی ہے۔ اس عورت نے دوسو بتا ہے۔ آپ نے فرمایا، یہ جارسو سے زیادہ کا ہے۔ وہ اور بڑھائے کی کہ چارسو تک پہنچ گئی۔ آپ نے فرمایا، یہ جارسو سے زیادہ کا ہے۔ وہ تقوی اور دیانت نے آپ کے کاروبار کو بجائے نقصان پہنچانے کے اور چکا دیا۔ اس لقوی اور دیانت نے آپ کے کاروبار کو بجائے نقصان پہنچانے کے اور چکا دیا۔ امام اعظم رضی انشان کے لیے ان کی بہترین راہنمائی فرماتے ہے۔ آپ اپ بلکہ آپ ان کی بھلائی کے لیے ان کی بہترین راہنمائی فرماتے ہے۔ آپ اپ اختا میں اخریا۔ اس کے بھل آپ ان کی بھلائی کے لیے ان کی بہترین راہنمائی فرماتے ہے۔ آپ اپ اخراب سے یاسی غریب خریدار سے نفع بھی نہیں لیا کرتے تھے۔ بلکہ اپ نفع میں سے بھی اس کودے دیا کرتے۔

ایک بوڑھی عورت آ کیے پاس آئی اوراس نے کہا، (میری زیادہ استطاعت نہیں، اس
لیے) یہ کپڑا جتنے میں آ پکو پڑا ہے اس وام پرمیرے ہاتھ فروخت کردیں۔ آپ نے
فرمایا، تم چاردرہم میں لےلو۔ وہ بولی، میں ایک بوڑھی عورت ہوں، میرانداق کیوں
اڑاتے ہو(کیونکہ یہ قیت بہت کم ہے)؟ آپ نے فرمایا،

" میں نے دو کپڑے فریدے تھے اور ان میں سے ایک کپڑے کو دونوں کی قیمتِ فرید سے جاردرہم کم پرفروشت کر چکا ہوں، اب بیدوسرا کپڑا ہے جو جھے جاردرہم میں پڑا ہے، تم چاردرہم میں اے لے او۔"

ایک مرتبہ آپ نے اپنے کاروباری شریک کو بیچنے کے لیے کپڑے کے تھان بیجے جن
میں ہے ایک تھان میں کو کئی نقص اور عیب تھا۔ اس سے فرمایا، جب اس تھان کو
فروخت کرنا تو اس کا عیب بھی بتا دیتا۔ اس نے تھان فروخت کرویے لیکن گا ہگ سے
اس تھان کا عیب بیان کرنا بھول گئے۔ اور یہ بھی نہ یا در ہا کہ وہ عیب دار تھان کس
گا ہے کوفروخت کیا تھا۔

امام اعظم من الذعن وجب اس بات كاعلم ہواتو آپ نے ان تمام تھانوں كى قيمت تميں ہزار درہم صدقہ كردى اوراس شريك كوعليمده كرديا۔ (الخيرات الحسان: ۱۲۹) امام ابوصنيفه رمن الذعنہ كى زندگى بحريہ كوشش رہى كہ وہ سيدنا صديق اكبر رض الذعنہ كے نقش قدم پر زندگى بسر كريں اور آ بچے اقوال، افعال اور خصائل كى چيروى كريں، كيونكہ سيدنا صديق اكبر رض الذعنہ تمام صحابہ كرام سے افضل تھے۔ حضور عليقة سے قربت اس ليے تھى كہ وہ مزاج شناس عادات رسول عليقة تھے۔ صحابہ كرام ميں سب قربت اس ليے تھى كہ وہ مزاج شناس عادات رسول عليقة تھے۔ صحابہ كرام ميں سب سے بروھ كر عالم، فقيہ، تمقى، پر جيز گار، عبادت گزار، تنى، جوادادر جال نثار آپ ہى تھے۔ اس طرح امام ابو صنيفه رض الذعنہ تا بعين ميں سب سے ذائد علم والے، سب سے زائد تمل والے، سب سے زائد تھے۔

حضرت ابو بکر رضی اندعنه مکه میں دوکا نداری کرتے تھے، کپڑے کا کاروبار تھا۔ امام ابوطنیفہ رضی اللہ عندنے کوفہ میں کپڑے کی تنجارت کی اور حضور علیت کی سنتوں کی معرفت اور دین کی سمجھ بھی حاصل کی۔ اس طرح حضرت ابو بکر رضی اللہ عند کا ایک ایک لمحہ آپ نے اپنی زندگی میں شامل کرلیا۔ (مناقب للموفق:۱۰۱)

سخاوت:

ا مام اعظم ابوحنیفه رض الله عند کی وسیع تنجارت کا مقصد محض دولت کمانانهیں تھا بلکہ آپ کا مقصد لوگوں کوزیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانا تھا۔ حیثے احباب اور ملنے والے تھے سب

کے وظیفے مقرر کرر کھے تھے۔شیوخ اور محدثین کے لیے تجارت کا ایک حصہ مخصوص کر دیا تھا کہ اس سے جونفع ہوتا تھا ہسال کے سال ان لوگوں کو پہنچا دیا جا تا تھا۔

آب کا عام معمول تھا کہ گھر والوں کے لیے کوئی چیز خرید تے توای قدرمحد ثین اور علاء کے پاس بھجواتے۔ اگر کوئی شخص ملئے آتا تواس کا حال ہو چھتے اور حاجت مند ہوتا تو حاجت روائی کرتے۔ تا گرووں میں جس کوئنگ دست دیجھتے اسکی گھر بلوضر وریات کی کفالت کرتے تا کہ وہ اطمینان سے کم کی تھیل کر سکے۔ بہت سے لوگ جومفلسی ک وجہ سے علم حاصل نہیں کر سکتے تھے، آپ ہی کی دیگیری کی بدولت بڑے برٹوں وجہ سے مام ابو یوسف رحراند کا نام بہت نمایاں ہے۔

''امامِ اعظم رض الذعر تنجارت کے نفع کوسال بھرجمع کرتے اور پھراس سے اساتذہ اور محدثین کرام کی ضرور بات مثلاً خوراک اورلباس وغیرہ خرید کران کی خدمت میں چیش کر دیا کر دیا کر یے ۔ اور جورو بیدنقذ باتی رہ جاتا وہ ان حضرات کی خدمت میں بطور مذرانہ چیش کر دیا کرے فرماتے ، میں نے اپنے مال میں سے پچھنیں دیا۔ بیسب مال اللہ تعالیٰ کا ہے اور اس نے اپنے نفل وکرم ہے آپ حضرات کے لیے بیمال مجھے عطافر مایا ہے جو میں آتھی خدمت میں چیش کر رہا ہوں'۔ (مناقب للموفق: ۲۵۲)

سفیان بن عیبیدر واندفر ماتے ہیں، 'امام ابو صنیفہ رض الله مذکر ت ہے صدقہ دیا کرتے ہے ، ان کو جو بھی نفع ہوتا وہ وے دیا کرتے ہے۔ بھی کواس کر ت سے اس کا شکوہ کیا تو کیے کہ جھے کو وحشت ہونے گئی۔ میں نے ان کے بعض اصحاب سے اس کا شکوہ کیا تو انہوں نے کہا، اگرتم ان تحقول کو دیکھتے جو انہوں نے سعید بن الی عروبہ رمداللہ کو بھیج ہیں تو جران رہ جاتے۔ امام اعظم نے محدثین میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑ ا کہ جس کے ساتھ بھلائی نہ کی ہو۔ (الخیرات الحسان: ۱۳۵)

امام مسعر رمداللہ کہتے ہیں،" امام ایوصنیفہ دمداللہ جب بھی اپنے کیے یا اپنے محمروالوں

کے لیے کپڑایا میوہ خرید تے تو پہلے ای مقدار میں کپڑایا میوہ علماء ومشائخ کے لیے خرید تے''۔(ایضاً:۱۳۷۱)

شریک رحمداللہ نے کہا، جو شخص آپ سے پڑھتا تو آپ اس کونان ونفقہ کی طرف سے بے نیاز کردیا کرتے بھے اور جب وہ علم پڑھ بے نیاز کردیا کرتے بلکہ اس کے گھروالوں پر بھی خرچ کرتے بھے اور جب وہ علم پڑھ لیتا تو اس سے فرماتے ،''ابتم کو بہت بڑی دولت مل گئی ہے کیونکہ تم کو حلال وحرام کی بہان ہوگئی ہے'۔ (ایصاً: ۱۳۷)

امام ابو یوسف رصالف نے بیان کیا ،" آپ نے ہیں سال تک میر ااور میرے گھر والوں
کاخر چہ برداشت کیا اور میں جب بھی آپ سے کہتا کہ میں نے آپ سے زائد دینے
والانہیں دیکھا تو آپ فرماتے ،اگرتم میرے استادامام حماد رحماللہ کود کھے لیتے تو ایسانہ
سہتے ۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ،اگر آپ سی کو کچھ دیا کرتے تھے اور وہ آپ کا شکر بیا وا
کرتا تو آپ کو بروا ملال ہوتا تھا۔ آپ اس سے فرماتے ،" شکر اللہ تعالی کا اداکر و کہ اس

علامدا بن حجر کی رمداندر قمطراز میں "امام اعظم رضی الله عندسب سے زیادہ اپنے اصحاب اور ہم نشینوں کی خم خواری اور ان کا اگرام کرنے والے تھے۔ اس لیے آپ محتاجوں کا اکاح کراج کراج سے اور تمام اخراجات خود برداشت کرتے تھے۔ آپ برخص کی طرف اسکے مرتبے کے مطابق خرج بھیجتے تھے۔

ایک بارآپ نے ایک شخص کوا پی مجلس میں پھٹے پرانے کپڑے پہنے دیکھا تو جب لوگ جانے بارآپ نے ایک شخص کوا پی مخص کوا پی خور مایا ، میرے جا انداز کے بنچ جو جانے گئے آپ نے اسے فرمایا ، تم ذرائھ ہر جاؤ۔ پھر فرمایا ، میرے جا انداز اٹھا کر دیکھا تو کچھ ہے وہ لے لواور اس سے اپنی حالت سنوارو۔ اس نے جا انداز اٹھا کر دیکھا تو وہاں ہزار درہم تھے۔ اس نے عرض کی ، میں دولتمند ہول مجھے اس کی ضرورت نہیں ۔ تو آپ نے فرمایا ، تم نے بید حدیث نہیں سنی کہ اللہ تعالی اپنے بندوں پراپی نعمتوں کا اثر

دیکھنا چاہتا ہے لہذاتم اپنی حالت بدلو، تا کہ تہمیں دیکھ کرکی کو تہمارے محتاج ہونے کا شہدنہ ہو، اور تمھارے دوست تمہاری خوشحالی سے خوش ہوں۔ (ایسنا ۱۳۳۱)

ایک مرتبہ آپ کی بیاری عیادت کو جارہے سے کہ راستے میں ایک شخص آتا دکھائی دیا جوآبکا مقروض تھا۔ اس نے دور سے آپ کو دیکھ لیا اور منہ چھپا کر دوسری طرف جانے لگا۔ آپ نے اسے دیکھ لیا اور نام لیکر اس کو بیکارا وہ کھڑا ہوگیا۔ آپ نے قریب پہنچ کر فرمایا، تم نے جمھے دیکھ کر راستہ کیوں بدلا؟ اس نے عرض کی، میں نے آپکا دی ہزار در ہم قرض اداکر ناہے ، اس شرمندگی کی وجہ ہے آپکا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ آپ نے فرمایا، ہم نے فرمایا، ہم تندہ جھپانا اور میری وجہ سے جو تہمیں ندامت اور پریشانی کردیا، ہم آئندہ مجھ سے منہ نہ چھپانا اور میری وجہ سے جو تہمیں ندامت اور پریشانی ہوئی اس کے لیے میں معذرت خواہ ہوں۔

یروایت بیان کر کے تقیق رمدان فرماتے ہیں، آپ کا یہ سن سلوک و کھے کر مجھے یقین بوگیا کہ آپ سے ہڑھ کرشا یہ ہی کوئی زاہداور مروت کرنے والا ہو۔ (الیشا : ۲۳۱)
ایک بار جج کے سنر ہیں عبداللہ بن بھر بھی رمدانہ کا کسی بدوی سے جھڑا ہوگیا۔ وہ انہیں امام صاحب کی خدمت میں لے آیا کہ یہ میری رقم ادانہیں کرد ہا۔ انہوں نے انکارکیا۔ آپ نے بدوی سے فرمایا، ''تم مجھے بناؤ تمہارے کتے درہم بنتے ہیں؟ اس نے کہا، والیس درہم ۔ آپ نے فرمایا، تجب ہے کہ لوگوں کے دلوں سے مروت و جمیت کا جذبہ فیا یس درہم اس بدوی کو اداکر دیے۔ (منا قب الممونی ہے۔ پھر آپ نے اپ بالیمونی :۲۲)
جب آپ کے صاحبز اد سے جماد رمرانہ نے استاد سورہ فاتحہ پڑھی تو آپ نے ان بحب آپ کے استاد کو ایک ہزار درہم نذرانہ فیش کیا۔ وہ کہنے گئے، حضور میں نے کون سااتنا بڑا کا رنامہ سرانجام دیا ہے کہ آپ آئی زیادہ درقم کا نذرانہ دے رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا

ہ بے نے میرے مٹے کو جو دولت عنایت کی ہے اس کے سامنے تو میہ نذرانہ بہت حقیر ہے۔ بخداا گرمیرے پاس اسے زیادہ ہوتا تو وہ بھی پیش کردیتا''۔ (الصاٰ: ۲۷) وكيع رحمه الذكهتي بيل كدامام البوحنيفه رحمه القدني مجهد سے فر مايا ، حضرت على كرم الله وجيه كا ارشادِ گرامی ہے، جار ہزاریا اس ہے کھی نفقہ ہے بعنی سال بھر کے لیے اتنا خرج كافى ہے۔اس ارشادِ كرامى كى وجہ ہے جاكيس سال ہے يس بھى جار ہزار درہم كا ما لک نہیں ہوا۔ جب بھی میرے پاس جار ہزار درہم سے زائد مال آتا ہے، میں وہ زائد مال را و خدا میں خرج کر دیتا ہوں ۔اوراگر جھے پیڈر نہ ہوتا کہ میں لوگوں کامخیاج موجا وَل گاتوا یک درجم بھی اینے یاس ندر کھتا۔ (الخیرات الحسان: ۱۳۲۲) امام اعظم رحمة التدملياني جس خلوص وفراخد لي سے عوام اور علماء كرام كى خدمت كى ،اسكى مثال نہیں ملتی۔جولوگ آپ کی مجلس میں یونمی چند کمحستانے کے لیے بیٹے جاتے ، وہ بھی آ یہ کی سخاوت ہے فیضیاب ہوتے۔ آی ان سے بھی انکی ضروریات کے متعلق ہوچھتے۔اگر کوئی بھو کا ہوتا تو اسے کھانا کھلاتے ، بیار ہوتا تو علاج کے لیے رقم دیے ،کوئی حاجت مند ہوتا تو اسکی حاجت روائی کرتے۔اگر کوئی زبان سے حاجت بیان نه کرتا تواسکے کے بغیر فراست باطنی سے اسکامه عاجان لیتے۔ اس حوالے سے ایک واقعہ پیش خدمت ہے جسے علامہ موفق بن احمد کمی رحمہ اللہ نے تحریر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ کوفہ میں ایک مالدار شخص تھا۔ بڑا خود دار اور حیا دار تھا۔ ایک وفت ابیا آیا که ده غریب اورمختاج ہوگیا۔ وہ بازار جا کر مزدوری کرتا، مشقت اٹھا تا اور مبرکرتا۔ایک دن اسکی بچی نے بازار میں گڑی دیکھی۔گھر آ کر ماں سے ککڑی لینے کے لیے بیسے مائے مگر مان اس کی خواہش بوری نہ کر تکی ۔ گھر کا سامان پہلے ہی بک چکا تھا۔ بی رونے لگی۔اس شخص نے امام اعظم منی اللہ عندے امداد لینے کا ارادہ کیا۔وہ آپ کی مجلس میں آ کر بیٹھا مگر شرم وحیا اور خود داری کے باعث اسکی زبان نہ کھل سکی ۔

امامِ اعظم رحداللہ نے اپنی فراست سے بھانپ لیا کداس مخص کوکوئی حاجت ہے۔ گرحیا
کے باعث میں سوال نہیں کردہا۔ جب وہ مخص اٹھ کر وہاں سے جانے لگا تو آپ نے
ایک آ دی اس کے پیچھے روانہ کر دیا۔ اس مخص نے گھر جا کرا بنی ہوی کو بتایا کہ میں شرک
کے باعث اس بابر کت مجلس میں کچھنہ نا تگ کا امامِ اعظم رضی اللہ عند کے بھیج ہوئے
آ دمی نے واپس جا کر میرسب احوال امام صاحب کے گوش گزار در ہم کی تھیل لے کراس
جب رات کا ایک حصہ گزرگیا تو امامِ اعظم رضی اللہ عند یا نئے ہزار در ہم کی تھیل لے کراس
مخص کے گھر پہنچ گئے اور درواز و گھٹکھٹا کرفر مایا ،" میں تمہارے دروازے پرایک چیز
مرکھے جارہا ہوں اسے لے لؤ'۔ یو فرماکر آپ واپس آ گئے۔ اسکے گھر والوں نے تھیل
کھولی تو اس میں پانچ ہزار در ہم تھے اور ایک کا غذے پرنے پر میتج رہتھا،" تمہارے
دروازے پر ایوضیفہ میتھوڑی کی رقم لے کرآ یا تھا ہے اسکی طلال کی کمائی ہے استعمال
میں لا دُاوروا پس نہ کرنا''۔ (منا قب للموفق: ۲۸۱)

امانت داري:

علم بن ہشام رحمال فرماتے ہیں، ''امام ابوصنیفہ رضی اللہ عندلوگوں میں بہت بوے امانت دار ہے۔ جب خلیفہ نے ان کو تھم دیا کہ وہ اسکے خزانے کے متولی اور مگرال بن جائیں دار ہے۔ جب خلیفہ نے ان کو تھم دیا کہ وہ اسکے خزانے کے متولی اور مگرال بن جائیں ور نہ وہ انہیں سزادے گاتو آپ نے اللہ تعالی کے عذاب کی بجائے خلیفہ کی ایڈ ارسانی کو تبول فر مالیا''۔ (الخیرات الحسان: ۱۳۵)

کیونکہ اکثر بادشاہ اور حکام سرکاری خزانے کا پیجا استعمال کرتے ہیں اور آپ ایکے اس ناجائز کام میں حصہ دارنہیں نبتا جا ہے تنصے۔ ناجائز کام میں حصہ دارنہیں نبتا جا ہے تنصے۔

حضرت وکیع رمدالله فرماتے ہیں '' خدا کاشم! امام ابوحنیفہ رمدالله بہت بڑے امانتدار تنعے۔ائے دل میں اللہ تعالیٰ کی شان اور اسکا خوف جلوہ کرتھا۔اوروہ اسکی رضا پر کسی چیز کوتر جے نہیں دیتے تنھے۔'' (منا تب للموفق:۲۳۳)

عبدالعزیز صنعانی روالذ جنہوں نے آپ سے فقہ پڑھی تھی ،فرماتے ہیں ، جب ہیں جج پڑیا تواپی ایک حسین کنیزامام اعظم روالذکے پاس بطورامانت جھوڑ گیا۔ایک عرصہ بعد جب میں آپ کے پاس حاضر ہوا تو میں نے دریافت کیا، حضور! میری کنیز نے آپی کیسی خدمت کی؟ آپ نے فرمایا، میں نے اس سے بھی کوئی کام نہ لیا اور نہ ہی اسے آٹھا تھا کردیکھا کیونکہ ہے آپی امانت تھی۔(الیفاً: ۲۲۵)

ایک دیباتی نے آپ کے پاس ایک لاکھ سر ہزار درہم بطور اما نت رکھے گروہ فوت
ہوگیا۔اس نے کسی کو بتایا بھی نہ تھا کہ بیس نے اس قدر رقم امام اعظم کے پاس بطور
امانت رکھوائی ہے،اسکے چھوٹے چھوٹے سنچ سنے۔ جب وہ بالغ ہوئے تو امام اعظم
رحہ اللہ نے انہیں اپنے پاس بلایا اور اسکے والد کی ساری رقم لوٹا دی اور فرمایا، یہ تمہارے
والد کی امانت تھی۔ آپ نے یہ امانت خفیہ طور پرلوٹائی تا کہ لوگوں کو اتن بڑی رقم کاعلم
دہوا وروہ انہیں سکے نہ کریں۔(ایسنا: ۲۳۷)

امام اعظم رض الله عند كا تقوى اورامانت و ديانت كے باعث علماء اورعوام آ كى بے حد عزت كيا كرتے تھے جبكہ مخالفين و حاسدين حسدكى آگ جي جلتے رہنے اور مختلف حرب استعال كر كے آپ كے مقام ور تيے كو گھٹانے كى غدموم كوشش كرتے ۔ايك بار ايک شخص كے ذريع آ كے پاس ایک تھیلی امانت رکھوائی گئی جس پر مركارى مہر بھی گئی موئی تھی دورائی میں اللہ عند بار محمد بعد يقينا اس تم كو كارو بار میں استعال كر ليس مے اورائی پر گرفت كى جائے گی۔

چنانچاس منصوبہ بندی کے ساتھ ایک شخص نے کوفہ کے قاضی ابن انی کیلی کے پاس دعویٰ دائر کیا کہ امام ابو حنیفہ رحمہ انتہ نے فلال شخص کا مال تجارت کے لیے اپنے بیٹے کو دے دیا ہے حالانکہ یہ مال امانت کے طور پر دکھوایا تھا۔ چنانچہ امام صاحب کوطلب کیا گیا اور بتایا گیا کہ آپ پر الزام ہے کہ آپ نے فلال شخص کی امانت اپنے کا روبار میں گیا اور بتایا گیا کہ آپ پر الزام ہے کہ آپ نے فلال شخص کی امانت اپنے کا روبار میں

لگادی ہے۔ آپ نے فرمایا، بیالزام بالکل غلط ہے۔ اسکی امانت جوں کی توں میرے
پاس محفوظ ہے۔ اگر آپ جا ہیں تو سرکاری نمائندہ بھیج کر تقیدیق کرلیں۔ جب وہ
لوگ آئے تو آپ کے مال خانے ہیں وہ امانت ولی ہی موجود پائی جس پرسرکاری مہر
گلی ہوئی تھی۔ بیدد کھے کرسب کوندامت ہوئی۔ (ایضاً:۲۳۳)

ا کے لیے ندامت اور جرت کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ امام اعظم رض اللہ عزے پاس اتی کثیر امائتیں جمع تھیں جو ا کئے وہم و گمان میں بھی نہیں تھیں ۔ جمہ بن الفضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں، جب امام اعظم کا وصال ہوا تو آپ کے پاس لوگوں کی پانچ کروڑ کی امائتیں تھیں جنہیں آ کچے جئے حضرت حمادر مراحد نے لوگوں کولوٹا یا۔ (ایضاً: ۲۳۵) یہ بات فورطلب ہے کہ بیدوہ رقم ہے جوآپ کے وصال کے بعد موجود تھی جبکہ آخری عمر میں خلیفہ کی مخالفت کے باعث آ کچے کے لیے جیل کی قیداور دیگر سزاؤں کا امکان بہت بڑھ چکا تھا۔ لہٰذا آپ کے تقویٰ اور بصیرت کے باعث بیہ بات یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ آپ نے اس زمانے میں ان امائوں کی ذمہ دار یوں سے سبکدوش ہوئے کہ کوشش تیں کوئی کر نہ چھوڑ کی ہوگی لیکن لوگوں کی امائوں کا سلسلہ اس قدر وسیح تھا کہ اے سیٹے بھی پاپنچ کروڑ کی امائیں نے گئیں جو بعد میں آ پکے فرزند وسیح تھا کہ اے سیٹے ہی پاپنچ کروڑ کی امائیں نے گئیں جو بعد میں آ پکے فرزند

اس سے بیاندازہ ہوتا ہے کہ امام اعظم رضی اللہ منہ نے لوگوں کی اما نتوں کی حفاظت کا ایک عظیم نظام قائم کیا ہوا تھا۔ دفتر ، مال خانہ ، ملازم ، کھانہ رجشر اور حساب کتاب کرنے والے حساب دال یقینا اس نظام کا حصہ ہوں گے۔اس بناء پر بیکہا جاسکتا ہے کہ لوگوں کے اموال ورقوم کی حفاظت اور انجی اصل مالکوں کو واپسی یقینی بنانے کے کہ لوگوں کے اموال ورقوم کی حفاظت اور انجی اصل مالکوں کو واپسی یقینی بنانے کے لیے امام اعظم منی اللہ عدمنصوب بندی اور عملی اقد امات کر کے سود سے پاک خالص اسلامی بینک کا واضح تصور چیتی کر چے ہیں۔

مبروحكم:

امام اعظم من الذعنه جلالتِ شان کے باوجود نہایت طیم و برد باراور متواضع انسان تھے۔

آپ عظیم قوت برداشت اور بے بناہ صبر وقتل کا پیکر تھے۔ایک مرتبہ ایک شخص نے

آپ سے مناظرے کے دوران گتا خانہ گفتگو شروع کی اور آپکو بدعتی اور زندیت کہہ کر

مخاطب کیا۔اس پر آپ نے فرمایا، ''اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے، وہ خوب جانتا

ہے میرے بارے میں جوتم نے کہادہ سے نہیں ہے۔ میں تمہارے عقیدے سے اتفاق

نہیں کرتا۔ جب سے میں نے اللہ تعالیٰ کو بہچانا ہے اسکے برابر کسی کو نہ جانا۔ میں اسکی

ہخشش کا امید وار ہوں اور میں اسکے عذاب سے ڈرتا ہوں''۔

یہ کہتے ہوئے آپ روپڑے اور روتے روتے بیبوش ہوکر گرپڑے پھر ہوش آیا تواس شخص نے کہا، مجھے معاف کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا،''جس جابل نے بھی میرے بارے میں پچھ کہا وہ معاف ہے اور جو علم کے باوجود مجھ میں عیب بتائے تو وہ قصور وار ' ہے۔ (الخیرات الحسان: ۱۳۰)

علامہ ابن مجررمہ الذرقمطراز بین کہ آپ بہت باد قارانسان سے ، جب گفتگو فم ماتے تو

کسی کے جواب کے لیے ہی فرماتے اور بیکار ولغو باتوں پرغور نہ کر ہے اور نہ ہی ایسی

ہاتمیں سنتے ۔ جب آپ کے پاس کو بی شخص آکر کہتا کہ فلال نے ایسی بات کہی ہے تو

آپ فرماتے ، یہ بات مجھوڑ واور یہ بتاؤ کہ فلال معاملہ میں کیا کہتے ہو۔ یہ کہہ کراسکی

بات منقطع فرماتے اورارشاوفر ماتے ، ایسی باتیں کہنے ہے بچوجنہیں لوگ ناپسند کرتے

ہوں۔ (الیفاً: ۱۳۱۱)

ایک دفعه آپ مسجد خیف بیس تشریف فر ماشیم، شاگره ون اور اراد تمندون کا حلقه تھا۔
ایک شخص نے مسئلہ بوجھا، آپ نے مناسب جواب دیا۔ اس نے کہا، گرحسن بھری
نے اسکے خلاف بتایا ہے، آپ نے فرمایا، حسن بھری رحماللہ سے اس مسئلہ میں اجتہادی

غلطی ہوئی ہے۔ایک شخص کھڑا ہواجس نے کپڑے سے منہ چھپایا ہوا تھا۔وہ کہنے لگا، "اے زانیہ کے بیٹے ہم حس بھری کوخطا کاراورغلط کہتے ہو"۔اس بیہودہ کوئی پرلوگ مشتعل ہو گئے اور اے مار تا جا ہا گرامام اعظم منی اللہ عنہ نے انہیں روک دیا اور سب کو خاموش کر کے بٹھادیا۔اوراس شخص ہے نہایت کل اور وقار کے ساتھ فرمایا،''ہال حسن بصری رضی الله عندے علطی ہوئی اور عبدالله بن مسعود رضی الله عند نے اس بارے میں جو حضور علی ہے روایت کی ہے وہ سے ہے"۔ (مناقب للموفق:۲۹۸) ا مام اعظم من الله عندا كيك ون مسجد مين درس و مدر ہے منے كدا كي صحف جوآب سے لغض وعنا در کھتا تھا، آگر آ کی شان میں برے الفاظ کینے لگا۔ آپ نے توجہ نہ کی اور اس طرح درس میں مشغول رہے اور شاگر دوں کو اس کی طرف توجہ کرنے ہے منع فر مادیا۔ جب آپ درس کے بعد گھر کی طرف چلے تو وہ مخص بھی گالیاں مکما ہوا پیجیے لیجھے چلا۔ آپ نے اے کوئی جواب نہ دیا بلکہ خاموش اور د قارے سر جھکائے اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔وہ آ کیے درواز ے پرسر مارنے لگااور بولا ہتم مجھے کتا سمجھتے ہوکہ میں بھوتک رہا ہوں اورتم جواب بھی تہیں دیتے۔ اس تسم كا ايك اور واقعه بيهى بيان كيا كيا بياب كه جب امام اعظم رمدالله اين كمرك قریب بہنچ تو کھڑے ہو محتے اور اس گالیاں مکنے والے سے فرمایا، بدمیرے کھر کا وروازه باور مين اندرجانا جابتا بول اسلية تم جتني كاليان دينا جا بود بيان كتهبين مجے حسرت باتی ندر ہے۔ وہ مخص شرم سے سر جھکا کر بولاء آ کی برداشت کی انتہاہے آپ مجھے معان کردیں۔ آپ نے فرمایا، جاؤتہ ہیں معاف کردیا۔ (الصاً:۲۸۱) بقول امام ابو بوسف رحمه الله "امام أعظم منى الله منه مال مين سخاوت كرنے والے اور علم سکھانے میں مبر کر نیوالے تھے۔ آپ بہت بررہاری سے ایخے متعلق کیے جانے والے اعترانسات کو سفتے تنے اور غمہ ہے کوسوں دور تھے'۔ (الخیرات الحسان: ۱۱۹)

رادت در باضت:

لامها بن حجر رحمه الله لكصتي بين، " أمام ذهبي رحمه الله في قرمايا ، أمام ايوحنيف رمني الله عنه كاليوري ات عبادت کرنا اور تہجد پڑھنا تو اتر ہے ثابت ہے اور یہی وجہ ہے کہ کثرت قیام کی جہے آپ کو ونڈ لینی میخ (کیل) کہا جاتا تھا۔ آپ تمیں سال تک ایک رکعت میں مکمل قرآن پڑھتے رہے اور آپ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ نے عشاء کے ضوے فجری نماز جالیس سال تک پڑھی''۔ (الخیراث الحسان: کا ا) ا ما اعظم منی الله عنه کے تمام رات عبادت کرنے کا باعث بیدوا قعہ ہوا کہ ایک بارآپ كہيں تشريف لے جارے تھے كەراستے ميں آپ نے كى شخص كوبيكتے سنا، "بيامام ابوصنیفہ ہیں جوتمام رات اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور سوّتے ہیں''۔آپ نے امام ہمارے کیے اس متم کا چرچا کردیا ، اور کیا ہے بری بات نہیں کہ لوگ ہمارے متعلق وہ بات كبيں جوہم ميں نہو، للبذا جميں لوكوں كے كمان كے مطابق بنا جا ہے۔ خداكى تتم! میرے بارے میں لوگ وہ بات نہیں کہیں گے جو میں نہیں کرتا۔ چنانچہ آپ تمام رات عبادت ودعااورآه وزاری مین گزار نے لگے۔(ایضاً: ۱۹۸)

مسر بن كدام رمدال فرمات بين، بين امام اعظم رمدال كالمسجد بين حاضر بواتو ديكها كه آپ في فيرک نماز پرهی اورلوگول كولم سكها في بين مشغول بوگ، يها تنک كه آپ في في فيرلوگول كوعمر تك علم دين سكهات رب پهرعمرادا فرمائی - ای طرح عصر سے مغرب اور مغرب سے عشاء تک درس و تدریس بین مشغول رہے - پھر عشاء بڑھ كر همر سے دل ميں خيال پيدا عشاء بڑھ كر همر سے دل ميں خيال پيدا بول يول كه جرب كي تدريسي معمروفيات اس قدر بين تو آپ نفل عبادات كيے كرتے ہول ميں خيال بيدا مول د جب آكمي تدريس معروفيات اس قدر بين تو آپ نفل عبادات كيے كرتے ہول ميں خوال سے ديا تي بيدا كے ۔ إلى الله مول كا ديا تي معروفيات اس قدر بين تو آپ نفل عبادات كيے كرتے ہول ميں خوال كي ديا تي موردرآپ بين كا وركول كا ۔

جب لوگ عشاء پڑھ کر گھروں کو جا چکے تو ہیں کیاد کھتا ہوں کہ آ پ گھر سے صاف سخرا

لباس بہن کر مجد میں تشریف لائے۔ایبا معلوم ہوتا تھا گویا آپ دو لھا ہیں۔آپنل نماز پڑھتے رہے یہا تک کہ صبح صادق طلوع ہوگی۔ پھر آ پ گھر تشریف لے گئے۔
جب پچھ دیر بعد واپس تشریف لائے تو لباس بدلا ہوا تھا۔ آپ نے فیمر کی نماز باجماعت اواکی اور پھر حب سابق وہی درس و تدریس کا سلسلہ شروع ہوا جوعشاء تک جاری رہا۔ میں نے خیال کیا کہ آج رات میضرور آ رام کریں گے۔ گر دوسری رات تو ضرور جھی وہی معمول دیکھا جو پہلی رات کا تھا۔ میں نے یہ گمان کیاا ب تیسری رات تو ضرور آ رام کریں گے۔ گر دوسری رات تو ضرور آ رام کریں گے گر تیسری رات تھی وہی معمول دیکھا۔ تو میں نے یہ فیصلہ کیا کہ جب تک میں زندہ ہوں ،امام ابوضیفہ رحمانہ کا ساتھ نہیں چھوڑ وں گالہذا میں نے سنتقال آگی شاگر دی کرنے کا فیصلہ کرائیا۔

ا مام مسعر رحماللهٔ فرماتے ہیں، میں نے امام اعظم رحماللهٔ کودن میں بھی بغیرروزہ کے ہیں ویکھا اور نہ ہی بھی رات میں سوتے ہوئے پایا البتہ ظہر سے قبل آپ بچھ دیر آ رام کرلیا کرتے ہے، آپ کا بمیشہ بہی معمول رہا۔

علامہ ابن مجرر مراند فرماتے ہیں، مسعر بن کدام رمداللہ بھی بڑے خوش نصیب تھے کہ انگا وصال امام اعظم رمداللہ کی مسجد میں ایسی حالت میں ہوا جب وہ سجدہ کی حالت میں اپنی جبین نیاز ، ہارگاہ بے نیاز میں جھکا بھے تھے۔ (ایصناً:۱۱۹)

ابوحفص رمداللہ نے بھی امام اعظم رمداللہ کا بیمعمول بیان کیا ہے کہ آپ روزانہ عشاء کے بعد گھر تشریف لے جاتے اور پھر پچھ وفت گزار کرمسجد میں آتے اور ای طرح رات بحر عبادت کر نے اورا ذائن فجر ہے تیل گھر چلے جاتے اور پھر فبخر کی نماز کے لیے دوبارہ آتے اور اس طرح عام لوگوں کو بیٹ ٹر دیتے کہ وہ ساری رات گھر میں رہے ہیں۔ (منا آب للمونق: ۲۲۰) خارجہ بن مصعب رمداللہ نے فرمایا ،قر آن مجید کوایک ہیں۔ (منا آب للمونق: ۲۲۰) خارجہ بن مصعب رمداللہ نے فرمایا ،قر آن مجید کوایک

عت میں شروع ہے ختم تک چار حضرات نے بڑھا ہے اور وہ ہیں، حضرت عثانِ غی،

یم داری ،سعید بن جبیر، اور امام ابو حفیفہ دخی انتشام ۔ (اخبارا فی حفیفہ واصحابہ: ۲۵)

امدابن جمرشافی رحرالت ایک رکعت میں پوراقر آن تلاوت کرنے ہے متعلق اعتراش کے جواب میں فرماتے ہیں،'' آپ کا ایک رکعت میں قرآن ختم کرنا اس حدیث کے بائی نہیں کہ'' جس نے قرآن کو تین رات ہے کم میں ختم کیا وہ فقیہ نہ ہوا'' کیونکہ سے سکے لیے ہے جو صاحب کرامت نہ ہو، یاد کرنے میں اور آسانی میں اور وقت کی سعت میں ۔ اس لیے بہت سے صحابہ و تا بعین سے منقول ہے کہ وہ ایک رکعت میں اور شربہ کم کرتے تھے ہلکہ بعض نے تو مغرب و عشاء کے درمیان چارمر تبہ ختم کیا اور بیسب کرامت کے طور پر ہے اس لیے قابلی اعتراض نہیں''۔ (الخیرات: ۱۲۲۲)

ام ابو بوسف رحمالنظر ماتے ہیں، امام اعظم رضی الذعزرات کے دفت ایک قرآن پاک افل میں فتم کیا کرتے ہیے۔ رمضان المبارک میں ایک قرآن صبح اور ایک قرآن مسلم من ایک قرآن میں کے دوران باسٹھ (۲۲) بار مسلم کے دوران باسٹھ (۲۲) بار آن مجید فتم کرلیا کرتے ہے۔ (مناقب للموفق:۲۲۹)

ام اعظم من الذعن نے بجین (۵۵) جی کیے۔ آخری جی میں کعبہ شریف کے مجاوروں سے اجازت لے کر کعبہ کے اندر جلے گئے اور وہاں آپ نے دور کعت میں پورا قرآن کی طرح تلاوت کیا کہ بہلی رکعت میں دائیں پاؤں برزور رکھا اور ہائیں پاؤں برد ہاؤ کہیں دیا۔ اس حال میں نصف قرآن تلاوت کیا بھر دوسری رکعت میں ہائیں پاؤں پر فرور کھا اگر چدوسرا پاؤں بھی زمین پر تھا گراس پروزن نہیں ویا۔ اس طرح آپ نے نور رکھا اگر چدوسرا پاؤں بھی زمین پر تھا گراس پروزن نہیں ویا۔ اس طرح آپ نے بھیر نصف قرآن کی تلاوت کھیں۔

نماز کے بعدروتے ہوئے بارگاوالی میں عرض کی ''اے میر مدرب! میں نے تھے پیچانا ہے جبیا کہ پیچانے کا حق ہے لیکن میں تیری ایسی عبادت نہ کرسکا جیسا کہ

عبادت کاحق تھا، مولاتو میری خدمت کی کمی کومعرفت کے کمال کی وجہ ہے بخش دے 'ریو غیب ہے آواز آئی'' اے ابو صنیفہ! تم نے ہماری معرفت حاصل کی اور خدمت میں خلوص کا مظاہرہ کیا اسلیے ہم نے تمہیں بخش دیا اور قیامت تک تمہارے خدمت میں خلوص کا مظاہرہ کیا اسلیے ہم نے تمہیں بخش دیا اور قیامت تک تمہارے فدمت میں خلوص کا مظاہرہ کیا اسلیے ہم نے تمہیں بخش دیا اور قیامت تک تمہارے فدمت میں خلوص کا مظاہرہ کیا اسلیے ہم نے تمہیں بخش دیا اور قیامت تک تمہارے فدمت میں خلوص کا مظاہرہ کیا اسلیے ہم نے تمہیں بخش دیا اور قیامت تک تمہارے فدمت میں خلوص کا مظاہرہ کیا اسلیے ہم نے تمہیں بخش دیا اور قیامت تک تمہار کیا اسلیے ہم نے تمہیں بخش دیا ' سبحان اللہ! (الخیرات: ۱۲۲۱، شامی خان اللہ!)

عافظ ابن جررمداند نے الخیرات الحسان میں آ کے خوف خدا اور مراقبہ کے عنوان سے
ایک باب تحریر کیا ہے۔ آپ رقسطراز ہیں، ''اسد بن عمر ورسراللہ نے فرمایا، امام ابو حنیفہ
رضی اللہ منہ کے رونے کی آ واز رات میں سی جاتی تھی یہا تنا۔ کہ آپ کے پڑوی آپ پر
ترس کھاتے۔ وکیج رمہ الذفر ماتے ہیں ، بخدا آپ بہت ویانت وار تھے اور خدا کی
جلالت اور کبریائی آپ کے قلب میں راشخ تھی۔ آپ اپنے رب کی خوشنودی کو ہر چیز
پر ترجیح دیتے اور چاہے کو ارول سے ان کے کلا ہے کردیے جاتے وہ اپنے رب کی رضا
نہ چھوڑتے ۔ آپ کا رب آپ سے ایسا راضی ہوا جسے ابرار سے ہوتا ہے اور امام اعظم
رضی انڈ عند واقعی ابرار میں سے تھے'۔ (صفحہ ۱۵۵)

یز پر بن لیٹ رحسانہ کہتے ہیں، امام اعظم رض اند منداللہ تعالیٰ کے برگز پر واوگوں ہیں سے
تھے۔ امام نے نماز عشاء ہیں سورۃ زلزال تلاوت کی۔ جب نماز ختم ہوئی تو ہیں نے
دیکھا کہ امام اعظم متفکر جیٹھے ہیں اور لمبی لمبی سانسیں لے رہے ہیں۔ ہیں وہاں سے
چلا آیا اور چراغ جس میں تیل کم ہی تھا، وہیں چھوڑ دیا کہیں انکارهیان نہ ہے۔ میح
صادت کے وقت میں مجد آیا تو دیکھا کہ آپ اپی واڑھی پکڑے ہوئے ہیں اور
فرمار ہے ہیں، 'اے وہ ذات جوذرہ بحریرائی کے بدلے سزادیتا ہے، اگر نعمان کی جز
تیرے پاس جہنم یا اس سے قریب ہے تواسے تو اپنی رحمت میں واخل فرمائے۔ راوک

میں نے عرض کی ،حضور! فجر کی اذ ان ہو چکی ہے۔ آپ نے فرمایا، جوتم نے دیکھاا ہے چھیانا۔ پھرآپ نے عشاء کے وضوے فجر کی نماز ادا فرمائی۔ (ایفاً:۱۲۱) ابوالاحوص رمدالله فرماتے ہیں،" اگرامام اعظم رحمدالنہ سے بیکہا جاتا کہ آپ تبین دن تک انقال كرجائيس كيتو بهي آپ اينے معمول كے اعمال ہے بچھزيادہ يكي نہيں كر سكتے تے کیونکہ وہ اسقدر نیکیاں کرتے تھے کہ اس میں اضافہ مکن ہی نہ تھا''۔ (ایضا: ۱۲۷) ا مام ابو یجی نیشا بوری رمدالله کہتے ہیں ، میں نے ساری رات امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کونماز برجتے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے گز گزاتے دیکھا۔ میں دیکھنا کہ آپ کے آنسومصلے پر ہارش کے قطروں کی طرح نیک رہے ہیں۔ (منا قب للموفق: ۲۵۱) ا مام اعظم منی الندعن فر مائے تھے، ' اگر لوگ اینے معاملات میں درست رہنے تو میں کسی کوفتوی نہ دیتا۔ مجھےاس ہے بڑھ کرکوئی خوف نہیں کہ میں اپنے کسی فتوی کی وجہ سے کہیں دوزخ میں نہ چلاجاؤں۔ اسلیے میں فنوی دینے سے پہلے ہزار بار سوچتا موں اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے ڈرتا ہوں'۔ (ایفناً:۲۲۱) ایک روز امام اعظم رمدانشہیں جارہے تھے کہ لاعلمی میں آپ کا یاؤں ایک لڑے کے یاؤں پرآ گیا۔اس لڑکے نے کہا،اے شیخ! کیاتم قیامت کے روز خدا کے انتقام سے نہیں ڈرتے؟ آپ نے بیہ بات می توخش کھا کر کرگئے۔ چھود پر بعد ہوش آیا تومسعر بن كدام رمه الله في عرض كى ، اس الرك كى بات في آسيك ول برا تناعظيم الركيا؟ آپ نے فرمایا ،' کیا عجب کہ اسکی آواز نمبی ہدایت ہو'۔ (الخیرات الحسان: ۱۲۸) آ کے دل میں خوف خدااس قدرتھا کہ ایک مرتبہ سی شخص سے گفتگوفر مارہے تھے کہ اس تحض نے کہا، خدا ہے ڈرو۔ میننا تھا کہا مام اعظم رمہ اللہ کا چېرہ زرویر گیا،سر جھکالیا اور فرمایا، خداتہ ہیں جزادے، ہروفت لوگوں کے لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ کوئی انبیس خداکی یادولائے (سوائے امام اعظم: ٢٢٢)

ایک روزامام نے فجر کی نماز میں ہے آیت پڑھی جسکا ترجمہ ہے ہے ''اور ہرگر اللہ کو بے خبر نہ جانا ظالموں کے کام ہے '(ابراہیم: ۲۱۱) تو آپ لرز گئے اور کیکی طاری ہوگی۔ آپ کی اس کیفیت کولوگوں نے محسوس کرلیا۔امام اعظم رصافت کو جب کوئی مسئلہ در پیش ہوتا تو آپ فر ماتے ، بیمشکل میرے کسی گناہ کی وجہ ہے ہے تو آپ اللہ تعالیٰ سے مغفرت جا ہے اور وضوکر کے دورکعت نماز اداکرتے اور استغفار کرتے تو مسئلہ للہ ہوجا تا۔ آپ فر ماتے ، جھے خوشی ہوئی کیونکہ جھے امید ہے کہ رب تعالیٰ میری تو بقول فر ماتے گا۔اس بات کی اطلاع حضرت فضیل بن عیاض رحدافہ کو بوئی تو بہت روئے اور فر مایا، 'اللہ تعالیٰ امام ابوضیف پر رحم فر ماتے ، یہ بصیرت ایکے گنا ہوں کی کی کی وجہ اور فر مایا، 'اللہ تعالیٰ امام ابوضیف پر رحم فر ماتے ، یہ بصیرت ایکے گنا ہوں کی کی کی وجہ سے جبکہ دوسرے لوگوں کو یہ بیداری حاصل نہیں ہوتی کیونکہ وہ گنا ہوں میں معتفر تی ہوئے ہیں'۔(الخیرات الحسان: ۱۲۸)

فضیل بن دکین رمداند فرماتے ہیں، 'میں نے تا بعین وغیرہ کی ایک جماعت کود یکھاتو کسی کوامام ابوطنیفہ رمداند سے امچھی طرح نماز پڑھتے ہوئے نہ پایا۔ آپ نماز شروع کسی کوامام ابوطنیفہ رمداند سے امچھی طرح نماز پڑھتے ہوئے نہ پایا۔ آپ نماز شروع کرنے سے پہلے روپڑتے اور وعا فرماتے تو معیصنے والا کہتا، واقعی خدا ہے ڈرنے والے یہی ہیں'۔

رسے ہیں ہے۔ اس کو جب آپ امام ابن حجر شافعی رحر الله اپنی طویل گفتگو کے اختیام پر فرماتے ہیں ہ'' رات کو جب آپ نماز ادا فرماتے تو چٹائی پر آ کچے آنسوؤں کے کرنے کی آواز اسطرح آتی جس طرح بارش کے قطرے کرتے ہیں۔ رونے کا اثر آپ کی آنکھوں اور رخساروں پر نظر آتا بارش کے قطرے گرتے ہیں۔ رونے کا اثر آپ کی آنکھوں اور رخساروں پر نظر آتا تھا۔ پس اللہ تعالی ان پر رحمت فرمائے اور ان سے راضی ہو'۔ (ایضاً: ۱۲۹)

ز بدوتفوي:

، حضرت عبدالله بن مبارک رمداللهٔ فرماتے ہیں ، ' میں نے امام اعظم بنی النہ عندے زائد متق کسی کو نہ دیکھا۔تم ایسے فض کی کیابات کرتے ہوجس کے سامنے کثیر مال چیش کیا

گیااوراس نے اس مال کونگاہ اٹھا کر دیکھا بھی نہیں۔ اس پراسے کوڑوں سے مارا گیا گراس نے صبر کیااور جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مصائب کو برداشت کیا گر مال ومتاع قبول نہ کیا بلکہ دوسروں کی طرح (جاہ و مالی دنیا کی) بھی تمنااور آرز و بھی نہ کی حالانکہ لوگ ان چیزوں کے لیے سوسوجتن اور حیلے کرتے ہیں۔ بخدا آپ ان تمام علاء کے برعکس تھے جنہیں ہم مال وانعام کے لیے دوڑتاد کھتے ہیں۔ یہ لوگ دنیا کے طالب ہیں اور دنیا ان سے بھاگتی ہے۔ جبکہ امام اعظم رحمداندوہ تھے کہ دنیا اسکے چھے آتی تھی اور آپ اس سے دور بھاگتے تھے'۔ (مناقب للموفق: ۲۲۸)

کی بن ابراہیم رمدالندنے فرمایا، میں کوفدوالوں کے ساتھ رہا ہوں کیکن میں نے امام اعظم ابوحنیفہ رمدالندسے زیادہ متی کوئی نددیکھا۔

حسن بن صالح رمراند کہتے ہیں، آپ بخت پر ہیزگار تھے، حرام ہے ڈرتے تھا ورشبہ کی وجہ ہے کئی حلال چیزیں بھی چھوڑ دیتے تھے۔ ہیں نے کوئی فقیہ ایساند دیکھا جواپ نفس اور علم کی حفاظت آپ سے زیادہ کرتا ہو، وہ آخری عمر تک جہاد کرتے رہے۔
یزید بن ہارون رحماند فرماتے ہیں، ہیں نے ایک ہزار شیوخ سے علم حاصل کیا مگر ہیں نے ان ہیں امام ابو حنیفہ رحماند سے زائد شو کسی کوشقی پایا اور شاپی زبان کا حفاظت کرنے ان ہیں امام ابو حنیفہ رحماند تکائی قدر شدیدا حسائی تھا کہ وکیع رحماند فرماتے ہیں، آپ نے سے مہدکر رکھا تھا کہ آگر اللہ تعالی کی تجی تم کھائی تو ایک ورہم صدقہ کریں گے۔ چنا نچہ ایک بارشم کھائی تو ایک ورہم صدقہ کریں گے۔ چنا نچہ ایک بارشم کھائی تو ایک ورہم صدقہ کریں ایک دینارصد قد کریں ایک دینارصد قد کریں گے۔ چنا خچہ ایک بارشم کھائی تو ایک ورہم صدقہ کیا بھر عبد کیا کہ اگر اب تسم کھائی تو

آ کے کاروباری شریک حفص رحمداللہ کہتے ہیں،

میں امام ابوصنیفہ رمراللہ کے ساتھ تمیں سال تک رہائیکن میں نے بھی نہ در یکھا کہ آپ نے اس چیز کے خلاف ظاہر کیا ہوجو آ کے دل میں ہو۔ جب آ پکوکسی چیز کے بارے

میں شبہ پیدا ہونا تو آب اینے دل ہے اسکونکال ویتے تھے اگر چداس کی خاطرا پناتمام مال بی کیوں نہ خرج کرنا پڑے۔ (ایضاً:۱۳۱)

اسکی مثال وہ واقعہ ہے کہ آ کچے ایک کاروباری شریک نے کیڑے کا عیب طاہر کے بغیر اسے بچے دیاتو آپ نے اس دن کی ساری کمائی میں ہزار درہم خیرات کردی۔ بیدواقعہ ''امام اعظم بحثیت تاج'' کے عنوان کے تحت بیان ہو چکا ہے۔

کسی نے امام اعظم منی اللہ عندے عرض کی ، آپ کود نیا کا مال واسباب چین کیا جاتا ہے گر آپ اے قبول نہیں فر ماتے حالا نکہ آپ ایما ندار جی اور بیا آپاخت ہے۔ آپ نے فر مایا، میں نے اپنے اہل وعیال کو اللہ کے سپر دکر رکھا ہے۔ وہ اٹکا خود کھیل ہے۔ میرا ذاتی خرج دو درہم ماہانہ ہے ، تومیں اپنی ضرورت سے بڑھ کر کیوں جمع کروں۔ (منا قب للموفق: ۲۲۸)

جب آپ کو بغداد میں قید کر دیا گیا تو اپنے بیٹے جماد رحمہ اللہ کو پیغام بھیجا، اے میرے
بیٹے! میراخرج دو درہم ماہانہ ہے بھی ستو کے لیے اور بھی روٹی کے لیے۔ اور اب میں
بین تیر میں ہوں تو جلد خرج بھیج دو۔ یہ تقوی تھا کہ جیل میں بھی حکومت کا کھا نائبیں
کھاتے تھے۔ (ایصنا: ۲۱۲)

شقین بن ابراہیم رحد النظر ماتے ہیں ،ہم ایک دن امام اعظم رحد اللہ کے پاس معجد میں بیٹے ہوئے تھے کہ اچا تک حجت سے ایک سانپ آپ کے سر پر لفکا دکھائی دیا۔
سانپ دیکھ کر لوگوں ہیں بھگدڑ جج گئی، سانپ سانپ کہہ کر سب بھائے۔ گرامام سانپ دیکھ کر الوگوں ہیں بھگدڑ جج گئی، سانپ سانپ کہہ کر سب بھائے۔ گرامام اعظم رحد اللہ کان کے چبرے پر کوئی پریشانی کے آٹارنظر آئے اور شہی الن کے چبرے پر کوئی پریشانی کے آٹارنظر آئے۔ ادھر سانپ سیدھا امام اعظم رحد اللہ کی گودیس آگرا۔ آپ نے ہاتھ سے جھنگ آئے۔ ادھر سانپ سیدھا امام اعظم رحد اللہ کی گودیس آگرا۔ آپ نے ہاتھ سے جھنگ کرا ہے ایک مل دن سے جھے یقین کرا ہے ایک ون سے جھے یقین کرا ہے ایک ون سے جھے یقین ہوگیا کہ آپ کو اللہ تعالی کی ذات پر کامل یقین اور پختذا عماد ہے۔ (ایسنا ۱۸۳)

کیر بن معروف رمداند کہتے ہیں، میں نے ایک ون امام اعظم رمداند ہے عرض کی، حضور میں نے آپ جبیدا کوئی دوسرانہیں دیکھا، آپے مخالفین آپ کا گلہ کرتے ہیں، حضور میں نے آپ جبیدا کوئی دوسرانہیں دیکھا، آپے مخالفین آپ کا گلہ کرتے ہیں، آپ کی غیبت کرتے ہیں گرآپ جب بھی کسی کاذکر کرتے ہیں تواسکی خوبیاں ہی بیان آپ کی غیبت کرتے ہیں گرآپ جب بھی کسی کے عیب تلاش نہیں کے اور بھی برائی کا مرائی کا بدلہ برائی ہے اور بھی برائی کا بدلہ برائی ہے نہیں دیا۔ (ایضاً: ۱۳۱۳)

ہے۔ ہوں الدینہ کے بے مثال تقویٰ کا اندازہ اس بات سے بھی کیا جاسکتا ہے کہ امام اعظم منی الدینہ کے بے مثال تقویٰ کا اندازہ اس بات سے بھی کیا جاسکتا ہے کہ ایک بارکوفہ میں بچے بکریاں چوری ہوگئیں تو آپ نے دریافت کیا، بکری زیادہ سے زیادہ کتنے سال زندہ رہتی ہے؟ لوگوں نے بتایا،سات سال، تو آپ نے سات سال کیا ہوئے سات سال سے بکری کا گوشت جسم میں نہ چا

جائے)۔

انهی دنون آپ نے ایک فوجی کو دیکھا کہ اس نے گوشت کھا کر اس کا فضلہ کوفہ کی نہر میں دنون آپ نے ایک فوجی کی طبعی عمر کے بارے میں دریافت کیا اور پھرا ہے مال تک مجھلی کے گوشت سے پر ہیز کیا۔ (الخیرات الحسان:۱۳۳۱)

میں نے برید بن بارون رحم اللہ سے سوال کیا کہ انسان فتو کی و بے کے قابل کب ہوتا ہے؟ فرمایا، جب وہ اہا م اعظم ابو حذیفہ رحمہ اللہ کے مقام کو بہنے جائے۔ راوی کہتے ہیں،

ہے، روی بین کرکہا، ابو خالد آپ بھی ایسا کہتے ہیں؟ (یزید بن ہارون رمران پہلے امام عظم رمران سے علم ونصل کے قائل نہیں بھے اس لیے انہیں حیرانی ہوئی) آپ نے فرمایا، میرے پاس اس سے بڑھ کر الفاظ نہیں ورندا نکامقام تو اس سے بھی بلند ہے۔ دنیائے اسلام میں امام ابو حذیفہ رحمہ اللہ جیسا فقیہ ہے نہ تق میں نے انکوا یک دن تیز دھوپ میں ایک شخص کے مکان کے پاس کھڑے دیکھا۔ میں نے عرض کی ، آپ اس دیوار کے سائے میں آجا کیں۔ امام اعظم رحمہ اللہ نے فرمایا، یہ کھر والا میرامقروض ہے، دیوار کے سائے میں آجا کیں۔ امام اعظم رحمہ اللہ نے فرمایا، یہ کھر والا میرامقروض ہے،

میں نے اس سے پچھ درہم لینے ہیں اور میں پندنہیں کرتا کہ اسکے گھر کے سائے میں بینےوں۔اس سے بڑھ کرا حتیاط اور تقویٰ کیا ہوسکتا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے فر مایا، میں نے اس گھروا لے ہے قرض والیس لیمنا ہے، اگر میں اس کی دیوار کے سائے میں کھڑ ہے ہو کر فائدہ اٹھاؤں تو بیا یک قتم کا سود ہے۔ اگر میں اس کی دیوار کے سائے میں کھڑ ہے ہو کر فائدہ اٹھاؤں تو بیا کہ قتم کا سود ہے۔ یہ فتو کی عوام کے لیے ہیں ہے لیکن عالم کواس سے زیادہ مل کرنا چا ہے جس نیک کی طرف وہ لوگوں کو بلاتا ہے۔ (ایصناً:۱۳۳)، منا قب للموفق:۲۰۵)

اہام رازی شافقی رو اللہ تھے ہیں، ایک مرتبہ اہم اعظم رحہ اللہ کہیں جارہے تھے داستہ میں اتفاقا آپکی جوتی کو پچھ نجاست لگ گئی۔ آپ نے نجاست دور کرنے کے لیے جوتی کو جھاڑا تو پچھ نجاست اڑکرایک مکان کی دیوار سے لگ گئی۔ آپ پریشان ہو گئے کہ اگر نجاست یو نہی چھوڑ دی جائے تواکی دیوار خراب ہوتی ہے اوراگرا۔ کرید کے کہ اگر نجاست یو نہی جھوڑ دی جائے تواکی دیوار خراب ہوتی ہے اوراگرا۔ کرید کو دیوار صاف کی جائے تو دیوار کی مٹی ہی اثر آئے گی اور اس سے مالک مکان کو نقصان ہے۔ چنا نچہ آپ نے دروازہ کھئے طایا، صاحب خانہ باہر آیا۔ اتفاق سے وہ مختص مجوی تھا اور آپکا مقروض تھا۔ وہ یہ سمجھا کہ آپ قرض واپس لینے آئے ہیں۔ پریشان ہوکر عذر پیش کرنے لگا۔ آپ نے فر مایا، قرض کو چھوڑ وہیں تو اس الجھن ہیں ہوں کہ ہوکر عذر پیش کرنے لگا۔ آپ نے فر مایا، قرض کو چھوڑ وہیں تو اس الجھن ہیں ہوں کہ تمباری دیوار کیے صاف کروں۔ پھر سارا واقعہ بتا دیا۔ وہ مجوی آپ کا تقوی اور کمال میرا اصاف کیجے گا، پہلے کلمہ پڑھا کرمیرا دل صاف کردیں، چنا نچہ وہ مسلمان ہوگیا۔ (تفیر کبیرزیر آیت مالک یوم الدین) دل صاف کردیں، چنا نچہ وہ مسلمان ہوگیا۔ (تفیر کبیرزیر آیت مالک یوم الدین)

علامدابن جرشافی رمداللہ نے اپنی کتاب میں پجیبوی فصل کاعنوان بیتحریر کیا ہے،
الای کمائی ہے کھانااور عطیات کارد کرنا'۔ وواسکے تحت لکھتے ہیں،' خدا کی میم الام الم عظم رمداللہ نے بھی کسی خلیفہ یا امیر کا کوئی تخلہ یا انعام قبول نہیں کیا'۔

ایک بارعبای خلیفہ نے دوسود بینار کا تخفہ پیش کیا تو آپ نے یہ کرروفر مادیا کہ 'ان پر میرا کوئی حق نہیں'۔ ایک مرتبہ امیر المونین نے ایک خوبصورت لونڈی بھیجی گر آپ نے تبول نہ کی اور فر مایا،'' میں اپنے کام اپنے ہاتھ سے کر لیتا ہوں اس لیے جھے کنیز کی حاجت نہیں'۔ (مناقب للموفق ص ۲۲۷)

امام اعظم منی الذعندا مراء اور حکام کے تحاکف اور نذرانوں کے اس لیے نخالف تھے کہ جوکسی کا حسان مند ہوجاتا ہے وہ اسکے خلاف حق بات کہنے ہے رک جاتا ہے بقول شخصے '' جوکسی کا کھاتا ہے وواس ہے شرماتا ہے''۔امام اعظم منی اللہ مزحق گوئی و بیبا کی کے علم بردار تھے اس لئے آپ نے بھی کسی و نیا دار کا تخفہ یا نذرانہ قبول ندفر مایا۔

بنوامیہ کے دورِ حکومت میں ابن همیر ہ کوفد کا گورنر تھا۔ اس نے ایک بارا پے اورخوارج کے مابین ایک دستاویز لکھنے کے لئے ابن شہر مداور ابن الی لیا ہے کہا۔ دونوں نے ایک ماہ کا دفت کی مضمون لکھا جواسے پہند ندآیا۔ ایک بتانے پر ابن همیر ہ نے امام ایک ماہ کا دفت مضمون لکھواد یا ابوحنیفہ رمدانڈ نے ای دفت مضمون لکھواد یا جوگورنراورعلماء مب کو پہند آیا۔ (ایعنہ ۱۳۱۲)

گورز نے درخواست کی '' حضور اِ بھی بھی ہمارے پاس آیا کریں تو ہمیں فا کدہ ہو'۔

آپ نے بیبا کی سے فرمایا '' بیس تم سے مل کر کیا کروں گا۔ تم مہر بانی سے پیش آؤ گئو تو تمہارے دام میں آجاؤں گا ادرا گرناراض ہوئے اور جھے قرب کے بعد دور کردیا تو اس میں میر کی ذات ہے۔ نیز تمہارے پاس جو مال ہے اسکی جھے حاجت نہیں اور جو دولت (علم) میرے یاس ہوا ہے کئی چھین نہیں سکتا''۔

ابن هبیره نے کئی مشہور علماء کو حکومتی عہدے دیے تو امام اعظم رحمد اللہ کو بلا کر بیت المال
کی نظامت کا منصب بیش کیا۔ آپ نے انکار کیا۔ اس پر گورنر غضبنا ک ہو گیا اور اس
منطق کے نظامت کا منصب بیش کیا۔ آپ نے انکار کیا۔ اس پر گورنر غضبنا ک ہو گیا اور اس

نہ کیا۔ پھر گورنر نے آپ کو کوفہ کا قاعنی مقرر کرنا چاہاتو آپ نے فرمایا، ' خدا کی تنم میں اپنے آپ کو کھی حکومت میں شریک نہیں کروں گا'۔
اپنے آپ کو بھی حکومت میں شریک نہیں کروں گا'۔
گورنر نے غصہ میں تنم کھائی ،اگر عہد وَ قضا کو بھی امام ابو صنیفہ نے تبول نہ کیا توا نجے سریر میں کوڑے وارجیل میں ڈال دوں گا۔ آپ نے فرمایا، ' کوڑے تو

کام بھی نہیں کروں گا اور گورنر میکم دے کے فلال کی گردن اڑا دو، فلال کوقید کر دوتو میں

ہے گناہوں کی سزاؤں پرمبریں کیوں لگاؤں؟''۔ یہ چواب من کر گورنرآ گ بگولہ ہو ''میا۔ چنانچیاس کے علم ہے آ پکوکوڑے مارے گئے اور جیل میں ڈال دیا گیا۔

ریا۔ چہا چیز ما سے اسے ہوروں میں اس کے میران سے استی کو بلاوجہ سزا ایک رات ابن صبیر ہ کوخواب میں نبی کریم میان نے فر مایا بتم میرے امتی کو بلاوجہ سزا

وے رہے ہو،شرم کرو۔اس دن ابن صبیرہ نے آپ کوجیل ہے رہا کردیا۔ آپ کوف

ہے کہ مرمہ چلے گئے۔ بدوا تعد سااھ کا ہے۔ جب بنوامبد کی حکومت محتم ہوگئی تو عماس

حكومت كي دور مين آب كوفدوا بين آكئے _ (الينا: ١٥٥)

ایک بارعبای خلیفہ منصوراوراسی بیوی میں اختلاف بوگیا۔ خلیفہ نے کہا، کسی کومنصف بنالو۔ اس نے امام اعظم رض انذ عند کا بنام لیا۔ چنانچیۃ پکو بلایا گیا اور خلیف کی بیوی بنالو۔ اس نے امام اعظم رض انذ عند کا فیصلہ خود سے منصور نے آپ سے پروے کے پیچھے بیضی تا کہ امام اعظم رض انذ عند کا فیصلہ خود سے منصور نے آپ سے بوجھا، کتنی عور توں سے نکاح جائز ہے؟ آپ نے فرمایا، چارعور توں سے منصور نے اپنی بیوی نے کہا، غور سے من لو۔ امام اعظم رض انذ عند نے خلیفہ نے کہا، امیرالمونین! بی بیوی کی اجازت اس کے لیے ہے جوان میں عدل کر سکے، ورندا کی نکاح کا تھم

ے۔ بین کرخلیفہ خاموش ہوگیا۔

جب امام اعظم منی الله عند کھر تشریف کے آئے تو چھ دیر میں ایک خادم پیچاس ہزار

ورہم اور دیگر تنحا کف لیے ہوئے آیا کہ خلیفہ کی ہیوی نے بھیجوائے ہیں۔ آپ نے اس خادم سے کہا، بیسب وابس لے جاؤ اور اپنی مالکہ سے کہو کہ میں نے جو بچھ کہا تحض رضائے الٰہی کے لیے کہا، بیمیراد بی فرض تھا''۔ (ایضاً: ۲۲۷)

عبای خلیفہ منصور نے امام اعظم رضی اللہ عنہ کو بغدا و بلاکر چیف جسٹس کا عہدہ تبول کرنے کا تھم ویا تو آپ نے انکار کر دیا۔ آپ کے انکار برخلیفہ نے تئم کھائی کہ میں ضرور ایسا کہ موں گا۔ اس پرامام اعظم رصالہ نے بھی قتم کھائی کہ ہرگز ہرگز ایسانہیں کروں گا۔ خلیفہ کے وزیر نے کہا، آپ امیر الموشین کی قتم پر قتم کھاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، ہاں کیونکہ امیر الموشین مجھ سے زیادہ آسائی سے اپنی تئم کا کفارہ ادا کر سکتے ہیں۔ خلیفہ کے ور بار میں قاضی القصاۃ لیعنی چیف جسٹس کا منصب قبول کرنے پر بڑی بحث ہوئی۔ امام اعظم رصالہ نے ہو جو تہماری ہاں امام اعظم رصالہ نے بیتک فرمادیا، تم تو ایسے خص کو قریب لایا کرتے ہو جو تہماری ہاں موزوں نہیں۔ (جمین الصحیفہ: ۲۵)

جب کوئی عذر تبول ند ہواتو آپ نے خلیفہ ہے کہا ، بات یہ ہے کہ میں اس منصب کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ خلیفہ نے کہا ، آپ جموث ہو لئے ہیں۔ آپ یقینا اسکی اہلیت و صلاحیت رکھتے ہیں۔ امام اعظم رض اللہ عند نے استعناء اور بے نیازی کے ساتھ جواب و یا '' ابتم خود اپنے دل ہے فیصلہ کرلوکہ ایک جمونا شخص چیف جسٹس کیونگر مقرر کیا جا سکتا ہے' ۔ بیس کر خلیفہ منصور لا جواب ہو گیا اور اس نے آپکوکوڑ ہے لگوائے۔ (مناقب للمونق: ۱۳۲۱)

بنوا میہ کے دور میں کوفہ کا گورنر خالد بن عبداللہ جمعہ کے خطبہ کے لیے منبر پر بہنا تو تقریر میں ایسامگن ہوا کہ ظہر کا آخری وقت آگیا اور عصر کا وقت نہایت قریب ہوگیا۔ امام اعظم منی اللہ بند نے گورنر کی طرف کنگریاں پینے تھے ہوئے کہا ،الصلوٰ ق الصلوٰ ق ماروتو

پڑھ لی گئی مگراس گتاخی پر آ بگوگرفآر کرلیا گیا۔گورز نے بوچھا، آپ نے ایبا کیوں
کیا؟ آپ نے فرمایا، تمازکسی کا انظار نہیں کرتی ،اللہ کی کتاب اور شریعت کے احکام پر
عمل کرنے کا آپ برزیادہ حق ہے۔اگر آپ بی اے پامال کرتے رہے تو عوام کا کیا
ہے گا۔(ایسٹا: ۱۳۱۱)

آئین جوال مردال حق گوئی و بیبا کی اللہ کے شیروں کوآتی نہیں روباہی والدین ہے حسن سلوک:

ا مام اعظم رض الذعنے کے والدگرامی آئے بچین ہی میں وفات پا گئے تھے جبکہ آپی والدہ ایک مدحبت کرتے اور انکی خوب ایک مدحبت کرتے اور انکی خوب فدمت کرتے ۔ آپ آپ اپنی والدہ سے بے حد محبت کرتے اور انکی خوب خدمت کرتے ۔ آپی والدہ شکی مزاج تھیں اور عام عورتوں کی طرح انہیں بھی واعظوں اور قصہ کوئی کرنے والے خطیبوں سے عقیدت تھی ۔

کوفہ کے مشہور واعظ عمر و بن ذراور قاضی زرعہ پرانہیں زیادہ یقین تھا اسلیے کوئی مسئلہ پو چھٹا ہوتا تو اہام اعظم رمہ اللہ کو تکم دینیں کہ عمر و بن ذر سے پوچھ آؤ۔ آپ اپنی والدہ ما جدہ کے ارشاد کی تقبیل کے لیے ایکے پاس جائے۔

وہ بیچارے سرا پاعذر بن کرعرض کرتے ،حضور! آپ کے سامنے میں کیے زبان کھول سکتا ہوں۔ اور اکثر ایسا ہوتا کہ عمر دکوکوئی مسئلہ کا جواب ندآتا تو امام اعظم رحمد اللہ سے دہرا درخواست کرتے ،'' آپ بھی کو جواب بتا دیں تا کہ میں ای کو آپ کے سامنے دہرا دول''۔ آپ جواب دیے تو وہ اے آ کے سامنے وہرادیے اور پھر وہی جواب امام اعظم رحمد الله ای دالدہ کو آکر بتا ویے۔ (الخیرات الحسان: ۱۹۲)

آ کی والدہ بھی بھی اصرار کرتیں کہ میں خود چل کر پوچھوں گی جنانچہ وہ خچر پرسوار ہوتیں اور اہام اعظم منی اللہ عند پیدل ساتھ جاتے جالانکہ آپ کا گھروہاں سے کی میل دور تھا۔ دہ خود مسکلہ بیان کرتیں اور اپنے کا نول سے جواب سی لیتیں تب اطمینان

ہوتا۔ امام ابو بوسف رمہ اللہ فرماتے ہیں، ایک دن میں نے ویکھا کہ امام اعظم رمہ مندا بی والدہ کو خچر پر بٹھائے عمر و بن ذرکے پاس جارہے تھے تا کہ آپ سے کسی مسئلہ پر گفتگو کرسکیں۔ آپ اپنی والدہ کی خواہش پر لے جارہے تنصے درنہ آ پکومعلوم تھا کہ عمر و بن ذر کا کیا مقام ہے۔ بیسب اپنی والدہ کی خواہش کے احرّ ام کے پیشِ نظر تھا۔ (منا قب للموفق:۲۹۳)

ا يب بارآ كى والده نے آپ سے فتوى يو چھا۔ آپ نے فتوى تحرير فرماديا۔ وہ بوليس، میں تو وہی فتویٰ قبول کروں گی جوزرعہ کھیں گے۔ چنانچہ آ پ اپی والدہ کی دلجوئی کے لیے زرعہ کے پاس سے اور فرمایا، میری والدہ آپ سے بیفتویٰ پوچھتی ہیں۔تو انہوں نے کہا،آپ زیاوہ بڑے نقیہ ہیںآپ فتوی دیجئے۔آپ نے فرمایا، میں نے بیفتوی دیا ہے لیکن وہ آپ سے تصدیق جا ہتی ہیں تو زرعہ نے لکھ کر کہا ، فتو کی وہی تھے ہے جو ا مام ابوصنیفه رمهاینه نه بیانها استخریریت و مطمئن هوگئیں _ (ایصاً)

جب امام اعظم منی الندعند کوعماس خلیفہ نے چیف جسٹس مقرر کرنا جا ہاتو آپ نے انکار كيا۔اس برآپ كوجيل ميں ڈال ديا كيا۔جلا در دزانہ جيل ہے نكال كرآ پكولوگوں كے سامنے کوڑے مارتے اور کہتے کہ چیف جسٹس کا منصب قبول کرلیں مگر آپ انکار كرتے۔ایک دن کوڑے کھاتے کھاتے رویڑے۔وجہ بوچیم گئی تو فرمایا، میں اپنی

تكليف كى وجه سے بيس رويا مجھے اپنى والدہ يا دائے كئيں كه وہ ميرى جدائى ميس كس قدر مغموم ہونگی۔ دوسری روایت میں ہے کہ جب میری والدہ میرے خون آلود چرے کو

ويکصيل گي توانيل مناد که بهوگا_ (ايضاً)

ا مام اعظم منی الله عند فرماتے ہیں ، جب مجھے کوڑے لگائے جاتے تھے تو میری والدہ مجھے كهاكرتى تهين، ابوحنيفه! تخصي كم نے اس قوت برداشت تك يہنيادنا ہے۔ تم اس علم كو جھوڑ واور عام دنیا والوں کی طرح کام کرتے جاؤ۔ میں نے کہا، ای جان! اگر میں علم

جيمور دون توالندنعاني كي رضاكس طرح حاصل كرول گا" _

آپ فرماتے تھے، میں اپنے والدین کے ایصال تواب کے لیے ہر جعد کے دن میں ورہم خیرات کرتا ہوں، اور اس بات کی میں نے منت مانی ہوئی ہے۔ دس درہم والد اور وس درہم والدہ کے لیے خیرات کرتا ہوں۔ ان مقررہ درہموں کے علاوہ آب اپنے والد مین کے لیے خیرات کرتا ہوں۔ ان مقررہ درہموں کے علاوہ آب اپنے والدین کے لیے فقراء ومیا کین میں اور بھی چیزیں صدقہ کرتے تھے۔ (ایصاً: ۲۹۳) پڑوسیوں سے حسنِ سلوک:

سیدناامام اعظم منی الفت کے بڑوں میں ایک موجی رہنا تھا، جودن میں محنت مزدوری سیدناامام اعظم منی الفت کے بڑوں میں ایک موجی رہنا تھا، جودن میں محنت مزدوری کرتا اور شراب کرتا اور شام کو بازار سے گوشت اور شراب کیکر آتا۔ گوشت بھون کر کھا تا اور شراب بیتا۔ جب شراب کے نشے میں دھت ہوجا تا تو خوب غل مجا تا اور بلند آواز سے بیشعر پڑھتار ہتا، ترجمہ: ''لوگوں نے مجھ کوضائع کردیا اور کتنے بڑے با کمال نوجوان کو کھودیا جولا ائی اور صف بندی کے دن کام آتا''۔

امام صاحب روزانداسی آ واز سنا کرتے اور خود تمام رات عبادت میں مشخول رہتے۔
ایک رات آپ نے اسکی آ واز نہ کی تو صبح لوگوں سے اس کے متعلق پو چھا۔ بتایا گیا کہ
اسے کل رات سیاھیوں نے پکڑلیا ہے اور وہ قید میں ہے۔ امام صاحب نماز ہجر کے
بعد گویز کے یاس پنچے۔ گورز نے بڑے اوب سے عرض کی ، حضور آپ یہاں کیے
تشریف لائے؟ آپ نے فرمایا، میرے پڑوی کوکل رات آپ کے سیاھیوں نے پکڑلیا ہے، اسے چھوڑ دیجئے۔ گورز نے تھم دیا، وہ قیدی اوراسکے ساتھ کے تمام قیدی جھوڑ دیجے۔ گورز نے تھم دیا، وہ قیدی اوراسکے ساتھ کے تمام قیدی جھوڑ دیجے اسکور نے تھم دیا، وہ قیدی اوراسکے ساتھ کے تمام قیدی جھوڑ ایل ہے، اسے چھوڑ دیجے۔ گورز نے تھم دیا، وہ قیدی اوراسکے ساتھ کے تمام قیدی جھوڑ دیے جا کیں۔ پڑوی نو جوان سے فرمایا، ''ہم نے تم کو ضائع تو نہیں کیا''۔
دیے جا کیں۔ پڑوی نو جوان سے فرمایا، ''ہم نے تم کو ضائع تو نہیں کیا''۔
تپ کا اشارہ اسکے شعر کی طرف تھا، اس نے عرض کی نہیں بلکہ آپ نے میری
قاظت فرمائی اور میر ہی سفارش کی ، اللہ تعالیٰ آپ کو جزاوے، آپ نے مسایہ کئی

ک رعایت فر مائی ، پھراس نے تو ہر کی اور نیک بن گیا۔ (تبییض الصحیفہ : ۳۹)
ام اعظم رض الشعندا ہے پڑوسیوں ہے حسن سلوک اور دواداری ہیں ہے مثال تھے۔
آپ کی ہمیشہ یہ خواہش رہتی تھی کہ آپ ہے سب لوگوں کو نقع ہو۔ آپ ایک بار کو فہ
کے گورنز کے پاس تشریف لے گئے وہاں دیکھا کہ ایک شخص کو گورز قبل کی دھمکیاں
وے رہا ہے۔ اس شخص نے دیکھا کہ گورنز نے اہام صاحب رحہ اللہ کی بڑی عزت کی
ہوتو کہنے لگا ، یہ صاحب بجھے اچھی طرح جانے ہیں۔ گورنز نے پوچھا ، کیا آپ اس
شخص کو جانے ہیں؟ اگر چہ آپ اسے نہیں جانے تھے مگر آپ نے فرمایا ، یہ تو وہی ہے
جواذان دیتے ہوئے آواز تھی تھے کر کہتا ہے لا الہ اللہ اللہ اس نے عرض کی ، جی میں وہی
ہوں۔ آپ نے فرمایا ، اچھا جھے اذان تو بناؤ تا کہ میں تہاری آواز پہچان لوں۔ اس
نے پوری اذان سنائی ۔ تو امام اعظم رحہ اللہ نے فرمایا ، یہ اچھا آدی ہے اسے چھوڑ دو۔
گورنز نے اسے رہا کردیا۔

ان واقعہ سے امام اعظم رحة الله علي كے پناہ ذہائت واضح ہوتی ہے۔ آپ نے اذان اس ليے من تا كہ وہ اللہ تعالى اور اسكے رسول علين كى شہادت كى گوائى دے۔ اور يول آپ نے اس شہادت كى بركت اور اپنى ذہائت سے ایک برگناہ گوتل سے بچالیا۔ براوسیوں کے ساتھ حسن سلوک ہے متعلق علامہ موفق رحمہ الله نے چندا شعار تحریر کیے ہیں جن میں ۔ اركا ترجمہ بیہ ہے ' المام اعظم رحمہ الله کا ہمسا يہ بميشہ خوشحال رہتا ہی جہ کہ بہت سے کے دیکھ آپ سے کے تو کہ اس ہمسا ہے ہے ہی خسن سلوک نہیں کرتے ہیں۔ آپ اپنا حسان وکرم سما ہے کہ میں دہتا تھا' ۔ (مناقب بہت سے کی جسن سلوک نہیں کرتے ہیں۔ آپ المج ہمسا ہے کے اسما ہے کہ میں دہتا تھا' ۔ (مناقب بہت)

اساتذه كاادب:

سیدناا ما ماعظم منی الله عند کا ارشاو ہے، جب سے میرے استادا مام تما درحمہ اللہ کا وصال

ہوا ہے، میں ہرنماز کے بعدائے لیے دعائے مغفرت کرتا ہوں اور میں نے بھی اسکے گھر کے درمیان کی گھر کے درمیان کی گھر کے درمیان کی طرف اپنے پاؤل نہیں پھیلائے حالا نکہ میرے اور اسکے گھر کے درمیان کی مخلیاں ہیں۔(الخیرات الحسان: ۱۹۷)

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا، میں اپنے استاد تمادر حراللہ اللہ والدر حراللہ اللہ کے لیے استعفار کرتا ہوں جس اللہ عیں اپنے ہراستاد کے لیے استعفار کرتا ہوں جس نے جھے ایک لفظ بھی پڑھایا۔ ای طرح اپنے ہرشاگرد کے لیے بھی استعفار کرتا ہوں ۔ (منا قب للموفق: ۲۹۵)

علامہ موفق رمہ الله فرماتے ہیں، '' امامِ اعظم رمہ اللہ جب کسی کے لیے دعا کرتے تو حضرت جماد رمہ اللہ کا نام سب سے پہلے لیتے ۔ آپ فرمایا کرتے تھے، والدین بچے کوجنم دیتے ہیں گراستادا سے علم وضل کے خزانے ویتا ہے'۔ (ایصناً:۲۹۲)

یہ آپ کے حسن تربیت کا تمیجہ تھا کہ امام ابو بوسف رحہ الله فرماتے ہے، میں اپنے والدین سے پہلے اپنے استادامام ابوطنیفہ رحہ اللہ کے لیے ہم نماز کے بعد استغفار کرنا واجب جانتا ہوں کیونکہ حضرت امام اعظم رحہ الله فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے والدین کے ساتھ اپنے استاد کے لیے بھی بلانا نہ استغفار کرتا ہوں۔ (ایصناً)

امام اعظم ابو صنیفہ رسی اللہ عنہ کے اساتذہ اور شیوخ کی تعداد چار ہزار بیان ہوئی ہے۔
آپ اپنے اساتذہ کرام کا محبت وعقیدت سے ذکر فرماتے اور اکثر کی خدمت میں مدید اور تحا کف ہجیجے۔ آ کیے اساتذہ اور شیوخ بھی آپ سے بہت محبت فرماتے۔ آپ کو اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہ مسے خاص محبت تھی۔ آپ نے امام محمد بن ملی بن حسین بن علی المعروف امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے بھی اکتساب فیض کیا۔ ایک باراکی خدمت میں حاضر ہوئے تو امام باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ، ابو صنیفہ! ہم سے بچھ پو چھے۔ خدمت میں حاضر ہوئے تو امام باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ، ابو صنیفہ! ہم سے بچھ پو چھے۔ آپ نے چند سوالات دریافت کیے اور پھرا جازت لے کرو ہال سے رخصت ہوئے تو

امام باقر رسی الله عندنے حاضرین ہے فرمایا۔ "ابوحنیفہ کے پاس ظاہری علوم کے خزانے ہیں اور ہمارے پاس باطنی وروحانی علوم کے ذخائر ہیں'۔ (ایصناً:۱۹۲) امام ابن عبدالبررمه الذلكصة بيل كهابك مرتبه جب امام ابوحنيفه رض الله عنه امام باقر رضي الله منه ہے علمی گفتگو کر کے رخصت ہوئے توامام با قررضی اللہ عند نے فر مایا، ''ان کا طریقہ اور اندازكتنا الجھاہے اور الى فقد كتنى زيادہ ہے '۔ (سوائے بے بہائے امام اعظم: ١٩٥) ا مام اعظم رحمه الله مسجد حرام میں بیٹھے تھے کہ امام جعفمر صادق رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ ا مام اعظم نے آ ہے کو پہلے ہیں ویکھا تھا مگر سمجھ گئے کہ بیام جعفرصا دق رمنی ہندے نہیں۔ تعظیم کے لیے آ گے بڑھے اور عرض کی ، اگر جھے علم ہوتا کہ آپ آ رہے ہیں تو میں پہلے ہی ہے استقبال کے لیے کھڑار ہتا۔ اب جب تک آپ تشریف فرمار ہیں گے میں تغظیماً کھڑارہوں گا۔ آپ نے فرمایا، 'بیٹھ جائے اورلوگوں کےمسائل کا جواب د يجيئا -اس خاص تعظيم كي وجه محبت البلبيت تقى _ (منا قب للموفق: ٣١٥) ا مام اعظم ابوحنیفه رمنی الله عنه فرما یا کرتے تھے کہ میں نے اینے زمانے میں امام جعفر صاوق رضى الله عند سے زیادہ مسی کوفقیہ نبیں دیکھا۔ ایک بار جب امام جعفرصا وق رضی اللہ عند كوخليف ابوجعفر منصور كر باريس بلايا كياتو آب نے امام ابوحنيف رضي الله عند كو بھي دربار میں بلوالیا تا کہ سوال و جواب کی صورت میں علمی گفتگو کے ذریعے خلیفد کی اصلاح کی جائے۔آب نے 40 موالات کیے جن کے ملل جوابات امام جعفرصاوق منی الله عنے ارشادفر مائے ۔ (ایصناً:۱۳۳)

آپ نے طریقت کے مراحل امام جعفرصادق رضی اللہ عندے دو سال میں طے کیے آیں۔ پھرآپ نے فرمایا ہے، '' اگر بید دو سال نہ ہوتے تو نعمان ہلاک ہو جاتا''۔ (مقدمہ سوانح بے بہائے امام اعظم: ۳۱)

باب سوم(3)

امام اعظم كي عقل وذبانت:

عقل ودانائی اور فہانت و تدبیرا مام اعظم منی الشعندی شخصیت کے دہ نمایاں اوصاف بیں جن کا موافق و نخالف بھی نے افزار کیا ہے۔ مجد در بین و لمت ، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بربلوی رحراللہ ، امام ابن حجر رحراللہ کے حوالے نے فرماتے ہیں ، امام علی بین عاصم رحراللہ کا قول ہے ، اگر روئے زمین کے آدھے انسانوں کے ساتھ امام ابو حذیفہ رضی اللہ عند کی عقل کو تو لا جا ، اگر روئے زمین کے آدھے انسانوں کے ساتھ امام ابو حذیفہ رضی اللہ عند کی تفکی ۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا ، اگر امام اعظم کی عقل وزنی نکلے گی ۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا ، اگر امام اعظم رضی اللہ عند اور ایکے تمام معاصرین کی عقلوں کا موازنہ کیا جائے تو امام اعظم کی اللہ عماری رہے گا۔

(فآوي رضوبيرج ا: ١٢٣١ مطبوعه لا مور)

01 _ ما في كرايا توطلاق:

اک شخص کا پی بیوی ہے جھڑا ہوگیا۔ اس کی بیوی پائی کا بیالدا ٹھائے آربی تھی ، اس شخص کا پی بیوی ہے جھڑا ہوگیا۔ اس کی بیوی پائی کا بیالدا ٹھائے آربی تھی ہیں جھٹے جین طلاق ، اگرا ہے زمین پر گرایا تو تھے جین طلاق ، اگرا ہے کی اور کو پینے کے لیے دیا تو بھی تھے جین طلاق ۔ گرایا تو تھے جین طلاق ۔ جب خصد رفو ہوا تو خوب پچھٹا یا اور علماء کے پاس دوڑا۔ علماء نے اس مسلکہ کو حل کر نے جب خصد رفو ہوا تو خوب پچھٹا یا اور علماء کے پاس دوڑا۔ علم ما بوطنیفہ رمنی اللہ مند کی کوشش کی محرکوئی جواب نہ بن پڑا۔ آخر کا راما م اعظم ابوطنیفہ رمنی اللہ مند کی خدمت میں جا صرح وا۔ آپ نے فرمایا، اس بیالہ جس کیڑا ڈال کر بھگولو، اس طرح تمہاری شرط میں جا ما ما منظم اور کا میں جا کہ کے میں جا میں جا میں کا دور اور اس ما منظم اور کا میں جا کہ کو میں جا کہ کو کھٹولو، اس طرح تمہاری شرط میں جا میں جا کہ کو کھٹولو، اس طرح تمہاری شرط میں جا کہ کو کھٹولو، اس طرح تمہاری شرط میں جا کہ کو کھٹولو، اس طرح تمہاری شرط میں جا کہ کی جو اب کے کو کھٹولو کا کو کھٹولو کا کھٹولو کا کھٹولو کا کھٹولو کھٹولو کی جو کھٹولوں کی خوالوں کی کھٹولوں کی کھٹولوں کی کھٹولوں کی کھٹولوں کا کھٹولوں کی کھٹولوں کو کھٹولوں کو کھٹولوں کی کھٹولوں کی کھٹولوں کو کھٹولوں کی کھٹولوں ک

جی بوری ہوجائے گی اور عورت طلاق سے بی جائے گی۔

02_روشندان ناجائز اورد بوارتو ژنا؟

ي شخص نے امام اعظم منی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ میں اینے ہمسائے کے گھر کی . لمرف روشندان کھولنا جا ہتا ہوں۔ آپ نے فر ما یا، روشندان کھول لو۔ روشندان کھل گیا تو اس کا ہمسایہ قاضی ابن ابی لیا کے پاس لے گیا، قاضی نے کہا،تم بند کر دو،ا ہے روشندان کھو لنے کا کوئی حق نہیں پہنچا۔ وہ تخص اما ماعظم رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور صور تنال ہے آگاہ کیا۔ آپ نے فرمایا ، کوئی بات نہیں۔ اب جس دیوار پر روشندان ہے اس کوتو ژوو، اس کی قیمت میں اوا کرووں گا۔وہ دیواراس کی تھی اس لیے وہ اے توڑنے لگا۔اے حق پہنچاتھا کہانی و بوارتوڑ دےاورکوئی د دمرااے روک نہیں سکتا تھا۔اب اس کا مخالف ہمسامید وڑا دوڑا قاضی کے پاس پہنچاا در داقعہ بیان کیا۔ ابن ابی لیلی نے کہا، دیواراس کی ہےوہ اپنی دیوارتو ڑنے اور مرمت کرنے کاحق رکھتا ہےا ہے کوئی نہیں روک سکتا۔اس مخص نے کہا، آپ نے تو پہلے در پیچھو لنے ہے روکا تھا جواکی معمولی بات تھی بگر پوری د بوار توڑنے برآب اے جائز قرار دے رہے تھے۔ابن الی کیلی نے کہا، بات رہے کہ تمہارا ہمساریات محص کے پاس جاتا ہے جو میرے فیصلوں کو نلط ثابت کرنے میں کمال رکھتا ہے۔ یہاں ابن ابی لیل نے نہ صرف ا ما منظم منی الله عنه کی علمی برتری کا اعتراف کیا بلکه این غلطی کا اعتراف بھی کرنیا۔ 03_رافضی اور يېودی کارشته:

ام اعظم منی الله عند کے شہر کوفہ جمل آیک رافضی رئیس تھا۔ بڑا مال و دولت رکھتا تھا ، گرووائی عبالس جم برطا کہتا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عند یہودی تھے (معاذ اللہ)۔ آپ اس کے مال تخریف کے ، ووامام صاحب کے علمی اور معاشرتی مقام سے واقف تھا۔ باتوں باتوں باتوں جس کے ایک رشتہ لایا ہوں ، وو باتوں جس کے ایک رشتہ لایا ہوں ، وو

سيدزاده باور بردادولت مندب كتاب الله كاحافظ باوررات كواكثر حصه بيدار ر و كرنوافل اداكرتا ہے۔ وہ شب بحر میں سارا قرآن م كرليتا ہے، اللہ تعالی كے خوف ہے ڈرتا ہے، رافضی نے کہا، حضور ایبارشتہ پھر ملنامشکل ہے آ ب جلدی سیجئے ،اس میں رکا وٹ کوئی ہے ، مجھے ایسے داما دکی بے صد ضرورت ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اس میں ایک خصلت ایس ہے جے آپ ناپند کریں گے۔ اس نے یو چھا، وہ کوئی خصلت ہے؟ فرمایا کہ وہ ندہما یہودی ہے۔ رافضی نے کہا کہ آپ عالم ہوكر جھے يەمشوره و سےرہے ہیں كەمیں ايك يبودي سے اپنى بينى بياه دول - آپ نے فر ما یا کہ جب تم ایک امیر اور شریف یہودی ہے اپنی بنی بیا ہنا پسندنہیں کرتے تو کیا نبی كريم عليه اليستخص سے اپن دو بيٹياں بياہ كتے تھے جو يمبودي تھا۔اس نے آپ كى ہا تیں من کرتو بہ کی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہے متعلق اینے اعتقاد ہے رجوع کیا۔

04_چوركانام بتاني يرطلاق:

ا کی دن امام اعظم رمنی الله عنه کے پاس ایک نہایت مغموم اور پریشان شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ حضرت إرات كے وقت ميرے گھريس چور داخل ہو گئے ،ان سے جس قدر مال اٹھایا جا سکتا تھا وہ اٹھا کر لے گئے۔ چوروں میں سے ایک کو میں نے بہجان لیا۔ وہ میرے محنے کا رہائٹی تھا۔اس کامصلی میری مسجد میں ہے اور وہ با قاعدہ نماز پڑھتا ہے۔اس خور کو بھی معلوم ہو گیا کہ میں نے اسے پہچان لیا ہے ، وہ آ گے بڑھااور مجھے رسیوں سے جکڑ لیا۔اور مجھ سے تسم لی کہ اگرتم نے میرا نام افشاء کیا تو تیری بیوی کونین طلاقیں ہوگی۔ پھراس بات پر بھی حلف لیا کدا کرتم نے میرا نام بتایا تو میرے کھر کا تمام مال اور سامان غربائے شہر کونتیم کرتا ہوگا، پھراس نے کہا کہ میں اس کا نام بھی زبان ہے نہ نکالوں ، نہ اشارہ کروں ، نہ صراحت کروں۔ مجھے ڈر ہے کہ اس فتم اور طف کے بعد میں نے اگر اس کا تام کسی بریمی ظاہر کیا تو میری بیوی کوطلاق ہو

جائے گی۔ ہیں اس واقعہ کا اللہ کو گواہ بنا کر بچے کہدر ہاہوں۔
امام اعظم بنی اندونہ نے فر مایا، اب تم جاؤ اور میرے پاس ایسے خص کو بھیجو جس پر شمیس پورا پورااعتی وہو۔ اس نے جا کراپنے بھائی کو بھیجا۔ امام صاحب نے اس کے بھائی کو بھیجا۔ امام صاحب نے اس کے بھائی کی پریشانی ہے فر مایا کدتم حاکم وقت کے پاس جاؤ اور سارا قصد بیان کر واور اپنے بھائی کی پریشانی اور مجبوری کا بھی ذکر کر و اور کہو کہ وہ پولیس بھیج ویں۔ پولیس تھم وے کہ مجد کے وروازے ہے تمام نیازی ایک ایک کرکے گزرتے جا کیں تم اپنے بھائی کو در وازے پر کھڑ اکر دو، ہرایک آ دبی گزرتا جائے اور پولیس پوچھتی جائے کہ یہ تمھارا جورے؟ پر کھڑ اکر دو، ہرایک آ دبی گزرتا جائے اور پولیس پوچھتی جائے کہ یہ تمھارا بھائی بالکل پر کھڑ اکر دو، ہرایک آ جائے لیکن جب اصل چور گزرے تو تمھارا بھائی بالکل خاموش رہے۔ کوئی بات نہ کرے، کوئی اشارہ بھی نہ کرے، اس شخص کو پولیس گرفتار کرے اور حاکم کے سامنے پیش کرے۔ اسطرح امام اعظم بنی اند مور کی فرائس سے اسکی بیوی کو طلاق ہوئے بغیر چور کھڑا گیا اور اسکا جوری شدہ مال بھی واپس ٹل گیا۔

05- سیر حمی پر چڑھی یا اتری توطلاق:

ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں بیسوال کیا گیا کہ ایک شخص کی بیوی سیرهی پر کھڑی ہے۔
ہے۔اسکے شوہر نے جھڑ ہے کے دوران اس سے کہا،اگر تو او پر چڑھی تو تجھے طلاق ہے اوراگر نیچا تری تو تجھے طلاق ہے؟
اوراگر نیچا تری تو تجھے طابا ق ہے۔ تو اب آپ فرما نیے کہ اس مسئلہ کا کیا حل ہوسکتا ہے؟
آپ نے فرمایا، اس عورت سمیت سیرهی اٹھا لی جائے اور زمین پر رکھ دی جائے۔ اب عورت جہال جا ھے جلے بھرے، طلاق ندہوگی۔

06- اہل کوفہ کوتال عام سے بچالیا:

ضیاک بن قبیں شیبانی حروری خارجیوں کا کمانڈر تھا۔ وہ عراق کے مختلف شہروں پرحملہ کرتا تو مسلمانوں کانتل عام کردیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ اپنے سپاہیوں کو لے کر کوفہ میں بھی آپہنچا اور جائمتے مسجد کوفہ میں بیٹھ گیا اور ایک فرمان جاری کیا کہ کوفہ کے تمام

مردوں کوئل کردیا جائے اور بچوں کوقید کرلیا جائے۔اس وقت امام ابوحنیفہ دمنی اللہ عند جا وراور قمین پہنے مجد میں تشریف لائے اور ضحاک سے کہا، میں تم سے ایک بات کرنا جا ہتا ہوں نے کاک نے بوچھا، کیا بات ہے؟ آپ نے بوچھا، تم لوگوں کو کیوں قبل کرنا جا ہے ہوا ور بچوں کوقید کرنے کا تھم کیوں وے رہے ہو؟ اس نے کہا، یہ سب مرتد ہیں ان کے ارتداد کی بہی سزا ہے۔

امام ابوصنیفہ رضی الذعنہ نے فر مایا ، ارتد اوتوا کی دین سے دوسر سے دین کے اختیار کرنے کا نام ہے ہے تم بتاؤوہ پہلے کس دین پر تنے اور اب کس دین بیس شامل ہوئے ہیں ، کیا اب وہ اپنے پہلے دین میں نہیں رہے؟ ضحاک نے کہا ، اپنے سوال کو پھر دہرائے۔ آپ نے فر مایا ، بیلوگ پہلے کس دین پر تنے جے چھوڑ کر اب دوسر سے دین کو اختیار کر رہے ہیں؟ ضحاک نے کہا ، واقعی بیر میری خلطی ہے ۔ اس نے کشکر کو تھم دیا کہ تمواری میانوں میں کر لواور کسی کو آل نہ کیا جائے ۔ بیتی امام اعظم رضی الذعنہ کی فر ہانت جس نے سارے کو فہ والوں کو آل ہونے سے بچالیا۔

07_ بيوى نه بولى توطلاق:

ایک مرتبدایام اعمش رض البنده نداوران کی بیوی کا آ وهی رات کے وقت جھڑا ہو میا تھا،

آپ نے اپنی بیوی کو برا بھلا کہا اور مرزئش کی۔ جواب میں ناراضکی کے طور پر انکی

بیوی نے ان سے بات کرنا چھوڑ دی۔ وہ گفتگو کرتے تو چپ رہتی اور کوئی جواب نہ

ویتی مبح ہوئی تو عورت کا رویہ وہی رہا۔امام اعمش رحداللہ نے غصہ میں کہا، اگر آج

رات ختم ہونے تک تم نے جھے سے بات نہ کی تو تہمیں طلاق ہے۔ وہ بھی بڑی ضدی

مارا دن بات نہ کی۔ رات ہوئی تو ان کی بیٹی نے کہا، ابا جان سے کوئی بات کرا

تاکہ یہ مصیبت ش جائے مگر اس نے پھر بھی بات نہ کی اور خاموش رہی۔اب امام

اعمش رمداللہ کو اپنی طلعی کا احساس ہوا اور وہ مغموم بھی ہوئے۔وقت گزرنے پران کی

یریشانی برهی کدانمی بیوی ون طلوع ہونے پر مطلقہ ہوجائے گی۔ای فکر میں خیال آیا، کیوں نہایی اس غلطی اور پریشانی کا حضرت امام اعظم منی اللہ عنہ سے ذکر کیا جائے۔ چنانجیدا مام اعظم منی امته عنه کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ سنا کر فر مایا ، اگر وہ صبح تک میرے ساتھ نہ بولی تو اسے طلاق ہوجائے گی۔وہ اس طریقہ ہے مجھے جھوڑ وینا جاھتی ہے۔ ہم ایک طویل عرصے سے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں اور صاحب اولاد ہیں، آپ ایساحل بتا کیں جس ہے معاملہ درست ہوجائے۔ آپ نے فرمایا، تسلی رکھیں آپ کا مسئلہ مل ہوجائے گا اور آپ مشکل سے نکل آئیں گے۔اللہ تعالی آسانی پیدا فرمائے گا۔ آپ نے ایک آ دمی کو بلایا اور اسے کہا کہم ان کے گھرکے یاس والی مسجد میں طلوع سحرے پہلے او ان دے آنا۔اس کے بعدامام اعمش رحماللہ گھر جلے محتے اور مؤون نے قبل از وقت اذان دے دی یعورت نے اذان من کر کہا ہشکر ہے،اس بدا خلاق محف سے جان مجھوٹی۔امام اعمش رحمدالندنے کہا،تم مجھ سے علیحدہ نہیں ہوئی ،ابھی مبع ہونے میں کافی ونت ہے۔ بیتو ایک حیلہ تھا جس سے تم بات كرنے يررضا مند ہوگئي ابتم ہے مير ارشتہ قائم رہےگا۔

08 - فيمتى چيز بھول گيا:

نٹان لگایا اور اے کھودنے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہیں سے اس شخص کی قیمتی چیز برآ مد ہوگئی۔

09۔ بھولی چیزیاد آنے کانسخہ:

ای طرح ایک مرتبه ایک شخص امام اعظم رض الذعنی خدمت میں حاضر ہواا ورعرض کی ،
میں نے بچھر قم ایک جگہ احتیاط ہے رکھ دی تھی۔ اب ججھے خت ضرورت ہے لیکن مجھے
یا دنہیں آ رہا کہ کس جگہ رکھی تھی۔ آ پ کوئی تدبیر فرمائے۔ آ پ نے فرمایا، تم آ ن اس ماری رات نماز پڑھی شروع کی تو تھوڑی ہی دیر بعدا ہے یا دس اری رات نماز پڑھو۔ اس نے جا کرنماز پڑھنی شروع کی تو تھوڑی ہی دیر بعدا سے یا دس اس کے قلال جگہ رقم رکھی تھی۔ چنانچھ اس نے رقم نکال لی۔ اسلام دن امام اعظم رضی الله عدری خدمت میں آیا اور عرض کی ، حضور! آپ کی تدبیر سے مجھے رقم مل گئی۔ آپ نے فرمایا، شیطان کو یہ کب گوارا تھا کہتم ساری رات نماز پڑھواس لیے اس نے جلد یا دولایا لیکن تمہارے لیے مناسب یہی تھا کہتم رب تعالی کے شکر ہے میں ساری رات نماز سرھے ۔
دلایا لیکن تمہارے لیے مناسب یہی تھا کہتم رب تعالی کے شکر ہے میں ساری رات نماز سرھتے ۔

10- انڈانہ کھانے کی شم:

آپ کی خدمت میں بیستانہ پڑت کیا گیا کہ ایک شخص نے بیشم کھائی تھی کہ وہ بھی انڈانہ کھائے گا۔ پھرایک دن اس نے بیشم کھالی کہ فلان شخص کی جیب میں جو چیز ہے وہ ضرور کھائے گا۔ پھرایک دن اس نے بیشم کھالی کہ فلان شخص کی جیب میں ہے انڈا نکلا، اب وہ اپنی تشم کیسے پوری کھائے گا پھر جب دیکھا تو اس شخص کی جیب میں ہے انڈا نکلا، اب وہ اپنی تشم کیسے پوری کر ہے۔ اس پرایام اعظم نے فر مایا، اسے جا ہے کہ وہ انڈا مرغی کے نیچے رکھ وے اور جب چوز ہنگل آئے تو اے پکا کر کھالے۔ اسکی تشم بیس ٹونے گی۔

11 - چور پکڑا گیا:

ا ما ماعظم منی الله مند کے ایک پڑوی کا پالتومور چوری ہوگیا تو اس نے آپ ہے شکایت کی اور اس سلسلے میں مدو کی درخواست بھی کی۔اسے محلے ہی کے سی محض پر شبہ تھا۔

آپ نے فرمایا، تم خاموش رہو، میں کوئی تدبیر کرتا ہوں۔ آپ میج کو سجد تشریف لے گئے اور فرمایا، اس شخص کو شرم نہیں آئی جوا ہے پڑوی کا مور چرا کر پھر نماز پڑھنے آتا ہے حالا نکہ اس کے سرمیں اس مور کا پر لگا ہوا ہوتا ہے۔ یہ سنتے ہی ایک شخص اپنا سرصاف کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا، اے بھائی! اس شخص کا موراس کو والیس کروو، چنانچہ اس نے وہ موروالیس کردیا۔

12-ايك درجم كي تقسيم:

حفرت عبداللہ بن مبارک رمراللہ نے ابن شرمہ رمراللہ سے دریافت کیا ،ایک شخص کے پاس کسی کا ایک درہم اور دوسر فے فض کے دو درہم عقے۔ان تین درہموں میں سے دو درہم اس سے گم ہو گئے۔اب اس ایک درہم کا کیا کیا جائے؟ انہوں نے کہا،اس درہم کو دونوں میں مساوی طور پر نصف نصف تقسیم کردیا جائے۔ابن مبارک نے بھر یہ مسئلہ امام اعظم رض اللہ عند کی خدمت میں چش کیا۔

آپ نے فر مایا، ابن شہر مدکا بواب درست نہیں کیونکہ تین درہم جب کیجا کردیے گئے تو دونوں افراد کی شراکت ہوگئی۔ اب ضائع ہونے والے درہم دونوں کے ہیں لیعن ایک کا دونہائی حصہ ضائع ہوا اور دوسرے کا ایک تہائی حصہ ضائع ہوا۔ پس باتی رہنے والے ایک درہم کے تین حصے کردیے جا کیں، دونہائی دودرہم والے کو دیے جا کیں اورا کی۔ تہائی ایک درہم والے کو دیے جا کیں اورا کی۔ تہائی ایک درہم والے کو دیے جا کیں اورا کی۔ تہائی ایک درہم والے کو دیا جائے۔

13 - كعبد كيموتوبيدعا ماتكو:

صدیث شریف میں آیا ہے کہ کعبۃ انلہ پر جب بہلی نظر پڑے تو جو وعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ اس موقع پر ہر شخص متر دو ہوتا ہے کہ کون کی دعا مانگے اور کس دعا کو دسری دعا وک پر فرقیت دے۔ سیدنا امام اعظم رضی اللہ عند نے اپنی ہے شال ذہانت سے اس مسئلہ کا بھی نہایت شا ندار حل بتایا ہے۔ جب امام اعظم رضی اللہ عند بہلی بار بیت اللہ شریف کی حاضری کے لیے گئے اور آپ کے پہلی نظر کعبہ شریف پر پڑی تو آپ نے یہ شریف کی حاضری کے لیے گئے اور آپ کی پہلی نظر کعبہ شریف پر پڑی تو آپ نے یہ

ہونے کے متعلق کوئی پیغام و یا تو ان تمام صور تو ل جی تہمیں طلاق۔ ان کی بیوی جیران
رہ گئی کہ انہوں نے کیا کہ د یا ہے۔ وہ سو چنے گئی کہ اب کیا کیا جائے۔ اسے کی نے
مشورہ دیا کہ اس مشکل مصرف امام اعظم رضی اللہ عند بی نکال سکتے ہیں تم ان کے پاس
جا کر سارا وا قعہ بیان کرو۔ چنا نچہ وہ ان کے پاس آگئی اور تمام واقعہ سنایا۔
جا کر سارا وا قعہ بیان کرو۔ چنا نچہ وہ ان کے پاس آگئی اور تمام واقعہ سنایا۔
آپ نے فرمایا کہ اس میں کیا مشکل ہے اس کا حل تو بہت ہی آسان ہے ہے تم رات
کے وقت ان کے ازار بند کے ساتھ آئے گئا خالی تھیلا با ندھ دینا وہ خود ہی محسوں کریں
گئی کہ آٹا ختم ہوگیا ہے۔ چنا نچہ سے کے اندھیرے ہیں جب وہ شلوار پہننے لگے تو
انہیں ازار بند کے ساتھ کچھ چیز لپٹی ہوئی محسوس ہوئی جب دیکھا تو وہ آئے کا خالی تھیلا
ترکیب امام اعظم رض اند منے علاوہ کی اور کونہیں سو جھ عتی ۔ جب تک وہ زندہ ہے
ترکیب امام اعظم رض اند منے علاوہ کی اور کونہیں سو جھ عتی ۔ جب تک وہ زندہ ہے
ہمیں شرمندہ کرتا رہے گا۔

19 - قاضى صاحب كى جيفلطيال:

کونہ کے قاضی ابن انی کیلی رحد الله ایک دن عدالت سے فارغ ہوکر کہیں جارہے تھے
کہ راستے میں انہوں نے دیکھا کہ ایک پاگل عورت کی شخص سے جھڑ رہی ہے اور
گفتگو کے دوران اس نے اس شخص کو'' اے زانی اور زانیہ کے بیٹے'' کہد دیا۔ قاضی
صاحب نے اس عورت کو گرفتار کرنے کا تھم دیا اور پھر جلس قضامیں واپس آ کرتھم دیا
کہ اس عورت کو مسجد میں کھڑی کر کے درے لگا کمیں اور دو صدیں ماریں ۔ یہ بات
جب امام اعظم رضی اللہ عند تک پیچی تو آپ نے فرمایا ، ابن انی لیلی نے اسپے فتو کی میں کی
غلطیاں کی جیں۔

وہ جلس قضا ہے اٹھ کر داہی آئے اور دوبارہ عدالت لگائی بہ آئین عدالت کے فاری ہے۔ فاری کی مال عدالت کے فاری کی مال ہاہے کوگالیوں پرحدیں جاری کیس حالانکہ مدمی وہ فض

نہیں بکہ اس کے والدین ہونے جاہیے تھے۔ ایک ساتھ دو حدیں نافذ ک گئیں حالانکہ ایک ساتھ دوحدیں نافذ کی گئی سکتیں حالانکہ ایک ساتھ دوحدیں نافذ نہیں ہو سکتیں۔ عورت کو کھڑا کر کے حد تا نافز نہیں کی جاسکتی۔ پاگل عورت پر حد قائم نہیں کی جاسکتی ۔ پاگل عورت پر حد قائم نہیں کی جاسکتی ہے کیونکہ دو مرفوع العقل اور مرفوع العلم ہوتی ہے۔ مجد میں حد قائم کی حالانکہ مجد میں حد قائم نہیں کی جاسکتی علی بن عیسی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام اعظم منی اللہ عندکی فقہی بصیرت ہے ہم جران رہ گئے۔

20_ بيويال تبريل موكنين:

کوفہ میں ایک امیر شخص نے بردی دھوم دھام سے اپنی دو بیٹیوں کا دو سکے بھائیوں سے • فکاح کیا۔ راف کونلطی سے دہنیں بدل گئیں لین ایک بھائی کی منکوحہ دوسرے کے یاس اور دوسرے کی منکوحہ پہلے سے یاس چلی می ۔ دونوں نے شب باشی کی مسیح ہوئی تو پیراز فاش ہوا اور ہرا کیک کوسخت پریشانی ہوئی۔ولیمہ کی دعوت میں ا کا برعلماء مدعو تنے۔میز بان نے بیمسئلہ علماء کی خدمت میں پیش کیا۔حضرت سفیان توری رمہ اللہ نے کہا، ' ہر شخص نے جس سے وطی کی ہےا ہے میر دے اور پھراپی زوجہ والیس لے اور دوسری مرتبدات مبردے۔اس سے النے نکاح میں کھ فرق نبیں آیا''۔امام مسعر بن كدام رحمه الذوامام عظم منى الله عنه كي طرف متوجه بوئ اوراس مسئله كاحل يوجها-ہ بے ان دونوں بھائیوں کوجن کا نکاح ہوا تھا علیحدہ علیحدہ بلایا اوران ہے ہو جھا كدرات جولز كى تمبار ب ساتھ ربى ،اگر و بى تمبار ب نكاح ميں رہے تو كيا تمبيں بيند ے؟ ہرایک نے کہا، ہاں مجھے پیند ہے۔ تو آپ نے فرمایا،تم دونوں اپنی اپنی بیوی کو لعنی جس ہے تہارا نکاح ہوا، اے طلاق ویدو اور پھرجس سے وطی کی ہے اس سے نکاح کرلو۔شرعاً مسئلہ کا وہ حل مجی تھیک تھا جوسفیان توری رمداللہ نے بتایا مکراس سے کئی خرابیاں پیدا ہوتمیں۔ایک تو دل میں اس ہے تعلق برقر ارر ہتا جس سے وطی کی اور دوم

یہ بات غیرت وحمیت کے خلاف ہوتی اور اسطرح از دواجی رشتہ متحکم بنیاد پر قائم نہ ہوتا۔امام اعظم نے مصلحت وحکمت پر بنی حل بتایا جس سے لوگ عش عش کراً مقے۔ امام مسعر رحراللہ نے اٹھ کرامام اعظم کی بیشانی چوم کی اور فرمایا،" لوگو! مجھے اس مخص کی محبت میں ملامت کرتے ہو مگر آج اس شخص نے مجھے اور سفیان توری رجم اللہ کو بھی مطمئن کردیا ہے،اللہ اسے خوش رکھے"۔

امام اعظم كي حاضر جواني:

علامہ ذہبی شافعی، امام اعظم ابوصنیفہ رضی اللہ عند کی ذبانت کے متعلق فرماتے ہیں، کان من اللہ کیا ، امام من اللہ کیا ، بنی آدم یعنی ' اولا و آدم میں جولوگ نہایت عظمند گذرے ہیں، امام اعظم انہیں میں سے ایک ذہبین ترین من سنے' ۔

سمی حاسد کی سازش کواپی عقل و دانش سے ناکام بنا دینایا فوری طور برسی معامله کی تهدیک سازش کواپی عقل و دانش سے ناکام بنا دینا یا اپی حاضر جوالی ۔ سے سی کو ہدایت کا راسته دکھا دینا ، بیسب امام اعظم رضی الند عندای کی عقل و دانش کے جلو ہے ہیں ۔

سیدنا امام اعظم منی الله عند کی حاضر جوالی ہے متعلق چند دا تعات امام موفق بن احمد کی رحمه اللہ کی کتاب '' مناقب الا مام' اور امام ابن حجر کی رحمه اللہ کی کتاب '' الخیرات الحسان' سے پیش خدمہ یہ بن :-

21- حق معلوم موجائے تو مان لو:

امام ابو بوسف رمر الذفر ماتے ہیں کہ ایک دن امام اعظم منی الله عند اور ابن ابی کیلی رمد اللہ ایک جگہ ہیٹھے تھے، امام اعظم منی اللہ عند نے ایک مسئلہ ہیں ایک گفتگو شروع کی کہ ابن ابی کی گفتگو شروع کی کہ ابن ابی کیلی کومزید بات کرنے کی گئجائش نہلی ،گروہ اپنا کم کرمی میں کہتے رہے، میں اب نظر یے ہے رجوع نہیں کروں گا۔ آپ نے فرمایا، اگر اس مسئلے میں خطایا غلطی سامنے آئے تو بھی رجوع نہیں کرو گے؟ ابن ابی لیلی نے کہا، بیتو میں نے نہیں سامنے آئے تو بھی رجوع نہیں کرو گے؟ ابن ابی لیلی نے کہا، بیتو میں نے نہیں سامنے آئے کہا، بیتو میں نے نہیں

کہتا۔ پھر امام صاحب نے فر مایا، آپ اپی خلطی تسلیم کریں یانہ کریں گرمیں نے آپ کی غلطی واضح کر دی ہے۔ ابن الی لیل نے کہا، مجھے پھرسو چنے دو۔ امام اعظم رض الله عند فر مایا کرچق وصواب معلوم کر لینے کے بعد مزید سوچنے کی گنجائش نہیں رہتی۔ عند نے فر مایا کرچق وصواب معلوم کر لینے کے بعد مزید سوچنے کی گنجائش نہیں رہتی۔ 22۔ حق کی تغییل میں یو چھٹا کیوں؟

ابوالعباس طوی ،امام اعظم رضی الذہ نے کئی القین میں سے تھا۔امام بھی جائے تھے کہ اس کے خیالات کیا ہیں۔ ایک ون حضرت امام اعظم رضی اللہ عز عباس خلیفہ کے دربار میں بیٹے تھے اور بھی بیٹیارلوگ موجود تھے۔طوی نے کہا کہ آئ میں ابوضیفہ کوئی کرا دوں گا۔دہ امام اعظم رضی اللہ عز میں ابوضیفہ کوئی کرا دوں گا۔دہ امام اعظم رضی اللہ عز سے کی کوئیم دیے ہیں کہ دہ کی کوئی کرد ہے۔اور جمیس معلوم نہیں ہوتا کہ دہ واقعی مجرم ہے یا نہیں۔ ایک صورت میں ہمیں خلیفہ کا تھم ماننا چا ہے یا نہیں؟ امام اعظم رضی اللہ عند نے فرمایا، اس ابوالعباس !امیر الموشین حق کا تھم دیتے ہیں یا باطل کا ؟اس نے مجبوراً کہا، جن کا ۔ آپ ابوالعباس !امیر الموشین حق کا تھم دیتے ہیں یا باطل کا ؟اس نے مجبوراً کہا، جن کا ۔ آپ نے فرمایا، بیر جن کی تھیل میں یو چھٹا کیوں؟ طوی ،امام اعظم رضی اللہ میں کوجس جال میں بیانا چا در ہا تھا آپ کی حاضر جوائی سے خودای جال میں کھنس گیا۔

23- آ کے شاگردوں کی حاضر جوابی:

یکی بن سعیدر مداندگو نے کے قاضی تھے۔ کوفہ میں ان کا امام اعظم رضی اللہ عند کی طرح کا اڑ

قائم نہ ہو سکا تو کہا کرتے تھے، '' تعجب ہے کہ کوفہ والے امام ابو صنیفہ رضی اللہ عنہ کے

اشاروں پر کیوں حرکت کرتے ہیں؟''۔ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگر و بھیج جن

میں امام ڈفر اور امام ابو یوسف رصتہ اللہ علیم بھی تھے۔ انھوں نے قاضی صاحب سے

دریافت کیا کہ آپ کی رائے اس محفل کے بارے میں کیا ہے جودوا شخاص کا مشتر کہ غلام

ہواورا کی نے اے آزاد کردیا ہو۔ قاضی صاحب نے کہا، ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ اس

میں دوسرے شریک کونقصال دیا ہے جس کی صدید میں مانعت ہے۔

میں دوسرے شریک کونقصال دیا ہے جس کی صدید میں مانعت ہے۔

انھوں نے دریافت کیا، اگر دوسرا شریک آزاد کروے تو؟ قاضی صاحب نے کہا، یہ جائیں ہاڑے ہا۔ نے خودا پے قول کی مخالفت جائز ہا۔ نے خودا پے قول کی مخالفت کردی۔ کیونکہ جب ایک شریک نے آزاد کیا تو آ کچنز دیک اس کا آزاد کرنا ہیارتھا چنانچہ و دغلام ہی رہا۔ اب دوسرے نے اس کو بحالت غلامی آزاد کیا تو صرف اس کے جانچہ و دغلام ہی رہا۔ اب دوسرے نے اس کو بحالت غلامی آزاد کیا تو صرف اس کے آزاد کرنے ہے وہ کیونکر آزاد ہوسکتا ہے؟ قاضی صاحب بین کرخاموش ہوگئے۔

24۔ قبر میں کیا کہو گے؟

ایک ون عطاء بن ابی رہاح رض امند سے پاس لوگوں کا مجمع تھا اور وہاں امام اعظم رضی النہ عزیجی تشریف فر ما تھے۔ ایک شخص نے ایمان کے بارے میں گفتگو کا آغاز کیا۔ امام اعظم رضی النہ عنہ نے بچھے امید ہے کہ میں مومن ہوں اعظم رضی النہ عنہ نے کہ میں مومن ہوں ۔ (اُس دور میں بعض لوگ خود کو قطعی طور پر اور یقین ہے مومن نہیں کہتے تھے) ہوں ۔ (اُس دور میں بعض لوگ خود کو قطعی طور پر اور یقین ہے مومن نہیں کہتے تھے) آپ نے فر مایا ، اگر قبر میں منکر نکیر نے تمھار ہے ایمان کے بارے میں سوال کیا تو کیا و ہاں بھی یہی کہو گے؟ وہ مخص حیر ان ہوگیا کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے کس قدر آسان طریقے سے علمی مسئلہ کی کو دیا ہے۔

25_ خليفه كى بيعت مؤ ترتبيس:

ایک دن فلیفہ منصور عباس نے امام اعظم رض اللہ عنہ کو در بار میں بلایا ۔ منصور کا پرشل سکر یٹری رہے آ پ کا مخالف تھا اور آ بچونقصان پہنچا نے کے در پے رہتا تھا۔ اس نے منصور سے کہا، یہی وہ مخص ہے جو آ پ کے جدامجد (عبداللہ بن عباس رض الله عنہ) کی منصور سے کہا، یہی وہ مخص ہے جو آ پ کے جدامجد (عبداللہ بن عباس رض الله عنی الله عنی خالفت کرتا ہے۔ آ پ کے دادا فر ماتے ہیں کہ جب کوئی شخص تھا کر استثناء کر سے لیعنی ایک یا دودنوں کے بعد انشاء اللہ کہہ لے تو وہ تسم میں داخل سمجھا جائے گا اور تسم کا بوراکرنا ضروری نہ ہوگا، گر ابو صنیفہ کہتے ہیں کہ انشاء اللہ کا لفظ تسم کے ساتھ ہوتو قسم کا حصہ ہور درنی نہ ہوگا، گر ابو صنیفہ کہتے ہیں کہ انشاء اللہ کا لفظ تسم کے ساتھ ہوتو قسم کا حصہ ہور درنی نہ ہوگا، گر ابو صنیفہ کہتے ہیں کہ انشاء اللہ کا لفظ تسم کے ساتھ ہوتو قسم کا حصہ ہور درنی نہ ہوگا، گر ابو صنیفہ کہتے ہیں کہ انشاء اللہ کا لفظ تسم کے ساتھ ہوتو قسم کا حصہ ہورنہ بیکا رو بے اثر ہے۔

ا مام اعظم منى الله عند نے فرمایا ، امیر الموشین! رہے کا بیرخیال ہے کہ آپ کے تمام الشکر کی بیعت آپ کے ساتھ مؤ ٹرنہیں۔خلیفہ نے کہا، وہ کیے؟ آپ نے فرمایا،انکا خیال ہے کہ لوگ آپ کے ہاں بیعت کی قتم تو کھاتے ہیں گر بعد میں گھروں میں جاکر استناءكر ليت بن يعنى انتاء الله كهد ليت بيء الطرح ان كالتميس بالرجوجاتي ہیں اور ان پرشرعاً مچھ مؤ اخذہ نہیں رہتا۔ بین کرخلیفہ منصور ہنس پڑا اور رہتے ہے ي اللب موكر كينے لگائم امام ابوصنيفه كونه چھيڑا كرو، ان پرتمها را داؤنبيں چل سكتا۔ جب دونوں باہر آئے توریع کہنے لگاء آج تو آب میری جان ہی لے بیلے تھے۔امام اعظم ر منی الله مند نے فر مایا ، بیتو تمہاراارادہ تھا ، میں نے تو صرف مدا فعت کی ہے۔

26_ طلاق میں شک ہوتو:

ا کے شخص کواپی بیوی کی طلاق میں شک واقع ہوا تواس نے قاضی شریک رحمہ اللہ سے مسئله در بافت كيا - جواب ملاءأس كوطلاق دے كررجوع كرلو - بھراس فيان تورى رحمداللدے در بافت كيا تو انھوں نے فرما يا، بيكهددوكداكر ميں نے جھوكوطلاق دی ہے تو میں نے بچھ سے رجوع کیا ، اور پھرامام زُفر رحمہ اللہ سے دریافت کیا تو انھول نے کہا، جب تک شمصیں طلاق کا یعین نہ ہووہ تمماری بیوی ہے۔

امام اعظم رضی الله عند سے ان تینوں جوابات کے متعلق وریافت کیا حمیاتو آپ نے فرمایا، توری مفتسس ورع اورتفوی کی بات بتائی اورزفر نے تھیک فقد کی بات کہی اور شریک، توان کی مثال ایسے تھی کے جس سے کوئی پوچھے کہ جھے پیتائیں کہ میرے كيڑے برنجاست ہے يانبيں تؤوہ كہددے كەكيڑے برنجاست ہے آپ دھوليں۔

27_ایکرانسی ہے مکالمہ:

كونه مين أيك بوژ هما رانعني تماجو هروفت امام اعظم رضي الله مندكي ول آزاري اورطعن و تصنیع كرتا تھا۔ وہ "شيطان الطاق" كے نام سے مشہور تھا۔ بردا باتونی اور بات سے

بات نکالنے والا تھا۔ ایک دن اہام اعظم رض الشہ عظم الله علام میں داخل ہوئے اور بیرافضی وہاں پہنچ گیا اور کہنچ لگا، ابو صنیفہ! تمہمارے استاد فوت ہوگئے ہیں، شکرہ ہم نے اس مخص سے نجات پائی۔ (حضرت اہام حماد رض اللہ عذکو فوت ہوئے ایک ماہ گزراتھا) آپ نے فرمایا، ہمارے استاد تو فوت ہوتے رہیں گے گرتمہمار ااستاد ہمیشہ زندہ رہ گاکیونکہ اسے اللہ تعالی نے مِنَ الْمُنظر يُن کہہ کرمہلت دی ہے، وہ قیامت تک نہيں مرے گا۔ بیہ بات من کروہ شیطان جس عسل خانے میں اہام اعظم رض اللہ عن نہار ہے تھے، نگا ہوکر داخل ہوگیا۔ اہام صاحب نے آ تکھیں بند کرلیں۔ اس نے کہا ابوضیفہ! تھے، نگا ہوکر داخل ہوگیا۔ اہام صاحب نے آ تکھیں بند کرلیں۔ اس نے کہا ابوضیفہ! تھے، نگا ہوکر داخل ہوگیا۔ اہام صاحب نے آ تکھیں بند کرلیں۔ اس نے کہا ابوضیفہ! کوختم کر دیا ہے۔ پھرآ پ نے منہ پھیرلیا اور بیشعر پڑھا، کوختم کر دیا ہے۔ پھرآ پ نے منہ پھیرلیا اور بیشعر پڑھا، ترجہ: "میں شہیں تھیحت کرتا ہوں اور میری تھیحت میں حکمت و دانائی ہے۔ میں ایک ترجہ: "میں شہیں تھیحت کرتا ہوں اور میری تھیحت میں حکمت و دانائی ہے۔ میں ایک

ترجہ: ''میں تہمیں نصیحت کرتا ہوں اور میری نصیحت میں حکمت و دانائی ہے۔ میں الی کوئی بات نہیں کہوں گا جے۔ میں الی کوئی بات نہیں کہوں گا جس میں بڑائی ہو۔اے اللہ کے بندد! اپنے اللہ سے ڈروہ تمام میں نظے نہ آجایا کرو بلکہ کپڑا با ندھ کرآیا کرو''۔

28_قرأت خلف الامام يرمناظره:

موقف کوسلیم کرتے ہوئے جمت قائم کردی ہے۔ کہنے گئے، وہ کیے؟ آپ نے فرمایا، ''تم نے خودا پی طرف ہے ایک آ دمی فتخب کیا اور فیصلہ کیا کہ اس کی ہربات تہماری بات ہوگی، اس کی ہار جمیت تہماری ہار جمیت ہوگی، ہم بھی نماز کے دوران اپنا امام فتخب کرتے ہیں۔ اس کی قرائت ہماری قرائت ہوتی ہے، وہ بارگا: خداوندی میں ہم سب کی طرف ہے نمائندہ ہوتا ہے''۔ انہوں نے آ کی دلیل کوسلیم کیا اور اپنے موقف سے دستبردار ہوگئے۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ امام اعظم رضی اللہ عند نے جومسئلہ عقلی طور پر سمجھا یا وہ وراصل اس حدیث کی تشریح ہے،''جوا مام کے پیچھے نماز پڑھے توا مام کی قرائت ہی اسکی قرائت ہے۔'' جوا مام کے پیچھے نماز پڑھے توا مام کی قرائت ہی اسکی قرائت ہے۔'' ۔اس عنوان پر تفصیلی گفتگونماز حنفی کے عنوان کے تحت کی جائے گی۔ ہے'' ۔اس عنوان پر مین صحافی کون؟

حضرت امام اعظم منی الله مند کوف میں تشریف فرما تھے کہ ایک رافضی مسجد میں آگیا، جو
کو فے میں شیطان طاق (باتونی شیطان) کے نام سے مشہور تھا۔ اس نے آتے ہی

بوجھا! ابوصنیفہ! تمام لوگوں میں طاقتور ترین انسان کون ہے؟ آپ نے فرمایا، ہمارے
عقیدہ میں حضرت علی رشی اللہ عنداور تمہمارے عقیدہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عند - رافضی
نے کہا، یہ تو آپ نے النی بات کہددی -

ر غالب رہے۔ رافضی آپ کا جواب من کر ہما ایکارہ گیاا ورمسجدے کھسک گیا۔ 30۔ وہریوں کو وجو و خدا کا ثبوت دیا:

امام اعظم رضی اللہ عنہ کے زیانے میں جہاں خارجی، رافضی اور دوسرے بدعقیدہ اوگ موجود تھے۔ وہ جا ہتے تھے جب بھی موجعہ موجود تھے۔ وہ جا ہتے تھے جب بھی موجعہ ملے تو ایام اعظم رضی اللہ عنہ کوتل کر دیں۔ ایک دن آپ مجد میں اسکیے تشریف فرما تھے۔ اچا تک خارجیوں کا ایک گروہ اندرآ گیا اورآتے ہی آپ کے سامنے کمواروں اور جھریوں کی نمائش کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا، تھم جاؤی بہلے میرے ایک سوال کا جواب دو پھر جو جی میں آئے کر لینا۔ آپ نے فرمایا،

جھے ہتاؤ،اس کشتی کے متعلق تم کیا کہو گے جوسامان سے لدی ہوئی دریا میں چل رہی تھی،اس کشتی کوطوفانی ہواؤں اور موجوں نے گھیرلیا مگر وہ اس کے باوجودا پنے راست پرچلتی رہی حالانکہ اس کا کوئی ملاح یا چلانے والانہیں تھا۔اس پرایسا کوئی آ دمی بھی نہیں تھا جو کشتی کارخ بھیر کرطوفانوں کی ذو ہے کسی دوسری طرف لے جائے۔کیا تمہاری عقل پہتلیم کرتی ہے کہ اس کے باوجود کشتی طوفانوں کے درمیان سیدھی منزل کی طرف چلتی جائے۔ان سب نے کہا،عقل نہیں مانتی۔آ پ نے فرمایا، جب تمہاری عقل پہتلیم کرتی ہے۔ان سب نے کہا،عقل نہیں مانتی۔آ پ نے فرمایا، جب تمہاری عقل پہتلیم نہیں کرتی ہوئی کا کہا تھی تھی جائے۔ان سب نے کہا،عقل نہیں مانتی۔آ پ نے فرمایا، جب تمہاری عقل پہتلیم نہیں کرتی کہا گئی کا ناہ جس میں مختلف اقسام کے تغیر ات اور طوفان راستہ خور نہیں بنا سکتی تو آئی ہوگی کا ناہ جس میں مختلف اقسام کے تغیر ات اور طوفان میں، وہ کسی چلانے والے کے بغیر کی کا ناہ جس میں مختلف اقسام کے تغیر ات اور طوفان

آپی بات س کرد ہر ہے جوآپ کوئل کرنے آئے تھے، لا جواب ہو گئے اور انہوں انہوں سے اپنی بات س کرد ہر ہے جوآپ کوئل کرنے آپ کے سامنے اپنی علمی کا عتراف کرتے ہوئے آپ کے سامنے اپنی عقائد سے تو ہے کرلی۔ 31۔ خارجیوں کی تو ہے:

اك ونت آيا كه فارجيول في كوف بر قبضه كرليا-ان ك أيك وست في سب س

پہلے امام اعظم رض اند عد کو گرفتار کرلیا۔ ان کا مقصد بیتھا کہ آپ کوفد کے امام الائمہ
ہیں۔ اگر آپ قابو آگئے تو کی دوسر ہے کو کمی مزاحت کی جرائت ند ہوگ ۔ فارجیوں کا
ایک عقیدہ بیتھا کہ جوان کے عقیدہ پر یقین نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں رہتا۔ انہوں نے
کہا، تم کفر سے تو ہر کرو۔ آپ نے فرمایا، ہیں ہرفتم کے کفر سے تو ہر کرتا ہوں۔ انہوں
نے آپ کو چھوڑ دیا۔ بعد میں چندلوگوں نے کہا، امام اعظم تمہیں جُل دے کر چھوٹ
گئے وہ تو تہہیں کا فرسیجھے ہیں اور انہوں نے تمہادے کفرسے تو ہدک ہے۔
فارجیوں نے آپ کو گھر سے پھر گرفتار کرلیا اور پوچھا، آپ نے تو ان عقا کدسے تو ہدک
ہونے ہیں۔ آپ نے ان سے پوچھا، بیات تم نے لوگوں کے ہمڑکا نے پر
ہیں۔ آپ نے فرمایا، اللہ تعالی تو ان بعض المطنی انہ فرما تا ہے یعنی بعض گمان گناہ
ہوتے ہیں۔ تم نے تو گناہ کیا ہے کہ بھی پر بدگمانی کی اور تمہارا عقیدہ ہے کہ ہرگناہ کفر
ہوتے ہیں۔ تم نے تو گناہ کیا ہے کہ بھی پر بدگمانی کی اور تمہارا عقیدہ ہے کہ ہرگناہ کفر

ہ ارجیوں کے سردار نے کہا،ا ہے شیخ آپ سی کے کہدرہے ہیں ہم کفر سے توبہ کرتے ہیں عمر آپ بھی کفر سے تو بہ کریں۔آپ نے اعلان کیا، میں ہر کفر سے تو بہ کرتا ہوں۔ اس پرخوار ج نے آپ کو پھر چیوڑ دیا۔

آپ کے دوسری بارتو بہ کرنے پر خارجی سمجھے کہ آپ نے اپنے کفرید عقیدہ سے تو بہ کا اعلان کیا ہے حالانکہ آپ نے تو دوبارہ بھی اُنہی کے کفرید عقائد سے تو بہ فرمائی تھی۔ 32۔ خصی کے تین سوال:

ابوجعفر منصور عہائ خلیفہ کا ایک خادم امام اعظم منی اللہ منہ ہے بغض اور کیبنہ رکھتا تھا اور جہاں بیٹھتا آپ کے خلاف منعقلو کرتا۔ خلیفہ کے منع کرنے پر بھی وہ باز ندآ با۔ ایک دن اس نے منعور ہے کہا کہ بیس آپ کے سامنے امام اعظم بنی اللہ منہ ہے تمن سوال

کرناچاہتاہوں اگرانہوں نے سیح جواب دے دیے تو آئندہ اکلی برائی نہیں کروں گا۔
منصور نے امام صاحب کو بلایا اور خادم کو کہا کہ سوال کرو۔ پہلا سوال میرتھا کہ دنیا کا
درمیان (محور) کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا، وہ جگہ بہی ہے جہاں تو بیٹھا ہوا ہے۔ اس
نے دوسرا سوال کیا، و نیا میں سرول والی مخلوق زیادہ ہے یا پاؤں والی؟ آپ نے فرمایا،
سروں والی مخلوق زیادہ ہے۔ تیسرا سوال میرکیا کہ اس کا نتات پرمردزیادہ ہیں یا عورتیں؟
آپ نے فرمایا، دونوں زیادہ ہیں مگرتم بناؤ کہتم مرد ہویا عورت؟ تم کس جنس سے تعلق
ر کھتے ہو؟ کیونکہ فسی (نامرد) بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ میں کروہ خادم مبہوت ہوکر
ر گیا (کیونکہ اس کا فسی ہونا لوگوں کومعلوم نہ تھا)۔

33_سياه بال چن لو:

علی بن عاصم رمی الدفر ماتے ہیں کہ میں امام اعظم رضی الدعدی خدمت میں حاضر ہوا اس وفت ایک تجام آپ کی تجامت بنار ہا تھا۔ آپ نے فرمایا ، سفید بال چن لے ۔ حجام نے کہا کہ آپ ایسانہ کریں کیونکہ جہاں سے سفید بال چنے جائے ہیں وہاں کی اور سفید بال اگ آتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، اچھا پھر سیاہ بال چن کے سات کہ سیاہ بالوں کا غلبہ ہوجائے اور سفید ختم ہوجا کمیں۔ یہ بات اگر چدمزاحیتی ۔ مگر جب قاضی شریک مردانہ کو یہ لطیفہ سنایا گیا تو انہوں نے بنس کرفر مایا، امام ابوصنیفہ رضی الذمنے نے تو جہام کو بھی اسے قباس سے لاجواب کرویا۔

ا مام اعظم كاعلمي تبحر:

ام اعظم من الله عنظم کا ایک بہت بڑا خزانہ تھے۔مشکل اور پیچیدہ مسائل میں آپ کا ذبن اس تیزی کے ساتھ سیجے تیجہ تک پہنچ جاتا کہ دوسر بوگ جیران رہ جاتے بلکہ حقیقت یہ بے کہ جومسائل کسی سے طرفہیں ہو سکتے ،وہ آپ نہایت آسانی سے طرفر ما کرتے۔ آپ مناظر سے اور میا بیٹے میں اپنے مدمقابل پر جھا جاتے اور اسے ویا کرتے۔ آپ مناظر سے اور میاجے میں اپنے مدمقابل پر جھا جاتے اور اسے

لاجواب كردية تقے-

علامہ موفق کی رمہ اللہ لکھتے ہیں، امام اعظم رضی اللہ عند اگر چہ دین کے مسائل حل کرنے علامہ موفق کی رمہ اللہ لکھتے ہیں، امام اعظم رضی اللہ عند کے مسائل حل کرنے میں علماء وقت کے سروار تھے گر بعض نکات اور بعض مشکل سوالات کے فوری اور فی البدیم یہ جواب دے کرانہوں نے ذبانت کے جھنڈے گاڑ دیئے۔

زیل میں امام موفق بن احمد کی رحداللہ کی کمآب' مناقب الامام' اورامام ابن حجر کی رحداللہ کی کمآب' الخیرات الحسان' سے چند واقعات تحریر کیے جارہے ہیں جن سے سیدنا امام اعظم منی اللہ عنہ کے علمی تبحر کا ہاکا سااندازہ کیا جاسکتا ہے:-

34_ يمون ہے يا كافر:

سیدناا مام اعظم رضی اللہ منے سے سی نے پوچھا، ایک شخص کہتا ہے کہ جھے جنت کی کوئی
سیدناا مام اعظم رضی اللہ سے نہیں ڈرتا، مجھے دوزخ کی کوئی پروانہیں، مردار کھا تا ہوں، نماز
میں رکوع وجود نہیں کرتا۔ میں اس چیز کی گوائی دیتا ہوں جسے میں نے آج تک نہیں
دیکھا۔ میں جن سے نفرت کرتا ہوں اور فتنے سے محبت کرتا ہوں۔
دیکھا۔ میں جن سے نفرت کرتا ہوں اور فتنے سے محبت کرتا ہوں۔

آپ نے اپنے شاگر دوں کی طرف دیکھااور متوجہ ہوکر فرمایا، اس شخص کی ان ہاتوں کا کیا جواب ہے؟ بعض شاگر دوں نے کہا، ایساشخص تو کا فرہو گیا، بعض خاموش رہے۔ آپ نے اس گفتگو کو اس انداز میں سلجھایا اور فرمایا،

اب ہے استوال مرازی ملائدی ذات کی امیدر کھتا ہے۔ جنت سے اللہ کی ذات کی امیدر کھتا ہے۔ جنت سے اللہ کی میت اور امید برو در کر ہے۔

ب اور بخود کے نماز اور اکرتا وہ مردار کھا تا ہے بین مچھلی ذکے کیے بغیر کھا تا ہے اور بغیر رکوع اور بجود کے نماز اداکرتا ہے بینی نماز جنازہ۔

وہ بلادیکھے کوائی دیتا ہے، اس نے اللہ کوئیں دیکھا تکراس کی ذات کی گوائی دیتا ہے۔ یہ اس تیامت کی بھی گوائی دیتا ہے جسے اس نے نہیں دیکھا۔

وہ حق نے نفرت کرتا ہے، موت حق ہے اور وہ موت سے نفرت کرتا ہے۔
وہ فتنے سے محبت کرتا ہے، لیعنی اسے اپنی اولا دسے محبت ہے جوا کیک نتنہ ہے۔
امام اعظم ابو خنیفہ رضی اللہ عنہ کی با تیس کن کروہ مخطس اٹھا اور آ پ کے مرکو چو ما اور کہا،
د میں گوائی ویتا ہوں کہ بیشک آ پ علم کے سمندر میں ، ذبانت کے دریا ہیں۔ میں
آ پ سے متعلق جو خیالات رکھتا تھا، ان سے تو بہ کرتا ہوں'۔

35_حضرت قاده سے نداکرہ:

حضرت آنادہ رمن اللہ عند کوفہ میں آئے تو لوگوں کو جمع کیا اور درس کی ایک مجلس منعقد گ۔
عظیم جمع ہوگیا۔ امام اعظم رمنی اللہ عنہ و ہاں تشریف لے آئے۔ قادہ رمنی اللہ عنہ الم عظم جمع ہوگیا۔ امام اعظم رمنی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور فر مایا،
کہا، جمع سے فقہ کا کوئی سوال پوچھیں۔ امام اعظم رمنی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور فر مایا،
اے ابوالخطاب! جو خص سفر پر جائے اور پھراسکی کوئی خبر نہ طے اسکی جود کے بارے
میں آپ کی کیارائے ہے؟ انہوں نے کہا، وہ عورت چارسال تک انظار کر اوراس
میں آپ کی کیارائے ہے؟ انہوں نے کہا، وہ عورت چارسال تک انظار کر اوراس
کا شوہروالی آجائے تو بہتر ور نہ عدت گزار کرکسی دوسرے مرد سے نکاح کر لے۔
آپ نے بوچھا، اگر اسکا خاد ثد چارسال کے بعد آجائے اور اپنی بیوی کو کہے، اے
زانی تو نے کیوں نکاح کرلیا جب کہ میں ابھی زندہ ہوں؟ پھر اس کا دوسرا شوہر کھڑا
ہوکر کہے کہا ہے زانی تو نے کیوں نکاح کیا جبکہ تیرا شوہر سامنے کھڑا ہے؟ بتا ہے بیہ
عورت کیا کرے گی اور کس کی منکوحہ تھہرے گی اور اس کے ساتھ کون لعان کرے گا؟
قردہ زمنی اللہ عذیہ کہا، کیا ہے صورت پیش بھی آئی ہے؟ آپ نے فرمایا، نہیں لیکن علاء کو

بین کر قنادہ رہی اللہ عند نے فر مایا، ان مسائل کو چھوڑ واور مجھ سے قر آن کریم کی کسی آیت کی تفلیر سے متعلق سوال کرو۔ آپ بھر کھڑ ہے ہوئے اور کہا، اللہ تعالی فر ما تا ہے:
قال الذی عندہ علم من الکتاب انا الیک به قبل ان یو تند الیک طرفک

"اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کاعلم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کردوں گا
ایک بل مار نے سے بہلے" ۔ اس آیت میں کون شخص مراد ہے؟ قنا وہ رضی الشعند نے کہا،
آصف بن برخیا جواسم اعظم جانتے تھے۔ امام اعظم رضی الشعند نے پوچھا، کیا سلیمان علیہ اللم اسم اعظم جانتے تھے؟ فرمایا نہیں ۔ آپ نے فرمایا، کیا ایک نبی کے دربار میں ان کا امتی ان سے بڑھ کر کتاب کاعلم رکھتا تھا؟ بین کر قنا دہ رضی الشعند نا راض ہو گئے اور کہا، مجھ سے علم کلام کے بارے میں سوال کریں۔

آپ نے پھر کھڑ ہے ہو کر کہا، کیا آپ موس بیں؟ انہوں نے فرمایا، انشاء اللہ، میں موس ہوں۔ (اکثر محد ثین احتیاط کے طور پراپنے آپ کو قطعی موس نہیں کہتے ہتے)
آپ نے بوجھا، آپ نے بی قید کیوں لگائی؟ (کدایمان تو یقین کا نام ہے) انہوں نے جواب میں فرمایا، حضرت ابراہیم علیہ اللام نے فرمایا تھا: والذی اطمع ان یعفولی خطیئتی یوم الدین ۔''جھ کو امید ہے کہ خدا قیامت کے دن میرے کناہوں کو معاف فرمادےگا''۔

امام اعظم رضی الله عند نے فرمایا، جب الله تعالی نے ابراہیم علیہ اللام سے فرمایا تھا، اولم تؤ من نے کہا تھا۔ تو انہوں نے جواب میں بالی کہا تھا یعنی تؤ من نے کہا تھا یعنی ہالی کہا تھا یعنی ہاں میں مومن ہول ۔ آ ب نے حضرت ابراھیم علیہ السلام کے اس قول کی تقلید کیوں نہ کی ؟ قادہ رضی الله عنداس بات پر لا جواب ہو گئے اور مجلس چھوڑ کرا ہے گھر چلے گئے۔

36۔ خارجیوں سے طویل مناظرہ: دونہ میں مناسف استان کی میں میں انگرامی ایم اعظم منی مائٹرون کے علم

حضرت جماد رضی الله عند فرماتے ہیں کہ میرے والد گرامی امام اعظم رضی الله منہ کے علمی ادراک کی خبر جب خوارج کو پنجی افرائیس بیمعلوم ہوا کہ آپ نستی کی اوجہ سے اہل قبلہ پر کفر کا فتو کی نہیں ویتے تو ان کے ستر آ دمی ایک وفد کی صورت میں آپ کے پاس پر کفر کا فتو کی نہیں ویتے تو ان کے ستر آ دمی ایک وفد کی صورت میں آپ کے پاس جنسے کی آ ئے ۔اس وقت آپ کے پاس جنسے کی اس وقت آپ کے پاس جنسے کی

کوئی مخیائش نہیں تھی۔انہوں نے چلا کر کہا،حضرت ہم ایک ملت پر ہیں ،آب اپنے لوگوں کوئہیں کہ وہ ہمیں ملاقات کے لیے قریب آنے کاموقع دیں۔

جب بیلوگ امام اعظم منی الله عند کے قریب پہنچے تو سب نے میانوں سے تلواری نکال لیں اور کہا ہم اس امت کے دشمن ہو ہم اس امت کے شیطان ہو۔ ہمارے نزد کیسسر آ دمیوں کے قل کرنے سے تم جیسے تنہاشخص کوئل کردیٹا بہتر ہے لیکن ہم قل کرتے وقت ظلم نہیں کریں گے۔

اہام اعظم من الذعنے فرمایا کرتم مجھے انصاف دینا چاہے ہو؟ اگریہ بات درست ہے تو پہلے اپی تکواری میں کرلو۔ وہ کہنے گئے ،ہم انہیں میانوں میں کیوں کرلیں ہم تو انہیں آ پ کے خون سے رنگین کرنے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا، چلوتم ابنا سوال کرو۔ وہ کہنے گئے ،مجد کے دروازے پر دو جنازے آئے ہیں، ایک ایسا مخص ہے جس نے شراب کے نشے میں دھت ہوکر جان دی۔ دوسری ایک عورت کی لاش ہے جس نے شراب کے نشے میں دھت ہوکر جان دی۔ دوسری ایک عورت کی لاش ہے جس نے زنا کروایا اور اس کے بیٹ میں حرام کی اولا دے اس نے شرمساری سے بہتے کے لئے خودکش کر کی۔ کیا آپ ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے؟

آپ نے پوچھا، کیا وہ دونوں مرنے والے یہودی تھے؟ کہا، ہیں۔فرمایا، کیا وہ نصرانی تھے؟ کہا، ہیں۔فرمایا، کیا وہ جوی تھے؟ کہا، ہیں۔فرمایا، نو وہ کس دین اور کس ندہب پرتھے؟ کہا، ہیں۔فرمایا، نو وہ کس دین اور کس ندہب پرتھے؟ کہا، ہیں دیتے ہوکہ اللہ کے سواکوئی معبود ہیں۔ حضرت محمد اللہ کے ہائد کے ہندے اور رسول ہیں۔

امام اعظم نے فرمایا بتم خودگوائی دے رہے ہوکہ وہ ملتِ اسلام پر تھے ،اب یہ بتاؤکہ ان کا ایمان تہائی تھا یا چوتھائی یا یا نچوال حصہ تھا؟ وہ کہنے گئے ،ایمان کی کوئی مقدار نہیں ہوتی ۔ آپ نے فرمایا ، عجیب بات ہے جب تم خود ،ی اقراری ہوکہ وہ مومن تھے پھر پوچھتے ہوکہ ان کی نماز پڑھی جائے یا نہیں ۔انہوں نے جھینے کرکہا ،ہمارا سوال یہ ہے

که وه جنتی میں یا دوزخی؟

آپ نے فرمایا، جبتم الحکے مومن ہونے کے اقرار کے بعد بھی سوالات کرنے سے
بازنہیں آتے تو سنو، بیں ان کے بارے بیں وہی کہوں گا جوابرا ہیم علیاللام نے اس
قوم کے بارے بیں کہا تھا جو جرم میں ان سے بڑھ کرتھی۔

فمن تبعني فانه مني ومن عصاني فانك غفور رحيم -

'' نوجس نے میراساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہانہ مانا تو بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے''۔ (ابراهیم:۳۶) کنزالا بمان)

بربان کے بارے میں مجھے یہی کہناہے جوحضرت عیسیٰ علیانسلام نے اس قوم کے متعلق کہا تھا جوان سے جرم میں بڑھ کرتھے۔

ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم - وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم و و الربي المربي المربي

میں ان سے حضرت نوح علیہ السلام کے فرمان کے مطابق سلوک کروں گا۔ آپ نے فرمایا تھا، ''کافر بولے، کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں اور تمہارے ساتھ کمینے ہوئے ہیں؟ فرمایا، مجھے کیا خبرا کے کام کیا ہیں، ان کا حساب تو میرے رب ہی پر ہا اگر متمہیں ہم جھے ہو، اور میں مسلمانوں کو دور کرنے والانہیں، میں تو نہیں گرصاف ڈرسنانے والا''۔ (الشعراء: ۱۱۱۱ تا ۱۱۵)

اہام اعظم ابوطنیفہ رضی اللہ عند کے ان زیر دست والکل کے سامنے خوارج نے ہتھیا رو اللہ درخیالات فاسدہ دینے اور اس مجلس میں اعلان کیا کہ آج ہم ان تمام نظریات باطلہ اور خیالات فاسدہ سے بزاری کا اعلان کرتے ہیں جس پر اب تک ہم عمل پیرا تھے اور ہم آپ کے نظریات کی روشنی میں دین اسلام کو افقیا رکرتے ہیں۔

پس جب خوارج کابیدوفد و ہاں ہے روانہ ہوا توا بے خیالات سے تو برکر کے روانہ ہوا اور انہوں نے اہلسنت و جماعت کے عقائدا ختیار کر لیے۔

37_امام اوزاعی سے گفتگو:

امام اوزائی اورامام اعظم رضی اند عنها کی مکت معظمہ میں طاقات ہوئی۔امام اوزائی نے امام اوزائی نے امام اوزائی است ہوئے اور رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے امام اعظم سے کہا ،کیا بات ہے کہ آپ لوگ رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اعظم نے فرمایا کہ اس بارے میں رسول اللہ عظیم نے فرمایا کہ اس بارے میں رسول اللہ علیج سے کوئی سیح روایت نہیں۔امام اوزائی نے کہا ،کیسے نہیں حالا نکہ مجھ سے زہری نے حدیث بیان کی وہ سالم سے ،سالم اپنے والد ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیج جب نماز شروع کرتے ، جب رکوع میں جاتے اور جب رکوع سے اعظم تو رفع یہ ین کیا کرتے ہیں کہ اعظم تو رفع یہ ین کیا کرتے ہیں۔

اس کے جواب میں امام اعظم رضی اند عدنے فر مایا، ہم سے حماد نے حدیث بیان کی ، وہ
ابراہیم نخفی ہے وہ علقہ ہے وہ عبراللہ بن مسعود ہے روایت کرتے ہیں کہ نبی کر پیم سیالیہ
صرف افتتاح نماز کے وقت رفع پرین کرتے ہیں، اس کے بعد پیم نہیں کرتے ہیں۔
اس پرامام اوزا کی نے کہا کہ میں عن الزھوی عن سالم عن ابیه ۔ صدیث بیان
کرتا ہوں اور آپ کہتے ہیں حدثنی حماد عن ابو اهیم عن علقمہ ۔
امام اعظم نے فرمایا، جماد، زہری ہے افقہ ہیں اور ابراهیم ، سالم سے افقہ ہیں اور علقمہ فقہ میں ابن عمر ہے کم نہیں اگر چو صحافی ہونے کی وجہ سے علقمہ سے افقہ ہیں اور علقمہ حضرت عبداللہ ابن سعود کی فقہ میں برتری سب بی کو معلوم ہے ۔ (رضی اند نہم اجمین)
مام اوزا کی رضی اند عدنے حدیث کو علوسند ہے ترجیح وی اور امام اعظم رضی اند عنہ نے راویوں کے افقہ ہونے کی فیلو سند ہے ترجیح وی اور امام اعظم رضی اند عنہ کے راویوں کے افقہ ہونے کی فیلو پر حدیث کی فوقیت بیان کی ۔ بیہ جواب س کر امام اوزا کی رضی اند عد خاموش ہوگئے۔
اوزا کی رضی اند عد خاموش ہوگئے۔

38_ گانے والی عورتیں:

ایک دن امام اعظم رضی اللہ عندا ہے اصحاب کے ہمراہ کوفہ کے باہر سیر کو مجئے ، والہی پر راستہ میں قاضی ابن ابی لیل مل مجئے۔ انہوں نے سلام کیا اور امام اعظم رضی اللہ عند کے ساتھ چلنے لگے۔ جب ایک باغ میں پہنچ تو وہاں کچھالی گانے بجانے والی عورتیں گاری تجانے والی عورتیں گاری تھیں جو کوفہ میں بدنام مجی جاتی تھیں۔ ان عورتوں نے انہیں دیکھا تو خاموش ہو گئیں حضرت امام ابو عنیفہ رضی اللہ عند نے کہا ، احسنتن ۔ ''تم نے خوش کر دیا''۔ ابن ابی لیل نے امام صاحب کے بیالفاظ با در کھے تا کہ کی مجلس میں انھیں شرمسار کرنے ابی لیل نے امام صاحب کے بیالفاظ با در کھے تا کہ کی مجلس میں انھیں شرمسار کرنے کے لیے بیان کیے جا کیں۔

ایک دن اس نے عدالت میں کی گوائی کے لیے آپ کو بلایا، حضرت نے گوائی تحریر کر دی گراین الی لیا نے آپ کی گوائی ہے کہہ کرمستر دکردی کہ آپ نے گانے بجانے والی عورتوں کو داددی تھی ۔ آپ نے دریافت کیا، میں نے آئیس کب احسنتن کہا، جب گارئی تھیں یا جب وہ خاموش ہوگئ تھیں؟ ابن انی لیا نے کہا، جب وہ خاموش ہوگئی ۔ آپ نے فرمایا، اللہ اکبر! میں نے تو ابن انی لیا نے کہا، جب وہ خاموش ہونے اور گانا بند کرنے پر کہا تھا نہ کہ ان کے گانے انہیں احسنتن ان کے خاموش ہونے اور گانا بند کرنے پر کہا تھا نہ کہ ان کے گانے بہانے پر۔ یہ شختے ہی ابن انی لیا نے آپ کی گوائی خاموش سے قبول کر لی۔

ُ 39_وہ بہت بڑا فقیہ ہے:

جن دنوں حضرت امام اعظم رض اللہ عند مکہ کرمہ میں قیام فر مار ہے ہے تو وہاں کا محور رز عیسیٰ بن مویٰ تھا، اے ایک فیصلہ میں ایک شرط تصوانے کی ضرورت پیش آئی تو اس عیسیٰ بن مویٰ تھا، اے ایک فیصلہ میں ایک شرط تصوانے کی ضرورت پیش آئی تو اس نے وقت کے دو ہوئے نقیہ علماء ابن شر مہ اور ابن ابی لیلی رجم اللہ کوطلب کیا۔ مگر ابن شہر مہ جو شرط تعمواتے اے ابن الی لیلی دو کرو ہے اور جو شرط ابن ابی لیلی توش کرتے شہر مہ تو رو دیے ای دوران امام اعظم رضی اللہ من میں تشریف لے آئے، آپ کو

گورز نے شرط لکھوانے کا کہا۔ آپ نے ارشاد فرمایا، کا تب کو بلائیے ، میں اے ابھی لکھوادیتا ہول ۔۔

آپ نے کا تب کو جو تحریر کلھوائی اسے تو ڈنے کی کسی کو جرائت نہ ہوئی۔ چنا نچہ بیتحریرا بن شہر مداورا بن کیلی حجمہ اللہ کے سامنے پڑھی گئ تو دونوں انگشت بدنداں ہو کررہ گئے۔ جب وہ گورز کی محفل سے باہر نکلے تو ایک نے دوسرے کو کہا، دیکھا اس جولا ہے (کپڑا بیج والے) نے مسئلہ کو کیسے حل کر دیا۔ دوسرے نے کہا، ایک جولا ہے کو ایسی تحریر کھوانے کی ہمت نہیں ہوتی، بینک وہ ایک بہت بڑا فقیہ ہے، اس نے سب علم اکو دنگ کر کے رکھ دیا ہے۔

40- آيت کي تفسير:

ایک مرتبهام عطاء بن ابن رباح رض الذعنے پاس امام اعظم رضی الذعنہ تشریف لاکے اوراس آیت کے بارے بیس سوال کیا، و آتینا ہ اہلہ و مثلهم معهم ۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ عطاء بن ابی رباح رض الذعنے کہا، اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ الله کوان کے اہل وعیال واپس کر دیے اوران کے ساتھ انکی شل اولا دعنایت فر مائی ۔ کوان کے اہل وعیال واپس کر دیے اوران کے ساتھ انکی شل اولا دعظا کرتا ہے جواس کی امام اعظم رضی الذعنہ نے بوچھا، کیا اللہ تعالیٰ آپ کو عافیت دے، اس بارے بیس بہت ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عافیت دے، اس بارے بیس آپ کیا جائے ہیں؟ آپ نے فر مایا، میرے نزدیک اس آبیت کریمہ کا مطلب یہ آپ کیا جائے ہیں؟ آپ نے فر مایا، میرے نزدیک اس آبیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیا المراولا درجوان کی مسلمی اولا و ہے واپس کی اور ساتھ ہی ان کی اولا و کے اجرجیہا اجروثواب عطافر مایا۔ حضرت عطاء ہو ایس کی اور ساتھ ہی ان کی اولا و کے اجرجیہا اجروثواب عطافر مایا۔ حضرت عطاء رضی الذعنے نے فر مایا، یہ بہترین تفسیر ہے۔

ተ ተ ተ

باب چہارم (4)

ا مام اعظم بحیثیت ولی کامل: سیدُ الا ولیاء حضرت دا تا تلخ بخش رمه الله اپی شهره آقات تصنیف کشف انجوب میں سیدنا ا مام اعظم رمنی الله عند کے تذکرہ میں فرماتے ہیں،

اماموں کے امام، مقتدائے اہلِ سنت، شرف فقہاء اور عزت علاء امام ابوطنیف فعمان بن الماموں کے امام، مقتدائے اہلِ سنت بشرف فقہاء اور عزت علاء امام ابوطنیف فیم برک المان من الله عند مجاہدات وعبادات میں نہایت ثابت قدم اور اصول طریقت میں برک شان کے مالک تھے۔ آپ اکثر مشائح کے استاد تھے چنانچے حضرت ابراهیم بن ادهم، حضرت فضیل بن عیاض، حضرت وا و د طائی اور حضرت بشر حافی وغیرہ اکا براولیاء نے مسل میں عیاض، حضرت وا و د طائی اور حضرت بشر حافی وغیرہ اکا براولیاء نے مسل میں عیاض، حضرت وا و د طائی اور حضرت بشر حافی وغیرہ اکا براولیاء نے مسل میں عیاض، حضرت وا و د طائی اور حضرت بشر حافی وغیرہ اکا براولیاء نے مسل میں عیاض، حضرت و او د طائی اور حضرت بشر حافی و غیرہ اکا براولیاء نے مسلم میں مصرف میں اللہ تعالیٰ کیا در حضرت بشر حافی و غیرہ اکا براولیاء نے مسلم میں مصرف کیا ۔ (میم اللہ تعالیٰ کیا کہ کیا کیا ۔ (میم اللہ تعالیٰ کیا ۔ (میم کیا کہ تعالیٰ کیا کہ تعالی

آب ہے فیض حاصل کیا۔ (مہم اللہ تعالی)
علماء فرماتے ہیں کہ جسطرح حضرت داؤد طائی طریقت ہیں حضرت صبیب عجمی کے مجاز
اور خلیفہ ہیں اسی طرح وہ امام اعظم کے بھی مجاز اور خلیفہ ہیں۔ اور اسی طرح امام اعظم
سے میں اور خلیفہ ہیں اور جعفر میں اور جعفر میں اور قبل میں اللہ تعالی عنمی سیرنا امام

بھی طریقت میں امام جعفر صادق کے مجاز اور خلیفہ ہیں۔ (رمنی اللہ تعالیٰ عنہم) سیرنا امام اعظم رمنی اللہ عنہ نے سلوک وطریقت کے مراحل امام جعفر صاوق رمنی اللہ عنہ سے دوسال

المعمر من الدعد على الموت والريات على المراك المستنبان لهلك النعمان - من طي يه بين مراك والمعان ما المستنبان لهلك النعمان -

"أكربيدد مال ند بوتے تو نعمان ہلاك بوجاتا"-

مقدمه در مخار میں ہے کہ شخ ابوالقاسم قشیری شافعی رحمہ الله فرماتے ہیں کہ میرے استاذ ابول نے اوملی کیا ، انہوں نے ابوعلی دقاق کا ارشاد ہے ، میں نے طریقت کو ابوالقاسم نصر سے حاصل کیا ، انہوں نے سری قطمی ہے انہوں نے معروف کرخی ہے ، انہوں نے داؤد طائی سے اور انہوں نے علم اور طریقت کو امام ابوصنیفہ سے حاصل کیا۔ بیسب لوگ شریعت وطریقت کے امام شے۔ (رحم ہم اللہ تعالی)

سيدناامام اعظم منى الله مندجب آفاومونى منافع كى زيارت كے ليے مدينه منوره جاتے

اورآپ كروفهُ اقدس پرعض كرتے، السلام عليك يا سيد الموسلين۔ اے رسونوں كے مروار! آپ پرسلام ہو۔ توروفهُ اطهرے جواب آتا، وعليك السلام يا امام المسلمين۔اے مسلمانوں كے امام! تم پر بھى سلام

مور (تذكرة الاولياء)

بلاشبہ سیدنا اما ماعظم من الذعنہ بلند بایہ محدث بھی تصاور طریقت وتصوف کے عظیم مرو میدان بھی لیکن آپ نے روایت حدیث اور سلوک وطریقت کی ظاہری تروت کی ک میدان بھی لیکن آپ نے روایت مدیث اور سلوک وطریقت کی ظاہری تروت کی ک بجائے صرف فقہ کواپنی زندگی کا مقصد بنایا۔ آپ نے اپنی ساری زندگی است مسلمہ کی بھلائی کی خاطر وتف کر دی اور فقہ فنی کی صورت میں امت کو اسلامی تو انہین کا مجموعہ

بطاكيا_

سیدناا مام عظم منی الدوند نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کیونکہ انہوں نے فقد کی تعریف یوں کی ہے کہ 'ففس کا ان اشیاء کو بہجا نتاجوا سکے لیے مفیدا ورمصر ہیں'۔

(تعارف فقدوتصوف:۲۰۱۷)

سیدنا امام اعظم منی الله عند کی ندکور و فقه کی تعریف بی دراصل تصوف وطریقت کی اصل ہے۔ حقیقت بہی ہے کہ آپ کے اخلاص ، صدافت ودیانت ، عبادت وریاضت اور

ز ہدوتقوی کے باعث رب تعالی نے آپ کوتھوف وطریقت میں بلند درجہ عطا کیا اورا مامت واجتہاد کے اعلیٰ مقام پر فائز فر مایا۔ای بناء پرامتِ مسلمہ کی عظیم اکثریت، تمین چوتھائی حصہ آپ کا مقلدہے۔

ایسعادت بزور بازونیت تانه بخشد خدائے بخشدہ

اسکی تا ئید حضرت وا تاصاحب رحدالله کی اس تحریر ہے بھی ہوتی ہے کہ انہوں نے خواب میں آقا و مولی علیق کی زیارت کی اور دیکھا کہ آپ امام اعظم ابوصنیفہ رضی الله عنہ کوائی کی دیارت کی اور دیکھا کہ آپ انکھتے ہیں ،خواب سے بیٹ طاہر ہوگیا کہ امام ابوصنیفہ رضی اللہ مزان پاک لوگوں ہیں سے تھے جواوصا فی طبع ہیں فائی اور احکام شرع کے ساتھ باتی ہیں اس لیے کہ حضور علی آپ کواٹھا کر لائے یعنی آپ کے چلانے والے سیدعالم میں ہیں ہے کہ حضور علی آپ کواٹھا کر لائے یعنی آپ کے چلانے والے سیدعالم میں کئے ہیں۔ اگر آپ خود چل کر آتے تو باتی الصفت ہوتے۔ باتی الصفت لوگ منزل کو پا بھی سے ہیں اور منزل سے بھٹک بھی سکتے ہیں۔ چونکہ رسول کریم علی کے اس کواٹھا یہ وا تھا اس لیے یقینا آپ کی ذاتی صفات فنا ہو چکی مول کریم علی کی صفات کے ساتھ صاحب بقاتھے۔ صبیب کریا علی ہو کہ خصیں اور وہ آتا کریم علی کی صفات کے ساتھ صاحب بقاتھے۔ صبیب کریا علی ہو وہ وخطا سے بالاتر اور معصوم ہیں اس لیے بینا ممکن ہے کہ جسے ان کا سہارا نصیب ہو، وہ صبح و دخطا سے بالاتر اور معصوم ہیں اس لیے بینا ممکن ہے کہ جسے ان کا سہارا نصیب ہو، وہ سہوو خطا کا مرتکب ہو سکے۔ (کشف الحج ب نامکن ہے کہ جسے ان کا سہارا نصیب ہو، وہ سہوو خطا کا مرتکب ہو سکے۔ (کشف الحج ب بنامکن ہے کہ جسے ان کا سہارا نصیب ہو، وہ سہوو خطا کا مرتکب ہو سکے۔ (کشف الحج ب نامکن ہے کہ جسے ان کا سہارا نصیب ہو، وہ سہوو خطا کا مرتکب ہو سکے۔ (کشف الحج ب نامکن ہے کہ جسے ان کا سہارا نصیب ہو، وہ سے سہوو خطا کا مرتکب ہو سکے۔ (کشف الحج ب نامکن ہے کہ جسے ان کا سہار انصیب ہو، وہ صور کیا ہو سکے۔ (کشف الحج ب نامکن ہے کہ جسے ان کا سہار انصیب ہو، وہ صور کیا ہو سکے۔ (کشف الحج ب نامکن ہے کہ جسے ان کا سہار انصیب ہو سکے۔ (کشف الحج ب نامکن ہے کہ جسے ان کا سہار انصیب ہو سکے۔ (کشف الحج ب نامکن ہے کیا گو ب کے ان کا سہار انصیب ہو سکے۔ (کشف کا مرک ہو سکے۔ (کشف کا مرک ہو سکے۔ (کشف کے کو ب کے کیا کیا کی کو ب کے کہ بیا کیا کہ کی جسے ان کا سہار کا مرک ہو سکے۔ (کشف کو کیا کی کو ب کی کے کیا کی کو ب کی کی کو ب کو کی کو کر ان کی کو کو بی کی کو کی کو کی کو کی کو کر کی کی کو کر کی کی کو کی کی کی کی کی کو کی کی کی کی کی کی کی کی کو کی کی کو کی کی کو کر کی کی کی کی کی کی کشفر کی کو کر کی کی کی کی کی کی

حضرت داتا صاحب رحرالله امام اعظم رضی الله منه کی کے مقلد تھے۔ مقدمہ در مختار میں امرے کہ جو ہے کہ کشیر اولیاء کرام بھی وہ کہ جو کہ خشیر اولیاء کرام بھی وہ کہ جو کشیر اولیاء کرام بھی وہ کہ جو کشف ومشاہدات کے میدان میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ اگر وہ اس میں ذرا بھی شک وشبہ پاتے تو ہر کرتا ہے کی بیروی کرتے نہ تقلید کرتے۔

شیخ عبدالحق محدث وہلوی رمداللہ فرماتے ہیں کدابتدائے تعلیم میں مجھے شافعی ندہب افتیار کرنے کا خیال آیا تو میں نے اسے مرشد شیخ عبدالوہاب متی رمداللہ شے عرض کیا۔

انہوں نے فرمایا، ہمارے نزویک رائے سے کون امام اعظم رضی اللہ عنے کہ تو امام اعظم رضی اللہ عنے کہ تاتھ ہے۔
میں نے پوچھا، آپ ہے بات ولائل کی بنا پر کہتے ہیں یا کشف اور مشاہدہ کی بنا پر؟ تو انہوں نے فرمایا،''ہم ای طرح محسوں کرتے ہیں'۔ (تعارف فقہ وتصوف:۲۳۱) امام ربانی مجدو الف ٹانی رحساسہ کا ہے ارشاد بھی دل کی آ تکھوں سے پڑھنے کے لائق ہے،''کشف کی نظر میں ند ہپ حنفی عظیم دریا کی صورت ہیں نظر آتا ہے اور دومرے ندا ہہ جھوٹی نہروں کی صورت میں وکھائی دیتے ہیں''۔ (مکتوبات دفتر دوم:۵۵) ندا ہہ جھوٹی نہروں کی صورت میں وکھائی دیتے ہیں''۔ (مکتوبات دفتر دوم:۵۵) انکہ اسلام میں سے ہیں جو خدا کے اس فرمان کا مصدات ہیں کہ آلا اِنَّ اَوْلِیّاءَ اللّٰہِ لاَ حَوْف نَ عَلَيْهِمُ وَلاَ اُللّٰهُ مَان کا مصدات ہیں کہ آلا اِنَّ اَوْلِیّاءَ اللّٰہِ لاَ حَوْف نَ عَلَیْهِمُ وَلاَ اُللّٰہُ مِن وہ جوایمان لائے اور پر ہیزگاری کرتے ہیں، انہیں خوشخری کے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں'۔ (سورہ یونس:۲۲ میں)

، میں سے ہرایک محرالعقول اوران سے کہ ان ائمہ مجتبدین وعلماءِ عالمین میں سے ہرایک محرالعقول کمالات رکھتا تھا اور ان سے ایسے احوال وکرامات صادر ہوتے ہتے جن کا سوائے

جاہل دشمن کے کوئی انکار نہیں کرسکتا تھا۔ پیر حضرات دراصل شریعت وحقیقت کے جامع

شے'۔ (الخیرات الحسان: ۲۰)

امام اعظم اور كشف وفراست:

اولیاء کرام کا ایک روحانی وصف ''کشف ومشاہدہ' ہے۔ متعدد واقعات شاہر ہیں کہ امام اعظم منی اللہ عزب کے موقع پر بھی اپنی باطنی فراست سے جو بات ارشاد فر مائی وہ پوری ہوئی۔ امام ابو یوسف رمی اللہ ہمت فریب گھر انے سے تعلق رکھتے تھے۔ انکی والدہ اکثر انہیں درس سے لے جاتی تھیں تا کہ بچھ کما کرلائمیں۔ ایک دن امام اعظم نے انکی والدہ والدہ سے فرمایا، ''تم اسے علم سیھنے دو۔ ہیں دیکھر ہا ہوں کہ ایک دن میدر عنون پستہ کے والدہ سے فرمایا، ''تم اسے علم سیھنے دو۔ ہیں دیکھر ہا ہوں کہ ایک دن میدر عنون پستہ کے

ساتھ فالودہ کھائے گا''۔ بین کروہ بڑبڑاتی ہوئی جل کئیں۔

مرت بعدایک دن فلیفہ ہارون رشید کے دسترخوان پر قالودہ پیش ہوا۔ فلیفہ نے امام ابو بوسف رحراللہ کی خدمت میں پیش کیا۔ بو چھا، یہ کیا ہے؟ فلیفہ نے کہا، فالودہ اور روغن پستہ ۔ یہن کر آپ ہنس پڑے۔ فلیفہ نے ہننے کی وجہ پوچھی تو ندکورہ واقعہ بیان فر مایا۔ فلیفہ نے کہا، کم دین ود نیا میں گزت و بتا ہے۔ اللہ تعالی امام ابوضیفہ پر رحمت فر مایا۔ فلیفہ نے کہا، کمول سے وہ پچھ دیکھتے تھے جو ظاہری آ تھوں سے نظر نہیں اس کے ، وہ باطن کی آ تکھول سے وہ پچھ دیکھتے تھے جو ظاہری آ تکھول سے نظر نہیں اس کا تا۔ (تاریخ بافن کی آ تکھول سے وہ پیسل کے میں کی تا کھول سے نظر نہیں اس کی تا کھول سے نظر نہیں اس کی تا کھول سے نظر نہیں کر تاریخ بغدادج سے نظر نہیں اس کی تا کھول سے نظر نہیں تھے جو نظام ری آ تکھول سے نظر نہیں کی تا۔ (تاریخ بافن کی آ تکھول سے دہ تھے جو نظام ری آ تکھول سے نظر نہیں کی تا کھول سے دہ تھے جو نظام ری آ تکھول سے نظر نہیں کی تا ہونے کی تا کھول سے دہ تھے جو نظام ری آ تکھول سے نظر نہیں کی تا کھول سے دہ تھے جو نظام ری آ تکھول سے نظر نہیں کی تا ہونے کی تا ہونے کی تا ہونے کی تا ہونے کی تا کہ کھونے تھے جو نظام ری آ تکھول سے نظر نہیں کی تا ہونے کی تا ہونے

عدیث مبارکہ ہے، ''موئن کی فراست سے ڈروکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھا ہے''۔
آ ب نے ایک بارا پی فراست سے امام داؤد طائی سے فرمایا، تم عبادت کے ہی ہورہو شے، امام ابو بوسف سے فرمایا، تم دنیا کی طرف مائل ہو گے (بعنی دنیاوی منصب قبول کرو گے اور مالدار ہوجاؤ گے)، ای طرح امام ذُفَر وغیرہ کی نسبت بھی مختلف رائے طاہر کی ۔ آ ب نے جس کے متعلق جوفر مایا تھا وہ پورا ہوا۔ (ابیناً: ۲۲۸) رحم اللہ تعالی مام اعظم رضی اللہ عدے کشف ومشاہدہ کے متعلق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحم اللہ رقطم از بیں،

" عارف ربائی امام شعرانی رمداند نے میزان الشریعة الکبری میں فرمایا که میں نے سیری علی خواص شافعی رمداند (جوا کا براولیاء میں سے تھے) کوفر ماتے ساہے کہ"ام معظم ابوصنیفہ رمداند کے مشاہرات استے دقیق ہیں جن پر بروے بوے صاحبان کشف، اولیا واللہ ہی مطلع ہو سکتے ہیں"۔

آب فرماتے ہیں کہ امام اعظم رمراللہ جب وضوی استعال شدہ بانی و کیمنے تواس میں حقیے معائز و کم بائر و کروہات ہوتے اکو پہچان لیتے تھے۔ اس لیے جس پانی کو مکلف نے استعمال کیا ہو، آپ نے استعمال کیا ہو، آپ نے استعمال کیا ہو، آپ نے استحقین ورجات مقرر فرمائے۔

اول: وہ نجاستِ مغلظہ ہے کیونکہ اس امر کا اختال ہے کہ مکلّف نے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہو۔

دوم: وه نجاستِ متوسطه ہے کیونکہ اس بات کا اختال ہے کہ اس نے سغیرہ کا ارتکاب کیا

سوم: وه طاہرغیرمطہرہے، کیونکہ اس بات کا اختمال ہے کہ اس نے مکروہ کا ارتکاب کیا

ا کے بعض مقلد یہ بہتھے کہ بیام اعظم ابوصنیفہ رحماللہ کے تین اقوال ہیں ایک ہی حالت میں ، حالانکہ امر واقعہ بیہ کہ بیتین اقوال گنا ہوں کی اقسام کے انتہار سے ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔ (فمآ وی رضوبی جلد اصفحہ ۲۳)

معروف احادیث میں آیا ہے کہ جب مسلمان وضوکرتا ہے تو اسکے اعضاء سے گناہ وصل جاتے ہیں ،اصحابِ مشاہدہ اپنی وصل جاتے ہیں ،اصحابِ مشاہدہ اپنی آئی صول سے وضو کمے پانی سے لوگوں کے گناہوں کو دُھلتا ہوا دیکھتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اہل شہود کے امام اعظم رضی اند عند نے قرمایا کہ مستعمل بانی نجاستِ مغلظہ ہے کہ دہ اس بانی کوگندگیوں میں ملوث دیکھتے تھے، تو ظاہر ہے کہ وہ دیکھتے ہوئے ، اس کے علاوہ اور کیا تھے آتھے۔

امام شعرانی رمداندفر ماتے ہیں، میں نے سیدی علی الخواص رمداندکوفر ماتے سنا کداگر انسان پر کشف ہو جائے تو وہ لوگوں کے وضوا ور عسل کے پانی کو نہایت گندہ اور بد بدودارد کھیے گا اور اسے استعال نہیں کرتا جس بد بودارد کھیے گا اور اسے استعال نہیں کرتا جس میں کتا یا بلی مرکنی ہو۔ ہیں نے ان سے کہا ، اس سے معلوم ہوا کہ امام ابو صنیف اور امام ابو یوسف رجم اللہ تو ان کے قائل تھے۔ تو انہوں نے فرمایا، جی بان ! امام ابو صنیف اور ابویوسف رجم اللہ تو ان برے اہل کشف انہوں نے فرمایا، جی بان ! امام ابو صنیف اور ابویوسف رجم اللہ تو ان برے اہل کشف

تق_ (الصاً: ١٢)

مزید فرمایا، ایک مرتبه اما ماعظم ابوحنیفه در الشعله جامع کوفه کے طہارت خانه میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک جوان وضوکر رہا ہے اور پانی کے قطرات اسکے اعضاء سے فیک رہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا، اے میرے بیٹے! والدین کی نافر مانی سے تو بہر اس نے فوراً کہا، میں نے تو بہ کی۔ اس طرح ایک دوسر شخص کے پانی کے قطرات دیکھے تو فرمایا، اسے بھائی! زنا سے تو بہر۔ اس نے کہا، میں نے تو بہ کی۔ اس طرح ایک شخص کے وضو کا مستعمل پانی دیکھا تو فرمایا، شراب نوشی اور گانے بجائے سے تو بہر۔ اس شخص نے تو بہر۔ اس

آپ کاوصال:

ظیفہ منصور نے آپو چیف جسٹس (قاضی القصناۃ) کے عہدہ کے لیے بغداد بلایا اور یہ لالی دیا کہ دنیا نے اسلام کے تمام قاضی آپ ماتحت ہوں گے۔لیکن آپ نے انکار کردیا۔جس کی پاداش میں آپکوقید کردیا گیا۔وہ روز آپ کو پیغام بھیجنا کہ اگر رہائی ویا ہے ہو بیعنام بھیجنا کہ اگر رہائی ویا ہے ہو بیعنام بھیجنا کہ اگر رہائی فلیفہ کو بیا ہے ہو بی عہدہ قبول کرلولیکن آپ ہر بارانکار کردیتے ، اُدھراسکے ورباری فلیفہ کو بھڑکاتے کہ بیتو آپکی سخت تو ہین ہے۔ چنانچاس نے تھم دیا کہ آپکوروزانہ قید سے نکال کردی کوڑے وائے جا کمیں اورا سکا بازاروں میں اعلان کیا جائے ، چنانچا پ کوروزانہ قبری وردنا کے طریقہ ہے مارا گیا یہانک کہ خون بہدکر آپکی ایٹریوں پرگرنے نگا۔ای طری دیں دن تک آپکوروزانہ دی کوڑے مارے گئے۔

پھر خلیفہ نے تھم دیا کہ آپ کے سر پر کوڑے مارے جائیں۔اس بدترین ظلم وستم کے باوجود آپ کے بائے استقلال میں کو بیش نہ آئی تو خلیفہ کے تھم ہے آپ کوجیل میں باوجود آپ کے بائے استقلال میں کو بیش نہ آئی تو خلیفہ کے تھم ہے آپ کوجیل میں زہر دیدیا تھیا۔ اس طرح ظاہری اور خفیہ طور پر آپ کی شہادت واقع ہوئی۔ سے سند سندے مردی ہے کہ جب آپ کو زہر کا اثر محسوس ہوا تو آپ سر بھی و ہو تھے اور سجدے کی

حالت میں آپ کی شہاوت ہوئی۔ (مناقب للموفق: ٣٢٥، الخیرات الحسان: ٢٢٥)
علامہ ابن جررمرائذ فرماتے ہیں، دیمض قاضی القضاۃ کاعہدہ قبول نہ کرنے کی وجہ سے فلیفہ آ بکواس ظالمانہ طریقے ہے شہید نہیں کراسکتا تھا درائمل آ بیکے بعض دشنوں نے فلیفہ سے خفیہ طور پر کہا کہ امام اعظم منی اللہ عنہ نی حضرت ابراہیم بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی رضی اللہ عنم کو فلافت عباسیہ سے بعاوت پراکسایا تھا (انہوں نے بھرہ میں عباسی فلیفہ کے فلاف علم جہاد بلند کیا تھا) اور اکی مالی مدوجھی کی تھی۔ اس بعرہ میں عباسی فلیفہ کے فلاف علم جہاد بلند کیا تھا) اور اکی مالی مدوجھی کی تھی۔ اس بیا ہرگز نہ بات سے فلیفہ منعور بہت و راکونکہ آپ عزت وہ جاہت والے اور مالدار تا جرشے۔ چنا نجیاس نے آپ سے عہدہ قضا قبول کرنے کو کہا جبکہ اسے علم تھا کہ آپ ایسا ہرگز نہ کریں گے۔ اس نے صرف اس لیے ایسا کہا تا کہ بیآ پ کے قبل کا بہا نہ بن جائے۔ کو الخیرات الحسان : ۲۲ سے اسے الحسان : ۲۲ سے الحسان :

امام اعظم رسی الله عند کا وصال ماه رجب یا شعبان مین ۱۵ هیل جوار علی مین الله عند مروفتی رحمه الله کیمین برد مین بن عبدالله بن زبیر رضی الله بن حسن رضی الله عبی که میں نے امام ابو حفیفہ رحمہ الله کو ویکھا کہ آپ حضرت مجمہ بن عبدالله بن حسن رضی الله عنه کا میکر روتے تھے اور آپی آنکھوں ہے آنسو جاری ہوتے تھے۔ آپ اہل بیت کی عبدالله بن واقد رحم الله وظافت عباسیہ کو غلط بجھتے تھے '۔ (مناقب:۲۰۲۹) عبدالله بن واقد رحم الله (اہلِ جرات کے امام) فرماتے جیں '' امام ابو صفیفہ رحم الله کو حسن میں عمارہ رحم الله کا شرف حاصل بن عمارہ رحم الله کا شرف حاصل بن عمارہ رحم الله کا شرف حاصل کیا۔'' جب امام اعظم رحم الله کا جنازہ اٹھایا گیا تو بغداد میں لوگوں کا سمندر موجز ن تھا جن میں آکٹر دھاڑی مارہ ارکر رور ہے تھے۔ حسن میں آکٹر دھاڑی مارہ ارکر رور ہے تھے۔ الله حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ رحمۃ القری فرماتے ہیں ، امام اعظم کے ولی اعظم کے ولی

Marfat.com

صاحبزادہ جلیل حضرت سیدنا حمادین الی جنیفہ رحمہ اللہ تنھے۔ جب انہوں نے آپ کی

نماز جنازہ پڑھی تو پھرکسی نے نہ پڑھی۔امام این جحرکمی رحمہ الله الخیرات الحسان میں فرماتے ہیں ،امام اعظم کے شل سے فارغ ہونے تک بغداد میں اس قدر خلقت جمع ہوگئی کہ جس کا شار خدا ہی جانتا ہے گویا کسی نے انتقال امام کی خبر بکار دی تھی۔نماز پڑھنے والوں کا اندازہ کیا گیا تو کوئی کہتا ، بچاس ہزار تھے اورکوئی کہتا کہ اس سے بھی زیادہ تھے۔ان پرچھ بارنماز ہوئی اور آخری مرتبہ صاحبز ادہ امام حضرت حمادر حماللہ نے بڑھی۔ (فاوی رضویہ جلدہ :۱۲۲)

علامہ موفق رمداللہ لکھتے ہیں، آپ کے جنازے پراس قدرلوگ آئے کہ آپی نماز جنازہ چھ بار پڑھی گئی۔ آخری مرتبہ آپ کے بیٹے حضرت حماد بن نعمان رجمااللہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور تقریباً ورتقریباً کی وصیت تھی کہ چونکہ پڑھائی اور تقریباً کی وصیت تھی کہ چونکہ خلیفہ کے محلات کے اردگر دلوگوں کی خصب شدہ زمین ہے اسلیے مجھے مقبرہ خیزراں کی وقت شدہ زمین میں وفن کیا جائے، چنانچہ آپیکو وہاں وفن کیا گیا۔

ظیفہ منصور نے احساس ندامت کم کرنے کے لیے ہیں دن گزرنے کے بعد آپ کے مزار پر آکر نماز جنازہ اداکی۔ جب اسے بتایا گیا کہ امام اعظم رحمد اللہ کوان کی اس وصیت کے پیش نظر مقبرہ خیز رال میں ذمن کیا گیا ہے تو منصور نے کہا ، ابو صنیفہ! اللہ تعالی بچھ پر حمر فرمائے تو نے زندگی میں بھی جھے شکست دی اور موت کے بعد بھی جھے شرمندہ کیا ہے۔ (مناقب للموفق: ۲۹۹)

جب آپ کے دصال کی خبر ابن جرت کرمہ اللہ علیٰ، فقید مکہ کو پہنی جوامام شافعی رمہ اللہ کے استاذ الاستاذ تنفی تو انھوں نے اناللہ وا تا الیہ راجعون پڑھااور فرمایا، '' کوفہ سے علم کا نور بجھ کیا اور اب ان کی مشل وہ بھی نہ دیکھیں ہے''۔ (الخیرات الحسان: ۲۲۸) م کہ کہ میں سلطان الب ارسلان سلجو تی نے آ کیے مزار پر ایک عظیم الشان قبہ بنوایا اور ایک مدرسہ بھی۔ (مقدمہ نزعة القاری: ۲۱۹)

صدقة المغابرى رحماند (جن كى دعا قبول ہوتى تھى) فرماتے ہيں كه ام ابوطنيفه رض الله عن كودفن كرديا كيا تومسلسل تين راتوں تك غيب سے بيآ وازآتى ربى،

"فقيه چلا كيا اب تمہارے ليے نقه نہيں ، تو الله تعالى سے ڈرواوران كے جائشيں بنو۔
نعمان كاوصال ہو كيا ، اب كون ہے جوشب كو بيدار ہوجب وہ پردے پھيلادے '۔
يہى كہا كيا ہے كہ جس رات آپ كاوصال ہوااس رات آپ پر حتات روئے۔
يہى كہا كيا ہے كہ جس رات آپ كاوصال ہوااس رات آپ پر حتات روئے۔
(الخيرات الحسان: ٢٢٩)

جب حضرت عبداللہ بن مبارک رمراللہ آپ کی قبر مبارک بر آئے تو فر مایا، 'اللہ آپ بر رحم کرے، حضرت ابراھیم نخعی اور امام حماد رحبہاللہ کا انتقال ہوا تو انہوں نے اپنا نائب چھوڑ انگر آپ نے اپنے وصال کے بعدروئے زمین پراپنا نائب نہ چھوڑ ا''۔ پھر بہت روئے۔(ایصاً:۲۳۳)

مزار کی برکتیں:

امام ابن ججرد مدالله فرماتے ہیں، ' جانا جا ہے کہ علاء اور دیگر حاجت مند آپ کی قبر کی مسلسل زیارت کرتے رہے ہیں اور آپ کے پاس آکرا پی حاجات کے لیے آپ وسلہ بناتے ہیں اور اس میں کامیا بی پاتے ہیں ان میں امام شافعی رحماللہ ہیں ۔ آپ کا ارشاد ہے، میں امام ابو حذیفہ ہے تبرک حاصل کرتا ہوں اور جب کوئی حاجت پیش کا ارشاد ہے، میں امام ابو حذیفہ ہے تبرک حاصل کرتا ہوں اور جب کوئی حاجت پیش آتی ہے تو میں دورکعت پڑھ کرائی قبر برآتا ہوں اور وہاں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں تو وہ حاجت جلد بوری ہوجاتی ہے'۔ (الخیرات الحسان: ۲۳۰)

اجھے خواب:

حدیث پاک ہے، 'ا جھے خواب نبوت کا چھیالیہ وال حصہ ہیں' کسی کی بزرگی ،عظمت اور نضیلت بیان کرتا اجھافعل ہے۔ حضور علیہ کا اور نضیلت بیان کرتا اجھافعل ہے۔ حضور علیہ کا ارشاد ہے، ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری

صورت مین بین آسکتا"_(بخاری)

ابن رجب رمهالله کہتے ہیں ،''حضور علیہ نے خواب یا بیداری میں کچھ فرمایا، وہ حق ہے''۔ (اوشحة الجید)

امام اعظم رض الذعذكوية شرف بھی حاصل ہے كه آب نے خواب میں سومر تبداللہ تعالی جل جل جلالہ كا ديداركيا۔ پہلے فدكور جو چكا ہے كه امام اعظم رض الذعند نے خواب میں ديكھا كه وہ رسول كريم علي في قرمبارك كھول رہے ہیں۔ اس كی تعبیرا مام ابن سیرین رض الذعنہ نے يدى كه آپ حضور علی کی احادیث میں سے وہ علوم پھيلا كيں گے جو آپ الذعنہ نے يدى كه آپ حضور علی المام اور آپ كوسنت نبوى محفوظ كرنے ميں بلندمقام حاصل ہوگا۔

علامہ ابن مجرشافعی رمہ اللہ لکھتے ہیں، آپ کے بعض اصحاب نے خواب میں ویکھا کہ
لوگ آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ جوفر ماتے ہیں کوئی اس کا انکار نہیں کرتا۔ پھر
آپ نے بہت کی مٹی لے کرچاروں سمت میں پھینک دی۔ امام ابن سیرین رمہ اللہ نے
اس خواب کی تعبیر بیدی کہ پیخص فقیہ یا عالم ہے اور بیا حادیث رسول علیجے سے وہ علوم
و معارف ظاہر کرے گا جولوگوں نے ظاہر نہ کیے اور اس کے نام کی شہرت مشرق و
مغرب بلکہ تمام دنیا ہیں ہوگی۔

از ہر بن کیمان رمداند فرماتے ہیں، میں نے خواب میں سرکار دوعالم علیہ اور ابو بکر وعمر استین اور ابو بکر وعمر استین سے عرض کی، میں آقا کریم سے بچھ بوچھنا چاہتا ہوں ۔ انھوں نے فرمایا، بوچھو گر آواز بلند نہ ہونے پائے۔ میں نے امام ابوحنیفہ رشی اللہ عنہ کے بارے میں دریا دنت کیا کیونکہ میں ان کے متعلق اچھا خبال نہ رکھتا تھا تو نبی کریم علیہ نے فرمایا، 'ان کاعلم حضرت خضر علیہ اللام کے علم ہے ہے'۔ اور میں نے یہ خواب بھی دیکھا کہ آسان سے تمن ستارے ہے در ہے زمین پر کرے اور میں نے یہ خواب بھی دیکھا کہ آسان سے تمن ستارے ہے در ہے زمین پر کرے اور میں نے یہ خواب بھی دیکھا کہ آسان سے تمن ستارے ہے در ہے زمین پر کرے

اور ابو صنیفہ، مسعر بن کدام اور سفیان توری بن گئے۔ (رمبم اللہ) بیخواب محمد بن مقاتل رحمد اللہ علیہ مسعر بن کیا تو وہ رونے گئے اور فرمایا، 'واقعی بیعلماء دین کے ستارے میں''۔ (الخیرات الحسان: ۲۳۳۷)

فضل بن خالدر مراللهٔ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں رسول کریم عظیمی کی زیارت کی تو عرض کیا ، میرے آقا! آپ ابو حنیفہ رضی الله عنہ کے علم کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا،" بیدا پیاعلم ہے کہ جس کی لوگوں کو ضرورت فرمایا،" بیدا پیاعلم ہے کہ جس کی لوگوں کو ضرورت میں''

مسدد بن عبدالرخمن بصری رحراللہ سے روایت ہے کہ میں مکہ میں رکن یمانی اور مقام
ابراہیم کے درمیان فجر سے پہلے سوگیا تو خواب میں رسول اللہ عظیمی کی زیارت ہوئی۔
میں نے عرض کی ، یارسول اللہ علیہ ای اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو
کوفہ میں ہے اور جسکا نام نعمان بن ثابت ہے۔ کیا میں اس سے علم حاصل کروں؟ تو
آ پ نے فرمایا، ' ہاں! ان سے علم حاصل کرو۔ وہ بہت الجھے فقیہ ہیں' ۔ تو میں خدا ہے
مغفرت کی دعا ما منگتے ہوئے بیدار ہوا کیونکہ میں نعمان رحمان کو بہت براسمجھتا تھا۔ اس
کے بعدوہ مجھے محبوب ہو گئے'۔ (ایضاً: ۲۳۹، منا قب للموفق ۲۵۴)

یہ توان خوابوں کا بیان تھا جواما م اعظم ابوصنیفہ رضی اللہ عنہ کے وصال سے بل و کھے گئے۔ اب وہ خواب بیان کیے جاتے میں جوآب کے وصال کے بعدد کھے گئے۔

حضرت حفص بن غیاث رحماللہ نے فرمایا، 'امام اعظم منی اللہ عنہ کے وصال کے بعد میں فرمایا، مجھے نے آپ کوخواب میں دیکھا تو بوجھا، اللہ تعالی نے آپ سے کیا معالمہ کیا، فرمایا، مجھے بخش دیا گیا۔ میں نے بوجھا، آپ کے قیاس کا کیا بنا؟ فرمایا، میرا قیاس عبداللہ بن مسعود منی دونہ عن حسانکا اُنہ ۔

مقاتل بن سلیمان رمداللہ تفسیر کے امام تھے۔انگی مجلس میں ایک شخص نے اٹھ کر پہلے

لوگوں سے اپنے نیک ہونے کی گواہی کی اور پھر بیخواب بیان کیا، کہ میں نے ویکھا،
"ایک شخص سفید پوشاک پہنے آسان سے بغداد کے سب سے او نے مینار پراتر رہا
ہے اور پھر سارے شہر میں اعلان ہوتا ہے لوگوآ و زیارت کرو'۔ مقاتل رحمالله فرماتے
ہیں،" اس خواب کی تغییر میہ ہے کہ آج دنیائے اسلام کا کوئی بہت بڑا عالم رخصت ہو
گیا ہوگا ہے ہوئی تو معلوم ہوا کہ گذشتہ روزام ماعظم رحمالله کا وصال ہوگیا ہے۔ بین
کر مقاتل رحماللہ خوب روئے اور فرمایا، آج وہ رخصت ہوگیا جوامتِ مصطفے سے ایک کی مشکلات آسان کیا کرتا تھا'۔ (مناقب للموفق: ۵۲)

صالح بن ظیل رمد الذفر مائے ہیں، مجھے خواب میں نبی کریم علیہ کی زیارت ہوئی، و کی میں خواب میں نبی کریم علیہ کی زیارت ہوئی، د کیھا کہ آپ کے ساتھ حضرت علی رمنی اللہ عنہ بھی کھڑے ہیں ای اثناء میں امام ابو صنیفہ رمنی اللہ عنہ حاضر ہوئے ۔ حضرت علی رمنی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر آپی تعظیم کی اور حضور علیہ کے اس منظر کود کھے کر بہت خوش ہور ہے ہتے ۔ (ایسنا میں ۲۵)

ای طرح ایک اور شخص نے خواب میں دیکھا کہ امام اعظم رضی اللہ مندایک تخت پر جلوہ فرما ہیں اور آپ ایک بہت ہوئے رجسٹر میں بعض لوگوں کے نام اور ایکے لیے انعامات الکھتے جارہے ہیں۔ اس شخص نے بوچھا، اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ کیا اور بہ رجسٹر کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا ، اللہ تعالیٰ نے میرے ممل اور فرہب کو قبولیت عطافر مائی اور جھے بخش دیا، پھرامت مصطفوی علیہ کی لیے میری دعا کیں اور شفاعت بھی قبول فرمائی۔ بوچھا گیا، آپ کتنے علم والے کے نام لکھرے ہیں؟ فرمایا، جے اتنا بھی علم ہوکہ داکھ سے تیم ناجائز ہوتواس کا نام بھی لکھ لیتا ہوں۔ (ایعنا، ۵۵) سیدناعلی جو یہی المعروف داتا گئے بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، حضرت معاذ الرازی سیدناعلی جو یہی المعروف داتا گئے بخش رحمۃ اللہ علیہ اور عرض کی، یا رسول اللہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور مالیہ کا دیدار کیا اور عرض کی، یا رسول اللہ میں آپ نے فرمایا، عند علم ابھی حنیفہ۔

"ابوحنیفہ کے علم میں"۔

واتا صاحب رمدالله بھراپنا واقع تحریر کرتے ہیں کہ میں ایک بار حضرت بلال رض اللہ عند کے مزار کے پاس سور ہاتھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ مکر مہ میں ہوں اور حضور علی باب شیبہ سے نشریف لائے اور ایک بوڑھے آ دی کواس طرح گود میں لیے ہوئے ہتے جسے والدین چھوٹے بچوں کو سینے سے چمٹا لیتے ہیں۔ میں نے آ گے بڑھ کرفتہ م بوی کی اور میں جیران تھا کہ یہ خوش نصیب معمر مخص کون ہے جے سرکا یہ وو عالم میں بین مہارک سے لگایا ہوا ہے۔

حضور علی نے میرے دل کی بات سمجھ لی اور فرمایا، '' یہ سلمانوں کا امام ہے اور تیرے دیار کارینے والا ابوطنیفہ ہے'۔ (کشف انجو ب:۱۲۵)

یہ بات غورطلب ہے کہ کوئی بڑا آ دمی اگر آ گے چل رہا ہوا در بچہ اسکے بیچھیے چلے تو یہ خطرہ ہوتا ہے کہ بین وہ بچہ گرند جائے۔ یونہی کوئی بچہا گرکسی بڑے کی انگلی کپڑ کر چلے تو بھی گرنے کا امکان موجود ہوتا ہے۔ وا تا صاحب رحمداللہ نے بینیں دیکھا کہ اما ماظلم رضی اللہ منہ آ قا ومولی علیق کے نقش قدم پرچل رہے ہیں اور نہ بی بید دیکھا کہ وہ آ قا کریم علیق کی انگلی کپڑ کرچل رہے ہیں بلکہ بید دیکھا کہ امام اعظم رضی الله عندخود نہیں قدم میں فرائے ہیں اس لیے ان کی فقہ چل رہے بین اس لیے ان کی فقہ میں خطانہیں ہے۔ حضرت وا تا صاحب تدس مرفر ماتے ہیں، میں خطانہیں ہے۔ حضرت وا تا صاحب تدس مرفر ماتے ہیں، درسول کریم علیق سہو و خطا ہے بااباتہ ہیں اور بینا میکن ہے کہ جے ان کا سہارا نصیب درسول کریم علیق سہو و خطا ہے بااباتہ ہیں اور بینا میکن ہے کہ جے ان کا سہارا نصیب

بو، وهم مهووخطا كامرتكب بوسك "_(الصّانا ٢١١)سجان الله!

باب ينجم(5)

وصايا اور ميحين:

سیدناامام اعظم ابوصنیفه رضی الله عند نے اپنے شاگر دول کو جند تھیجیں فرمائیں جو ظاہری اصلاح اور باطنی تربیت میں بنیادی اور اہم حیثیت کی حامل ہیں۔ آپ نے اپنے شاگر دول سے فرمایا،

''تم سب میرے ول کا سروراور آنکھوں کی شنگرکہ ہواور میراحزن و ملال دور کرنے والے ہو۔ ہیں نے تہبارے لیے نقہ کی سواری تیار کی ، اسکی زین کس دی اور اسکی لگام تہبارے ہتبارے ہاتھ ہیں پڑا دی۔ ایک وقت آنے والا ہے کہ بڑے بڑے الی علم تہبارے فیصلے ناکریں گے اور تہبار نقش قدم پرچلیں گے ہم ہیں سے ہرایک قاضی بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ہیں تم کو اللہ تعالیٰ کا واسط دیکر چند تھیجتیں کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے جو ملم تہمیں عطافر ہایا اس علم کو تکوم ہونے کی ذلت سے بچانا۔ جبتم میں سے کوئی قاضی بن جائے تو لوگوں کے مسائل حل کرے ان کا حاکم نہ بنے ۔ لوگوں کو انسان مہیا کرنا اور اگر کوئی خرابی محسوس ہوتو فور آ منصب قضا سے علیحدہ ہوجانا، تمخواہ اور ودلت کے لائج میں اس سے چئے نہ رہنا۔ ہاں اگر ظاہر و باطن ایک ہوں تو پھر قضا اور دولت کے لائج میں اس سے چئے نہ رہنا۔ ہاں اگر ظاہر و باطن ایک ہوں تو پھر قضا کے منصب پرقائم رہ کوخلق غدا کی الداد کرنا۔

ایسے لوگ جوامور دنیا ہے علی دہ ہو کر محض اللہ کی رضا کے لیے یہ عہدہ تبول کرتے ہیں ان کے لیے تخواہ طال ہے۔ اگرتم قاضی بن جاؤ تو لوگوں کے سامنے پردے ندلگا دینا کہ وہ جہیں ٹل نہ سکیں۔ ان کے لیے اپنی عدالتوں کے دروازے کھلے رکھنا ، پانچوں وقت کی نماز جامع مہر میں اوا کرنا اور نماز کے بعد اعلان کرنا ، جے انصاف کی ضرورت ہواس کے لیے عدالت کے دروازے کھلے ہیں ۔عشاء کے بعد تمن باریہ اعلان کرنا۔ اگر بیار ہوجاؤ اور عدالت میں نہ جاسکو تو استے دنوں کی شخواہ نہ لینا۔ یا د

رکھوانصاف نہ کرنے والے قاضی کی امامت باطل ہوتی ہے۔ ایسے قاضی کا فیصلہ بھی درست نہیں ۔ اگر کوئی گناہ یا جرم کرے تو قاضی کا فرض ہے کہ اس کورو کے یا سزا دے۔ (منا قب للموفق: ۲۷۷ملخصاً)

امام اعظم رضی الله عنه نے اپنے خاص شاگر دوں امام ابو یوسف رحمہ الله اور امام یوسف بن خالد سمتی رحمہ الله کے نام جو وصایا تحریر فرمائے وہ بلا شبہ نہ صرف امام اعظم رضی الله عنه کے ایک مشفق باپ، مہر بان استاد، عظیم دانشور اور ماہر نفسیات ہونے کا منه بولتا شبوت ہیں بلکہ آپ کے عمر بحر کے تجر بات کا نچوڑ ، اسلامی تعلیمات کا عطر اور دین و دنیاوی امور میں فلاح اور کا میابی کی ضانت ہیں۔ مزید ہے کہ بیسے تیں خواص وعوام وونوں کے لیے بکساں نصیحت آموز ہیں۔ بید دونوں وصایا بیش خدمت ہیں:۔

1-امام ابوبوسف رحدالشكام:

امام ابو یوسف رحمداللہ کے نام امام اعظم رضی اللہ عند کی وصیت جبکہ امام ابو یوسف رحمداللہ کی ذات سے رشد و بدایت اور حسن سیرت و کردار کے آثار ظاہر ہوئے اور وہ لوگول سے معاملات کی جانب متوجہ ہوئے۔ امام اعظم رضی اللہ عند نے انھیں بیدوستیت فرمائی کہ اے یعقوب!!!

حاكم كے ساتھ مختاط طرز مل:

سلطان وقت کی عزت کرواوراس کے مقام کا خیال رکھو۔اوراس کے سامنے دروغ گوئی سے خاص طور سے پر ہمیز کرو۔اور ہر وقت اس کے پاس حاضر نہ رہوجب تک کہ تہمیں کوئی علمی ضرورت مجبور نہ کر ہے۔ کیونکہ جب تم اس سے کثر ت سے ملو گے تو وہ تصمیر ہتقارت کی نظر سے دیجھے گا اور تمھا را مقام اس کی نظر وں سے گر جائے گا۔ پس تم اسکے ساتھ اس کے ساتھ رکھتے ہوکہ تم اس سے نفع بھی المات ہوا ور دور بھی رہے ہو،اس کے قریب تک نہیں جائے کیونکہ اکثر حاکم اپنی المفاتے ہواور دور بھی رہے ہو،اس کے قریب تک نہیں جائے کیونکہ اکثر حاکم اپنی

ذ ات اوراینے مفادات کےعلاوہ چھاورد کھناپیند نہیں کرتے۔

تم حاکم کے قریب کثرت کلام ہے بچو کہ وہ تمہاری گرفت کرے گاتا کہ اپنے حاشیہ نشینوں کو یہ دکھلا سکے کہ وہ تم ہے زیادہ علم رکھتا ہے۔ اور تمھا را محاسبہ کرے گاتا کہ تم اس کے حوار یوں کی نظروں میں حقیر ہموجاؤ۔ بلکہ ایسا طرزعمل اختیار کروجب اس کے دربار میں جاؤ تو وہ دوسروں کے مقابلے میں تمہارے رہبہ کا خیال رکھے۔ اور سلطان کے دربار میں کس ایے وقت نہ جاؤجب وہاں دیگر ایسے اہل علم موجود ہموں جن کوتم جائے نہ ہو۔ اس لئے کہ اگر تمھا را علمی رہبان ہے کم ہوگاتو ممکن ہے کہ تم ان پر برتری ثابت نہ ہو۔ اس لئے کہ اگر تمھا را علمی رہبان ہے کم ہوگاتو ممکن ہے کہ تم ان پر برتری ثابت کرنے کی کوشش کرو تم رہ یہ جذبہ تمھارے لئے نقصان دہ ہوگا۔ اگر تم ان سے زیادہ صاحب علم ہوتو شاید تم ان کو کی بات پر جھڑک دو اور اس وجہ سے تم حاکم وقت کی نظروں سے گرجاؤ۔

جب سلطان ونت شمیس کوئی منصب عطا کرے تواس ونت تک قبول نہ کرنا جب تک بیم معلم نہ ہو جائے کہ وہ تم سے یا تمھارے مسلک سے علم وقضایا کے بارے میں مطمئن ہے تاکہ فیصلوں میں کسی دوسرے مسلک برعمل کی حاجت نہ ہو۔اور سلطان کے مقربین اور اس کے حاشیہ نشینوں ہے میل جول مت رکھنا ،صرف سلطان وقت سے مالطہ رکھنا اور اس کے حاشیہ برداروں سے الگ رہنا تاکہ تمھا را وقار اور عزت برقرار

عوام کے ساتھ مختاط طرز مل:

عوام کے بو چھے گئے مسائل کے علاوہ ان سے بلاضرورت بات چیت نہ کیا کرو۔عوام الناس اور تا جروں سے علمی باتوں کے علاوہ دوسری باتیں نہ کیا کروتا کہ ان کوتھاری عبت ورخبت میں مال کالا کی نظرنہ آئے ورنہ لوگ تم سے بدخن ہوں سے اور یقین کر لیس سے کہتم ان سے رشوت لینے کا میلان رقمتے ہو۔عام لوگوں کے سامنے جننے اور

تمهارے گھراس کا کوئی رشتہ دارہیں آئے گا۔اس کئے کہ جب عورت مال دارہوجاتی ہے تواس کا باب دعویٰ کرتا ہے کہ اس عورت کے پاس جو بھی مال ہے وہ سب اس کا ہے اور اس عورت کے ماس امانت کے طور پر رکھا ہے۔اور دوسری شرط بیر کھے کہ جہاں تک ممکن ہوگا وہ بھی اینے والد کے گھر نہیں جائے گی۔

اور نکاح کے بعدتم اس بات پر راضی نہ ہوجانا کہتم شب زفاف مسرال میں گزار دیگے ورنه وه لوگ تمها را مال لے لیس کے اور اپنی بیٹی سے سلسلہ میں انتہائی لا کیے سے کام لیس کے۔اورصاحبِ اولا دخاتون سے شادی نہ کرنا کہ وہ تمام مال این اولا دے لئے جمع كرے كى اوران پر بى خرچ كرے كى اس كئے كہاس كوا پنى اولا دشمھارى اولا و سے زیاده پیاری ہوگی ہتم اپنی دو بیو یوں کو ایک ہی مکان میں نه رکھنا ، اور جب تک دو ہویوں کی تمام ضروریات کو بورا کرنے کی قدرت نہ ہو، دوسرا نکاح نہ کرنا۔

امورزندگی کی ترتیب:

(امورزندگی کی بہترین ترتیب بیہ ہے کہ) پہلے علم حاصل کرو پھرطلال ذرائع ہے مال جمع کرواور پھراز دواجی رشتہ اختیار کرو۔علم حاصل کزنے کے زمانے میں اگرتم مال كمانے كى جدوجبد كرو محاتوتم حصول علم سے قاصرر ہو مے۔اور بيدمال حمہيں بائد يول اورغلامون کی خریداری پراکسائے گااور تھسیل علم ہے بل ہی تمہیں دنیا کی لذتوں اور عورتوں کے ساتھ مشغول کر دے گا،اس طرح تمھارا وقت ضائع ہو جائے گا۔ اور جب تمہارے اہل وعیال کی کثرت ہوجائے گی توشیعیں ان کی ضروریات پوری

كرنے كى فكر ہوجائے كى اورتم علم سيكمنا چھوڑ دو تے۔

اس لیے علم حاصل کروآ غاز شباب میں جب کے تمعارے دل وو ماغ و نیا کے جمعیروں سے فارغ ہوں پھر مال کمانے کا مشغلہ افتیار کروتا کہ شادی ہے جل تمہارے یاس بفذر منرورت مال موكه استكے بغيرانل وممال كى ضروريات دل كوتشويش ميں مبتلا كرديق

ہیں لہٰذا کچھ مال جمع کرنے کے بعد ہی از دواجی تعلق قائم کرنا جاھے۔ سیرت وکر دار کی تعمیر:

اللہ تعالیٰ ہے ڈرتے رہو،اوائے امانت اور ہر خاص وعام کی خیر خوابی کا خصوصی خیال رکھوا ور لوگوں کوع ت وو تا کہ وہ تمھاری عرِّ ہے کریں ۔ان کی ملنساری ہے پہلے ان ہے زیادہ میل جول نہ رکھوا ور ان ہے میل جول میں مسائل کا تذکرہ بھی کروکہ اگر خاطب اس کا اہل ہوگا تو جواب دے گا۔اور عام لوگوں ہے دینی امور کے خمن میں علم کام (عقائد کے عقلی دلائل) پر گفتگو ہے پر ہیز کروکہ وہ لوگ تمھاری تقلید کریں گے اور علم کلام میں مشغول ہوجائیں گے۔

جون تمھارے پاس استفتاء کے لئے آئے اس کوصرف اس کے سوال کا جواب دواور دوسری کسی بات کا اضافہ نہ کر دور نہ اس کے سوال کا غیر مختاط جواب شمھیں تشویش میں مبتلا کرسکتا ہے علم سکھانے ہے کسی حالت میں اعراض نہ کرنا اگر چہتم دس سال تک اس طرح رہوکہ تمھارا نہ کوئی ذریعۂ معاش ہو، نہ کوئی اکتسانی طاقت ، کیونکہ اگرتم علم سے اعراض کر دھے تو تمھاری معیشت (گزربسر) ننگ ہوجائے گی۔

تم اپنے ہرفقہ کھنے والے طالب علم پرالی توجہ رکھوکہ گویاتم نے ان کوا پنا بیٹا اور اولا دبنا
لیا ہے تا کہتم ان میں علم کی رغبت کے فروغ کا باعث بنو۔ اگر کوئی عام شخص اور بازار کی
آ دمی تم ہے بھگڑا کر نے قواس ہے جھگڑا نہ کرنا ور نہ تمھاری عزت چلی جائے گی ۔ اور
اظہار جن کے موقع پر کمی شخص کی جادوشہت کا خیال نہ کرواگر چہوہ سلطان وقت ہو۔
جتنی عبادت دوسر ہے لوگ کرتے ہیں اس سے زیادہ عبادت کرو، ان سے کمتر عبادت
کواپنے لئے پند نہ کرو بلکہ عبادت ہیں سبقت اختیار کرو۔ کیونکہ عوام جب کی عبادت
کو بکٹرت کر ہے ہوں اور پھروہ دیکھیں کہ تمھاری توجہ اس عبادت پر نہیں ہے تو وہ
تمھارے متعلق عبادت ہیں کم رغبت ہونے کا گمان کریں گے اور سے جھیں گے کہ

تمھارے علم نے تصمیں کوئی نفع نہیں پہنچایا سوائے ای نفع کے جواُن کوائلی جہالت نے بخشاہے جس میں وہ جتلا ہیں۔

معاشرتی آ داب:

جب تم کسی ایسے شہر میں قیام کروجس میں اہلِ علم بھی ہوں تو وہاں اپی ذات کے لئے کسی امتیازی حیثیت کو اختیار نہ کرو، بلکہ اس طرح رہوکہ گویا تم بھی ایک عام ہے شہری ہو، تا کہ ان کو یفتین ہوجائے کہ تصمیں ان کی جاہ دمنزلت ہے کوئی سروکا زہیں ہے ورنہ اگر اُنہوں نے تم ہے اپنی عزت کو خطرے میں محسوس کیا تو وہ سب تم معارے خلاف کام کریں گے اور (ان کی شہ پر)عوام بھی کریں گے اور (ان کی شہ پر)عوام بھی تم معارے خلاف کا میں گے اور (ان کی شہ پر)عوام بھی تم معارے خلاف کا کہ نظروں میں کی وجہ ہے تم ان کی خلاف کی وجہ ہے تم ان کی خلام کے اور این کی شہ پر)عوام بھی کی نظروں میں کی قصور کے بغیر مجرم بن جاؤ گے۔

اگر وہ تم ہے مسائل دریافت کریں تو ان سے مناظرہ یا جلسہ گاہوں میں بحث وتکرار سے ہاز رہواور جو بات ان سے کرو، واضح دلیل کے ساتھ کرو۔اوران کے اساتذہ کو طعنہ نددو،ورنہ تمھارے اندر بھی کیڑے نکالیں سے جہیں چاہیے کہ لوگوں سے ہوشیار رہواور اپنے باطنی احوال کو اللہ تقالی کے لیے ایسا خالص بنالوجیسا کہ تمھارے ظاہری احوال ہیں ۔اورعلم کا معالمہ اصلاح پذیر نہیں ہوتا تا وقتیکہ تم اس کے باطن کو اس کے فلا ہرک خلا ہرک خلا ہرک کے مطابق نہ بنالو۔

آ داب زندگی:

جب سلطان ونت شمص کوئی ایسامنصب و بنا چاھے جوتمعارے لیے مناسب نہیں ہے تو اسے اس ونت تک تبول نہ کرو جب تک کشمیں یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس نے جو منصب سمیں سونیا ہے ۔ اور مجلس فکر ونظر میں منصب شمیں سونیا ہے ۔ اور مجلس فکر ونظر میں فرتے ہوئے کام میں اثر ایماز ہوگی اور زبان کونا کارہ فرتے ہوئے کلام میں اثر ایماز ہوگی اور زبان کونا کارہ

بنادےگ۔

زیادہ ہننے سے پر ہیز کرو کیونکہ زیادہ ہنستا دل کومردہ بنادیتا ہے۔ چلنے کے دوران سکون والم دینان سے چلواورامورزندگی ہیں زیادہ بجلت پندنہ بنواور جو شخصیں ہیجھے سے آواز والم مینان سے چلواورامورزندگی ہیں زیادہ بجلت پندنہ بنواور جو شخصیں ہیجھے سے آواز چوپایوں کودی جاتی ہے۔اور گفتگو دے اس کی آواز کا جواب مت دوکہ ہیجھے سے آواز چوپایوں کودی جاتی ہے۔اور گفتگو کے وقت نہ چینو اور نہ بی اپنی آواز کوزیادہ بلند کرو۔سکون اور قلب حرکت کو اپنی عادات ہیں شامل کروتا کہ لوگوں کو کھاری ٹابت قدی کا یقین ہوجائے۔
اور کو س کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کو شرت سے کروتا کہ لوگ تم سے اس خوبی کو حاصل کے لیس۔اورا پنے لئے نماز کے بعد ایک وظیفہ مقرد کر لوجس ہیں تم قرآن کر یم کی حاصل حالوت کرواور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔اور صبر واستقامت کی دولت جورب کریم نے تم کو بخش ہے اور دیگر جو نعمتیں عطاکی ہیں ،ان پر اس کا شکر ادا کر واور اپنے لئے ہم اہ کے چندایام روز ہ کے لئے مقرد کر لوتا کہ دوسر بے لوگ اس میں بھی تمھاری ہیروی

سلطان وفت ہے اپنے خصوصی تعلق کولوگوں پر ظاہر نہ ہونے دواگر چہ تعمیں اس کا قرب حاصل ہو درنہ لوگ تمھارے سامنے اپنی حاجتیں چین کریں مے اور اگرتم نے اس کی اور کی است کے مدارم میں بیشر کی داشرہ عوکہ دائنہ و تتمھیں تمذار میں مقام

لوكوں كى حاجبوں كواس كے در بار ميں پیش كرنا شروع كر ديا تو وہ مصين تمفار _ مقام

ے گرادے گا اور اگرتم نے ان کی حاجنوں کی تھیل کے لیے کوشش نہ کی تو حاجت مند تسمیس الزام دیں گے۔

آ داپ وعظ ونفیحت:

غلط باتوں میں لوگوں کی پیروی نہ کرو بلکہ سی جاتوں میں ان کی پیروی کرو۔ جبتم کمی شخص میں یرُ ائی و کیھوتو اس شخص کا تذکرہ اس یرُ ائی کے ساتھ نہ کرو بلکہ اس سے بھلائی کا ذکر کرو۔ البت اگر تمہیں کی امپیر رکھو۔ اور جب وہ بھلائی کر ہے تو اس کی اس بھلائی کا ذکر کرو۔ البت اگر تمہیں اس کے دین میں خرائی معلوم ہوتو لوگوں کو اس سے ضرور آگاہ کر دوتا کہ لوگ اس کی اتباع نہ کریں اور اس سے دور رہیں۔ حضور علی نے ہدایت فرمائی ہے کہ فاستی و فاجر آئی جس برائی میں مبتلا ہے اسے بیان کرو تا کہ لوگ اس سے بچیں اگر چہوہ شخص صاحب جاہ ومنزلت ہو۔

اس طرح جس شخص کے دین میں تم خلل دیکھوا ہے بھی بیان کرو،اوراس کے عزت و مرتبہ کی پرواہ نہ کرو۔ بلا شبہ اللہ تعالیٰ تمھا را اور اپنے دین کامعین اور مددگار ہے۔اگر تم ایک مرتبہ ایسا کردو گے تو وہ لوگ تم ہے ڈریں گے اور کو کی شخص دین میں نئے گمراہ کن افکار واعمال کے اظہار کی جسارت نہیں کرسکے گا۔

جبتم سلطان وقت سے خلاف وین کوئی بات و کیھوتو اس کوائی اطاعت اور وفا داری کا بیتھ کا یقین دلاتے ہوئے آگاہ کر دو۔ یہ اظہار وفا داری اس وجہ سے کہ اس کا باتھ تمھارے ہاتھ سے زیادہ توی ہے۔ چنا نچیتم اس طرح اظہار خیال کرو کہ جہال تک آپ کے اقتدار اور غلبہ کا تعلق ہے میں آپ کا فرماں بردار ہوں بجزائ کے کہ میں آپ کی فلال عادت کے سلسلہ میں جودین کے مطابق نہیں ہے آپ کی توجہ مبذول آپ کی فلال عادت کے سلسلہ میں جودین کے مطابق نہیں ہے آپ کی توجہ مبذول کراتا ہوں۔ اگر تم نے ایک بارسلطان وجا کم کے ساتھ اس جرائت سے کام لیا تو وہ تمایہ تم برخی تمھارے لئے کافی ہوگی ، اس لئے کہ تم اگر اس سے بار بار کہو کے تو وہ شایر تم برخی

کرے اور اس میں وین کی ذلت ہوگی۔

اگروہ ایک باریاد و بارتخی ہے پیش آئے اور تھاری دین جدو جہد کا اور امر باالمعروف میں تھاری رغبت کا اندازہ کر ہے اور اس وجہ ہے وہ دوسری مرتبہ خلاف دین حرکت کر ہے تو اس سے اس کے گھر پر جہائی میں ملاقات کرواور دین کی رُوسے نصیحت کا فریضہ اوا کرو۔ اگر حاکم وقت مبتدع ہے تو اس سے دو بدو بحث کروا گرچہ وہ سلطان ہے اور اس سلسلہ میں کتاب وسنت رسول اللہ میں ہے جو تصمیں یا دہوا ہے یا دولاؤ۔ اگر وہ ان باتوں کو قبول کر لے تو ٹھیک ہے ورنہ اللہ تعالی سے دعا کروکہ وہ اس سے تھمھاری حفاظت فرمائے۔

تم موت کو یادر کھواور اپنے ان اسا تذہ کے لئے جن سے تم نے علم حاصل کیا ہے،
استغفار کیا کرواور قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو۔ قبرستان ، مشاکح اور بابرکت مقامات کی کثرت سے زیارت کیا کرواور عام مسلمانوں کے ان خوابوں کو جو نبی کریم عظامات کی کثرت سے زیارت کیا کرواور عام مسلمانوں کے ان خوابوں کو جو نبی کریم عظامات اور صالحین سے متعلق شمصیں سنائے جانبیں ، خواہ مسجد ہویا قبرستان یعنی ہر جگہ توجہ سے سنواور نفس پرستوں میں ہے کسی کے پاس نہ میٹھو۔ سوائے اسکے کہ کسی کو دین کی طرف بلانا ہو۔ کھیل کو دادر گالم گلوچ سے اجتناب کرواور جب مؤذن اذان دے تو عوام سے قبل مسجد میں داخل ہونے کی تیاری کروتا کہ عام لوگ اس بات میں تم سے توام سے ندنکل جا کیں۔

سلطان وقت کے رب جوار میں رہائش اختیار نہ کرو۔ اگراہ بے ہمسائے میں کوئی یرئی بات دیمھوتو پوشیدہ رکھو کہ یہ بھی امانت داری ہے اور لوگوں کے بھید ظاہر نہ کرواور جو شخص تم سے کسی معاملہ میں مشورہ لے تو اس کوا بنے علم کے مطابق صحیح مشورہ دو کہ یہ بات تم کواللہ کے قریب کرنے والی ہے اور میری اس وصیت کواچھی طرح یا در کھنا کہ یہ وصیت شمصیں اِنشاء اللہ ، دنیا اور آخرت میں نفع دے گی۔

اخلاق حسنه:

بخل ہے اجتناب کرو کہ اس کی وجہ ہے انسان دوسروں کی نظروں میں گر جاتا ہے۔ لا لچی اور دروغ گونه بنوین و باطل (یا نداق و شجیدگی) کوآبیں میں خلط ملط نه کیا کرو بلكه تمام امور ميں اپنی غیرت وتمتیت كی حفاظت كرو۔ اور ہرحال میں سفیدلباس زیب تن كرورا يل طرف مے حص ہے دورى اور دنیا ہے بے رغبتی ظاہر كرتے ہوئے دل كاغنى ہونا ظاہر كرو۔اورائے آپ كومال دار ظاہر كرواور تنك دى ظاہر ندہونے دواكر

چەفى الواقع تم ننگ دست ہو۔

با ہمت بنواور جس تخص کی ہمت کم ہوگی اس کا درجہ بھی کم ہوگا اور راہ جلتے دا کیں با کیں توجه نه كرو بلكه بميشه زمين كي جانب نظر ركھواور جب تم حمام ميں داخل ہوتو حمام اور نشست گاہ کی اجرت دوسر ہے لوگوں سے زیادہ دوتا کہان پرتمھاری اعلیٰ ہمتی ظاہر ہو اوروہ شمصیں باعظمت انسان خیال کریں۔اورا پناسامان تنجارت کاریگروں کے پاس جا كرخودان كيحوالے ندكيا كروبلكه اسكے ليے ايك بااعثاد ملازم ركھوجوبيامورانجام ديا كرے اور درہم و دینار كی خرید وفروخت میں ذہانت ہے كام لولینی لین دین میں چوس رہواورائے حق کے لئے کوشش کرو۔

نیز در ہموں کا وزن خود نہ کیا کرو بلکہ اس معاملہ میں بھی کسی بااعتاد خض ہے کا م لو۔اور مناع دنیاجس کی اہل علم کے نزدیک کوئی قدر نہیں ہے،اسے حقیر جانو کہ اللہ کے پاس جونعتیں ہیں وہ دنیا ہے بہتر ہیں۔غرضیکہانیے دنیاوی معاملات کسی دوسرے صحف کے سپرد کر دو تا که تمعاری توجه علم دین پر پوری طرح مرکوز رہے۔ بیطرزِ عمل تمعاری

ضروريات كى يحيل كازياده محافظ ہے۔

یا گلوں سے اور ان اہل علم سے جو جمت اور مناظرہ کے اسلوب سے بہرہ ہیں کلام نه کرو ۔ اور وہ لوگ جوجاہ پرست ہیں اور لوگوں کے معاملات میں عجیب وغریب

مسائل کا ذکر کرتے رہے ہیں، وہ مسیس کسی طرح نیجا دکھانے کے خواہش مند ہوں گے اور اپنی انا کے مقابلہ میں وہ تمھاری کوئی پرواہ ہیں کریں گے اگر چہوہ تجھ لیس کے

کرتم حق پر ہو۔

اور جب بھی کسی بڑے رہیدوالے کے پاس جاؤتوان پر برتری حاصل کرنے کی کوشش نەكرنا جب تك كەدەخودىمىي بلندىجگەنەعطا كردىن تاكدان كى طرف ہےتم كوكوئى اذیت ند مہنچ کسی قوم میں نماز کی امامت کے لئے پیش قدمی نہ کروجب تک کہ وہ خود تسمهیں از را تعظیم مقدم نہ کریں۔اور حمام میں دو پہریا صبح کے وقت داخل نہ ہواور سیر گاہوں میں بھی نہ جایا کرو(کہوہ عوام کی جگہیں ہیں)۔

سلاطین کے مظالم کے وقت وہاں حاضر نہ رہا کروسوائے اس سے کہ نہیں تیقین ہو کہ اگرتم ان کوٹو کو گے تو وہ انصاف کریں گے۔بصورت دیگر وہ تمھاری موجودگی میں کوئی نا جائز کام کریں گےاور بسااو قات انھیں ٹو کنے کی شمصیں قدرت وہمت نہ ہوگی تو لوگ تمھاری خاموشی کی بناء پر گمان کریں گے کہ سلاطین کاوہ نا جائز کام برحق ہے۔ علمی مجلس میں غصہ ہے اجتناب کرو۔اور عام لوگوں کو قصہ کہانیاں سنانے کا مشغلہ اختیارنه کروکه قضه کوکوجھوٹ بولے بغیر جار ذہیں۔ جب تم کسی اہل علم کے ساتھ علمی نشست كااراده كروادروه فقهي مجلس ہے تو اس میں بیٹھواور وہاں ان باتوں كو بیان كرو جومخاطب کے لئے علیم کا حکم رکھتی ہوں تا کہ تمھاری حاضری سے لوگوں کو بیددھوکہ نہ ہو كتمهارا بم تشيل كوئى عالم ہے جب كه وہ در حقيقت عالم نه ہو۔ اور اگر وہ صف فنوى سمجھنے کا اہل ہے تو فتو کی بیان کروورنہ ضرورت نہیں ہے۔اورا کر مقصد کے لئے کہیں نہ بیٹھو کہ کوئی دوسرا مخص تمھاری موجودگی میں درس دیا کرے بلکہ اس کے پاس اپنے ساتھیوں میں ہے کسی کو بٹھا دوتا کہ وہ مصین اس کی گفتگو کی کیفیت اور اور اس کے علم

کے بارے میں بتادے۔

ذکری مجالس میں یا اس شخص کی مجلس وعظ میں حاضری نہ دو جو تمھاری جاہ ومنزلت یا تمھاری جانب سے اپنے تزکید نفس کی نسبت سے مجلس قائم کرے بلکہ ان کی جانب اپنے شاگر دول میں سے کسی ایک شخص کی معیت میں اپنے الل محلّہ اور اپنے عوام کوجن پر شمھیں اعتماد ہے متوجہ کرو (کہ وہ وہاں جایا کریں) ۔ اور نکاح خوانی کا کام کسی خطیب کے حوالے کر دوای طرح نماز جنازہ اور عیدین کی امامت بھی کسی اور شخص کے حوالے کر دوای طرح نماز جنازہ اور عیدین کی امامت بھی کسی اور شخص کے حوالے کر دوای طرح نماز جنازہ اور عیدین کی امامت بھی کسی اور شخص کے حوالے کر دوای طرح نماز جنازہ اور عیدین کی امامت بھی کسی اور شخص کے حوالے کر دوا

(آخری بات بیکه) ہمیں اپنی نیک وعاوک میں فراموش نہ کرنا اوران فیسختوں کومیری جانب ہے تبول کر دکھ ہیں جانب سے تبول کر وکھ ہیں مارے اور دوسرے مسلمانوں کے فائدے کے لئے ہیں۔ 2۔ یوسف بن خالد ممتی رحماللہ کے تام:

یوسف بن خالد سمتی رمداند نے امام اعظم رضی الدوری خدمت میں رہ کر جب علم حاصل کرلیا تو اپنے شہر بھر ہ کو واپس ہونے کا ارادہ کیا اور آپ سے اجازت چاہی تو ام اعظم رضی الذور نے فر مایا، میں تم سے چند با تمیں کہنا چاہتا ہوں یہ با تمیں شمیس ہرجگہ کام ویں گی خواہ لوگوں کے ساتھ معاملات ہوں یا اہل علم کے مراتب کا سوال ہو، تا دیب نفس کا مرحلہ ہو یا سیاسی امور کا ،خواص وعوام کی تربیت کا معاملہ ہو یا عام حالات کی تحقیق متعود ہوغرض کہ یہ باتمیں وی اور ونیاوی زندگی کے ہرموڑ پرکام آئیں گی اور لوگوں کی اصلاح کا ذریعہوں گی۔

تغيرانيانيت:

اس نکتہ کوخوب بجھ لوکہ جب تم انسانی معاشرے کو براسمجھو کے تولوگ تمھارے بیشن بن جائیں سے جاہے وہ تمھارے مال باپ بن کیوں نہ ہوں اور جب اس معاشرے کے ساتھ اچھا سلوک کرو مے تو بیہ معاشرہ تمھیں عزیز رکھے گا اور اس کے افراد تمھارے

ماں باپ بن جا کیں گے۔

پھرفر مایا، ذرااطمینان ہے جھے چند ہاتیں کہنے دومین تمھارے گئے ایسے امور کی نشان
وہی کئے دیتا ہوں جن کا خود بخوشکر ہے کے ساتھ اعتراف کرنے پر مجبور ہوگے ۔ تھوڑی
در بعد فرمایا، دیکھو گویا میں تمھارے ساتھ ہوں اور تم بھرہ پہنچ گئے ہوا در تم اپنے
خالفوں کی طرف متوجہ ہو گئے اپنے آپ کوان پر فوقیت دینے گئے۔
تم نے اپنے علم کی وجہ سے خود کوان پر بڑا ثابت کیا ان کے ساتھ میل جول کو پڑا سمجھا
ان کے معاشرے سے جدا ہوئے اور ان کی مخالفت پر کمر بستہ ہو گئے تیجہ میں انھوں
نے بھی تمھاری مخالفت کی بتم نے انھیں چھوڑ دیا تو انھوں نے بھی شمھیں منہ بیس لگایا بتم
نے انھیں گالی دی ترکی جزاب ملائے نے انھیں گمراہ کہا تو انھوں نے بھی شمھیں
مزیبیں لگایا بتم
بری اور گمراہ قرار دیا اور یوں سب کا دامن آلودہ ہوگیا۔ اب شمھیں ضرورت ہوئی کہ تم

معاشرتی حقوق:

جبتم بھرہ پہنچو کے تولوگ تمھارا خیر مقدم کریں گے، تم سے ملنے کے لئے آئیں گے کیونکہ بیان کا معاشر تی فریف ہے ابتم ہرا یک کواس کا مقام عطا کرو ہزرگوں کوعزت دو ،علماء کی تعظیم کرو ، بوڑھوں کی تو قیر کرو ، نو جوانوں سے نرمی کا برتا و کرو ،عوام کے قریب رہو ، نیک و بد کے پاس اٹھنا بیٹھنا رکھو۔ بادشاہ وقت کی تو بین نہ کرو ،کسی کو کم تر شبہ جھو ،اپنی مرقت اور شرافت کو پس بیشت نہ ڈالو۔

ہوسکتا کہاہے کی سے واسطہ پڑے اور وہ کوئی راہ پیدا ہونے تک نباہ نہ کر سکے۔

ا پنارازکی پرفاش ندکرو، بغیر پر کھے ہوئے کی پراعقاد ندکر بیٹھو، خسیس الطبع اور کمینوں اپنارازکی پرفاش ندکرو، بغیر پر کھے ہوئے کی پراعقاد ندکر بیٹھو، خسیس الطبع اور کمینوک سے میل جول ندرکھو، اس شخص ہے میت کا اظہار ندکرو جو تمھیں بیندندگر تا ہو۔ سنوکہ احمقون سے مل کرخوش کا اظہار ندکرواور ان کی دعوت قبول ندکرواور ندہی ان کا ہدید

قبول کرو۔

زم گفتاری، صبط و کل، حسن اخلاق، کشاده دلی اورا چھلہاس اورخوشبوکوا ہے لئے لازم رکھو _ سواریوں میں ہمیشہ انچھی سواری ہی استعمال کرو _ حوائج ضرور ہے لئے کوئی وقت مقرر کرلوتا کہ ہرکام آسانی ہے کرسکو۔ اپنے ساتھیوں سے غفلت نہ برتو، ان کی اصلاح کی سب سے پہلے فکر کروگراس میں نرمی کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دو، نرم لہجہ میں گفتگو کرو، عمّاب و تو بخ ہے بچوکہ اس سے نصیحت کرنے والا ذلیل ہوتا ہے۔ انھیں اس بات کا موقع نہ دو کہ وہ تمہاری تادیب کریں ، ایسا کرنے سے تمھارے حالات درست رہیں گے۔

لقميرسيرت:

نمازی پابندی کرواور سخاوت ہے کام لو کیونکہ خیل آدی بھی بھی سروار نہیں بن سکتا۔ ابنا
ایک مشیر کاررکھ لوجو شمیں لوگوں کے حالات سے مطلع کرتار ہے اور جب شمیں کوئی
خراب بات نظر آئے تو اس کی اصلاح کرنے ہیں جلدی کرواور جب اصلاح پاجائے
تو ابنی عنایت اور غبت کواور بردھاؤ۔ جو شخص تم سے مطبق اس سے ملواور اس سے بھی
ملوجونہ ملے۔ جو شخص تمھارے ساتھ نیک سلوک کرے تم اس کے ساتھ ایسا ہی کرواور
جوکوئی برخلق سے پیش آئے تو تم حسن اخلاق کا ثبوت و واور عفو و کرم کو مضبوطی سے تھام
لو۔ نیک کا موں کی طرف لوگوں کو متوجہ کرواوج ہوتم سے بیز ار ہواس سے ترک تعلق کر
لو۔ تھوت کی ادائیگی میں کوشاں رہو۔
لو۔ تھوت کی ادائیگی میں کوشاں رہو۔

حقوق العياد:

اگرکوئی مسلمان بھائی بیار ہوجائے تو حزاج پری کرواورا گرکوئی آنا جانا چھوڑ وے تو تم نہ چھوڑ و ۔ اگرکوئی تم برظلم کر ہے تو صلہ رحی ہے چیش آؤ۔ جو محض تمعارے پاس آئے اس کی عزت کرو۔ اگر کسی نے تمعاری برائی کی تو ورگز رکرو۔ جو محض تمعارے بارے

میں غلامشہور کریتم اس کے بارے میں اچھی بات کہو۔اگر کسی کا انقال ہوجائے تو اس کے حقوق پورے کرو۔اگر کسی کوخوشی کا موقع میسر آئے تو اسے مہارک دو،اگر کسی پرمصیبت پڑجائے تو اس کی عمخواری کرو۔

آگر کسی پرآفت ٹوٹ پڑے تواس کے تم میں شریک ہوا دراگر وہ تم ہے کام لینا جا ہے تو کام کر دو۔اگر کوئی فریا دی ہوتو اس کی فریاد س لو،اگر کوئی مدد کا طالب ہوتو اس کی مدد کر د، جہاں تک تم ہے ہوسکے لوگوں کی مدد کرو۔لوگوں ہے محبت وشفقت کا اظہار کر د، سلام کورواج دوخواہ وہ کمینوں کی جماعت ہی کیوں نہ ہو۔

تعليم وتربيت:

اگرمبجر میں تمعارے پاس کچھاوگ بیٹے مسائل پر گفتگو کردہے ہیں توان سے اختلاف رائے ہو پھر رائے نہ کرو۔اگرتم ہے کوئی بات پوچھی جائے تو پہلے وہ بناؤ جولوگوں میں رائج ہو پھر بناؤ کہ دومرا قول بھی ہا اور وہ ایسے ہا ادراس کی دلیل بیہ ہے۔اس طرح ان کے دلوں میں تمعاری قدرومز لت جاگزیں ہوجائے گی اور جو شخص تمعاری مخالفت کرے تو اسے کوئی ایسی راہ دکھا دوجس پر دہ خور کرے لوگوں کو آسان با تنیں بنایا کرواور مشکل اور گہرے مسائل بیان نہ کیا کرو کہ کہیں وہ غلامطلب نہ جھ لیس۔

لوگوں سے لطف و مہر ہانی کا سلوک کیا کر و بلکہ بھی بھی ان سے نداق بھی کر لیا کر و کیونکہ تمھا را بیمل لوگوں میں تمھاری محبت بیدا کر دے گا۔ بمیشہ علمی چرچا رکھوا ور بھی کہ میں ان کی دعوت کر دیا کر و ، ان سے خاوت سے چیش آ و ، چھوٹی چھوٹی غلطیوں سے ورگز رکر دیا کر و اور ان کی ضروریات کو بھی پورا کیا کر و ۔ بہتر یہی ہے کہ لطف و کرم اور چیشم ہوشی کو اپنا خاصہ بنالو۔

نہ تو تھی سے دل تنگ کرواور نہ ہی ڈانرف ڈیٹ سے پیش آؤ۔ آپس میں گھل ال کراس طرح رہو کہ گویاتم ایک ہی ہو۔ لوگوں کے ساتھ وہی معاملہ کرو جوائیے لئے پہند

کرتے ہواوران کے لئے وہی چیزیں پبند کروجوشمیں پبند ہیں۔ تزکیرُنفس:

نفس کی حفاظت اوراحوال کی دیچے بھال کرواورفتنہ وجھڑے ہے دور رہو۔اگر کوئی شخص تم ہے بری طرح بات کرتا ہے تو اس سے انجھی طرح بات کرواوراس کوجھڑکو نہیں۔اگر کوئی تمھاری با تیس غور سے من رہا ہوتو تم بھی اس کی طرف کان لگالو۔لوگوں کوایس چیزوں کا مکلف نہ بناؤجس کی وہ تصمیں تکلیف نہیں دیتے۔اخلام نیت سے لوگوں کا خیر مقدم کرواور سے انگی کولازم کرلو۔

غرور و تکبر کواپئے سے دور رکھواور دھوکہ بازی سے دور رہوخواہ لوگ تمھارے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرتے ہوں۔ امانت میں خیانت نہ کروخواہ لوگ تمھارے ساتھ خیانت ہی کیوں نہ کررہے ہوں، وفا داری اور تقویل کو مضبوطی سے تھام لو۔ اہل کتاب سے وہی تعلق اور معاملہ رکھوجیسا وہ تمھارے ساتھ دکھتے ہوں۔

پی اگرتم نے میری اس وصیت پڑ کمل کیا تو یقینا ہر آفت سے بیچے رہو گے۔ دیکھواس وقت میں دو کیفیتوں سے دو جار ہوں۔ تم نظر سے دور ہو جاؤ گے اس کا توغم ہے اور اس پرمسرت ہے کہتم نیک و بدکو پہچان لو گے۔

خط و کتابت جاری رکھنا اور اپی ضرورتوں ہے مطلع کرتے رہنا ہم میری اولا و ہواور میں تمہارے لیے باپ کی طرح ہوں۔

وصلى الله على سيدنا محمد النبي الامي وعلى اله و صحبه وسلم-

ተ

باب ششم(6)

فقه كى فضيلت ، قرآن مين:

عقل ودانش اور فہم وفراست، اللہ تعالیٰ کی عظیم تعتیں ہیں۔ قرآن وحدیث کے دلائل و براھین ، احکام وتعلیمات اور اسرار ومعارف سمجھنے کے لیے ضرور کی ہے کہ موکن ان نفتوں سے مالا مال ہو۔

ارشاد بارى تعالى ٢٠١٠ فِي ذَلِكَ لَايْتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ

" بینک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کے لیے" ۔ (الروم:۲۴) کنزالا یمان)

ووسرى جُكرار شاو بوا، إنَّ فِي ذَلِكَ لَا ينتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكُّرُونَ .

" بینک اس میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کے لیے"۔ (الروم:۲۱، کنزالایمان)

مريد قرمايا كيا، وَتِلُكَ الْآمُنَالُ نَصْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَّتَفَكُّرُونَ ـ

"اوربیمتالیں ہم لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں کہ وہ سوچیں"۔ (الحشر:٢١)

ا كِيداورجُكم ارشاد موا، قَدْ فَصَّلْنَا الْأينتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ _

" بینک ہم نے مفصل آیتیں بیان کردیں مجھ دالوں کے لیے '۔ (الانعام: ۹۹)

ان آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ قرآن عکیم کے بحرِ بیکراں سے تفقہ فی الدین کے

انمول موتی حاصل کرنے کے لیے عل وہم کا ہونا ضروری ہے۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ علمندوہ ہیں جو وجو دِ باری تعالیٰ کا منکر ہو یا منکرِ قرآن وحدیث ہوا وراس پر لغود لائل قائم کرتا بھرے بلکہ عقل وخرد کا معیار خالق کا کتات نے

ىيە بىيان فر مايا ،

"تم فرماؤ، كيا برابر بين جائية والے اور انجان؟ نصيحت تو وي مانتے بين جوعقل والے بين'۔ (الزمر: ٩، كنز الايمان)

موياعقل ونهم والياء وهبي جوالله تعالى اوراسكرسول مثلثة كاحكام اور نفيحتول كو

ما نتے ہیں۔ قرآن تکیم نے ہمیں رہمی بتایا ہے کہ کافر اور منافق عقل وہم اور تفقہ فی الدین لعنی دین کی سمجھ ہے محروم رہتے ہیں۔ارشادہوا، فَمَالِ هُؤُلاءِ الْنُقُومِ لا يَكَادُونَ يَفُقَهُونَ حَدِيثاً. '' توان لوگوں کو کیا ہوا کہ کوئی بات بھے معلوم ہی ہیں ہوتے''۔ (النساء: ۸۷) ووسرى حَكْمُ فِر مايا، بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ -"اس ليے كه وہ تجھ بيس ركھتے" _ (الانقال: ٦٥، كنزالا بيان) مزيدارشاد موا، لَوُ كَانُوُا يَفُقَهُوْنَ - "وَكُسَى طرح أَنْبِينَ مَجْهِ مِوتَى" - (التوبة: ٨١) ان آیات سے تابت ہوگیا کہ تفقہ بینی دین کی سمجھ سے محروم ہوناعیب اور ندموم ہے اور قرآن میں ایسے لوگوں کو ملامت کی گئی ہے۔اسکے برخلاف احکام دین کاعلم وہم حاصل کرناالند تعالی کومجوب ہےاوررب کریم نے اسے نعمت قرار دیا ہے۔ ارشاد موا، وَمَنْ يُؤُتَ الْحِكْمَةَ فَقَدُ أُوْتِيَ خَيْرًا كَيْيُرًا -"اورجس كوحكمت دى كى اسے بہت بھلائی دی گئی'۔ (البقرۃ:٢٦٨) منسرین نے لکھا ہے کہ قرآن میں جہاں لفظ حکمت آیا ہے اس سے مرادعلم فقہ ہے۔(مناقب للموفق:۳۸۴) مفسرین کا اتفاق ہے کہ حکمت ہے مراد (شرعی) احکام ہیں۔ (نزعة القاری:۱۸۹) وین کاعلم ونہم اس قدرا ہم ہے کہ رب تعالیٰ نے تفقہ فی الدین حاصل کرنے کا تعلم دیا

"اورمسلمانوں ہے بیتو ہوئیں سکتا کہ سب کے سب نکلیں تو کیوں نہ ہو کہ اسکے ہر کروہ میں ہے ایک جماعت لکلے کہ دین کی سجھ حاصل کریں اور واپس آ کراپی قوم کوڈر

منائیں اس امید پر کہ وہ (گناہوں سے) بچیں '۔ (التوبة: ۱۲۲، کنزالایمان)
اس آیت مبارکہ کی تفییر میں صدرُ الافاضل مولانا سیر محمد تعیم الدین مراد آباد کی رخساند
فرماتے ہیں، ہر شخص کو عالم ونقیہ بننا ضروری نہیں البتہ جو چیزیں بندے پر فرض و
واجب ہیں اور جواسکے لیے ممنوع وحرام ہیں، انکا سیکھنا فرض عین ہے اور اس سے
زائد علم حاصل کرنا فرض کفاریہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے، علم سیکھنا ہر مسلمان پر فرض
ہے۔ (تفییر خزائن العرفان)

اس آیت مبارکه کا خلاصه بیه به که جرخص پر دین کا تمام علم سیکهنا اور فقیه بنیا ضروری اس آیت مبارکه کا خلاصه بیه به که جرخص پر دین کا تمام علم سیکهنا اور تفقه فی الدین خهیس لنهذا بعض لوگ لِیَهَ فَقُولًا فِی الدّین کے تحت دین کا تممل علم اور تفقه فی الدین لین که بری سمجھ حاصل کریں اور جوغیر عالم وغیر فقیه جول ، انہیں جا ھیے که وہ عالم اور فقیہ کی تقلید شرعی کا فرض جونا بھی ثابت ہوا۔ اور فقیہ کی تقلید کریں۔ اس آیت کریمہ سے تقلید شرعی کا فرض جونا بھی ثابت ہوا۔

فقه كى فضيلت ، حديث من

ا حضرت امير معاويه رض الله مند عدوايت بكدة قاومولي الله في مايا، من يُرد الله به خيراً يُفقِه في الدِين -

"الله تعالى جس كے ساتھ بھلائى كا ارادہ فرماتا ہے اسے دين كى سمجھ عطا فرماتا ہے"۔ (بخارى مسلم مختلوۃ كتاب العلم)

امام این حجر عسقلانی رحمدالافر ماتے ہیں، "اس عدیث میں واضح طور برعلاء کی سب لوگوں پر اور تفقه فی الدین کی تمام علوم پر فضیلت بیان کی گئی ہے'۔ (فتح الباری شرح بخاری جا:۱۳۲۲)

''جودَورِ جا بلیت میں بہتر افراد تنصے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں جبکہ ان میں وین کی فقہ

لعنی دین کی مجھ ہو''۔ (ایضاً)

اس مدیث میں سرکارِ دوعالم علی نے لوگوں کے بہتر وافضل ہونے کی خوبی فقہ کوتر ار
دیا ہے۔ اگر کوئی اور خوبی نی کریم علی کے خزد یک اس سے بہتر ہوتی تو آ ب اس کا
ذکر فرماتے ۔ البندا ثابت ہوا کہ رسول کریم علی کے خزد یک موس کی بہتر بین خوبی اسکا
فقہ کی صفت سے موصوف ہونا ہے۔ اس کی ایک اور دلیل یہ ہے کہ آ ب نے حضرت
عبداللہ بن عہاس رضی اللہ عنہا کے لیے فقیہ ہونے کی دعافر مائی۔
سوار کریم عبداللہ نے میں منافلہ نے دیا فرمائی۔ اللہ اور کی معافر مائی۔

اس حدیث میں فقید کی بیفسیلت بیان ہوئی کہ وہ ہزار عابد و زاہدلوگوں سے زیادہ شیطان پر بھاری ہے کیونکہ وہ دین کے علم اور سمجھ بوجھ کی وجہ سے شیطان کے عکر و فریب کو جا نتا ہے اور نہ صرف وہ خودا سکے عکر سے نیج جا تا ہے بلکہ دوسروں کو بھی شیطان سکے عکر وفر یب سے بچانے کا سبب بنتا ہے۔

۵۔ حضرت عمر رض الذعند نے فرمایا، تَفَقَّهُو الْقَبُلَ أَنُ تُسَوَّدُوا ۔ "سردار بنے سے بہلے علم حاصل کرؤ"۔ (بخاری کتاب العلم) سرواراوررا بنما ہونے کے لیے وین کا عالم وفقیہ ہونا جا ہے: تا کہ ملم کی روشنی میں لوگوں کی را ہنمائی کی جائے۔

۲۔ حضرت ابوموی اشعری رض اللہ مند سے روایت ہے کہ سرکار ووعالم ملک نے نے فرمایا، اللہ تعالی مثال زوردار فرمایا، اللہ تعالی مثال زوردار برمایہ جور میں ہے جوز مین پر بری ۔ پھوڑ مین عمرہ ہے جس نے پانی جذب کرلیا اور کھاس بارش کی سے جوز مین پر بری ۔ پھوڑ مین عمرہ ہے جس نے پانی جذب کرلیا اور کھاس

اورسبزیاں خوب اگائیں اور پجھ زمین سخت ہے جس نے پانی جمع کر لیا اور اس سے اللہ نے لوگوں کو نفع دیا، لوگوں نے بیا اور بلایا اور کھیتی سیراب کی، اور پجھ زمین ایسی ہے جو چیٹیل ہے نہ اس نے پانی جمع کیا اور نہ سبزہ اگایا۔ بہی مثال اسکی ہے، مَنْ فَقَهُ فِی چیٹی اللّٰهِ وَ نَفَعَهُ یعن جس نے اللّٰہ کے دین میں تفقہ حاصل کیا اور اللّٰہ نے جو پجھے جمیے دین اللّٰهِ وَ نَفَعَهُ یعن جس نے اللّٰہ کے دین میں تفقہ حاصل کیا اور دوسروں کو تعلیم دی۔ اور و کر بھیجا ہے اس سے اس کو نقع بہنچایا، اس نے علم حاصل کیا اور دوسروں کو تعلیم دی۔ اور یہ مثال ہے اسکی جس نے اللّٰہ کی اس ہوایت کی طرف سر ہی ندا تھایا اور نہ ہی اسے قبول یہ مثال ہے اسکی جس نے اللّٰہ کی اس ہوایت کی طرف سر ہی ندا تھایا اور نہ ہی اسے قبول کیا۔ (بخاری کتاب العلم)

اس حدیث پاک میں تین فتم کے لوگوں کی مثال تین قتم کی زمین سے دی گئی ہے۔
ایک زمین وہ جونہ پانی جمع کرے اور نہ سبزہ وغیرہ اگائے ، بیان لوگوں کی مثال ہے
جنہوں نے دین پر توجہ نہیں دی۔ دوسری وہ زمین جو پانی جمع کرلیتی ہے گراس سے
کچھاگاتی نہیں البتہ اسکا جمع شدہ پانی دوسرے استعال کرتے ہیں۔ اس سے مراد
محدثین کرام ہیں جو نقیہ نہیں۔ وہ احادیث حفظ کر لیتے ہیں گر تفقہ نہ ہونے کی وجہ سے
خودا حکام ومسائل کا استغباط نہیں کر سکتے۔ ان سے احادیث می کرفقہا اکرام مسائل کا
استخراج کرتے ہیں۔

تیسری وہ زمین ہے جو پانی اپنا اندر جذب کرکے نزانے اگل دیتی ہے۔ بیان فقہائے کرام کی مثال ہے جوا حادیث مبارکہ کواپے سینوں میں جذب کرکے ان سے سینکڑوں بلکہ ہزاروں مسائل اخذ کرتے ہیں اور دوسروں کے لیے ہدایت ورہبری کا سامان فراہم کرتے ہیں۔

ے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رض اللہ عنہ ہے روایت ہے کہ آقا ومولی علیہ نے فرمایا، '' اللہ تعالی اس شخص کوخوش وخرم رکھے جس نے میرے کلام کو سنکرا چھی طرح یا دکیا اور پھراسے دوسروں تک پہنچایا۔ کیونکہ بعض فقہ سکھنے والے خود غیر فقیہ ہوتے ہیں اور وہ

اے ان تک پہنچادیے ہیں جواعلی درجہ کے نقیہ وتے ہیں '۔ (مشکلوۃ کتاب العلم)
میرحدیث پاک مختلف الفاظ ہے متعدد صحابہ کرام سے مروی ہے۔ امام سیوطی رحماللہ اللہ عدیث کو متواتر کہتے ہیں۔ اس حدیث کو امام احمد، شافعی، ترقدی، ابوداؤد، ابن ماجہ، بیعتی، اورداری نے بھی روایت کیا ہے۔ (رحمم اللہ تعالی)

اس حدیث ہے معلوم ہوا کہ احادیث روایت کرنے کا اصل مقصدان سے فقہ حاصل کرنا ہے اسلیے وہ محدثین کرام جو فقیہ ہیں النے ذمہ احادیث کا بیان کرنا اس لیے بھی زیادہ اہم ہے تاکہ وہ احادیث جن میں فقہ ہے ان حضرات تک پہنچ جا کیں جو محدث بھی ہیں اور فقیہ بھی ہیں اور فقیہ بھی۔

فقبهاء كى فضيلت:

علم الحديث ميں دو چيزيں بنيا دى اہميت كى ہيں۔

اول: حدیث کی سندور وایت ، اور دوم: حدیث کے معنی و درایت .

صدیث کی سند وروایت کی حفاظت اس امت کے حدثین کرام نے کی ہے جبکہ حدیث کے معنی و درایت کا فریف امت کے جید فقہائے عظام نے انجام دیا ہے۔ یہ بات بھی ملح ظ فاظر رہے کہ فقہاء کرام کو علم الحدیث پر کامل دسترس ہوتی ہے۔ اگر فقہاء کرام کا عام غیر فقیہ حدثین ہے مواز نہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ محدثین مواعظ، فقص، فضائل اور ہر شم کی روایات کا احاظہ کرتے ہیں جبکہ فقہاء کرام زیادہ تر ان احادیث سے فرض رکھتے ہیں جن سے کوئی نہ کوئی شری تھم مستبط ہوتا ہے۔ یہی وجہ کہ کہ حدثین کی نبیعت فقہاء کرام کی روایات کی تعداد بہت قبیل و کھائی دیتی ہے۔ محدثین کرام کی ایک جماعت تشریف فرماتھی کہ خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں کہ محدثین کرام کی ایک جماعت تشریف فرماتھی کہ مردہ فور توں کو نہلانے والی ایک عورت آئی اور اس نے سوال کیا ، '' حیض والی عورت مردہ کوشل دیکتی ہے یا تھیں ؟''امام کیلی بن معین ، ابوطیحہ ، زہیر بن حرب ، خلف مردہ کوشل دیکتی ہے یا تھیں ؟''امام کیلی بن معین ، ابوطیحہ ، زہیر بن حرب ، خلف

بن سالم وغیرہ دیگر جیدمحد ثین کرام (جمہاللہ) ایک دوسرے کا منہ دیکھنے گئے اور کسی کو اس کے سوال کا جواب نہ آیا۔ اس دوران امام ابولٹور دحمہ اللہ جومحدث ہونے کے ساتھ ساتھ مجہزدا ورفقیہ بھی تھے، وہاں تشریف لے آئے۔

اس عورت نے اپنا مسئدان سے دریافت کیا، انہوں نے فرمایا، ہاں حائصہ عورت میں کوشن کے میت کوشن و سے سکتی ہے۔ کیونکہ آقا و مولی علیقے نے ایک موقع پر حضرت عائشہ بن اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ تیراحیض تیرے ہاتھ میں تونہیں ہے اور یہ بھی حدیث میں ہے اللہ عنہ بن میں حضور علیقے کے سرمبارک پر پانی ڈال کر مانگ نکالتی تھیں۔ جب اس مخصوص حالت میں زندہ شخص کے سر پر پانی ڈالا جاسکتا ہے تو مردے کوشنل کیوں نہیں دیا جاسکتا ؟

امام ابوتورر مراللہ کا بیفتو کی جب محدثین کرام نے سنا تو اس حدیث کی اسناد پر گفتگو شروع کردی کہ بیروایت قلال ہے بھی مروی ہے اور بیروایت فلال سے بھی مروی ہے۔اس سائلاعورت نے ان محدثین کرام سے مخاطب ہوکر کہا، آپ لوگ اب تک کہاں تھے؟ (تاریخ بغدادج ۲:۲۲)

اس سے معلوم ہوا کہ محض حدیث کی اساد اور طرق جمع کر لینے سے مسلمانوں کو پیش آنے والے مسائل طنہیں ہو سکتے ورندا مام یکی بن معین رحماللہ جلیل القدر محدث اس حدیث کو حفظ کر لینے کے باوجود لا جواب نہ ہو جاتے ۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ محدثین کرام بھی احادیث سے مسائل اخذ کرنے میں فقہاء کرام کی برتری کوشلیم کرتے ہیں۔ چنانچہام ترفدی رحماللہ عدیث کی شخقیق کرتے ہوئے فرماتے میں میں میں اور وہ حدیث کی شخقیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''اورای طرح فقہاء نے کہا ہا وروہ حدیث کے معانی کوزیادہ بہتر سجھتے ہیں''۔ (جامع ترفدی جا ایک اور وہ حدیث کے معانی کوزیادہ بہتر سجھتے ہیں''۔ (جامع ترفدی جا ایک اور وہ حدیث کے معانی کوزیادہ بہتر سجھتے ہیں''۔

ای طرح ایک بارکی شخص نے امام احمد بن طبل رمداللہ ایک مسئلہ بوچھاتو آپ

ہیں؟ ایکے خواص کیا ہیں؟ خوراک کی مقدار کیا ہے؟ وغیرہ ۔ بیسب باتمیں تو ڈاکٹر اور کئیم ہیں جانے ہیں۔ اس طرح محدثین کرام سینکڑوں ہزاروں حدیثیں جمع کرتے ہیں مگران ہے مسائل اخذ کرنے پر قادر نہیں ہوتے۔ جبکہ فقہاء کرام کوحدیثوں کاعلم بھی ہوتا ہے اور وہ ان سے مسائل کے استعباط ہے بھی آگاہ ہوتے ہیں۔

علامداین جوزی عنبلی رمدانهٔ فرماتے ہیں، ' جان لو که حدیث میں بڑی باریکیاں اور پیچید گیاں ہوتی ہیں جو فقہاء ہوں۔ یہ پیچید گیاں ہوتی ہیں جو فقہاء ہوں۔ یہ بیچید گیاں اور بیچید گیاں کی معانی کے باریکیاں کبھی توائی روایت وقل میں ہوتی ہیں اور بھی ایکے معانی کے باریکیاں اور بیچید گیاں کی معانی کے کشف میں۔'(دفع شبهالتشبیه:۲۷)

شارح بخاری امام ابن حجر عسقالانی رحمد الذنے بھی فقہا ، کی اہمیت وفضیلت کو بول بیان فرمایا، '' حلال وحرام کاعلم اور ایکے مسائل تو فقہا ، کرام سے ہی حاصل کیے جاسکتے میں''۔ (فتح الباری جلدہ: ۱۳۱ طبع مصر)

رائے اور قیاس:

سب سے پہلے رائے کا لغوی معنی ہجھ لیجے۔ رائے کے معنی دل کی نظر اور بصیرت کے ہیں۔ اسکا اصطلاحی مفہوم علامہ ابن اخیر المجزری شافعی رمہ اللہ نے یوں بیان کیا ہے۔
''محد ثین اصحاب تیاس کو اصحاب رائے کہتے ہیں اسکامعنی سے کہ وہ مشکل احادیث کواپنی رائے اور ہجھ سے طل کرتے ہیں یا ایسے مواقع پروہ اپنے اجتہاد اور قیاس سے کام لیتے ہیں جہاں کوئی حدیث موجو ذہبیں ہوتی''۔ (نہا سے ۲۰۱۳) کاطبع مصر)

اس سے معلوم ہوا کہ محد ثین کرام اُن اصحاب کو اہل رائے کہتے ہیں جواب دل کی بصیرت اور عقل وہم سے مشکل احادیث اور غیر منصوص مسائل کوئل کرتے ہیں۔
اب سوال سے بیدا ہوتا ہے کہ کیا دل کی بصیرت اور دائے کے بغیر بھی احادیث کا صحیح فہم اب سوال سے بیدا ہوتا ہے کہ کیا دل کی بصیرت اور دائے کے بغیر بھی احادیث کا صحیح فہم

''محققین نے فرمایا ہے کہ رائے کا استعال کے بغیر حدیث پر عمل نہیں کرنا چاہے۔
کیونکہ رائے (عقل وقبم) ہی سے حدیث کے معانی بچھ میں آتے ہیں جس پرا دکام کا
دارو مدار ہوتا ہے۔ ای وجہ ہے بعض محد ثین جب رضاعت کی تحریم کی علت کا ادراک
نہ کر سکے تو انہوں نے یہ کہد دیا کہ اگر دو نیچ (رضاعت کے ایام میں) ایک بحری کا
دووھ فی لیس تو ان میں حرمتِ رضاعت تابت ہوجائے گی۔ (ان محد ثین میں امام
بخاری رمراللہ کا اسم گرامی سر فہرست ہے)۔ ای طرح محض رائے پر بھی عمل نہیں کرنا
عیا ہے۔ بہی وجہ ہے کہ بھول کر کھائے پینے سے زوزہ نہیں ٹو فنا۔ حالانکہ قیاس یہ کہتا
ہے کہ بچھ کھائے پینے سے روزہ ٹوٹ جانا چاہے خواہ بھول کر ہی ہو۔ ای طرح جان
ہو جھ کرقے کرنے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ حالانکہ قیاس یہ کہتا ہے کہ روزہ
معدے میں کسی چیز کے داخل ہوئے سے ٹوٹن چا ہے گین کسی شئے کے باہر آئے سے
معدے میں کسی چیز کے داخل ہوئے سے ٹوٹن چا ہے گین کسی شئے کے باہر آئے سے
معدے میں کسی چیز کے داخل ہوئے سے ٹوٹن چا ہے گین کسی شئے کے باہر آئے سے
معدے میں کسی چیز کے داخل ہوئے سے ٹوٹن چا ہے گین کسی شئے کے باہر آئے سے
معدے میں کسی چیز کے داخل ہوئے سے ٹوٹن چا ہے گین کسی شئے کے باہر آئے سے
معدے میں کسی چیز کے داخل ہوئے سے ٹوٹن چا ہے گین کسی شئے کے باہر آئے سے
میں کسی ٹی خارات الحسان ۲۹۲۳)

اس گفتگوکا خلاصہ بیہ ہے کہ نہ تو احادیث سے بے نیاز ہو کر محض رائے اور قیاس پڑمل کرنا درست ہے اور نہ بی رائے اور نہم کے بغیرا حادیث کا سیحے مدعا سمجھا جا سکتا ہے۔ علامہ ابن اثیر جزری رمی اللہ نے اصحاب الرائے کی جوتعریف بیان کی اسکا دوسرا حصہ بیہ ہے کہ '' وہ ایسے مواقع پر اجتہاد ہے کام لیتے ہیں جہاں کوئی حدیث نہیں ہوتی''۔ اجتہا داور قیاس کی تعلیم تو خود آقا ومولی عیاف نے می بہران کوئی مدیث نہیں اور صحابہ کرنام اس پڑمل بیرار ہے۔ چندا حادیث ملاحظ فرمائیں۔

1 ۔ سرکار دوعالم علی اللہ نے حضرت معاذین جبل رض اللہ منہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو دریا فت فرمایا، اے معاذ! اگر تمہیں کوئی مسئلہ قرآن وسنت میں نہ لیے تو کیے فیصلہ کرو گے؟ عرض کی ،''اجتھد ہوائ '' میں اپنی رائے ہے اجتہاد کروں گا۔ادراک میں کسی متم کی کوتائی نہ کروں گا۔ارشاد فرمایا،''اللہ تعالی کا شکر ہے جس نے رسول کے میں کسی میں کی کوتائی نہ کروں گا۔ارشاد فرمایا،''اللہ تعالی کا شکر ہے جس نے رسول کے

قاصد کواس بات کی تو فیق دی جس پراللہ تعالیٰ کارسول راضی ہے'۔

(ترغري ج:٩١٩١١١١١ وداؤدج٢:٩١١)

شیخ الاسلام علامه ابن عبدالبرالمالکی رحه الله قرمات بیل، "حضرت معاذر منی الله عنی سیات الاسلام علامه ابن عبدالبرالمالکی رحه الله فرمات بیا اور بیه اجتهاد اور قیاس علی حدیث سیح اور مشہور ہے۔ اسکو عادل ائمه نے روایت کیا اور بیه اجتهاد اور قیاس علی الاصول کی اصل ہے"۔ (جامع بیان العلم وفضلہ ج۲: ۷۲ کے طبع مصر)

اس مدیث پاک میں سرکار دوعالم علیت نے جج کومالی حقوق برقیاس کیا ہے۔

3۔ ایک دن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی الذہ نے بہت ہے مسائل بیان فر مائے اور پھر فر مایا ، اگرتم میں سے کسی شخص کو کسی مسئلہ میں فیصلہ کرنا ہوتو کتاب اللہ سے فیصلہ کر ہے ، اگر وہ امر قرآن میں نہ طے تو سنت نبوی اللہ ہے فیصلہ کر ہے ، اگر وہ امر قرآن میں نہ طے تو سنت نبوی اللہ ہے فیصلہ کر مے نصلے کے موافق قرآن وسنت دونوں میں نہ طے تو نیک لوگوں لیمنی صحابہ کرام کے فیصلے کے موافق فیصلہ کر ہے اور اگر وہ امر نہ قرآن میں طے نہ سنت نبوی اللہ میں اور نہ صالحین کے فیصلوں میں ، تو وہ شخص ابنی عقل سے کام لے اور ''فلینہ ختھ فہ دَاُیکہ'' لیمنی ابنی رائے فیصلوں میں ، تو وہ شخص ابنی عقل سے کام لے اور ''فلینہ ختھ فہ دَاُیکہ'' لیمنی ابنی رائے سے اجتہاد کرے ، مام نسائی رحم اللہ نے فرمایا ، یہ صدیت صحیح ہے۔

(سنن نسائي جلد دوم كتاب ادب القصناة ، باب الحكم با تفاق اهل العلم)

اس مدیث سے بھی ثابت ہوا کہ اگر کوئی مسئلہ قرآن دسنت اور آٹار صحابہ میں نہ ملے تو

قیاس کرنا درست ہے۔

4۔ حضرت ابو بحر رضی اللہ عند کے پاس جب کوئی مقدمہ پیش ہوتا اور اگر قرآن اور سنت رسول علی بیٹے میں ان کواس مسئلہ کی وضاحت نہ گئی تو آپ ارشاد فرماتے،
'' میں اپنی رائے سے اجتہاد کرتا ہوں اگر سے جوا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے ور نہ میر ک خطا ہے۔ اور میں اللہ تعالیٰ ہے مغفرت جا ہتا ہوں''۔ (طبقات ابن سعد ج ۱۳۲۳) وورسری روایت میں ہے کہ آپ برگزیدہ افراد کو جنح کر کے ان سے رائے لیتے اور جب وہ حضرات ایک رائے پر شفق ہوجاتے تو آپ اس کے مطابق فیصلہ فرماد ہے۔ وہ حضرات ایک رائے پر شفق ہوجاتے تو آپ اس کے مطابق فیصلہ فرماد ہے۔ وہ حضرات ایک رائے پر شفق ہوجاتے تو آپ اس کے مطابق فیصلہ فرماد ہے۔

5۔ حضرت عمر فاروق رضی الذین کا بھی ایسائی معمول تھا۔ آپ جب لوگوں کو فتو کی دیتے تو ارشاد فرماتے ،'' یہ عمر کی رائے ہے اگر درست ہے تو اللہ تعالیٰ کا احسان ہے ورنہ میری خطاہے''۔ (کتاب المیز ان للشعر انی ج اند ۴۹، سنن الکبریٰ ج ۱۱۲۱۱)
6۔ حضرت علی رض اللہ عزکو جب خلیفہ بنایا گیا تو آپ نے فرمایا، میں اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول علینے کی سنت کے مطابق عمل کروں گا ورا بی رائے سے اجتہا دکروں گا۔ اور رسول علینے کی سنت کے مطابق عمل کروں گا اور ابی رائے سے اجتہا دکروں گا۔ (شرح فقد اکبر لملاعلی قاری: ۹ کے طبع کا نپور)

7۔ حضرت زیر بن ثابت رہنی اللہ عنہ کا بھی یہی طریقہ تھا اور انہوں نے اس کی تعلیم دی۔ (سنن الکبریٰ ج•ا:۱۵)

8۔ حضرت ابن عباس رضی الله عنها کامعمول تھا کہ کتاب وسنت کے بعد حضرت ابو بحرو عمر رضی الله عنہا کامعمول تھا کہ کتاب وسنت کے بعد حضرت ابو بحرو عمر رضی الله عنہا کے فیصلوں ہے را جنمائی لیتے اور اگر کوئی دلیل نہ کتی تو پھرا پی رائے ہے فتو کی دیتے۔ (مند دارمی ج ۱:۵۹ منن الکبری ج ۱:۵۱۱)

ان دلائل وبراہین سے بیٹا بت ہوگیا کہ:-بر رسول کریم علی نے معابہ کرام کوقیاس واجتہادی تعلیم وی،

یدایک نا قابل انکار حقیقت ہے کہ رسول کریم علی کے تمام صحابہ کرام اپنے آقا کریم علی کا قابل انکار حقیقت ہے کہ رسول کریم علی ، عادل ، ثقد اور صادق تھے۔ البت فیم قرآن وحدیث اور تفقہ فی الدین کے لحاظ سے الحکے مختلف درجات و مراتب تھے۔ نبی کریم علی نے بعض صحابہ کرام مثل حضرت معاذبین جبل ، حضرت علی المرتضی اور حضرت ابوموی اشعری رض الدین کو مختلف قبائل کی طرف وین کی تعلیمات سکھانے کے حضرت ابوموی اشعری رض الدین ما وہ خلافت راشدہ کے دور میں بھی کئی صحابہ کرام دین سکھانے کے لیے روانہ فرمایا۔ ایکے علاوہ خلافت راشدہ کے دور میں بھی گئی صحابہ کرام دین سکھانے کے لیے مختلف علاقوں میں بھیجے گئے۔

''صیابہ کرام مختف شہروں میں پھیل گئے اوران میں سے ہرا یک وہاں کا پیشوا بن گیا۔
مسائل پیش آنے پرلوگوں نے فتوے پو چھنا شروع کے تو ہرصحالی نے اپنے حافظ یا
استنباط ہ سسائل کا جواب دیایا پھرا پی رائے سے اجتباد کیا''۔ (ججة الله البالغہ)
عصر حاضر کے معروف وانشور ڈاکٹر محمد حمیداللہ رحراللہ فرماتے ہیں،''الی متعدد مثالیں
تاریخ میں ملتی ہیں کہ گورنراور قاضی، جود وردراز علاقوں میں تھے یا تو خودلکھ کررسول
تاریخ میں متی ہیں کہ گورنراور قاضی، جود وردراز علاقوں میں تھے یا تو خودلکھ کررسول
الله علی ہیں کہ کورنراور قاضی نے اپنے صوابہ یہ اورائے فہم کے مطابق فیصلہ کر ڈالا''۔
کہ ان گورنروں اور قاضیوں نے اپنے صوابہ یہ اورائے فہم کے مطابق فیصلہ کر ڈالا''۔
(خطبات بہاولپور: ۸۱)

دین مسائل کی ترویج واشاعت اور فآوئی دینے کے لحاظ سے صحابہ کرام کا ایک طبقہ بہت نمایاں ہے جن کے فآوئ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ان میں حضرت عمر ،حضرت علی ،حضرت عبداللہ بن مسعود ،حضرت عائشہ صدیقہ ،حضرت زید بن ثابت ،حضرت

عبدالله بنعباس اورحضرت عبدالله بنعمرة ماللعنبم شامل بير

ا کے بعد صحابہ کرام کا دوسراطبقہ ہے جن حضرات نے کثیر فناوی دیے کین اول الذکر کی ہے بنسبت بی تعداد کم ربی ۔ ان صاحب علم وضل ، نفوی قد سیہ کی تعداد ہیں شار کی گئی ہے جن میں حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عثمان ، حضرت ام سلمہ ، معاذین جبل ، حضرت طلحی ، حضرت زبیر ، حضرت انس ، حضرت ابو ہر بریوہ ، حضرت عبداللہ بن عمر و بن عاص ، حضرت عبداللہ بن زبیر ، ابوموی اشعری ، سعد بن الی وقاص ، سلمان فاری ، چابر بن عبداللہ ، ابوسعید خدری ، عبدالرحمٰن بن عوف، امیر معاویی ، عبادہ بن صامت ، عمران بن حسین اور حضرت ابو بکر ورمنی الد عنم شامل ہیں ۔

صحابہ کرام براہِ راست نی کریم علیہ سے دین کاعلم حاصل کیا کرتے تھے۔ آقا ومولی علیہ کرام براہِ راست نی کریم علیہ سے دین کاعلم حاصل کیا کرتے تھے۔ آقا ومولی علیہ کے طاہری وصال کے بعد صحابہ کرام اور تابعین عظام بھی اپنے درمیان موجود زیادہ صاحب علم صحابی کی تقلید کیا کرتے تھے۔

حضرت ابوموی اشعری رضی الله منه حضرت عبدالله بن مسعود رضی الله عند کے بارے میں فرمات عبدالله بن مسعود رضی الله عند کے بارے میں فرماتے ہے، 'جب تک بیا الم تمھارے درمیان موجود ہیں ، مجھے سے مسائل نہ پوچھا کرو''۔ (سیح بخاری) اس کا نام شخصی تقلید ہے جود و رصحابہ میں بھی موجود تھی۔

بخاری شریف میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ ہے مروی ہے کہ اہل مدینہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو تو جج عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اللہ عنہ کو تو جج عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا تقلید کو ترجیح دی۔ ان دلائل سے عابت ہوا کہ دور صحابہ میں فقیہ صحابہ اجتہا و کیا کرتے تھے اور دوسرے لوگ انگی تقلید مجمی کرتے تھے۔

جید فقہا عصابہ کرام کے بارے میں جلیل القدر تا بھی امام مسروق رض اللہ مندفر ماتے بیں، '' میں نے صحابہ کرام کی صحبت سے فیض پایا ہے۔ میں نے ویکھا کہ سب صحابہ کرام کاعلم سمٹ کران چوا کا برصحابہ کی المرف لوٹنا ہے۔

حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبدالله بن مسعود، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابوالدرداء اور حضرت زید بن ثابت رضی الله عنهم۔ پھر میں نے ان جیم حضرات سے اكتباب فيض كياتو ويكها كدان سب كاعلم حضرت على اور حضرت عبدالله بن مسعود رمنى الله عنها کے علم پرختم ہوگیا''۔ (طبقات ابن سعدج۲:۲۵:۲ تذکرۃ الحقاظ جا:۳۴) ابن قیم کہتے ہیں،''اہلِ مدینہ میں دین اور فقہ کاعلم زید بن ثابت اورابن عمر کے اصحاب کے ذریعے ،اہلِ مکہ میں ابن عباس کےاصحاب کے ذریعے اور اہلِ عراق میں ابن مسعود کے اصحاب کے ڈریعے بھیلا ہے (منی الله عنبم)"۔ (اعلام الموقعین جا: ۸) ا مام تعمی رض الله عند فر ماتے ہیں ،حضور علیہ کے صحابہ کرام کے بعد کوف میں عبدالله بن مسعود رمنی اندعنہ کے شاگر دہی وین کے فقہاء تھے۔ (تاریخ بغدا دج۲۹۹:۱۲) آب،ی کا ایک اورارشاد ہے، ' میں کوفہ میں عبداللہ بن مسعود رمنی اللہ عنہ کے شاگر دول کے سواکسی کو نقیہ ہیں جانتا''۔ (تذکرۃ الحفاظ جا: ۸۸) حضرت على المرتضى من الله عنه حضرت عبدالله بن مسعود منى الله عنه كے وصال كے بعد جب كوفه تشريف لائے تو ديكھا كەمىجد كوفه ميں حضرت ابن مسعود رمنى الله عند كے شاگر د فقہ کا درس دے رہے ہیں اور جارسو کے قریب دوا تنس رکھی ہیں جن سے طلبہ انکا درس لكهرب بيل-آب في سات فوش موكرفر ما يا، "الله ابن مسعود رمني الله عند بررحمت فرمائي وه ان لوگول کوکوف کے روش جراغ بنا کر چھوڑ گئے ہیں '۔ (منا قب للموفق: ۳۸۵) ان دلائل ہے معلوم ہوا کہ بعض صحابہ کرام زیادہ نقیہ اور کثیرالفتاوی ہے ان میں حضرت عبداللد بن مسعود رض الله عنه كونما يال لمقام حاصل ہے۔ نيز آب ہى نے فقه كى ورس وتدريس كابا قاعده سلسابه جاري كيااس ليحانكي اورائي اصحاب كي نقه ويكرتمام مجتهدین کی فقہ برمقدم ہے۔

باب بفتم(7)

امام اعظم اورعلم الحديث:

بعض نام نہادا ہلحدیث سیدنا امام اعظم منی اللہ عنہ کے بارے میں یہ پرو پیگنڈہ کرتے ہیں کام نہادا ہلحدیث سیرنا امام اعظم منی اللہ عنہ کے بارے میں یہ پرو پیگنڈہ کرتے ہیں کہ'' آپ کوصرف سترہ حدیثیں یادھیں''۔اس اعتراض کی اصل وجہ بھی آپ سے حسد دبغض ہے۔علامہ ابن حجرشافعی رحمہ اللہ لکھتے ہیں ،

''کسی کے ذہن میں بیرخیال ندآئے کہ امام ابو صنیفہ رضی اللہ عذکو فقہ کے علاوہ دیگر علوم پر دسترس حاصل ندتھی۔ حاشاللہ، آپ علوم شرعیہ، تغییر، حدیث اور علوم ادب و حکمت میں بحرِ نا بیدا کنار تھے اور ان میں سے ہرن کے امام تھے۔ بعض دشمنوں کا اسکے خلاف کہنا محض ان سے حسد کی وجہ ہے '۔ (الخیرات الحسان: ۸۹)

امام اعظم منی اللہ منہ کے نامور شاگروامام کی بن ابرا تیم رمداللہ (المتوفی ۲۱۵ھ) امام بخاری رحداللہ کے استاد ہیں اور سیح بخاری ہیں بائیس ملا ثیات میں سے گیارہ ثلا ثیات میں مولی شیوخ صرف امام کی بن ابرا ہیم رحداللہ کی سند سے مروی ہیں اور نو ثلا ثیات ویکر حفی شیوخ سے گویا امام بخاری رحداللہ کوا پی سیح میں عالی سند کے ساتھ ہیں ثلا ثیات ورج کرنے کا شرف سید ناامام اعظم رضی اللہ عند کے تلاندہ کا صدقہ ہے۔

امام بخاری رحمدالله اورد گیرکتب صحاح کے اسانید میں بھی اکثر شیوخ حنی ہیں۔امام کی بین ابرائیم رحمدالله نے امام اعظم رضی الله عندی خدمت میں رہ کر آب سے حدیث اور فقہ کا علم حاصل کیا اور آپ ہے بکٹر ت حدیثیں روایت کیں۔ آپ نے امام اعظم رحمدالله کی خدمت سے دس سال استفادہ کیا۔ (منا قب للموفق: ۲۱۷)

امام ابوعبدالرطن المقرى رمدالله (۱۲۳ه) نے امام اعظم رمداللہ نوسو (۹۰۰) حدیثیں ساعت کیں۔ (مناقب کردری ج۲۱۲۲)

ا کے شامر دیشر بن موی رمدان کہتے ہیں۔ ' جب آب ہم سے امام ابوصنیفہ رسی اللہ مند کی

سند ہے کوئی حدیث بیان کرتے تو فرماتے، حدثنا شاھنشاہ۔ ہم سے شہنشاہ نے صدیث بیان کرتے تو فرماتے، حدثنا شاھنشاہ۔ ہم سے شہنشاہ نے حدیث بیان کی ہے'۔ (تاریخ بغدادج ۳۲۵:۱۳۳)

غور فرما ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے شیخ امام کمی بن ابراہیم رحمہ اللہ وس سال امام اعظم منی اللہ عند سے حدیث وفقہ کاعلم حاصل کریں اور محدث کامل امام ابوعبد الرحمن رحمہ اللہ نو سو (۹۰۰) حدیثیں سن کر آئی عظمت کا اقرار یوں کریں کہ آئیکو ''حدیث کا شہنشاہ'' کہیں تو بھرا مام اعظم رضی اللہ عنہ کے حافظ الحدیث ہوئے میں کیا شک ہوسکتا ہے؟

علامہ ابن جرکی رمداللہ فرماتے ہیں، 'امام ابوضیفہ رمنی اللہ عندے ائمہ تا بعین وغیرہ چار ہزارشیوخ ہے علم حاصل کیا ہے اس لیے امام ذہبی رحداللہ اور دسرے حضرات نے آپکا شار حفاظ محدثین کے طبقے میں کیا ہے اور جس نے یہ گمان کیا کہ آپ نے حدیث کو کم انہیت دی ، یہ اس کی غفلت ہے یا پھر حسد ہے، یہ بات اس شخص کے متعلق کیونگر صحیح ہو سکتی ہے جس نے حدیث ہے ہوں حالانکہ دلائل شرعیہ سے محصوص طریقہ کے مطابق استنباط کرنے والے آپ پہلے شخص ہیں جسکا ذکر آپکے مصوص طریقہ کے مطابق استنباط کرنے والے آپ پہلے شخص ہیں جسکا ذکر آپکے اصاب کی کتب میں ہے۔ چونکہ آپ (فقہ کے) اس اہم کام میں مشغول رہے اس اصحاب کی کتب میں ہے۔ چونکہ آپ (فقہ کے) اس اہم کام میں مشغول رہے اس اسحاب کی حدیث میں ہوگئی نہیں جسکر ح حضرات ابو بکر وعمر رضی الڈ فہر جب

جیبا کہ ان کے سواد دسرے کم عمر صحابہ سے ظاہر ہوئی۔
اس طرح امام مالک اور امام شافعی ہے بھی فقہ میں مشغولیت کے باعث اس قدر
احادیث ظاہر نہیں ہوئیں جیبا کہ ان حضرات سے مثلاً ابوزر عداور ابن معین (رسم اللہ
تعالی) سے ظاہر ہوئیں جو کہ محض روایت صدیث کی طرف متوجہ رہے۔علاوہ ازیں
کثر سے روایات بغیر درایت کے کوئی خوبی کی بات نہیں بلکہ حافظ ابن عبدالبر رحمہ
اللہ نے تو اسکی غدمت میں ایک مستقل باب کھا ہے اور فر مایا ہے کہ فقہا ء وعلماء کا غدہب

مسلمانوں کی ضرور مات میں مشغول ہوئے تو ان سے روایت حدیث ظاہر نہ ہوئی

یہ ہے کہ '' بغیر تفقہ و تذہر کے کثرت سے روایت کرنا اچھانہیں اور ابن شہرمہ رحمہ اللہ نے کہا کہ '' کم روایت بھی تفقہ ہے''۔حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا ارشاد ہے،'' قابلِ اعتماد چیز حدیث واثر ہے اور صرف وہ رائے قبول کر وجو حدیث کی تفییر کرے''۔(الخیرات الحسان: ۲۲۰)

عافظ الحدیث ، اسرائیل رحمد الله فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بہت التھے ہزرگ تنے۔ انہیں ہرائی حدیث جس سے کوئی فقہی مسئلہ اخذ ہوسکتا تھا بہت اچھی طرح یا د تھی۔ وہ ایسی حدیثوں کو بہت تلاش کرتے تھے اور حدیث میں فقہی مسائل کو بہت زیادہ جانے والے تنے۔ (تبیین الصحیفہ: ۲۷)
زیادہ جانے والے تنے۔ (تبیین الصحیفہ: ۲۷)

صحاح ستہ کے اہم راوی حافظ الحدیث امام مسعر بن کدام رحمہ الله فرماتے ہیں،'' میں نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ منہ کے ساتھ حدیث کاعلم حاصل کرنا شروع کیالیکن وہ ہم پر غالب رہے''۔ (منا قب للذہبی: کے اطبع مصر)

امام زفررسرالله فرماتے ہیں، 'میں نے دیکھا ہے کہ بڑے بڑے محدثین مثلاً ذکریا بن ابی زائدہ ،عبدالملک بن ابی سلیمان ،لیٹ بن ابی سلیم ،مطرف بن طریف اور حصین بن عبدالرخمن وغیرہ (رحداللہ تعالی) امام اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس اکثر آتے جاتے رہتے اور مشکل مسائل دریا فت کرتے ہے کئی ہاروہ ان احادیث کے بارے میں سوال کرتے جسکے متعلق انہیں کوئی مشکل چیش آتی تھی۔ (منا قب للموفق: ۳۹۲)

مقام غور ہے کہ اگر بالفرض سیدنا امام اعظم منی اللہ عنہ کوصرف سترہ حدیثیں یا دہوتیں تو ایسے بڑے بڑے محدثین آ کے یاس کیوں حاضری دیتے ؟

امام ذہبی رمدانڈفر ماتے ہیں، "آپ ہے جن محدثین نے کثیرروایات حاصل کی ہیں اکوشار نہیں کیا جاسکتا"۔ (مناقب للذهمی:۱۲)

علامہ بوسف بن صالح شامی دمہ اللہ نے آپ سے دوایات اخذ کرنے والے توسو

چوبیں (۹۲۳) محدثین کے نام تحریر کیے ہیں۔ (عقودالجمان باب ، ۵) علامہ سیوطی رحمانہ نے ۹۵ تلافرہ کے اسمائے گرامی تحریر کیے ہیں۔ (تبییض الصحیفہ ۱۳۰) نامور محدث علی بن خشرم رحمانہ فرماتے ہیں، '' ہم امام سفیان بن عیمینہ رحمانہ کی خدمت میں حاضر سے انہوں نے فرمایا، اے اصحاب حدیث اتم حدیث میں تفقہ بیدا کرو، ایسانہ ہو کہ اصحاب الرائے تم پر عالب آ جا کیں۔ یہ خیال رہے کہ امام ابو صنیفہ رضی اندعنہ نے کوئی بات الی نہیں کہی ہے جس پر ہم ایک یا دو حدیثیں نہ روایت کرتے ہوں''۔ ایمانہ علوم الحدیث الحرق تاہرہ)

اس ارشاد سے ایک بات تو یہ معلوم ہوئی کہ اصحاب الرائے تفقہ فی الحدیث کے حوالے سے نمایاں مقام کے حامل رہے ہیں اس لیے امام سفیان بن عیمینہ رحمداللہ نے انہیں حدیث کافہم حاصل کرنے کی ترغیب دی اور دوسری بات بیٹا بت ہوئی کہ جو پھے امام اعظم رضی اندعنہ نے فرمایا ہے اس کے بارے میں ایک یا دو حدیثیں ضرور موجود ہیں۔ یعنی کہ امام اعظم رضی اندعنہ کا اجتہا دو قیاس احادیث کے عین مطابق ہے۔ امام ابو یوسف رحمدانہ جنہیں امام کی بن معین رحمدانہ و صاحب حدیث ورامام ذہبی رحمدانہ و حافظ الحدیث کے تقدیم وہ فرماتے ہیں، میں نے امام ابوطنیفہ رضی اندعنہ نے دراد موجود نے والا اور اسکے فقہی نکات بہچاہے والا نہیں دیکھا۔ اور میں نے جب بھی کسی بات میں انکی مخالفت کی اور پھر اس پرغور کیا تو انہی کے نہ ہب کو نے جب بھی کسی بات میں انکی مخالفت کی اور پھر اس پرغور کیا تو انہی کے نہ ہب کو آخرت کے لیاظ سے زیادہ موجب نجات پایا اور بسا اوقات میں حدیث کی طرف ماکل ہوتا تو وہ مجھ سے ذیادہ موجب نجات پایا اور بسا اوقات میں حدیث کی طرف ماکل ہوتا تو وہ مجھ سے ذیادہ موجب نجات پایا اور بسا اوقات میں حدیث کی طرف ماکل ہوتا تو وہ مجھ سے ذیادہ معیم مدیث کی حدیث کی حالے والے ہوتے۔

جب امام اعظم منی اللہ عنہ کی تول پرجم جاتے تو میں آ کیے قول کی تا ئید میں کوئی حدیث یا الرمعلوم کرنے کے لیے کوفد کے مشائخ کے پاس جاتا۔ بسا اوقات دودویا تمن تمن عدیثیں مدیثیں لے کرآپ کے پاس حاضر ہوتا توان میں سے کسی کے بارے میں فرمادیت

کہ بیتے نہیں ہے یا غیرمعروف ہے۔ میں دریافت کرتا کہ آپ کو بیا کسے معلوم ہوا حالا تكه يوتو آپ كے قول كے مطابق ہے۔آپ ارشادفر ماتے ، " ميں اہل كوف كے تمام علم كاعالم بهول' _ (الخيرات الحسان:۲۲۲، فآوي رضويه ج ا:۲۱) آب نے صرف کوفہ ہی کے مشائخ سے علم حاصل نہ کیا بلکہ آپ مکہ مدینداور بھرہ بھی حصولِ علم کے لیے کئی بار گئے۔ آ کیے بعض اسا تذہ کرام کا ہم آئندہ صفحات میں ذکر كريں گے۔امام اعظم منی اللہ عنہ کے سینۂ اقدس میں احادیث كا كتنا بڑا خزانہ تھا اسكا انداز ہ محدث علی قاری رحمداللہ کے اس قول سے میجیے، ود امام محمد بن ساعدر حمداللہ سے روایت کرتے ہیں '' امام اعظم ابو حقیقہ رضی اللہ عنہ نے اپنی تصانیف میں ستر ہزار (۷۰،۰۰۰) ہے زائد احادیث بیان کی ہیں اور جالیس ہزار (۴۰،۰۰۰) احادیث ے كتاب الآثار كا انتخاب كيائے '_(مناقب بزيل الجوابرج ٢:٣١٣) صدرالائمه امام موفق بن احر كمي رحه الله لكصتر بين "" امام أعظم ابوحنيفه رمني الله عند ف کتاب الآثار کا انتخاب حالیس ہزار احادیث ہے کیا ہے۔ جن کی صحت کی آپ کو يوري تحقيق تقيين "_(مناقب للموفق :١٠١) ایک بات کی وضاحت ضروری ہے وہ بیر کدا کرایک حدیث کامنن سومخنگف طریقول اورسندول ہے روایت کیا جائے تو محدثین کی اصطلاح میں بیسوحدیثیں ہوگی۔ بیہ جو كها جاتا ہے كەفلال محدث كوا يك لا كھ حديثيں يا دخيس اور فلال محدث كو دولا كھ، اسكا یمی مطلب ہے کہ دفت گزرنے کے ساتھ ساتھ حدیث کی اسناد میں راویوں کا اضافہ ہوااور ایک ایک حدیث کو بکٹرت راویوں نے روایت کرٹا شروع کرویا۔ورندمحدثین كرام كااتفاق ہےكہ "تمام مندا جاد يہ صحيحہ جو بلائكرار نبي كريم اللغظ ہے روايت كى منی ہیں انکی تعداد جار ہزاراور جارسو ہے'۔ (تو منے الا فکار: ۱۳ طبع مصر)

Marfat.com

امام اعظم من الله منه كي طرف جب جاليس بزار حديثون كي نسبت كي جاتي ہے توب

اسانیدوطرق کی کثرت ہے مروی روایات کی تعداد ہوتی ہے اورا مام حسن بن زیادر مد اللہ فرماتے ہیں، '' امام اعظم ابو صنیفہ رضی اللہ عند بلا تکرار جواحادیث روایت کرتے ہیں انکی تعداد چار ہزار ہے، دو ہزار احادیث انہوں نے اپنے استادا مام جمادر مداللہ سے اور دو ہزار دوسرے شیوخ ہے حاصل کیں''۔ (مناقب للموفق: ۱۰۵) اس ہے معلوم ہوا کہ امام اعظم رضی اللہ عند واقعی علم الحدیث کے شہنشاہ تھے۔ اور اگر نفس احادیث کے شہنشاہ تھے۔ اور اگر نفس احادیث کے اعتبار سے تجزید کیا جائے تو امام اعظم رضی اللہ عند کی مرویات امام بخاری رحمہ احدیث کے ہیں زیادہ ہیں اور نسبتاً کم واسطوں سے ہیں۔

مر كرينكم وصلكوفه:

سیدناا مام اعظم ابوصنیفه رضی الله عنه کا وطن کوفه ہے۔اس کیے غیر مقلدین میہ برو پیگنڈہ ا کرتے ہیں کہ کوفہ والوں کو عدیث کاعلم نہیں تھا نیز کوفہ میں صرف ایک درصحا بدر ہتے متھے وغیرہ وغیرہ وغیرہ ۔آ ہے اس برو پیگنڈہ کا تجزیہ کرتے ہیں۔

علامہ کوشری مری رو اللہ لکھتے ہیں، ''عہدِ فاروتی ہا ہیں امیر الموسین حضرت عمر فاروقی رضی اللہ میں اللہ اللہ میں اللہ اللہ کا فاروق رضی اللہ منہ کے علم پرشہر کوفہ آباد کیا گیا اور اسکے اطراف ہیں فصحائے عرب آباد کیے گئے۔ سرکاری طور پر یہاں مسلمانوں کی راہنمائی کے لیے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تقرر ہوا۔ ایکے علمی مقام کا اندازہ اس کمتوب سے کیا جا سکتا ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کو تحریر کیا تھا۔ اس میں تحریر تھا،

''عبدالله بن مسعود کی مجھے را اے خاص ضرورت تھی کیکن تمہاری ضرورت کومقدم رکھتے ہوئے میں اس دنہارے یا س جیج را ہول''۔

حضرت عبدالله بن مسعود رضی الله عند نے کوفہ میں خلافتِ عثمان کے آخر وقت تک لوگوں کو قر آن پاک اور دینی مسائل کی تعلیم دی جس کا نتیجہ بیہ ہوا کہ اس شہر میں چار ہزار علماء اور محد ثین بیدا ہو گئے ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب کوفہ ہنچے تو اس شہر کے علمی ماحول کو اور محد ثین بیدا ہو گئے ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب کوفہ ہنچے تو اس شہر کے علمی ماحول کو

اہام احمد بن صنبل رمر اللہ سے ایکے بیٹے نے بوجھا، حصولی علم کے لیے ایک استاد کی خدمت میں رہوں یا دوسر ہے شہروں ہے بھی علم حاصل کروں؟ فرمایا ، سفراختیار کرواور کو فیوں ، مھریوں ، اہلِ مدینہ اوراہلِ مکہ ہے علم کصور (تدریب الراوی: ۱۷۷) امام احمد رحمد اللہ نے اہلِ کوفہ کا ذکر سب سے پہلے کر کے علم وفضل کے حصول کے لیے کوفہ کی اہمیت واضح فر مائی ۔ حدیث اور رجال کی کتب دیکھیں تو اکثر راوی کوفہ کے نظر آتے ہیں ۔ علامہ ذہبی رحمد اللہ نے تذکر ۃ الحفاظ کی صرف بہلی جلد میں کو فے کے تقریباً صور ۱۰۰) حفاظ حدیث کے اسائے گرامی کھے ہیں جن میں سے اکثر صحاح ستہ بلکہ صحیحین کے راوی ہیں ۔ کیاا سکے باوجود کوئی ہے کئے گی جرائت کرسکنا ہے کہ کوفہ والوں کو حدیث کاعلم نہیں تھا۔

امام سفیان بن عیندر مداند فرماتے ہیں "جوجنگوں کاعلم سیصنا چاہے وہ اہل مدید سے حاصل کرے اور جج کے مسائل اور مناسک سیصنا چاہے وہ اہل مکہ ہے سیصے اور جو فقہ کا علم حاصل کرنا چاہے اسکے لیے کوفہ ہی ہے"۔ (مناقب للموفق ۳۱۳)

مع حاصل کرنا چاہے اسکے لیے کوفہ ہی ہے"۔ (مناقب للموفق ۳۱۳)

مدیث وفقہ دونوں علوم کا مرکز سمجھا جاتا تھا۔ اسکا سب سے بڑا جبوت امیر الموشین فی الحدیث امام بخاری رمہ الله کا ارشادگرامی ہے جنہوں نے طلب حدیث کے لیے بہت سے اسلامی شہروں کا سفر کیا کیا گئی کوفہ اور بغدادتو وہ کثرت سے جاتے رہے۔ چنا نچہ امام بخاری رمہ الله فرماتے ہیں، "میں دوبار مصروشام گیا، چارمر تبدیعرہ گیا اور میں ہرگز منبیں گن سکتا کہ میں کوفہ اور بغداد کتنی مرتبہ گیا، ۔ (مقدمہ فتح الباری)

مثارح بخاری رمہ اللہ فرماتے ہیں، "جب امام اعظم کے وصال کے استی (۸۰) سال بعد کوفہ کا میصال تھا کہ مام بخاری جسے احادیث کے بحر نا پیدا کنا رائی شکی بجھانے کے بعد کوفہ کا میصال تھا کہ امام بخاری جسے الحقول حافظے کے باوجود شارنبیں کر سکتے تو استی لیے آئی بارکوفہ کے جس کودہ اسے محتمر العقول حافظے کے باوجود شارنبیں کر سکتے تو استی لیے آئی بارکوفہ کے جس کودہ اسے محتمر العقول حافظے کے باوجود شارنبیں کر سکتے تو استی لیے آئی بارکوفہ کے جس کودہ اسے محتمر العقول حافظے کے باوجود شارنبیں کر سکتے تو استی لیے آئی بارکوفہ کے جس کودہ اسے محتمر العقول حافظے کے باوجود شارنبیں کر سکتے تو استی

سال بہلے تا بعین کے دور میں کونے کے علم قضل کا کیا حال رہا ہوگا؟".

(مقدمه زهة القارى شرح بخارى:١٢١)

حقیقت بہ ہے کہ پندرہ سواکا برصحابہ کرام کی برکت سے کوفہ علم وضل کا ایسا مرکز بن گیاتھا جس کی بناء پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ کو دُمُعُ اللّٰه (اللّٰه کا نیزہ)، کننز الدِیمان کا خزانہ) اور جُمْحُ مَهُ الْعُورَ بُ (عرب کا سر) کے القاب سے یاد کیا۔ حضرت سلمان فاری رضی اللہ عنہ نے کوفہ کو قُبَّهُ الدِسْلام (اسلام کا گھر) قرار دیا۔ جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ کو ایمان کا خزانہ، اسلام کا سراوراللہ تعالی کی تلوار کا لقب دیا۔ (طبقات ابن سعدج ۲۰۱۵)

اخدِ عديث كياصول:

نی کریم علی است منسوب کی تو وہ اپنا ٹھکا نہ جہم بنی کریم علی است منسوب کی تو وہ اپنا ٹھکا نہ جہم میں بنائے'۔ (بخاری ، مشکو ۃ کتاب العلم) ہر دور میں عمو ۃ اور قرون اولی میں خصوصاً محد شین کرام مدیث کی روایت میں انتہا کی احتیاط سے کام لیلے رہ ہیں ۔ امام اعظم رضی اللہ عند نے بھی روایت میں انتہا کی احتیاط طریقہ اختیار کیا۔ مشہور محدث إمام سفیان توری رمر الله فرماتے ہیں ، '' امام ابوصنیفہ رضی اللہ منظم حاصل کرنے میں نہایت محتاط اور حدو دِ اللی کی بے حرمتی کرنے پر بیحد مدافعت کرنے والے تھے۔ آپ صرف وہی حدیث میں لیتے تھے جو تقد راویوں سے مروی اور شیح ہوتی تھیں اور آپ نبی کریم میں اور آپ نبی کریم میں لیتے تھے جو تقد راویوں سے مروی اور شیح ہوتی تھیں انہوں نے علا وجو ان پر طمن کیا ہے۔ اور آپ نبی کریم مین کو کی ایک تو م نے بلاوجہ ان پر طمن کیا ہے۔ انہوں نے علا وجو دکو کی مغفرت کرئے '۔ (المانقاء لا بن عبد البر: ۱۳۲۲ طبع معر) اللہ تعالیٰ ہماری اور آئی مغفرت کرے'۔ (المانقاء لا بن عبد البر: ۱۳۲۲ طبع معر) حسن بن صالح رمر اللہ ہے مروی ہے کہ'' امام اعظم رضی اللہ من اللہ مدنائے ومنسونے احادیث کو حسن بن صالح رمر اللہ ہے مروی ہے کہ'' امام اعظم رضی اللہ من منافع مرکھتے تھے۔ لوگوں کا جس جسن بن صالح رمد اللہ ہے مروی ہے کہ'' امام اعظم رضی اللہ من منافع مرکھتے تھے۔ لوگوں کا جس

امر پراتفاق تھا آپ اسکی بختی ہے ہیروی کرتے تھے اور آپ ان سب حدیثوں کے حافظ تھے جوآ کچھ مروالوں کو بہنجی تھیں'۔ (الخیرات الحسان: ۹۷)

علامه ابن عبدالبر مالکی رحمدالله نے آپ بی کا ایک اور ارشادنقل کیا ہے کہ 'امام اعظم من من اللہ عند میں بختہ تھے جب آپ کے نزد یک آقا ومولی علیقی کی حدیث سے ثابت اللہ عند ہم اور علم میں بختہ تھے جب آپ کے نزد یک آقا ومولی علیقی کی حدیث سے ثابت ہوتی تو پھراس سے غیر کی طرف آپ ہرگزنہ جاتے'۔ (الانتقاء: ۱۲۸)

یہ سیدنا امام اعظم منی اللہ عند کی نبی کریم عظیمی کی احادیث سے محبت کی دلیل ہے اور اس محبت کا ہی ایک نقاضا یہ ہے کہ ان تمام راستوں کو بند کر دیا جائے جن کے ذریعے کوئی رسول کریم علیمی کی جانب غلط روایت مفسوب کرسکے۔

علامہ ذہبی رحداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عندائی خیال سے صحابہ کرام کو ہمیشہ تھم دستے تھے کہ حدیثیں کم بیان کریں۔ حضرت ابواسلہ رضی اللہ عند نے حضرت ابو ہریرہ بنی اللہ عند سے بوجھا، کیا آپ حضرت عمر رضی اللہ عند کے زمانہ میں بھی ای طرح حدیثیں روایت کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا، "ونہیں ورنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عندورے مارتے"۔ (سیرة النعمان: اے!)

دورعثانی و دور حیدری میں احادیث کی اشاعت عام ہوگئ تو اہلِ برعت نے بیشار حدیثیں وضع کرلیں۔ حماد بن زیدر حراللہ کے بقول چودہ بڑار حدیثیں صرف ایک فرقہ زنادقہ نے وضع کرلیں۔ ان حالات میں امام اعظم رضی الله عند نے روایتوں کی تنقید کی بنیاد ڈالی اور اسکے اصول د ضوابط مقرر کیے۔ اسوقت ان شرائط کونہایت سخت کہا گیا۔ بھرامام مالک رضی اللہ عند نے روایت کے متعلق جوشرائط لگا کیں وہ آپ کی شرائط کے قریب تر ہیں۔ اور بہی وجہ ہے کہان دونوں کو مشتر دین فی الروایة کہا گیا ہے۔ سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے کہان دونوں کو مشتر دین فی الروایة کہا گیا ہے۔ سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے لیے حدیث بیان کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک وہ فل ہر ہے کہ ''کسی شخص کے لیے حدیث بیان کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک وہ

اس صدیث کوسننے کے دن ہے بیان کرنے تک صحیح یادندر کھتا ہو' ۔ (الخیرات: ۲۲۰) ا مام یجیٰ بن معین رمه الله آیکی احتیاط کا ذکر یوں کرتے ہیں ،'' امام اعظم ابوصنیفه صرف وہ احادیث بیان کرتے ہیں جن کےوہ حافظ ہیں'۔ (تاریخ بغداد،ج ۱۹:۱۳) آب روایت بالمعنی کے جواز کے قائل نہ تھے۔محدث علی قاری لکھتے ہیں،'' امام اعظم روایت بالمعنی کو جائز نہیں کہتے ، جا ھے وہ مترادف الفاظ ہی میں کیوں نہ ہو۔ جبکہ جمہورمحد ثین کے نز دیک روایت بالمعنی جائز ہے'۔ (شرح مندالا مام الی صنیفہ: ۳) " امام ابوحنیفه رحمه ابندکواس احتیاط پرجس چیز نے مجبور کیا وہ بیھی که ایجے زمانه تک روایت بالمعنی کا طربیقه عام تھااور بہت کم لوگ تنصے جوالفاظ حدیث کی یابندی کرتے تے اسلیے روایت میں تغیر و تبدل کا ہر واسطہ میں احتمال بڑھتا جاتا تھا.....علامہ ذہبی رحمہ اللہ تذکرہ الحفاظ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رمنی اللہ عنے حالات میں لکھتے ہیں کہ وہ روایت میں سختی کرتے ہتھے اور اپنے شاگر دوں کوجھڑک دیتے ہتھے کہ الفاظ کے صبط میں بے پروائی نہ کریں۔وہ جب مجھی بالمعنی روایت کرتے تو ساتھ ہی بیالفاظ استعال كرتے، او مثلهٔ او نحوهٔ او شبيه" به اما فوق ذلك واما دون ذلك واما قريب من ذلك _ يعنى رسول التُدعيك في السطرح فرمايا تقاياس ك مثل يا استكه مشابه ياس سے مجھزياده يا كم يا استكة تريب قريب فرمايا تھا۔ ابودرداء من الله عنه كا بھى يہى حال تھا۔حصرت عمر رضى الله عند جولوگول كوروايات حديث معمع كيا كرتة تصانكا بهي غالبًا بهي منتاءتها وه جائة تصكه الفاظ كم يادره سكته بين اورمعني كى عام اجازت سے تغیروتبدل كا حمّال بر حتاجا تا ہے۔ (سیرة النعمان: ١٨٠-١٨٨) ا مام اعظم منی الله عند في چونکه حصرت عبدالله بن مسعود رسی الله منه کے تلا قدہ سے اکتساب علم كيا اس ليے الي بى احتياط امام اعظم منى الله مند كے يبال نظر آتى ہے۔امام صاحب نے ضبطِ رادی کواخذِ حدیث کے لیے بہت اہمیت دی اسکی کیا وجہ ہے؟ اگر

"ضبط" کے مفہوم برغور کیا جائے تو حدیث کے راوی کے لیے اس کی اہمیت وضرورت بنیادی شرط کے طور برنمایاں ہوجاتی ہے۔ فخرالاسلام علامہ بزدوی رحماللہ لکھتے ہیں ، '' ضبط کامفہوم بیہ ہے کہ روایت کواس طرح اخذ کیا جائے جس طرح اسکے حصول کاحق ہے، پھرا سکے سیح مفہوم کو سمجھا جائے اور پوری کوشش سے اسے یاد کیا جائے پھراسکی حدود کی حفاظت کر کے اسکی پابندی کی جائے اور روایت بیان کرنے تک اے بار بار د ہرایا جائے تا کہ وہ ذہن ہے اتر نہ جائے''۔ (اصول البز دوی، ج۲:۲۱۷) امام عبدالو ہاب شعرانی رمداللہ نے آپ کی ایک اور شرط میتحریر کی ہے کہ 'جوحدیث سركاردوعالم علينة ہے منقول ہواس میں امام ابوصنیفہ رضی الله عند میشرط لگاتے ہیں كهاس برعمل ہے پہلے میدد مکھ لیا جائے کہ راوی حدیث سے صحالی راوی تک متقی و عا دل لوگوں كى ايك خاص جماعت السيقل كرتى ہو' _ (ميزان الكبريٰ ج١٣١) اس حوالے ہے دیکھا جائے تو امام اعظم نے وہی روایات لی ہیں جن برعمل کرتے ہوئے تا بعین اور کمبار تبع نا بعین کوآب نے خود ملاحظہ فرمایا۔امام سفیان توری رمدالتہ کا بدارشا دعلامدذ می رحدالله فی تحریر کیا ہے، ياخذ بما صبح عنده من الاحاديث التي كان يحملها التقات." امام المظلم ابوصنیفه احادیث کی وه روایات لیتے تھے جو آپ کے نزد کی سیحے ہوتی تھیں اورجنہیں تقدراو بول کی جماعت روایت کرتی ہو' ۔ (مناقب الامام ابی صنیفہ:۲۰) امام اعظم من الله عند كى سخت شرا اكل كے حوالے سے امام سيوطى شافعى رحمه الله لكھتے ہيں، "بيد سخت نم ہب ہے بینی انہائی درجہ کی احتیاط ہے۔اس سلسلے میں دیگر محدثین اس اصول کوئیس اپنا سکے۔ بہت ممکن ہے کہ بخاری وسلم کے ان راو بوں کی تعداد جو ندکورہ شرط یر بورے اترتے ہوں، نصف تک بھی نہ چینی ہو'۔ (تدریب الراوی:۱۲۰) اس معلوم ہوتا ہے کہ امام اعظم منی اللہ عند کی قبول روایت کے لیے شرا نظ امام بخاری

ومسلم جہما اللہ کی شرائط سے بھی زیادہ سخت ہیں۔علم حدیث میں آ کی احتیاط کے بارے میں مشہور محدث وکیے بن جراح رمہ اللہ یوں گواہی دیتے ہیں ، '' میں نے حدیث میں جیسی احتیاط امام اعظم ابوحنیقہ رمنی اللہ عنہ کے یہاں دیکھی ایسی احتياط کسي دوسرے ميں نه يائی"۔ (مناقب للموفق عربي جا: ١٩٧) ' اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمه الله نے امام محمد رحمه الله کاریرار شاد قال فرمایا ہے ، ' امام اعظم حدیث اخذ کرنے اور بیان کرنے میں جتنے سخت ہیں دوسروں سے اسکاتصور بھی نہیں کیا جاسکتا جبیبا کے معلوم ومعروف ہے'۔ (فناوی رضوبیج ۲۱۲:۵) ا مام تر مذی و بیمی رقبها الله جرح و تعدیل میں امام اعظم کا قول بطور دلیل پیش کرتے ہیں ، و ''جامع تر مذی میں امام ابوصیف ہے روایت ہے کہ میں نے جابر چھٹی سے زا کد جھوٹا اورعطاء بن الى رباح سے الفل نہيں ويكھا۔ بيتى نے روايت كى كرآب سے سفيان تُوری ہے علم سکھنے کے متعلق ہو جھا گیا تو فر مایا، وہ قابلِ اعتاد ہیں،ان سے حدیث تکھو · سوائے ان احادیث کے جو جابر جعنی نے ابواعق سے روایت کی ہیں۔....اس سے ا مام اعظم کی جلالت فی الحدیث معلوم ہوتی ہے'۔ (اکٹیرات: ۹۰) علم حدیث میں امام اعظم منی الله مند کی خد مات کے متعلق آ زاد خیال مصنف شبلی نعمانی نے بیاعتراف کیا ہے کہ "امام ابوعنیفہ رمداللہ کوجس بات نے تمام ہم عصروں میں التياز دياوه ہے احاديث كى تنقيد اور بلحاظ شوت ، احكام اور الحكے مراتب كى تفريق -ا مام ابوحنیفدرمه الله کے بعد علم حدیث کو بہت ترقی ہوئی۔ غیرمرتب اورمنتشر حدیثیں کیجا كى تئير، معاح كاالتزام كياممياء اصول حديث كالمستقل فن قائم ہوكيا.....ليكن تنقیدِ احادیث ،اصولِ درایت اورا تمیازِ مراتب میں امام ابو منیفه رمه الله کی تحقیق کی جو مدے آج بھی ترقی کا قدم اسے آئے ہیں برحتا"۔ (سیرة العمان:١٩٨) **ተ**ሳተተ

باب ہشتم(8)

امام اعظم كى ثِقابت:

غیر مقلدین امام اعظم منی الله عنه کوضعیف کہتے ہیں اور اسکی دلیل بید ہے ہیں کہ امام بخاری اور دار قطنی رمہم الله نے آ بکوضعیف کہا ہے۔ اس کے جواب میں چند ہا تیں پیش بخاری اور دار قطنی رمہم الله نے آ بکوضعیف کہا ہے۔ اس کے جواب میں چند ہا تیں پیش

اول: امام اعظم منی الله عند کیونکر ضعیف ہوسکتے ہیں جبکہ انگی روایت ضعیف ہونے کا کوئی سبب موجود نہیں ۔ آب یا تو صحابہ کرام سے روایات لیتے ہیں اور یا جیدتا بعین عظام سبب موجود نہیں ۔ آب یا تو صحابہ کرام سے روایات کیتے ہیں اور یا جیدتا بعین عظام سے اوران میں کوئی بھی ضعیف نہیں ہوسکتا۔

معابہ کرام سے ہراہ راست اور بلاوا سطر وابیت کرنا امام اعظم رضی اللہ مذکا وہ اعزاز ہے جو آ کے ہمعصر کی محدثین کو حاصل نہ ہوا۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ آپ نے سات صحابہ کرام سے بلاوا سطرا حادیث روایت کئیں۔ النے علاوہ کثیر تابعین کرام ہیں جن سے آپ نے علم حدیث میں استفادہ کیا۔

حضرت عبدالله بن واؤد رمرالله كبتے بيل كد " ميں نے امام ابوصنيف رض الدعن سے دریافت كيا، آپ نے اكابر تابعين ميں سے كس كى صحبت سے فيض الحمايا ہے۔ آپ نے فرمايا، قاسم، سالم، طاؤس، عكرمه، مكول، عبدالله بن وينار، حسن بھرى، عمرو بن وينار، ابوالزبير، عطاء، قما وہ، ابرائيم، شعبى ، نافع اوران جيسول كى " _رضى الذعنم

(مىندامام اعظم: ااسىم مطبوعه لا بهور)

امام عبدالوہاب شعرانی رحراللہ فرماتے ہیں، ''سیاللہ تقالی کا مجھ پراحسان ہے کہ ہیں نے امام ابوطنیفہ رضی اللہ عند کی تین مسندوں کا سی نسخہ سے مطالعہ کیا ہے جن پرحفاظ صدیت کے دستخط ہیں۔ ہیں نے دیکھا ہے کہ امام صاحب عادل ثقد اکا برتا بعین سے صدیث روایت کرتے ہیں جو کہ رسول کر بھم تھا تھے کی حذیث کے مطابق خیرالقرون میں سے روایت کرتے ہیں جو کہ رسول کر بھم تھا تھے کی حذیث کے مطابق خیرالقرون میں سے

ہیں ۔ان میں اسود،علقمہ،عطاء،عکرمہ،مجاہد،مکول اورحسن بصری اور ایکے ما ننداور میں۔ رسی الله عنبی المعین بیس وہ تمام راوی جوامام اعظم رسی الله عندا ور رسول الله علیہ کے ورمیان ہیں،سب عادل اور متی ہیں۔ان میں کوئی جھوٹا جیس اور ندان میں ہے بھی سى كى طرف ہے جھنوٹ كى نسبت ہوئى۔ (ميزان الشريعة الكبرىٰ جا: ١٨) ووم: امام بخاری رحمه الله نے کتاب الضعفاء میں لکھاہے کہ ' تعمان بن ثابت مرجی تھے اس بنا پرلوگوں نے انکی روایت وحدیث لینے میں سکوت کیا ہے'۔ (معاذ اللہ) یہ سراسر بہتان ہے۔خودا مام اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب فقدا کبر میں اڑجاء کی تر دید فرمانی ہے۔علامہ سیدمحرمر تضنی رحمہ الذفر ماتے ہیں ، "امام ابو صنیفہ رمنی التدعنہ کی طرف ارجاء کی نسبت سیجے نہیں ہے کیونکہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے سب اصحاب مرجد کی رائے کے خلاف ہیں یہا تنگ کہ امام اعظم منی اللہ منہ کے نز دیک مرجیئہ کے يجهي نماز جائز نبين "_(عقو دالجوا مرالمديفه ج ا: اامطبوعه تسطنطنيه) علامه محربن عبدالكريم شهرستاني شاقعي رمه الله فرمات بين " أمام أبوحنيفه رمني الله عنداور آ کے اصحاب کومر جید السنة کہاجا تاہے۔ بہت سے اصحاب مقالات نے امام ابوحنیفہ من الدُعند كومر جيد بين شاركيا ب شايداسكا سبب بديك د چونكدا ب قائل شے كدايمان قلبی تصدیق کا نام ہے اور وہ کم دہیں نہیں ہوتا اس لیے انہوں نے بیگمان کیا کہ آپ عمل کوا بمان ہے مؤخرر کھتے ہیں حالانکہ آپ عمل میں اینے مبالغہ واجتہاد کے ہا وجود كسطر ئ تركيمل كافتوى دے سكتے تھے" _ (الملل والنحل ج ا: 24) اس عبارت سے بیہ بات معلوم ہوئی کہ شہور گمراہ فرقہ مرجیہ خالصہ ہے جبکہ مرجیهٔ السنة ے ایسے اوگ مرادیں جواہلست ہیں مربعض ایسے مسائل کی وجہ سے جواہلست کے نز دیک قابل اعتراض بیس الغوی معنی میں ان پر اِز جا و کالفظ بولا کمیا۔ ينخ ابوز ہرہ معرى رمداللہ لکھتے ہيں،" معنزلہ ہراس مخض كومر جد كہتے ہتے جو كبيرہ

گناہوں کے مرتکب کو دائی جبنی خیال نہ کرے بلکہ یہ سمجھے کہ وہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر داخل جنت ہوگا اور خدا تعالی اسکومعاف کردیگا۔ چنانچہ اس اعتبار سے امام بوصنیفہ، صاحبین ودیگر علماء کوبھی مرجہ کہا گیا ہے'۔ (حیات امام ابوصنیفہ: ۲۳۳۳) میں مرجہ کے عنوان سے بہت سے نقباء ومحد ثین کے نام کھے جیں۔ حالانکہ ان میں سے اکثر حدیث وروایت کے امام نیس اور صحیح بخاری و مسلم میں ان لوگوں کی سینکٹروں روایت موجود جیں۔ ہمارے نیں اور صحیح بخاری و مسلم میں ان لوگوں کی سینکٹروں روایت موجود جیں۔ ہمارے کرانے کے بعض کوتاہ بین (غیر مقلد) اس پرخوش جیں کہ امام صاحب کوبعض محدث ذہبی نے مرجبہ کہا ہے وہ ابن تنبیہ کی فہرست و یکھتے تو شایدان کوندامت ہوتی محدث ذہبی نے میزان الاحتدال میں مسعر بن کدام کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ از جاء 'بہت سے علماء کہا رکا خدم ہے اور اس کے قائل پرمؤ اخذہ نہیں کرنا چا ہے'۔ (سیر قالنعمان ۱۳۲۰) کا خدم ہے اور اس کے قائل پرمؤ اخذہ نہیں کرنا چا ہے'۔ (سیر قالنعمان ۱۳۲۰)

اس بناء پربیداہا جاسلما ہے ندا مام بخاری رمراند سے ساح ہوا ہے۔
سوم: اگرا مام اعظم رضی اللہ مند کے '' إر جاء'' کی وجہ سے آپ کی روایات ضعیف قرار دی
جاسکتی ہیں تو پھراس الزام سے امام بخاری رمداللہ بھی نہیں نیج سکتے کیونکہ انہوں نے سیح
بخاری میں ایسے سولہ (۱۲) راویوں سے روایت کی ہے جو مرجی ہونے میں مشہور
شھے۔ا کے نام مندرجہ ذیل ہیں: -

1 ابرائيم بن طهمان - 2 ايوب بن عائد الطائى - 3 شابه بن سوار الفرازى - 4 عبدالحميد بن عبدالرحمن الحمانى - 5 عثان بن غياث البعرى - 6 عمر بن ذرالبمد انى - 7 محمد بن غازم ابومعاويي - 8 ورقاء بن عمر البشكرى - 9 يونس بن بكير - 10 ابرائيم تيمى - 1 1 عبدالعزيز بن ابى رواد - 1 2 سالم بن محمد السختيانى - 1 1 قيس بن مسلم المجد لى - 1 1 غلاد بن يجيل بن صفوان - 1 5 بشر بن محمد السختيانى - 1 1 شعيب بن اسحاق بن عبدالرحمن - (تهذيب المتهذيب)

صرف يهي نهيس بلكه امام بخارى رحرالله كراويول مين جار خارجى، جارجهى، جار ناصبى، أنيس شيعه اور يجيس قدرية فرق تقلق ركھتے تھے۔ (تفصيل كے ليے ملاحظ فرمائي الاقوال الصحيحه في جواب الجرح على الى حنيف، ازقلم: علامه بروفيسرنور بخش توكلى رحمالت ٢٢٨ تا ٢٦٣)

ندکورہ راویوں میں کی توالیے ہیں جن پرخودامام بخاری رحداللہ نے کتاب الضفاء میں جرح بھی کی ہے۔علامہ ذہبی رحماللہ الس پر تعجب کرتے ہوئے کیسے ہیں،
"ایوب بن عائذ کے مرجی ہونے کی وجہ سے امام بخاری نے اسے ضعفاء میں درج کیا۔تعجب ہے اس پرطعن بھی کرتے ہیں اوراسکی روایت بھی لیتے ہیں"۔

(مقدمه زحة القارى:٢١١)

چہارم مولاناعبدائی کھنوی کھتے ہیں، 'لهام اعظم رض اللہ عنہ کے قل میں بعض متعصب متاخرین ہے بھی جرح صادر ہوئی ہے جسے دار قطنی اور ابن عدی وغیرہ۔ اس پر بہت ہماری ولائل شاہد ہیں کہ بیجرح حسداور تعصب کی وجہ سے کی گئی ہے اور اس تعصب کے سے کوئی بشر بھی محفوظ نہیں رہ سکتا گر جے اللہ تعالی محفوظ رکھے اور یہ پہلے بیان ہوا کہ اس جیسی جرح مقبول نہیں ہوتی بلکہ دو جرح کرنے والے پر بھی پڑتی ہے'۔

(مقدمه التعليق الممجدعلي موطا امام محمد:٣٣)

بعض محد ثین جنہوں نے حاسدول کے پروپیگنڈے کے باعث امام اعظم پرجرح کی مختی ، بعد میں اصل حقیقت معلوم ہوجائے پرامام اعظم کی مخالفت سے رجوع کر نیا تھا۔
ان محد ثین میں حافظ ابن عدی رحمہ اللہ بھی ہیں جن کا فدکورہ بالاحوالے میں ذکر ہے۔
انہوں نے رجوع کے بعد تلافی کے طور پر امام اعظم منی اللہ عند کی بعض روایات ایک انہوں نے رجوع کے مرتب کیں۔
مند میں جع کر کے مرتب کیں۔

شارح بخارى امام بدرالدين بيني رحة الشعليفر مات بيس، "أمام يجيُّ بن معين رحمه النسي

م ابوصنیفہ رضی الذعنہ کے بارے میں بو چھا گیا تو انہوں نے فر مایا ، وہ تقہ ہیں۔ میں نے کسی کونہیں سنا کہ آپ کوضعیف کہتا ہو۔ شعبہ بن تجائ آپ کو لکھتے ہیں کہ آپ ریٹ روایت کریں اور شعبہ اور سعید بھی آپکوروایت کے لیے فر ماتے ہیں۔ یکی بن بین نے یہ بھی فر مایا ہے کہ '' امام ابوصنیفہ رضی الشعنہ اور صادق ہیں اور ان پر جھوٹ بہت نہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے وین کے المین اور صدیت میں سے چین' ۔عبد اللہ بن بہت رکب سفیان ابن عید یہ اگمش ، سفیان توری ،عبد الرزاق ،حماد بن زید اور وکیج جسے بارک ، سفیان ابن عید ، اگمش ، سفیان توری ،عبد الرزاق ،حماد بن زید اور وکیج جسے بارک ، سفیان ابن عید ، اگم مثانی ، احمد بن ضبل اور بہت سے دیگر ائمہ نے مابو صنیفہ کی تعریف کی ہے۔ (رضی الشعنج المحمد)

ی گفتگو سے دارقطنی کاستم اور تعصب ظاہر ہوگیا۔ پس وہ کون ہے جوا مام اعظم رضی اللہ کوضعیف کہا جائے ، کیونکہ اس نے اپنی مند بین سقیم ومعلول ومنکر وغریب وموضوع روایات نقل کی ہیں۔ اس لیے وہ اس کا مند بین سقیم ومعلول ومنکر وغریب وموضوع روایات نقل کی ہیں۔ اس لیے وہ اس کا معداق ہے کہ '' جب لوگ امام صاحب کی عظمت وشان کو نہ پہنچ سکے تو آپ کے مالف ودھمن بن گئے''۔

تل سائر میں ہے کہ سمندر کھی کے گرنے سے گدلائیں ہوتا اور کوں کے پینے سے
اللہ میں ہوتا۔و حدیث ابی حنیفة حدیث صحیح۔ 'امام ابوصنیفہ رض اللہ عنہ
کی صدیرے ، جج حدیث ہے'۔ (بنایہ شرح ہداری جا 201)

تورفرمائ کیام می بن معین رحمالله کے زمانه تک توایک آدمی بھی امام اعظم من الله میکوضعیف کہنے والا نه ہوا گر غیر مقلدین و حاسدین انکو پھر بھی ضعیف قرار دیں ، یہ تعصب وحسد نہیں تو پھر کیا ہے؟ غیر مقلدین این این ایس تیمیہ بی کا فر مان من لیس۔ انہوں نے امام مالک و امام شافعی و امام احمد وغیرہ کے ساتھ امام ابوحنیف اور امام الجو بوسف کا ذکر کر کے انہیں بھی انعمة المحدیث و الفقه یعن "حدیث و فقد کا امام"

قرارديا برض الله عنم (منهاج السنة جا: ٢٣١)

ینجم: اب آخر میں ایک امام الحدیث ، ایک عظیم مورخ اور جرح و تعدیل کے ایک نامور امام کی رائے ملاحظ فرمائیں۔

علم حدیث کے امام ابوداؤدر حراللہ (جن کی کتاب "سنن ابی داؤد" صحاح سنہ کا حصہ بے) انہوں نے امام ابوصنیفہ رضی اللہ عنہ کے فقہ وصدیث کے امام ہونے کی تصریح بول فرمائی، رحم الله مالک کان اماماً رحم الله الشافعی کان اماماً رحم الله اباحنیفة کان اماماً۔

''الله تعالیٰ کی رحمت ہوا مام مالک پر کیونکنہ وہ امام تھے، الله تعالیٰ کی رحمت ہوا مام شافعی پر کیونکہ وہ امام تھے، اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوا مام ابوصنیفہ پر کیونکہ وہ امام تھے''۔ (جامع بیان العلم ج۲:۱۲۳)

امام وجبی شافعی رحدالله نے بھی امام ابوداؤد رحدالله کا بدارشاد نقل فرمایا ہے،ان ابا حنیفة کان اهاماً " بیشک ابوطنیفدام سے " (تذکرة الحفاظ، جا:۱۲۰) مؤرخ شہیرعلامدابن خلدون رحماللدر قمطراز بین،

ويذل على انه من كبار المجتهدين في علم الحديث اعتماد مذهبه بينهم والتعديل عليه واعتباره ردا وقبولاً-

" دعلم حدیث میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عند کے بڑے مجتبدین میں سے ہونے کی ولیل ہیہ اسے مونے کی ولیل ہیہ ہے کہ ا ہے کہ انکے فرمب پر اعتماد کیا جاتا ہے اور ردو قبول میں ان پر اعتبار کیا جاتا ہے'۔
(مقدمہ: ۳۵۸ طبع مصر)

اب ہم مناخر محدثین کے امام ، ماہر طبقات رجال ، علامہ من الدین ابوعبداللہ الذہ بی ابر عبداللہ الذہ بی رحد اللہ کی رائے لکھتے ہیں جوامام شافعی رضی اللہ منہ کے فیر ہب کے بیر وکار تھے اور انہوں نے دھانلے مدیث کے حالات میں 4 جلدوں پر مشمل عظیم کماب مکمی محدثین کی سے دھانلے مدیث کے حالات میں 4 جلدوں پر مشمل عظیم کماب مکمی محدثین کی

اصطلاح میں مافظ وہ ہوتا ہے جسے کم از کم ایک لا کھ حدیثیں یا دہوں۔ آپ اس کتاب میں امام ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کو بھی حافظِ حدیث قرار دیثیے ہوئے ان القاب سے یا د کرتے ہیں،

جرح كاجواب:

ا مام ابن حجر کی شافعی رمداللہ نے اپنی کتاب ' الخیرات الحسان' میں ایک بوری قصل ان لوگوں کے رومیں تحریر کی ہے جنہوں نے امام اعظم رضی اللہ عند پر جرح کی۔ آپ لکھتے اس ،

امام بخاری کے شخ امام علی بن مدین رمدالند نے فرمایا ،امام ایوصنیفه رضی الله عند سے سفیان توری ، ابن مبارک ، حماد بن زید ، بشام ، وکیع ،عباد بن عوام اور جعفر بن عون حمیم الله نے روایت کی ہے۔امام ابوصنیفه رضی الله عند ثفته ہیں ، ان میں کوئی عیب نہیں اور امام شعبد رحمه

الله انظے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے۔ امام یجی بن معین رحمہ اللہ نے فرمایا، مارے اس الدونیفہ رضی اللہ عنداور انکے اصحاب کے بارے میں زیادتی کرتے محارے اس سے بوچھا گیا، کیا امام اعظم رضی اللہ عند کے متعلق جھوٹ کی نسبت سمجھے ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں وہ اس عیب سے بلند تر اور یاک ہیں۔

طبقات شیخ الاسلام تاج الدین بکی شافعی رحمد الله یمی ہے کہ محد ثین کے اس قاعدہ کو مطلق سیجھنے ہے بچو کہ جرح تعدیل پر مقدم ہے۔ بلکہ سیجے یہ جس کی عدالت شاہت ہوجائے اور اسکی تعریف کرنے والے بہت ہوں اور اس پر جرح کرنے والے کم ہوں اور یہ قریبۂ بھی موجود ہوکہ اس پر جرح کی وجہ ند ہجی تعصب ہے یا اسکے علاوہ کو تی رہ نہ ہی تعصب ہے یا اسکے علاوہ کو تی رہ نہ ہی تعصب ہے یا اسکے علاوہ کو تی رہ نہ ہی تعصب ہے یا اسکے علاوہ کو تی رہ نہ ہی تعصب ہے یا اسکے علاوہ کو تی رہ نہ ہی تعصب ہے یا اسکے علاوہ کو تی رہ نہ ہی تعصب ہے یا اسکے علاوہ کو تی رہ نہ ہی تعصب ہے یا اسکے علاوہ کو تی رہ نہ ہی تعصب ہے یا اسکے علاوہ کو تی رہ نہ ہی تعصب ہے یا اسکے علاوہ کو تی رہ نہ ہی تعصب ہے یا سکے علاوہ کو تی رہ نہ ہی تعصب ہے یا سکے علاوہ کو تی دو بالوں النہ النہ ہی تعرب سے بالے علاوہ کو تی دو تی ہوں اور بی تو ایسے تھوں کو تی دو تی ہوں اور بی تو ایسے تھوں کی جر ح لائن النہ اسٹی النہ بی تعرب سے بی اسکے علاوہ کو تی دو ت

کوئی اور وجہ ہے تو ایسے خف کی جرح لائق التفات نہیں پھر طویل گفتگو کے بعد فر مایا ، جرح کرنے والے کی جرح اُس شخص کے متعلق قبول نہ کی جائے گی جس کی اطاعت اسکی معصیت پر غالب ہو، اور جس کی تعریف کرنے والے اسکی ندمت کرنے والوں پر غالب ہوں ، اور جس کی تعدیل کرنے والے اسکی

جرح کرنے والوں پرغالب ہوں، جبکہ وہاں ایسا قرینہ موجود ہوجو بینظا ہرکرے کہ سے

جرح نرہبی یا دبینوی تعصب کی بناء پر ہے یا کوئی اور دجہ ہوتو اسونت سفیان توری وغیرہ کا کلام امام ابوصنیفہ کے متعلق ، ابن ابی ذئب وغیرہ کا امام مالک کے متعلق ، کی بن

معين كالمام شافعي كمتعلق كلام لائق التفات نبيس -رمبم الله تعالى

اگر مطلقاً جرح کو تعدیل میں مقدم کریں تو کوئی امام نہ بیچے گا کیونکہ جرامام کے بارے میں طعن کرنے والوں نے طعنہ زنی کی ہے اور ہلاک ہوئے والے اس میں ہلاک ہوئے میں بہت کی با تیس غصہ کی ہوئے میں بہت کی با تیس غصہ کی مورے میں بہت کی با تیس غصہ کی حالت میں صادر ہوگئیں بعض تو حسد پر محمول ہوئیں اور بعض کی تا ویل کی محمی تا کہ جس کے حق میں بات کمی گئی اس پر مجھوٹ نہ آئے۔ (صفحہ ۲۵۱۲ تا ۲۵۸)

خطیب بغدادی نے اپنی اصول حدیث کی کتاب "الکفایہ فی علم الروایہ" میں جرح کے قاعدے کے تحت امام مالک، سفیان توری سے لیکر یخی بن معین جمہم اللہ تک ایک طبقہ قائم کر کے لکھا ہے، "جواصحاب بلندی ذکر، استفامتِ حال، صدافت کی شہرت اور بصیرت وہم میں اصحاب بالا کی مثل ہوں، اُن کی عدالت کی بابت سوال نہیں کیا جا سکتا"۔ اور بیروایت بھی لکھی ہے کہ امام احمد بن ضبل سے ایخی بن راہویہ کی بابت سوال کیا تو جواب میں کہا، کیا آئی بن راہویہ کی شان کے آدمی کی نسبت سوال کیا حاسکتا ہے؟

مقام غور ہے کہ جب آتی بن راہو یہ جیسی شان کے آدمی کی نسبت بقول امام احمد بن طفام غور ہے کہ جب آتی بن راہو یہ جیسی شان کے آدمی کی نسبت زیادہ ارفع اور بدر جہا صنبل سوال نہیں کیا جاسکتا تو امام اعظم کی شان تو اس سے بہت زیادہ ارفع اور بدر جہا بالاتر ہے۔ (امام ابوحنیفہ اور ایکے ناقدین :۵۳)

کسی نے عبداللہ بن مبارک رحمداللہ ہے کہا ، فلال شخص امام اعظم ابوطنیفہ رضی اللہ عند پر اعتراض کرتا ہے۔ تو آپ نے فر مایا ، لوگوں نے امام اعظم سے اس لیے وشمنی کی کہاللہ تعالی نے آپ کو وہ فضیلت عطاکی جس سے آپ شرفاء اور معززین پر فائق ہو گئے۔ (الخیرات الحسان:۲۵۳)

تُنْ طاہر پُنی رمداللہ نے محدث ابن الا ثیر جزری شافعی رمداللہ کا بیار شافق کیا ہے، 'امام ابوصنیفہ کی طرف خلق قرآن ، قدر ، ارجاء جیسے اقوال منسوب کیے گئے جن سے ان کا دامن پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اُن کوالی شریعت و بینا جو سارے آفاق میں پھیل گئی اور جس نے روئے زمین کو ڈھانپ لیا، اور ایکے غد جب وفقہ کا مقبول عام ہونا، اُن کی پاکدامنی کی ولیل ہے۔ آگراس میں اللہ تعالیٰ کا ہر تنفی شہوتا تو نصف یا اسکے قریب اسلام آن کی تقلید کے جھنڈے کے فیجے شہوتا'۔ (المغنی نہوتا تو نصف یا اسکے قریب اسلام آن کی تقلید کے جھنڈے کے شیجے شہوتا'۔ (المغنی: جنس)

جب كوئى محض امام يجي بن معين رحمدالله كيما مندام اعظم منى الله عندى برائى بيان كرتا

تو وہ دواشعار پڑھتے جنکامغہوم ہے ہے، ''لوگول نے اس نوجوان سے حسد کیا کیونکہ وہ اسکے رتبہ کونہ ہے سکے لہٰڈالوگ اب اسکے مخالف اور دشمن ہے ہوئے ہیں۔ جس طرح خویضورت عورت کی سوکنیں حسد اور جلن کی وجہ سے اسکے خاوند سے کہتی ہیں کہ وہ تو بھرورت ہے'۔ (ذیل الجواہر جمان کی وجہ سے اسکے خاوند سے کہتی ہیں کہ وہ تو بھرورت ہے'۔ (ذیل الجواہر جمان کی ایسکہ کا دیا ہے کہتی ہیں کہ وہ تو بھرورت ہے'۔ (ذیل الجواہر جمان کی ایسکہ کا سورت ہے'۔ (ذیل الجواہر جمان کی ایسکہ کا دیا ہے کہتی ہیں کہ وہ تو بھرورت ہے'۔ (ذیل الجواہر جمان کی دیا ہے کہتی ہیں کہ وہ تو بھرورت ہے '۔ (ذیل الجواہر جمان کی دیا ہے کہتے ہوئے کی سورت ہے '۔ (دیل الجواہر جمان کی دیا ہے کہتے ہوئے کی سورت ہے '۔ (دیل الجواہر جمان کی دیا ہے کہتے ہوئے کی سورت ہے '۔ (دیل الجواہر جمان کی دیا ہے کہتے ہوئے کی سورت ہے '۔ (دیل الجواہر جمان کی دیا ہے کہتے ہوئے کی سورت ہے '۔ (دیل الجواہر جمان کی دیا ہے کہتے ہوئے کی سورت ہے '۔ (دیل الجواہر جمان کی دیا ہے کہتے ہوئے کی سورت ہے '۔ (دیل الجواہر جمان کی دیا ہے کہتے ہوئے کی سورت ہے '۔ (دیل الجواہر جمان کی دورت ہے کہتے ہوئے کی سورت ہے '۔ (دیل الجواہر جمان کی سورت ہے '۔ (دیل الجواہر جمان کی دیا ہے کہتے ہوئے کی سورت ہے ' ۔ (دیل الجواہر جمان کی دیل کی سورت ہے ' ۔ (دیل الجواہر جمان کی سورت ہے ' ۔ (دیل الجواہر جمان کی دیل کی دورت ہے کہتے کی دورت ہے کہتے کی سورت ہے ' ۔ (دیل الجواہر جمان کی دیل کی دورت ہے کہتے کی دورت ہے کی دورت ہے کہتے کی دورت ہے کہتے کی دورت ہے کی دورت ہے کہتے کی دورت ہے کہتے کی دورت ہے کہتے کی دورت ہے کی دورت ہے کی دورت ہے کہتے کی دورت ہے کی ک

ای کے مبسوط میں امام مالک رضی اللہ عنہ کے قدیب میں ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عالم کی شہادت دوسرے عالم کی شہادت دوسرے عالم کے خلاف مقبول نہیں کیونکہ وہ سب سے زیادہ حسد و بخض رکھتے ہیں۔ (الخیرات الحسان: ۲۵۴)

علماء کرام نے اہام اعظم رض اللہ عندی مخالفت کے پانچے اسباب کا ذکر کیا ہے۔ اول: حسد ورتا بت، دوم: قاضی صاحبان کے فیصلوں میں غلطیوں کی نشاندہ ہی اور انکی اصلاح کرنا، سوم: آپ کا مجمی ہونا، چہارم: آپ کے اصول اجتہا د، طریق استنباط اور دلائل سے ناوا تفیت اور پنجم: مفسد اور فتنہ پرور لوگوں کا پروپیگنڈہ جوامام اعظم رض اللہ عنہ فلاف جھوٹی روایتیں گھڑا کرتے ہے۔

آ خرالذکر کے متعلق شارح بخاری لکھتے ہیں، ''ایسے لوگوں پر جیرت نہیں، جیرت امام
بخاری رحیاللہ پر ہے کہ انہوں نے ایسے کذاب وضاع (مثلًا نعیم بن حماد) کی روایتوں
پراعتاد کر کے اپنی کتابوں ہیں اسے جگہ دئ' ۔ حالا نکہ نعیم بن حماد کے متعلق محد ثین کی
جرح موجود ہے۔ امام ابن ججر رحمہ اللہ کے بقول، ''یہ تقویت سنت کے لیے جعلی
حدیثیں بنایا کرتا اور امام ابو حذیفہ کی تو ہیں کے لیے جھوٹے تھے گھڑ کر پیش کرتا تھا''۔
ملاحظہ ہو، تھذیب، جہ انہ ۱۳۲۳، میز ان الاعتدال، جہ ۱۲۹۹۔
امام ملی رحمہ اللہ کھتے ہیں، امام محمد رضی اللہ حذیف درست نہیں رہتی مگر حدیث درست نہیں رہتی مگر فقہ
کے ساتھ، اور فقہ درست نہیں رہتی مگر حدیث کے ساتھ۔ یہا تک کہ جو دونوں میں
سے ایک ہیں لاکتی ہواورد و مری ہیں نہ ہووہ متعب قضاء وفتو کی کے لاکت نہیں۔ کیونکہ

محدث جونقیدنه ہوا کنر غلطی کرتا ہے ۔

جنانچدام محربن اساعیل بخاری رحدالله کی نسبت مروی ہے کدان سے دو بچول کی بابت جنانچدام محربن اساعیل بخاری رحدالله فی ایک بکری کا دودھ بیا۔ امام بخاری رحمدالله فی ایک بکری کا دودھ بیا۔ امام بخاری رحمدالله فی ایک بکری کا دودھ بیا۔ امام بخاری رحمدالله فی ایک

موں طلب میں میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اسے نکلنے کا در میان حرمتِ رضاعت ثابت ہونے کا فتوی دیدیا۔ اور بیدائے بخارا سے نکلنے کا

سبب بهوا_ (الاتوال الصحيحه: ١٥١ بحواله كشف الاسرارشرح منار)

بیوا قعدا مام ابوحفص کبیر حنی رحدالله کے زمانے میں ہوا۔ علامہ نور بخش تو کلی رحداللہ کلھے
ہیں ،اسی واقعہ کے سبب امام بخاری رحداللہ کے دل میں حنی علائے کرام کی طرف سے
ہیں ،اسی واقعہ کے سبب امام بخاری رحداللہ کے دل میں حنی علائے کرام کی طرف سے
کشیدگی بیدا ہوگئی چنا نچوانہوں نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عندا
اس سے بھی بردھ کراپی تاریخ میں تو بین آمیز الفاظ سے یادکیا ہے۔ تبجاوز الله عندا

العند (الاقوال الصحيحه في جواب الجرح على البي حنيفه: ١٥٢)

امام بخاری رمدانند نے نعیم بن حماد کے علاوہ اپنے شخ حمیدی کے حوالے سے امام اعظم رضی اللہ عند کے متعلق ایسی لغو با تیں نقل کیس جوا نکے شایانِ شان نہ تھیں۔انہوں نے حمیدی کے حوالے سے لکھا کہ امام اعظم کو مکہ میں ایک حجام سے تین سنتیں حاصل ہو کمیں۔ پھر حمیدی نے کہا '' وہ مخص جس کو مناسک حج کی سنتیں معلوم نہ تھیں،ادکام اللی ، وراثت ،فرائض ، زکو ق ،نماز اور دومر سے امور اسلام میں کس طرت اسکی تقلید کی جائے ہے۔ (تاریخ صغیر: ۱۵۸)

جسیری کے متعلق امام تاج الدین سبکی شافعی رمداللہ کی رائے بھی ملاحظہ فر مالیجیے۔ فرمایا،' وہ فقہائے عراق کے بارے میں شدت پیند تھے اور اسکے خلاف برے کلمات استعال کرتے تھے'۔ (طبقات الشافعیہ الکبریٰ)

حمیدی کے دعوے کے برخلاف جلیل القدر تا بعی امام اعمش منی الله عند گوا ہی ویتے ہیں کہ امام اعظم منی اللہ عندے زیادہ جج کے مسائل جاننے والا کوئی نہیں۔ امام ابن ججر رحمہ

الذفر ماتے ہیں، ''امام آعمش رض الذعنہ جب تج پر جانے گے تو انہوں نے ج کے مسائل امام اعظم رضی الذعنہ سے کھوائے اور فر مایا، امام اعظم سے مناسک جج لکھلو، میں جے کے مسائل کا ان سے بروھ کرکی کوعالم نہیں جانتا''۔(الخیرات الحسان: ۹۹) غیر مقلدوں کے امام ابن تیمیہ نے آزاد خیالی کے باوجود ایسے متعصب حاسدوں کی غیر مقلدوں کے امام ابن تیمیہ نے آزاد خیالی کے باوجود ایسے متعصب حاسدوں کی پہذور تر وید کی اور لکھا، ''امام ابوحنیفہ سے بعض مسائل میں اختلاف کے باوجود کوئی بخص بھی ایکے تفقہ فہم اور علم میں شک وشہبیں کرسکتا۔ پھیلوگوں نے انکی تو ہین وتحقیر کے لیے انکی طرف ایسی با تیس منسوب کی ہیں جو قطعا جھوٹ ہیں جسے خزیر بری کا مسئلہ اور اس قسم کے دیگر مسائل'۔ (منھاج السنة ، جا ۲۵۹۱)

آخریں علامہ خاوی حرالذ کا فیصلہ قال کر کے اس بحث کو ختم کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں،
'' حافظ ابن حبان نے کتاب السنة میں، یا حافظ ابن عدی نے کامل میں، یا ابو بمر خطیب
نے تاریخ بغداد میں، یا ابن الی شیبہ نے اپنے مصنف میں، یا بخاری اور نسائی نے بعض ائکہ کے بارے میں جو لکھا، یہ اکی شانِ علم وا تقان سے بعید ہے۔ ان با تول میں اکی پیروی نہ کی جائے ،اس سے احتر از کیا جائے۔ بحدہ تعالیٰ جمارے مشائح کا بہی طریقہ فاکہ اسلاف کی اس قتم کی با تول کو مشاجرات معابہ کی قبیل سے مائے تھے اور سب کا ذکر خیرے کرتے تھے'۔ (مقدمہ زمعۃ القاری: ۲۱۲)

مقام امام اعظم اورامام بخارى:

چودھو یں صدی ہجری کے مجد دِ برحق ، شخ الاسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بر بلوی رمہ اللہ علیہ غیر مقلدین کے ایک اعتراض کے جواب میں کثیر دلائل دیکر آخر میں فرماتے ہیں ،

"امام الائمدامام اعلم امام اعظم منی الله مذکه امام بخاری رمدالله کے امام ومتبوع سیدنا امام " شافعی رمنی الله مندجن کی نسبت شیاوت دیج میں که "تمام مجتبدین امام ابومنیفه کے بال

جے ہیں'۔ هظِ حدیث ونقدِ رجال منقیِ صحت وضعفِ روایات میں امام بخاری رحمہ اللہ كا اينے زمانے ميں پايئر رقع والا، صاحبِ رتبهُ بالا، مقبولِ معاصرين ومقتدائے مة خرين ہونامسلم يه كتب حديث ميں اتكى كتاب بيتك نہايت چيده وابتخاب جس کے تعالیق ومتابعات وشوام کو جھوڑ کر اصول مسانید پر نظر سیجیے تو ان میں گنجائش کلام تقريبأ شايدايي بي ملے جيسے مسائل ثانيا مام اعظم ميں ۔ رضي الله عنه اوريبهي بحدلند حنفيه وشاكر دان امام ابوحنيفه وشاكر دان شاكر دامام ابوحنيفه رنني الندعنه مثل امام عبدالله بن مبارك وامام يحيي بن سعيد قطان وامام فضيل بن عياض وامام مسعر بن كدام وامام وكميع بن الجراح وامام ليث بن سعد وامام معلى بن منصور رازي وامام يجيُّ بن معین وغیرہم ائمہ دین رحمة الله المعین کا فیض تھا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے ان کے شاگر دوں ہے علم حاصل کیا اور ان کے قدم پر قدم رکھا اور خود امام بخاری کے استانی اجل امام احمد بن حنبل ، امام شافعی کے شاگر دیب ، و دامام محمد کے ، و ہ امام ابو پوسف ے، وہ امام ابوحنیفہ کے، رمنی اللہ تعالی عنبم اجھین۔ (گویا امام بخاری ، امام اعظم کے یا نچویں در ہے میں شاگر دہونے)

مریکاراہم ایسانہ تھا کہ اہام بخاری رمرانداس میں ہمدتن مستفرق ہوکر دوسرے کا یہ اجل واعظم لینی فقاہت واجتہاد کی بھی فرعت پاتے۔اللہ عزوجل نے آئیس خدمتِ الفاظِ کریمہ کے لیے بنایا تھا، خدمتِ معانی ائمہ جمہتدین خصوصاً اہام الائمہ اہام ابوحنیفہ بنی اندعنکا حصہ تھا۔ محدث وجمہتد کی نسبت عطار وطبیب کی مثل ہے۔عطار دواشناس ہے، اسکی دکان عمدہ عمدہ دواؤں سے مالا مال ہے گرشخیصِ ومعرفتِ علاج وطریقِ استعال طبیب کا کام ہے۔عطار کا ال اگر طبیب حاذق کے مدارک عالیہ تک نہ بنی یہ معذور ہے خصوصاً ملک اطبائے حذاق اہام الائمہ آفاق جوثریا سے علم لے آیا، جس کی دقت مقاصد کو اکا برائمہ نے نہ پایا، بھلا اہام بخاری رمراندتو نہ تا بعین سے ہیں نہ تبع

تابعین ہے، بلکہ امام اعظم منی اللہ عنہ کے پانچویں ورجے میں جاکر شاگر دہیں، خود حضرت امام اجملہ ملیمان اعمش منی اللہ عنہ کہ اجلہ تابعین وامام انمہ محدثین ہے ہیں، حضرت سیدنا انس بن مالک انصاری منی اللہ عنہ خادم وسول اللہ علیہ کے شاگر داور محار سام اعظم کے استاد، ان سے مجھمسائل کی نے بوجھے۔ اسوقت ہمار سے امام اعظم منی اللہ عنہ بھی وہال تشریف فرما تھے۔ امام اعمش منی اللہ عنہ منی اللہ عنہ منائل کا فوراً جواب دیا۔ امام اعمش منی اللہ عنہ منائل کا فوراً جواب دیا۔ امام اعمش منی اللہ عنہ عنہ کہا، یہ جواب آپ نے کہال سے اخذ کے؟

آپ نے فرمایا، انہی حدیثوں سے جوہیں نے آپ سے میں۔ اور پھرآپ نے وہ احادیث مع اسانید پڑھ کر بتا دیں۔ امام اعمش نے فرمایا، ''بس سیجیے، میں نے جو حدیثیں سودن میں بیان کیں وہ آپ نے گھڑی بھر میں مجھے سنادیں۔ جھے معلوم نہ تھا کہ آپ احادیث سے اسقدرمسائل اخذ کرتے ہیں۔

يا معشر الفقهاء انتم الاطباء ونحن الصيادلة وانت ايها الوجل بكلا الطرفين-المعشر الفقهاء ائتم طبيب بهواور بم محدثين عطار بن اوراك ابوصيفه! ثم نے تو دونوں كنار كي هير ليئ -

یہ روایت ایام ابن حجر کی شافعی رصالتہ وغیرہ انکہ شافعیہ نے اپنی تصانیف الخیرات الحسان وغیر باہیں بیان فر مائی ۔ یہ توبیہ خودان سے بدر جہا اجل واعظم ،ان کے استاذ اکرم واقدم ،ایام عامر شعبی رضی الند عند جنہوں نے پانچ سوصحا بدکرام کا زمانہ پایا ، حضرت مولی علی وسعد بن ابی وقاص وسعید بن زید وابو ہر ریرہ وائس بن ما لک وعبداللہ بن عمره عبدالله بن عمره عبدالله بن عبد معبد الله بن زیروعمران بن حصین وجر ریر بن عبدالله ومغیرہ بن شعبہ وعدالله بن وامام حسن وامام حسین وغیرہ من الله تعالیم با جعین بکثر سے اسحاب کرام وعدی بن حام وامام حسین وغیرہ من الله تعالیم باجعین بکثر سے اسحاب کرام وعدی بن حام حسن وامام حسین وغیرہ من الله تعالیم باجعین بکثر سے اسحاب کرام رسول الله مقالیم کے استاذ جن کا پایئر فیع ،حدیث میں رسول الله مقالیم کے استاذ جن کا پایئر فیع ،حدیث میں رسول الله مقالیم کے استاذ جن کا پایئر فیع ،حدیث میں

اییا تھا کہ فرماتے ہیں، 'نہیں مال گزرنے ہیں کہ کی محدث سے کوئی حدیث میرے کان تک ایسی نہیں بہنچی جس کاعلم مجھے اس محدث سے زائد نہ ہو'۔ ایسے مقام والا مقام باآں جلالتِ شان فرماتے ہیں، 'نہم لوگ فقیہ وجہند نہیں، ہم نے تو حدیثیں من مقام باآں جلالتِ شان فرماتے ہیں، 'نہم لوگ فقیہ وجہند نہیں، ہم نے تو حدیثیں میں کرفقیہوں کے آگے روایت کروی ہیں جوان پر مطلع ہو کر کا روائی کریں گئے۔ اسے شخ زین نے تذکر ق الحفاظ میں تحریر کیا ہے۔

کاش امام اجل سیدنا امام بخاری علیه رحمة الباری اگر فرصت پاتے اور زیادہ نہیں ، دس بارہ کاش امام اجل سیدنا امام بخاری علیه رحمة الباری اگر فرصت پاتے اور زیادہ نبیاری امام اعظم بی برس امام حفص کبیر بخاری رحمہ الله وغیرہ ائم محنفیہ سے فقہ حاصل فرما نے تو امام اعظم البوحنیفہ دنسی اللہ عنہ کے اقوال شریفہ کی جلالت شان وعظمت مکان ہے آگاہ ہوجاتے ، امام ابوجعفر طحاوی حنفی رحمہ اللہ کی طرح ائم محدثین وائم فقہا و دونوں کے شار میں کیسال امام ابوجعفر طحاوی حنفی رحمہ اللہ کی طرح ائم محدثین وائم فقہا و دونوں کے شار میں کیسال آتے گرتقسیم ازل جوحصہ دے۔

ے برکسے را بہر کارے ساختند میل اوا ندر دکش انداختند سے سے ساختند میں اور اندر دکش انداختند میں اور اندر دکش انداختند

یعنی جس کوئسی کام کے لیے تیار کرنا ہوتا ہے اس کام کی محبت اس کے دل میں ڈال

ویتے ہیں۔

بالجملة بهم اہلی حق کے نزد کیے حضرت امام بخاری رحماللہ کو حضور پُرٹورا مام اعظم رض اللہ عند کے دی نسبت ہے جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عند کو حضور بُرٹور امیر المونیون مولی السلمین سیدتا ومولنا علی الرتضائی کرم اللہ تعالی وجدالای سے کہ فرق مراتب بے شار اور حق بدست حیدر کرار، مگر معاویہ بھی جمارے مردار، طعن ان پر بھی کا یہ فجار۔ جو حضرت بدست حیدر کرار، مگر معاویہ بھی جمارے مردار، طعن ان پر بھی کا یہ فجار۔ جو حضرت

معاویہ رض الذعن کی جمایت جی (عیاذ آباللہ) اسد اللہ رض الذعند کے سبقت واولیت وعظمت واکملیت ہے آ کھ پھیر لے وہ ناصبی یزیدی، اور جوحفرت علی رض الذعن کی حجت میں معاویہ رض الذعن کی صحابیت ونسبت بارگا ورسالت بھلادے وہ شیعی زیدی۔ یہی روش آواب بحد اللہ تعالی ہم اہلی توسط واعتدال کو ہر جگہ محوظ رہتی ہے۔ یہی نسبت ہمارے نزدیک امام این الجوزی کوحفور سیدنا غو شے اعظم اور محدث علی قاری کوحفرت خاتم ولا یت محمدیہ شیخ اکبر سے ہے۔ نہ ہم بخاری وابن جوزی وعلی قاری کے اعتراضات سے شان رفع امام اعظم وغو شے اعظم وشیخ اکبر رض اللہ تعالی تاری کے اگر اسک سیمیں ندان حضرات سے کہ بوجہ خطافی الفہم معترض ہوئے ، الجمیں۔ ہم جانتے ہیں کہ انکا منتا واعتراض بھی نفسانیت نہ تھا بلکہ اُن اکا برمجو بانِ خدا کے مدارک عالیہ تک درس اور اک نہ بہنچنا لا جرم اعتراض باطل اور معترض معذور، اور معترض علیم کی شان درس اور اک نہ بہنچنا لا جرم اعتراض باطل اور معترض معذور، اور معترض علیم کی شان در افع واقد سے۔

(فاوی رضویہ جلد اصفیہ ۱۹۹ تا ۱۹۹ معلوہ عدل ہور)

أصح كتب الحديث:

بعض اہل بدعت یہ پرو پیگنڈ وکرتے ہیں کہ حنی بخاری کو'' اصح الکتب' مانے ہیں تو بخاری پڑکل کیوں نہیں کرتے ؟ اسمیں لکھا ہے کہ رفع یدین کرو، آبین بلند آواز ہے کہو، امام کے پیچے سورة فاتحہ پڑھوو غیرہ، تو پھر خنی ان پڑکل کیوں نہیں کرتے ؟ امام کے پیچے سورة فاتحہ پڑھوو غیرہ، تو پھر خنی ان پڑکل کیوں نہیں کرتے ؟ اسکے جواب میں شارح بخاری لکھتے ہیں کہ اصح کتب بعد کتاب اللہ کا مطلب سے ہرگز نہیں کے قرآن مجید کی طرح اس کا حرف حرف نقط نقط محج اور حق ہے۔ اسکا حاصل صرف یہ ہے کہ آج تک حدیث میں جتنی کتابیں کھی گئیں بلااستثناء ان سب میں صحیح کے ساتھ ضعیف احاد بٹ بھی درج ہیں، اس سے بخاری بھی مستقی نہیں۔ البتہ دوسری کا ایوں کے بہ نبیت اس میں ضعیف حدیثیں کم ہیں دوسروں میں تناسب کے لحاظ ہے۔ زائد ہیں۔ اب اسمی الکتب کا مطلب سے ہوا کہ جدیث کی دوسری تمام کتابوں کی بہ نبیت اس میں ضعیف حدیثیں کم ہیں دوسروں میں تناسب کے لحاظ ہے۔ زائد ہیں۔ اب اسمی الکتب کا مطلب سے ہوا کہ جدیث کی دوسری تمام کتابوں کی ب

نببت الميس صحيح حديثين زياده بين ضعيف حديثين كم بين-امام بخاری ہے (بتقاضائے بشریت) اس کتاب میں کئی جگہ لغزش ہوئی ہے اس لیے اصح الكتب كابيمطلب لينا كه بخارى بين جو يجهه ہے خواہ وہ حديث نه ہو بلكه! مام بخارى کا قول اور انکی تحقیق ہوسب حق ہے، یہ اسمح الکتب کی معنی کی تحریف ہے۔جس نے بھی بخاری کواضح الکتب کہاوہ صرف احادیث کے اعتبارے کہا۔امام بخاری کے فرمودات (اوراقوال) کواس میں کسی نے داخل نہیں کیا۔ گر کیا سیجیے باطل پرستوں کو جب کوئی دلیل نہیں ملی تو وہ اس متم کی فریب کاری کرتے ہیں'۔ (مقدمہ نزھۃ القاری: ۱۳۵) باتی رہے نماز سے متعلقہ امور تو اس بارے میں عرض ہے کہ تی امور کے متعلق امام بخاری رمداللہ نے محض اپنی رائے کو ابواب کے عنوان کے طور پر چیش کیا ہے اور کئی امور کے لیے الی احادیث سے استدلال کیا ہے جومنسوخ ہیں۔ رسول کر میم منابقہ کے طریقے کےمطابق نماز ہے متعلق ہم ایک باب میں تفصیلی گفتگو کریں گے۔ بعض کم علم وکم فہم ہے کہتے ہیں کہ''صرف وہ احاد بیث معتبر ہیں جو بخاری میں ہیں ،ایجے سواکوئی حدیث معترنبیں'۔ یہ بات بھی بالکل غلط اور گمرابی ہے۔ کیا بینظر سیسی آیت یا صدیث سے اخذ کیا گیا ہے یا یہ بات امام بخاری رمداللہ نے خودار شاوفر مائی ہے؟ برگز منبیں بلکہ امام بخاری رحمہ الذتو کہتے ہیں کہ 'میں نے اپنی سی میں صرف سیح حدیثوں کو جمع كيا بيكن كثيرتعداد من صحيح حديثون كوروايت بين بهي كيا بي '-ا مام بخاری رمداللهٔ فرماتے ہیں،'' مجھے ایک لاکھیج اور دولا کھ غیرتیج حدیثیں یاد ہیں''۔ جبکه انکی کتاب سیح بخاری میں کل سات ہزار دوسو چھتر (۵۷۱،۷) احادیث ہیں اور اگر تمرار کوحذف کردیا جائے تو صرف جار ہزار صدیثیں باتی رہ جاتی ہیں۔ (الإكمال في اساءالرجال ١٣٨٠) الرصح بخارى كى كل احاديث كؤامام بخارى رحمالته كے ارشاد كے مطابق أيك لا كھ يج

احادیث سے نکال لیا جائے تب بھی باتوے ہزارسات سو پچیس (۹۲،۷۲۵) سیج ا حادیث کاعظیم ذخیرہ باقی رہ جاتا ہے جسے امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت نہیں کیا۔ بیہ بات بھی ذہن شین زے کہ امام بخاری رحمداللہ امام شاقعی رحمداللہ کے مقلد تھے اس کیے انہوں نے ایک لاکھیجے احادیث میں ہے سے بخاری میں وہی احادیث جمع کیں جو ند بب شافعی پردلیل بین -ای طرح امامسلم رحمدالله بھی فرماتے بین که:-''میں نے اس کتاب میں جواحادیث جمع کی میں دہ سجع میں کیکن میں نہیں کہتا کہ جن ا حادیث کومیں نے چھوڑ دیا ہے، وہضعیف ہیں''۔ ا مام بخاری وا مامسلم حبرالله کے ان ارشادات سے ثابت ہوا کہ سی حدیث کا بخاری ما مسلم میں نہ ہونا ہرگز اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ حدیث ضعیف ہے۔اصل ہات سے ہے کہ اصول وضوابط کے مطابق اگر وہ لفدیث ضعیف ہے تو بخاری وسلم میں ہونے کے باوجود ضعیف ہے اور اگر راوی توی ہیں اور وہ حدیث صحاح ستہ کے علاوہ کسی اور کتاب میں مروی ہے تو وہ حدیث ہر گزضعیف نہیں ہے۔ علامه سخاوی رحمه الله فرماتے ہیں ، مید دونوں کتابیں اصح سنب الحدیث ہیں مکران میں تمام احادیث صیحه کاا حاطه بین کیا گیا بلکه ان کی این شرا نظ کے مطابق جوحدیثیں ہیں وه سب بھی ان کتابوں میں درج نہیں ہیں'۔ (فتح المغیث جا:۳۳) نیز اہل علم کے نز دیک میر حقیقت بھی ٹابت شدہ ہے کہ ان دونوں کتابوں میں ضعیف روایات بھی ہیں۔ایسے ضعیف راویوں کا ذکر کرتے 'ہوے علامہ سخاوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں ، 'جن راو پول سے روایت کرنے میں امام بخاری منفرد ہیں انکی تعداد 435 ہے جن میں ہے 80 راویوں کوضعیف کہا گیا ہے۔ اور جوراوی امام سلم کے ساتھ مخصوص میں انکی تعداد 620 ہےان میں سے 160 کو ضعف کہا گیا ہے'۔ (ایضا: ۲۹)

Marfat.com

ተ

باب نہم(و)

عمل بالحديث:

بعض لوگوں نے امام اعظم رض الشعد پر سد بدگانی کی ہے کہ وہ احادیث صحیحہ کے خلاف
بلا کسی دلیل کے مل کرتے تھے (معاذ اللہ) ۔اس عنوان سے امام ابن جم مکنی شافعی
رحد اللہ نے الخیرات الحسان میں ایک فصل تحریر کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں، '' جن لوگوں
نے بیگان کیا اسکی وجہ سے کہ انھوں نے سستی کی اور آپ کے اصول وقواعد کی پرواہ
نہ کی اور ان میں غور وفکر نہ کیا کیونکہ ان میں سے جیسا کہ ابن عبد البروغیرہ نے کہا ہے
نہ کی اور ان میں غور وفکر نہ کیا کیونکہ ان میں سے جیسا کہ ابن عبد البروغیرہ نے کہا ہے
کہ خبر واحد جب اجماعی اصولوں کے خلاف ہوتو وہ قابلِ قبول نہیں اس لئے امام
اعظم رحماندا کی خبر پرقیاس کور جی دیتے ہیں'۔ (صفحہ ۲۰۸۸ ملی ا)
فقہ فقی کی معتبر کتب میں اس بات کی تقریح موجود ہے کہ خبر واحد قیاس پر مقدم ہے
جبہ وہ اجماعی اصولوں کے خلاف نہ ہو۔ علامہ شامی رحمانہ خفیوں کے اصل' ' اصحاب
الحد یش' ہونے کی وجوہ سے بیان کرتے ہیں '' کیونکہ خفی مرسل حدیث پر بھی عمل
کرتے ہیں اور خبر واحد کو قیاس پر مقدم رکھتے ہیں (اسلیے وہ اصل المحدیث ہیں)'۔

رز الحیار ج ہیں اور خبر واحد کو قیاس پر مقدم رکھتے ہیں (اسلیے وہ اصل المحدیث ہیں)'۔

ا ما ماعظم رضی الله عند کے فزد کی ضمیر واحد ہے عموم قرآن میں نہ تو شخصیص ہوتی ہے اور نہ بی سنخ ہوتا ہے کیونکہ خبر واحدظنی ہے اور قرآن تھینی ہے اور جود کیل زیادہ قوی ہو، اس برعمل کرنا چاہیے۔ چنانچہ اس تشم کی حدیث میہ ہے کہ'' سورة فاتحہ کے بغیر کوئی نماز فہیں' ۔ بیحدیث قرآن کی آیت فاقر ء وا ما تیسر مند (قرآن سے جو چاہو، تلاوت کرو) کے مخالف ہے ۔ اس موضوع پرامام ابن حجر کمی رحداللہ کی تصنیف الخیرات الحسان کی چالیسویں فصل کا ضرور مطالعہ سیجے۔

کی چالیسویں فصل کا ضرور مطالعہ سیجے۔
جیسا کہ پہلے نہ کور ہوا کہ امام اعظم رضی اللہ عند ناسخ و منسوخ احادیث کو تلاش کرتے اور جیسا کہ پہلے نہ کور ہوا کہ امام اعظم رضی اللہ عند ناسخ و منسوخ احادیث کو تلاش کرتے اور

نائ حدیث پر مل کرتے۔ ظاہر ہے کہ نائ صدیث پر مل بھی تو صدیث پر ہی مل ہے۔
امام اعظم منی اللہ عرفی اپنی رائے سے تو صدیث کومنسوخ نہیں کرتے تھے۔ امام ابن حجرر حداللہ لکھتے ہیں، '' راوی کا اپنی روایت کے خلاف عمل کرنا اس کی روایت کے منسوخ ہونے پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ برتن میں کتے کے مند ڈالنے سے تین مرتبہ دھونے پر عمل کیا جاتا ہے جو کہ حضرت ابو ہر برہ رمنی اللہ عند کا عمل ہے حالا نکدا نمی سے سات مرتبہ دھونے کی روایت موجود ہے'۔ (الخیرات الحسان: ۲۲۱)

اس کی ایک اور واضح مثال نماز میں تکبیرتحریر کے علاوہ رفع یدین کا مسئلہ ہے جوشیح احادیث کی رو سے منسوخ ہو چکاہے۔ اگر صرف صحاح سنہ کو دیکھا جائے تو نائخ صدیثیں سیح مسلم ، نسائی ، تریزی ، ابو دا و داور بخاری میں بھی موجود ہیں ۔ سیح بخاری کتاب الصلوٰ قباب سنۃ الحبلوس فی التشحد میں حضرت ابوحید ساعدی رضی الله عند نے حضور علیق کی نماز کا طریقہ بیان کیا اور رفع یدین کا ذکر نہیں کیا اس ہے بھی معلوم ہوا کہ رفع یدین منسوخ ہو چکا تھا۔ رفع یدین ، آمین بالجھر ، قرا ق خلف الامام و ویگر مسائل پر ہم علیحدہ ہے ایک باب میں گفتگو کریں گے۔

"مائل فقہ میں متعدد مثالیں موجود ہیں جن میں امام ابوصنیفہ رض اللہ عند نے حدیث و
اثر کی وجہ ہے تیاں کو مطلقاً ترک کردیا ہے مثلاً نماز میں قبقب لگانے ہے وضوثوٹ جاتا
ہے یہ قیاس کے خلاف ہے امام مالک رض اللہ مندوغیرہ کا نم جب بھی ہے کہ یہ ناقف وضوئیس ۔ امام مجر رض اللہ عنداس بارے میں استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قیا وہ ی ہے جو اہل مدینہ کہتے ہیں کہ قیا استدلال کرتے ہوئے قیاس کوئی چزنہیں ۔ اما عظم بنی اللہ عند کہتے ہیں کہ حدیث کے ہوتے ہوئے قیاس کوئی چزنہیں ۔ اما اعظم بنی اللہ عند میہ بھول کر میں اللہ عند میہ ہوئی کہ حدیث میں وارد ہے کہ "روزے میں بھول کر میں اللہ عند میں بھول کر میں اللہ عند میں بھول کر میں اللہ عند میں بھول کر میں اللہ کہ میہ قیاس کے خلاف ہے ۔ کیونکہ قیاس میہ کہت ہے کہ جب کہ ایک اللہ کہ میہ قیاس کے خلاف ہے ۔ کیونکہ قیاس میہ کہت ہوئی جب کہت اللہ کہ دیا تھا ہے کہ جب کھائی لیا تو روزہ ختم ۔ امام نے فرمایا ، "اگراس بارے میں احادیث نہ ہوتی

بیں روزہ قضا کرنے کا تھم دیتا'۔ (مقدمہ نزبہۃ القاری: ۲۰۷) ی طرح امام اعظم منی الذعر قرعه اندازی کوجائز بجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ قیاس کی رو سے تو قرعه اندازی درست معلوم نہیں ہوتی لیکن ہم قیاس کو حدیث اور سنت نبوی کی

بہے ترک کرویتے ہیں۔ (عمرة القاری شرح بخاری)

لی بن عاصم رحرالہ فرماتے میں کہ امام اعظم رضی القد عند بہلے عطاء بن افی رہا حرض القد عند کے قول پر فتوی دیا کرتے ہے کہ حیض کی مدت پندرہ دن ہے گر جب آپ کے سامنے معظرت انس رضی الذعند کی روایت آئی کو ''حیض کی مدت تعمن دن سے دس دن تک ہے اتنی ایام اگر خون آئے تو استحاضہ ہے'' تو آپ نے سابقہ فتوی سے رجوع کر لیا اور لیاس ترک کردیا۔ (منا قب للموفق: ۱۰۹)

یب آپ کی اہام باقر رض الشعند سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فر مایا، سنا ہے تم قیال کی بناء پر ہمارے تا نار سول کریم علیا تھے ! عورت مرو سے کمز ور ہے لیکن وراشت میں اس موض کی، بیسراسر بہتان ہے۔ دیکھیے ! عورت مرو سے کمز ور ہے لیکن وراشت میں اس کا حصہ مرد سے نصف ہے۔ اگر میں قیاس کرتا تو فتوئی دیتا کہ عورت کو مرد سے دوگنا حصہ ملنا چاہیے لیکن میں ایسانہیں کرتا۔ ای طرح نماز، روز سے سے افضل ہے جبکہ حاکمت عورت پر روز ہے کہ قضا ہے، نماز کنہیں۔ اگر میں قیاس کرتا تو حیض سے پاک مونے والی عورت کو نماز کی قضاء کا بھی تھم دیتا گر میں صدیث کے مطابق روز ہے، تی کی قضاء کا تھم دیتا ہوں۔ یو نہی چشاب منی سے ذیا دراحتمام والے کو صرف وضو کے لیے کرتا تو بیشا ہ کرنے والے کو شل کا تھم دیتا اور احتمام والے کو صرف وضو کے لیے کہتا ہیں میں احاد بیث کے مقابل قیاس نہیں کرتا۔ بیمن کرامام با قر رض انشہ منا سقدر خوش ہوئے کہ انہوں نے آپ کی چیشانی کو پوسد دیا۔ (منا قب للموثق : ۱۲۹)

ہے۔اس لیے عضو خاص کو چھونے سے وضوٹو شنے والی حدیث پڑمل نہیں کیا گیا جس کو صرف حضرت برم ل نہیں کیا گیا جس کو صرف حضرت بسرہ رضی اللہ عنہ نے تنہا روایت کیا حالانکہ اس کا جاننا عام لوگوں کے لیے ضروری تھا۔(الخیرات الحسان:۲۶۱)

اہام اعظم منی انڈ مداس مدیٹ پر بھی عمل نہیں کرتے جو حضور علیانے کی خصوصیت ہواور حضور علیانے کے بحد کسی صحابی نے اس پڑھل نہ کیا ہو۔ مثال کے طور پر بخاری ہیں حضور علیانے کے نہاشی بادشاہ کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھے کا ذکر ہے۔ شار حین فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کے نزدیک اس وقت نجاشی کا جنازہ نبی کریم علیانے کی نگاہ پاک سے اوجھل نہیں تھا۔ (عمدۃ القاری شرح بخاری ج ۲۵، فقاوئی رضویہ ج ۲۵، فقاوئی رضویہ ج ۲۵، فقاوئی رضویہ ج ۲۵، فقاوئی رضویہ ج ۲۵، فقاوئی مضوصیت تھا۔ آپ کے بعد دورصحابہ میں بیثار مسلمان فوت ہوئے مگر بھی کسی کی غائبانہ نماز جنازہ ادانہ کی گئی۔ دورصحابہ میں بیثار مسلمان فوت ہوئے مگر بھی کسی کی غائبانہ نماز جنازہ ادانہ کی گئی۔ اس بناء پر امام اعظم ابو حذیفہ رض اللہ عنے نزد کی خائبانہ نماز جنازہ تا جائز ہے۔ اس بارے میں تفصیل جانے کے لیے اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رمہ اللہ کا تحقیق اور مدل بارے میں تفصیل جانے کے لیے اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رمہ اللہ کا تحقیق اور مدل رسالہ، فقاد کی رضویہ جلائم میں طاحظہ فرما تھیں۔

عمل بالحديث كي والماسية مثارج بخارى وقطراز بين أو احناف عمل بالحديث مين

تے آئے ہیں کہ دنیا کا کوئی طبقہ اس میں ان کی ہمسری نہیں کرسکتا۔علامہ خوارزمی اللہ نے معاندین کا جواب دیتے ہوئے جامع المسانید کے مقد ہے ہیں لکھا ہے: - ماعظم رہنی اللہ عندوی دے گا جو من اللہ عندکوحدیث کے مقابلے میں قیاس پڑمل کرنے کا طعنہ وہی دے گا جو دفق سے جامل ہوگا۔ جے فقہ فقی ہے بچھ بھی واقفیت ہوگی اور وہ منصف ہوگا تو اس و یہ اعتراف کرنا ہی پڑے گا کہ اہام اعظم رضی اللہ عندسب سے ذیا دہ حدیث کے عالم رصدیث کی اتباع کرنے والے تھے۔ اس کے ولائل سے ہیں: -

۔ امام اعظم منی اللہ عند حدیث مرسل کو ججت مانتے ہیں اور اسے قیاس پر مقدم جانتے یں ۔ جب کہ امام شافعی رہنی اللہ عنہ کاعمل اس کے برعکس ہے کیونکہ وہ حدیث کے ب

المقابل قياس كوتر جيح ديية بين-

ا۔ قیاس کی جارتسمیں ہیں۔ قیاس موٹر ، قیاس مناسب ، قیاس شہد ، قیاس طرد - امام عظم رسی اللہ عنداوران کے اصحاب کا اس برا تفاق ہے کہ قیاس مناسب اور قیاس شبہہ بالکل ہے اعتباز ہیں۔ رہ گیا قیاس طرد ، تو یہ بھی مختلف فیہ ہے البتہ قیاس موٹر کو ججت

مانتے ہیں گرامام شافعی رمنی اللہ عنہ قیاس کی ان جاروں قسموں کو ججت مانتے ہیں اور قیاس شبہہ کا توان کے بہاں عام استعال ہے۔

سرامام اعظم من الذعن کے اعادیت بڑکل کا بیحال ہے کہ ضعیف اعادیت پر بھی تیا س کے مقالم بلے بین ممل فرماتے ہیں۔ جیسے نماز میں قبقہداگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ بالکل خلاف قیاس بات ہے۔ محرا کیک حدیث ضعیف میں آیا ہے۔ لبذا امام اعظم رسی الذعن نماز میں قبقہہ کونا قبس وضو مانتے ہیں۔

یہ وہ نظائر ہیں جوامام خوارزمی رمراللہ نے چیش کیے۔اس متم کے نظائر استے زیادہ ہیں کہان سب کا استقصاء کیا جائے تو دفتر تیار ہوجائے۔

(مقدمهزهة القارى شرح بخارى: ١٩٤)

شخ عبدالحق محدث وہلوی رمراللہ نے بہت عمدہ بات کی، وہ فر ماتے ہیں، ' شخ ابن ہمام رحداللہ نے ندہب خفی کو بیان کرتے ہوئے اس قدرا حادیث پیش کی ہیں کہ قریب ہے کہ بید کہا جائے کہ امام شافعی رمراللہ اس میں سے اور امام اعظم ابو حذیفہ رمراند اصحاب ظواہر میں سے ہیں'۔ (تعارف فقدوتصوف:۲۰۲)

امام شعرانی رمداند فرماتے ہیں، ''جس شخص نے بھی ان انمہ کے سی تول پر طعن کیا ہے محض جہالت کی وجہ ہے کیا ہے۔ یا تو وہ آپ کی دلیل نہیں سمجھ سکا اور یا وہ قیاس کی وجو ہات کی بار کی کو نہ جان پایا۔ خاص طور پر امام اعظم رساللہ پر طعن تو التفات کے لائق ہے، ی نہیں کیونکہ سلف و خلف ان کے کثر ت علم ، ورع وتقوی ، عبادت ، وجو وقیاس و مدارک اور استنباطات کی وقت اور باریک بینی پر شنق رہے ہیں'۔

(ميزان الشريعة الكبري جا:۵۴)

اب آخر میں علامہ شامی رحمہ اللہ کا ارشاد بھی طاحظہ فرمائے۔ وہ فرمائے ہیں، امام عظم منی اللہ عند کا ارشاد ہے، ' جوحد بیث سیحے ہووئی میراند ہب ہے' ۔ اس سے معلوم ہوا ، ہے کہ آپ کا خدہب سیحے احادیث کے مطابق ہے ۔ حدیث کا ضعیف ہونا راوی کے صفیف کی وجہ سے ہوتا ہے کیونکہ آپ نے بلا واسط صحابہ کرام سے احادیث سیس یا تابعین ہے۔ اس لیے آپ تک بینچنے والی تمام احادیث سیح ہیں۔

ضعیف صدیث، قیاس پرمقدم ہے:

شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحماللہ نے اس مسئلہ کو ایک مثال کے ذریعے
ہمترین انداز بیس مجھایا ہے۔ وہ رقسطراز بیں " غیر مقلدین منی کو پاک کہتے ہیں۔
احزاف کے نزدیک بیتا پاک ہے۔ غیر مقلدین کا استدلال قیاس ہے کہ اصل اشیاء
میں طہارت ہے۔ منی کے ناپاک ہونے کی کوئی ولیل نہیں اس کے وہ پاک ہے۔ رہ
میں طہارت ہے۔ منی کے ناپاک ہونے کی کوئی ولیل نہیں اس کے وہ پاک ہے۔ رہ
میں طہارت ہے۔ منی کے ناپاک ہونے کی کوئی ولیل نہیں اس کے وہ پاک ہے۔ وہ فرماتی

ہیں کہ میں رسول علی کے گیڑے ہے کیڑے ہے منی دھوتی تھی۔ دھونے کا نشان ہوتا اور حضور اقدس علی اس کے بالمعارض مسلم کی دوسری اقدس میں گیڑے کو بہنے نماز کو جاتے تھے۔اس کے بالمعارض مسلم کی دوسری صدیث ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ علی کے گیڑے سے منی مل ویں اور حضور علی ای کیڑے میں نمازیر صفحے تھے۔

انمایغسل النوب من خمس من الغائط و البول و القی و الدم و المنی۔
کیڑا پانچ چیزوں ہے دھویا جاتا ہے۔ پاخانہ، پیشاب، قے ،خون اور منی ہے۔
اس حدیث کی سند پر کلام کیا گیا ہے کہ اس میں ایک راوی ثابت بن حماد ہے اور یہ ضعف ضعف ہے۔ حالا نکہ یہی حدیث ثابت بن حماد کے بغیر طبر انی میں ندکور ہے تو جوضعف ثابت بن حماد کی وجہ سے تھاوہ دور ہوگیا۔ ای طرح خودا یک دوسر سے راوی علی بن زید کی بید جرح ہے کہ میہ قابل احتجاج نہیں۔ گرمعترض کو بیمعلی نہیں کہ بیمسلم کے رجال

ے ہیں۔علاوہ ازیں جمل نے کہا، لاہاس به۔امام ترفدی نے اسے صدوق کہا۔ای
طرح ایک اور داوی اہر اھیم بن ذکر یا کوچھی کچھلوگوں نے ضعیف کہا گر ہزار نے اس
ثقہ کہا۔ چلئے بیرحدیث دونوں سند کے اعتبار سے ضعیف ہے گر دوطریقے سے مردی
ہونے کی وجہ ہے حسن لغیر وضرور ہوئی۔اوراحکام ہیں بیچی ججت ہے۔اورآ کے چلئے
ہم مان لیتے ہیں کہ بیاب بھی ضعیف ہی رہی گر احناف کا اس بڑمل ہے اور یہی ہمارا
مقصد ہے کہ احناف ضعیف حدیث کے ہوتے ہوئے بھی قیاس کے قریب نہیں جاتے
اور المحدیث بنے کے مدعی حدیث کے مقابلے ہیں قیاس بڑمل کرتے ہیں۔
اور المحدیث بنے کے مدعی حدیث کے مقابلے ہیں قیاس بڑمل کرتے ہیں۔
اور المحدیث بنے کے مدعی حدیث کے مقابلے ہیں قیاس بڑمل کرتے ہیں۔
اور المحدیث بنے کے مدعی حدیث کے مقابلے ہیں قیاس بڑمل کرتے ہیں۔
اور المحدیث بنے کے مدعی حدیث کے مقابلے ہیں قیاس بڑمل کرتے ہیں۔

علامهابن قیم لکھتے ہیں، 'امام ابوصنیفہ رحمہ اللہ کے اصحاب کا انفاق ہے کہ ان کے نزویک ضعیف حدیث قیاس ہے بہتر ہے انھوں نے ضعیف حدیث کی دجہ سے سفر میں تھجور کی نبیزے وضوکرنے کو قیاس اور رائے پر مقدم کیا ہے اور انھوں نے ضعیف حدیث ہی کی وجہ سے دس درہم سے کم کی چوری میں ہاتھ کا شنے سے منع کیا ہے۔ اور آیک حدیث کی وجہ ہے کہ اس میں ضعف ہے آب نے اکثر حیض دس ون قرار دیا ہے۔اور جمعہ کی نماز قائم کرنے کے لیے شہر کی شرط ای طرح کی حدیث ہے رکھی ہے اور کنو کمیں کے مسائل میں آ نارغیر مرفوعد کی وجہ ہے قیاس محص کوچھوڑ و یا ہے۔ پس امام ابوصلیفہ رحماللہ آ ٹارمی برکوتیاس اور رائے پرمقدم رکھتے ہیں'۔ (اعلام الموقعین جا: ۷۷) علامه ابن حجر کمی رمه الله ایسے بی دلائل دے کرفر ماتے ہیں '' جب نیہ بات المجھی طرح ٹابت ہو چکی (کہ امام اعظم رحمہ اللہ کے نزویک ضعیف حدیث پڑمل قیاس سے بہتر ہے) تواہام اعظم منی اللہ منے ان چیزوں سے یا کدامنی ٹابت ہوگئ جوآ کی طرف آپ کے دشمنوں اور آپ کے اصول سے ناوا تغوں نے منسوب کی تعیس بلکہ ان لوگوں کوتو مواقع اجتهاد تک کی خرایس کدان کے اصول کیا ہیں اور انھوں نے یہ کھددیا کہ

آپ نے اخبارِ احاد بلا مجت ترک کردی حالانکہ آپ نے کوئی خبر بھی ایسی دلیل کے بغیر نہ جھوڑی جو آپ کے نزد کیک زیادہ تو می اور واضح نہ ہو۔

بعیرنہ پھوڑی ہوا ہے سے دویی ریادہ وی مردوں کے مہدات این حزم ظاہری نے کہا، احناف کا اجماع ہے کہا ماعظم رض الذعن کا ندہب سے کہ حدیث ضعیف، رائے برخمل کرنے سے بہتر ہے۔ تو آ ب سوچ لیجے کہ امام اعظم رض اللہ علی کو احاد یث کا کس درجہ اہتمام تھا اور احادیث کی عظمتِ شان کا کتنا پاس تھا۔ اسلیے آ ب نے احاد یث کا کس درجہ اہتمام تھا اور احادیث کی عظمتِ شان کا کتنا پاس تھا۔ اسلیے آ ب نے احاد یث مرسلہ پرخمل کو قیاس پر مقدم رکھا ہے۔ چنا نچہ آ ب نے قہقہہ سے وضو کو واجب کر دیا صرف خبر مرسل کی بناء پر حالا نکہ قیاس کے لحاظ ہے میہ حدیث نہیں ہے اور پھراس کو نماز جنازہ اور بجدہ تلاوت میں ناقض وضو نہ کہا ہم پر اقتصار کرتے ہوئے کیونکہ بیرکوع اور بجود والی نماز کے بارے میں ہے'۔ (الخیرات: ۲۲۳) ہوئے کیونکہ بیرکوع اور بجود والی نماز کے بارے میں ہے'۔ (الخیرات: ۲۲۳)

رائے ہے اور نہ طدیث' ۔ اس قول کو تقل کر کے امام شعرانی رحمد النہ فرماتے ہیں، ''اس شخص نے امام اعظم رضی اللہ عند کے بارے میں جو یجھ کہا ہے عقل اس کی تقدیق نہیں کرتی ۔ بجدہ تعالیٰ جب میں نے کتاب ''اولۃ المذاہب' تالیف کی تو اس وقت میں نے امام اعظم رضی اللہ عنداور ان کے اصحاب کے دلائل دیجھے۔ میں نے ان کا اور ان کے اصحاب کے دلائل دیجھے۔ میں نے ان کا اور ان کے اصحاب کا کوئی قول ایسانہیں ویکھا جو کسی آیت یا حدیث یا اثر یا اس کے مفہوم یا

ضعیف حدیث جس کے طرق متعدد ہوں یا کسی ایسے متند قیاس کی بنیاد پر نہ ہوں جو مسی صحیح اصل برمنی ہے' ۔ (میزان الشریعۃ الکبری ٹے ا:۵۵)

احناف صحیح احادیث پرعامل ہیں:

'' جب سجے اور ضعیف حدیث متعارض ہوں تو احناف حدیث سجے پڑمل کرتے ہیں۔ بخلاف غیر مقلدین وغیرہ کے کہ وہ ضعیف ہی پڑمل کرتے ہیں۔اس کی مثال ہیہے کہ ما تیکیل غیر جاری میں نجاست پڑجائے تو وہ یاک ہے بیانا یاک؟

احناف کہتے ہیں کہ وہ مطلقاً نایاگ ہے خواہ نجاست کا کوئی اثر رنگ ، بو، مزایا فی میں آئے یانہ آئے۔

امام زہری رمدانتہ کہتے ہیں کہ جب تک پانی میں نجاست کا اثر رنگ یا بو یا مزا ظاہر نہ ہو یانی یاک ہے۔امام بخاری رحمہ انڈکا بھی فرہب معلوم ہوتا ہے۔

ان کی دلیل میصدیث ہے کہ رسول اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ چوہا اگر تھی میں گرجائے تو کیا کیا جائے؟ آپ علیہ سے فرمایا کہ چوہا اور چوہے کے اردگردکو بھینک دوہا ق تھی کھاؤ۔ (بخاری: ۳۷)

اس حدیث سے ان لوگوں کا مدعا کیے ٹابت ہوتا ہے۔ یہ خود محل نظر ہے کہ صدیث سے طاہر ہے کہ یہ ہے ہوئے گئی کے بارے ہیں ہے۔ نیز چو ہے کے اردگر دکو پھینئے کا تھم صاف بتارہا ہے کہ چو ہے گئی کا پچھ حصہ تا پاک ہوا یہ لوگ یہ کہیں گئے کہ یہی ہمارا متدل ہے چونکہ چو ہے کا اردگر و چو ہے سے متاثر ہوگا اس لئے اردگر و نا پاک ہوگیا۔ لیکن اثر کا مطلب اگر دنگ یا ہویا مزے کا گئی میں آ جانا مراد ہے تو یہ سلم نہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ چو ہے کے مرتے ہی اس کا رنگ یا مزہ یا ہوگئی میں آ جانا مراد ہے آ جائے۔ ہاں اگر دیر تک رہے گا تو آ سکتا ہے گر پھر اردگر دکی تخصیص نہ ہوگی۔ جہال تو یہ سائر پہنچے سب تونا پاک ہوجانا چاہئے۔

اوراگراڑ ہے بخس ہونا مراد ہے تو ہمارا مدعا ٹابت کہ نجاست کے گرنے ہے کی چیز کے ناپاک ہونے کے لئے رنگ یا ہویا مزے کا سرایت کرنا ضروری نہیں محض نجاست کے ناپاک ہونے کے لئے رنگ یا ہویا مزے کا سرایت کرنا ضروری نہیں محض نجاست کے گرنے ہے وہ چیز تا پاک ہوجائے گی۔ پھر یہ تھم نجمد کا ہے اور پانی رقبق ہے تو منجمد کرتے تی کو قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے پھر آخر ہے قیاس ہی تو ہے لہذا آپ نے ممل قیاس پر کیا۔

امام شافعی مراندو غیرہ بیتفریق کرتے میں کدا کروہ پانی دو منطے ہے تو پاک ہے اس

ے کم ہے تونا باک۔ان کی دلیل میرصدیث ہے:-: بر میں میں میں میں ہے اس کی دلیل میرصدیث ہے:-

اذا كان الماء قلتين لا يحمل الخبث -جب بإنى دو مظكم بوتو وه نجاست سے متابر نبیں ہوتا۔ (مشكوة: ۵۱)

حالانکہ بیصد بیٹ ضعیف ہے پھر منکے کانعین بھی مشکل ہے۔ مٹکا حیصوٹا بھی ہوتا ہے اور بروابھی کس مقدار کا مڑکا ہوگا؟

دونوں قریق کے بالقابل احناف کی دلیل بیحدیث سی ہے۔ جے امام بخاری ،امام مسلم ،امام ابوداؤد،امام نسائی ،امام تر فری ،امام ابن ماجہ وغیر و نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عند سے روایت کیا ہے کہ حضور علی ہے فرمایا: لایبولن احد سکم فی المماء الراسحد الذی لا یجوی شم یعتسل فید۔اس پانی میں جو تھمرا ہوا ہو بہت نہ ہو ہر گز پیشا ب نہ کرو۔ پھرای میں شم یعتسل کرد۔ (بخاری جانے سا)

اب انصاف کرنے والے انصاف کریں کہ حدیث سی پراحناف عمل کررہے ہیں جبکہ امام شافعی رحداشہ قیاس پر۔ پھر امام شافعی رحداشہ قیاس پر۔ پھر مجمی احناف تارک حدیث اور عامل بالقیاس ہیں؟؟؟ (مقدمہ نزھة القاری: ۱۹۹) مصیحے احادیث متعارض ہول تو:

"اگر دومضمون کی احادیث متعارض ہوں اور دونوں صحیح ہوں تو احناف ترجے اس روایت کودیتے ہیں جس کے راوی زیادہ فقید ہوں۔اس کی نظیر رفع یدین کا مسئلہ ہے۔ امام اوزاعی اور حضرت امام اعظم رضی النبر عنبا کی ملاقات ہوئی۔امام اوزاعی نے امام اعظم سے کہا ،کیا بات ہے کہ آپ لوگ رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے المصت ہوئے رفع یدین ہیں کرتے ؟امام اعظم رضی اللہ عند نے فرمایا کہ اس بارے میں رسول اللہ علیق ہے کوئی صحیح روایت نہیں۔امام اوزاعی نے کہا ،کیے نہیں حالانکہ مجھ سے اللہ علیق ہے دوایت کرتے ہیں زہری نے حدیث بیان کی وہ سالم سے ،سالم اینے والدابن عمر سے روایت کرتے ہیں زہری نے حدیث بیان کی وہ سالم سے ،سالم اینے والدابن عمر سے روایت کرتے ہیں

کے رسول اللہ علی جسب نماز شروع کرتے ، جب رکوع میں جاتے اور جب رکوع سے اٹھتے تو رفع یدین کیا کرتے تھے۔

اس کے جواب میں حضرت امام اعظم نے فر مایا، ہم سے حماد نے حدیث بیان کی ، وہ ابراہیم تخعی ہے وہ علقمہ ہے اور وہ عبداللہ بن مسعود ہے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم علینے صرف افتتاح نماز کے وقت رفع یدین کرتے تھے۔اس کے بعد پھرنہیں کرتے تے۔ اس برامام اوز اعی نے کہا کہ میں عن الزهری عن سالم عن ابیه - صدیث بيان كرتا بول اور آب كت بي حدثني حماد عن ابراهيم عن علقمة حضرت امام اعظم نے فرمایا، حماد، زہری سے افقہ ہیں اور ابراھیم، سالم سے افقہ ہیں اورعلقمہ فقہ میں ابن عمر ہے کم نہیں اگر چہ صحابی ہونے کی وجہ سے علقمہ ہے انصل ہیں۔ اور حضرت عبدالله ابن مسعود کی فقہ میں برتزی سب کومعلوم ہے۔ (رضی النمنہم اجھین) امام اوزاعی رضی انتد عندنے حدیث کو علوسند سے ترجیح دی اور امام اعظم رض الندعنہ نے راویوں کے افقہ ہونے کی بنیاد پر۔ یہ بات واضح ہے کہ اگر دومتضاد باتیں دوفریق ہے مروی ہوں۔ دونوں ثقہ ہوں تکرا کیٹریق کے راوی زیادہ عالم زیارہ ذبین زیادہ سمجھ دار ہوں تو ہر دیانت دار عاقل ای بات کوتر جیج دے گا جوفریق ثانی ہے مروی ہو۔ اس سلسلے میں ایک لطیفہ بھی ہنتے جائے۔ غیر مقلدیت کے معلم اوّل میاں اساعیل وہلوی جب رفع یدین کرنے گئے تو تھی نے انہیں ٹو کا تو فرمایا کہ بیسنت مردہ ہو پھی تھی میں اس کوزندہ کررہا ہوں۔اور حدیث میں مردہ سنت زندہ کرنے پر سوشہیدوں كي ثواب كى بشارت ہے۔ ٹو كنے والے تو خاموش رہے مكر جب بيات شاہ عبدالقادر نے ٹی تو کہا۔ میں تو سمجھتا تھا کہ پڑھنے لکھنے کے بعدا ساعیل کو پچھ آتا ہو گا مگرا ہے سی خیریں آیا۔ حدیث میں یہ بٹارت اس وقت ہے جب سنت کے مقالم میں بدعت مو،سنت نه مویبال تودونول سنت میں ۔ (مقدمه نزعة القاری: ۲۰۰)

باب دہم(10)

مخالفت حديث كاالزام:

بعض غیرمقلدیہ برو پیگنڈہ کرتے ہیں کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مسائل مجمع احادیث کے مقلدیہ برو پیگنڈہ کرتے ہیں کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے باوجو دشیلی نعمانی اپنی کے خالف ہیں۔ اس الزام کے جواب میں آزاد خیال ہونے کے باوجود شیلی نعمانی اپنی شخصیت ہیں ،

در بعض اوگوں کا خیال ہے کہ اہام صاحب کے بہت سے مسائل احادیثِ صحیحہ کے مخالف ہیں۔ ان لوگوں میں ہے بعض نے الزام دیا ہے کہ اہام صاحب نے دانستہ حدیث کی مخالفت کی بعض اتصاف پیندوجہ یہ بتاتے ہیں کہ اہام صاحب کے زمانے تک احادیث کا استقصا نہیں کیا گیا تھا اس لیے بہت کی حدیثیں ان کوئیں پہنچیں لیکن کہ احادیث کا استقصا نہیں کیا گیا تھا اس لیے بہت کی حدیثیں ان کوئیں پہنچیں لیکن یہ خیال لغواور اور بے سرویا ہے۔ اہام صاحب کے زمانہ تک تو حدیثیں جمع نہیں ہوئیں تحصیل کین جب جمع ہو چیس ، اس وقت بڑے بر محدثین ان کے مسائل کو کیول صحیح سلیم کرتے رہے۔

وکیج بن الجراح رسالہ جن کی روایتی صحیح بخاری میں بکشرت موجود ہیں اور جن کی نبست امام احمد بن صنبل رحر الله کا کرتے ہے کہ "میں نے ان سے بڑھ کرکسی کو حافظ العلم میں دیھا"، ووامام ابوطنیفہ رحمائل کی تقلید کرتے ہے ۔خطیب بغدادی نے ان کے متعلق لکھا ہے، گان یفنی بقول ابی حنیفة۔ (ووامام ابوطنیفہ کے قول کے مطابق فتوی دیا کرتے ہے) کی بن سعید بن القطان رحمائل جوفن جرح و تعدیل کے موجد ہیں اکثر مسائل میں امام ابوطنیفہ رحماللہ کے بیرو ہے ۔خودان کا قول ہے، قد احذنا ہا کشر اقوا لہ۔ (ہم نے امام عظم کے اکثر اقوال کو اختیار کیا ہے) امام طحاوی رحمالہ وافحہ کے جوجھ فی المذہب کا درجہ رکھتے سے پہلے شافعی تھے پھر امام ابوطنیفہ کا مقلد

نہیں ہوں بلکہ مجھ کوان ہے توارد ہے۔امام طحاوی ،امام بخاری اورمسلم کے ہمعصر تھے اور بہ وہ زمانہ ہے جب حدیث کا دفتر کامل طور ہے مرتب ہو گیا تھا۔متاخرین میں علامه ماروین، حافظ زیلعی ،ابن البهام ، قاسم بن قطلو بغاوغیر بهم کی نسبت قلت نظر کا کون گمان کرسکتا ہے؟ بیلوگ عموماً حنفی مسائل کے حامی ہیں۔ رحم ہم اللہ تعالی اس کے علاوہ جولوگ حافظ الحدیث تشکیم کیے گئے ہیںان کے مسائل امام ابو صنیفہ سے كيوں موافق ہيں؟ طبقه اولى ميں سب سے بڑے محدّ ثامام احمد بن طبل ہيں جن كى شاگر دی برامام بخاری ومسلم کو ناز تھااور جن کی نسبت محدّثین کا عام قول ہے کہ جس حدیث کو احمد بن حنبل نہیں جانتے وہ حدیث ہی نہیں ۔امام احمد بن صبل بہت ہے مسائل میں امام شافعی کے مخالف اور امام ابوحنیفہ کے موافق ہیں۔ خوارزمی نے لکھا ہے کہ ' فروع وجزئیات جھوڑ کرامہات فقہ کے متعلق ۱۲۵ اسٹلوں میں ان کوامام ابوحنیفہ کے ساتھ اتفاق ہے اور امام شاقعی سے اختلاف '۔ ہم نے خود بہت ہے مسائل میں تطبیق کی ہے جس سےخوارزی کے دعویٰ کی تا ئید ہوتی ہے۔ سفیان توری کومحد ثین نے امام الحدیث تنکیم کیا ہے، ان کے مسائل امام ابوحنیفہ کے ماکل کے موافق ہیں ۔قاضی ابو یوسف کہا کرتے تھے کہ واللہ سفیان اکثو متابعة منى لا بى حنيفة _ "فداك شم! سفيان بحد ـ زياده ابوطيفه كى بيروى كرتے ہيں"۔ ترندي ميں سفيان توري كے مسائل ندكور ہيں جوزيادہ ترامام شافعي كے مخالف اورامام ابوحنیفہ کے مواقق ہیں۔ ممم اللہ تعالی اس خیال کے پیدا ہونے کی سب سے بڑی دجہ بیہ ہے کبعض محد ثین مثلًا امام بخاری، ابن الی شیبہ نے امام ابوطنیفہ کے متعدد مسائل کی تصریح کی ہے کہ حدیث کے خلاف ہیں۔ابن الی شیبہ نے امام ابوجنیفہ کے رقر میں ایک مستقل باب لکھا ہے۔ لیکن سی خیال كرنے والوں كى كوتا ونظرى ہے۔ اكثر ائمہ نے ايك دوسرے پرجرح اور اعتراض

كيا ہے۔امام شافعی،امام مالك كے خلص شاگرد تھے اور كہا كرتے تھے،'' آسان كے نیچے موطا امام مالک ہے زیادہ سے کوئی کتاب نہیں''۔ باوجوداس کے انہوں نے امام مالک کے رڈمیں ایک مستقل رسالہ لکھا جس میں دعویٰ کیا ہے کہ امام مالک کے بہت ہے مسائل احاد بہت صحیحہ کے خلاف ہیں ۔امام رازی نے مناقب الشافعی میں اس رساله کا دیاجه تقل کیا ہے اور خود ہماری نظر سے گزرا ہے۔ حمیم اللہ تعالی لیٹ بن سعدر مداللہ جومشہور محدث ہیں ، کہا کرتے تھے کہ امام مالک رحمہ اللہ نے ستر مئلوں میں حدیث کی مخالفت کی ہے چنانچے میراارادہ ہے کہ میں ان کواس امر کی نسبت وطلكهول _امام شافعي رمه الذبهي الساعتر اض مينبين بيج سيحاور كيونكر بي سكة يتے، جهر بسم اللہ وقنوت في الفجرو تركب توريث ذوى الارحام وغیرہ میںان کا ندہب صرح حدیثوں کے مخالف معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت ہے کہ بها جتها دی امور بیں اور ان کی بناء پر ہم کسی کومخالف حدیث نبیں کہد سکتے۔ جس حدیث کوا یک جمحت سمجھتا ہے ضروری نہیں کہ وہ دوسرے جمحت کے نزد یک بھی سمجے ہو۔ پھر اس مرحلہ کے طے ہونے کے بعداشنباط واستدلال کی بحث باقی رہتی ہے جس میں مجتهدين بهت كم منفى الرّ ائع موسكتے بيں كيونكه اشنباط واستدلال كے اصول جدا گانه بن"_ (سيرة النعمان: ٢٩٤ تا١٠٠٠)

جب کسی مسئلہ میں متعدد متعارض روایات آجا کمیں تو ایسی صورت میں امام اعظم رض الله عنی کوشش ہیں ہوتی ہے کہ ان روایات میں تطبیق دی جائے تا کہ تمام روایات پر عمل ہوسکے۔ اور اگر تطبیق ممکن نہ ہوتو بھر آپ اس روایت کو ترجیح دیتے ہیں جو دین اور اصول روایت کے قریب ترین ہو۔ ایسی صورت میں امام مالک رضی الله عنداس روایت کو ترجیح دیتے ہیں جس پراہل مدید کا عمل ہوا ورامام شافعی رضی الله عند قوت سند کے اعتبار ہے کسی ایک روایت کو لیتے ہیں اور ویگر روایات کو چھوڑ دیتے ہیں جبکہ امام احمد بن

صنبل بنی الله عند من کی اکثریت کالحاظ رکھتے ہوئے فیصلہ کرتے ہیں۔ مخالفت حدیث کی حقیقت:

ہے کہ رسول اللہ علی ہے خزوہ احزاب کے موقع پرصحابہ کرام کو بیتھم دیا کہ '' تم بنو قریظہ کے پاس پہنچواور تم عصر کی نماز بنو قریظہ کے پاس جا کر ہی پڑھنا''۔ چنا نچہ رائے بین عصر کا وقت آگیا تو بعض صحابہ نے کہا کہ ہم تو بنو قریظہ میں جا کر ہی نماز پڑھیں گے اور بعض نے کہا کہ ہم تو نماز یہیں پڑھیں گے کیونکہ ہمیں بیتو نہیں کہا گیا کہ ہم نماز نہ پڑھیں ۔ جب اس کا ذکر آقاومولی علیہ کے کہ ہم نماز نہ پڑھیں ۔ انہوں نے نماز پڑھ لی۔ جب اس کا ذکر آقاومولی علیہ کے سامنے ہوا تو آپ نے کسی کو طلامت نہ فرمائی۔ (بخاری ج م ابواب المغازی) ما ہے وقت اس خور سیجے کہ ایک جماعت نے قو مرادی معنی طحوظ رکھتے ہوئے نماز عصر عشاء کے بعد بنو اب پڑھی کرادا کی۔ اول الذکر گروہ زیادہ فقیہ تھاوہ وہ ہرے اجر کا مستحق ہوا آوردوسرا

گروه بھی مجتهد تھا مگروہ ایک اجر کامستحق ہوا۔

اسکی شرح میں حافظ ابن حجر عسقلانی رمداللہ لکھتے ہیں، ''اس عدیث سے جوفقہ حاصل ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ جن لوگوں نے کسی حدیث یا آیت کے ظاہر پڑمل کیا تو ان پرکوئی عیب والزام نہیں اور ان لوگوں پر بھی کوئی الزام نہیں جفوں نے نص سے کوئی معنی استنباط کیا جواسکو مخصوص کرتا ہو''۔ (فتح الباری ہے ۱۲٪۲۲)

اس سے یہ بینجہ اخذ ہوا کہ ظاہری الفاظ کے بجائے مستنبط شدہ معانی پڑمل کرنے والا بھی عامل بالحدیث ہی ہوتا ہے۔

(۴) صحیح مسلم میں حضرت علی رضی اللہ عند سے مروی ہے کہ ایک لونڈی نے زنا کیا تو حضور علی ہے نے جمجے یہ تھم دیا کہ جاکرا ہے کوڑے مارو۔ جب میں گیا تو میں نے دیکھا کہ اس کے ہاں بچہ بیدا ہوا ہے جمجے یہ خوف ہوا کہ اگر میں نے اسکوسزادی تو کہیں یہ مربی نہ جائے۔ چنا نچہ میں بغیر سزا دیے واپس بارگا و نبوی میں حاضر ہوا اور سارا معالمہ عرض کردیا۔ نبی کریم علی نے فرمایا، اُحسَنْتَ "تو نے اچھا کیا"۔

(صحیح مسلم جلد دوم ، کتاب الحدود)

اس حدیث میں غور سیجے کہ سرکار ووعالم علیہ کا ظاہری تھم مشروط اور مقید نہ تھالیکن حضرت علی بنی اللہ عند نے اپنی نصیرت اوراجنہا وورائے سے یہ مجھا کہ آپ علیہ کا حضرت علی بنی اللہ عند مشروط ومقید ہے۔ زچگی کی حالت میں سزاد ینااس لونڈی کی ہلاکت کا باعث ہوسکتا ہے اسلیے انہوں نے حضور علیہ کے ظاہری تھم کی تعمیل نہ کی۔ سرکار وو عالم علیہ نے انہوں نے حضور علیہ کے ظاہری تھم کی تعمیل نہ کی۔ سرکار وو عالم علیہ نے انہوں نے حضور علیہ کے خاہری تھم کی تعمیل نہ کی۔ سرکار وو عالم علیہ نے انہوں نے سے اس اجتہاد کی تائید و تحسین فر مائی۔

(س) صلح حدید کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عند نے عبد نامہ پر بیتر برکیا، 'بیدہ عہد نامہ بر بیتر برکیا، 'بیدہ عہد نامہ ہے جو محد رسول اللہ علی نے فریق ٹانی سے طے کیا ہے'۔ اس پر کافروں نے اعتراض کیا اور 'رسول اللہ'' کے الفاظ مٹا کر محمد بن عبداللہ کے الفاظ کو کھے کا مطالبہ کیا،

''تورسول کریم بیلینی نے حضرت علی رضی الله عند کوهم دیا کہ بیالفاظ منادیں گر حضرت علی رضی الله عند نے کہا '' فدا کی تئم میں اکوئیس مناؤں گا''۔ (صحیح مسلم ج۲۰۱۰)
غور فرما ہے ، حصرت علی رضی الله عند حضور علینی کے صرت عظم کے جواب میں حلفیہ فرماتے میں کہ میں یہ ہرگر نہ کروں گا۔ ظاہری الفاظ ہے تو نہ جانے ان پر کیا الزام عاکد ہو گر البیا عقل وفہم اور دیدہ کوسیرت رکھنے والے بخو بی سمجھ سکتے ہیں کہ جو دل عشق مصطفظ ہا ہی عام اور دیدہ کو اسیرت رکھنے والے بخو بی سمجھ سکتے ہیں کہ جو دل عشق مصطفظ ہا ہے ہوئے ہو، وہ اپنے آتاومولی علین پر دشمنان رسول علین کے وجود کو منانے کا عزم کے ہوئے ہو، وہ اپنے آتاومولی علین کا مقدس نام کا غذہ منانا کیوکر گوارا کر سکتا ہے؟ ہوئے ہو، وہ اپنے آتاومولی علین کا مقدس نام کا غذہ منانا کیوکر گوارا کر سکتا ہے؟ امام نو وی رحہ الله اس کی شرح میں کلصتے ہیں '' حضرت علی رض الله عند کا بیانا کر کا ادب سے ہے کیونکہ وہ آتا کر بھم علین کے ارشاد ہے بہی سمجھ متھے کہ اس مستحب کے باب سے ہے کیونکہ وہ آتا کر بھم علین نے ارشاد ہے بہی سمجھ متھے کہ اس تو کر یکا منانا خود اُن پر لازم نہیں ۔ اس لیے نبی کر بھم علین نے دھرت علی رضی اللہ مند پر کوئی گرفت نہیں گی''۔ (شرح مسلم ج ۲۰۰۲)

یہ حضرت علی رضی اللہ عند کی فقیما نہ بصیرت تھی جس کے باعث انہوں نے بیہ حقیقت سمجھ کی کے میر حقیقت سمجھ کی کے مرکارکا بیٹھم مستحب ہے۔ ورند حضرت علی رضی اللہ عند کے لیے حضور علی ہے۔ اس تھم کا ترک ہرگز جائز نہ ہوتا۔

(س) حضرت أمّ عطيه رض الذعنها مروى ہے كه بم عورتوں كو جنازے ميں شريك مونے منع كيا حميا ہے كيان بم براس كى تاكيز بيس كى تى -

(بخاری ج ۱: ۱ کامسلم ج ۱: ۲ ۳۰)

اسکی شرح میں ایام نووی رمر الله فرماتے ہیں ، 'ایکے اس قول کا مطلب میہ ہے کہ ممیل رسول الله علی نے جنازوں میں شریک ہونے سے منع فرمایا ہے لیکن میر ممانعت تنزیبی کے درجہ کی ہیں ہے'۔ (شرح مسلم) کے درجہ کی ہے درجہ کی ہیں ہے'۔ (شرح مسلم) اس سے معلوم ہوا کہ حضرت اُمّ عطیہ رمنی اللہ عنها نے اپنی فقعی بصیرت اور اجتہاد سے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت اُمّ عطیہ رمنی اللہ عنها نے اپنی فقعی بصیرت اور اجتہاد سے

اس ممانعت کا درجہ متعین کیا کہ یہ ممانعت تریم کے درجہ کی ہیں بلکہ تنزیبی ہے حالانکہ حدیث میں مرف ممانعت کا حکم ہے اور تحریم و تنزیبہ کی تقسیم فدکور ہیں ہے۔ لیکن حضور میں میں صرف ممانعت کا حکم ہے اور تحریم و تنزیبہ کی تقسیم فدکور ہیں ہے۔ لیکن حضور میں ہے تا وامرونوائی کی حقیقت اور ان کا درجہ مجھنا نہایت اہم ہے اور اس حقیقت کو یا لینے کا نام تفقہ فی الدین ہے۔

"فلفائے راشدین سے بڑھ کرکون ادکام شریعت کا نکتہ شنا ک ہوسکتا ہے انہوں نے کیا کیا؟ حضرت عمر منی الذعنہ کے آغاز خلافت تک امہات اولاد لینی وہ لونڈیال جن سے اولا وہو چکی ہوعمو ما خریدی ہی جاتی تھیں۔ حضرت عمر منی الذعنہ نے اس روائ کو بالکل روک ویا۔ آخضرت علی ہے نے تبوک کے سفر میں غیر مذہبوں پر جو جزیہ مقرر کیا وہ فی کس ایک وینارتھا۔ حضرت عمر منی الذعنہ نے ایران میں ۱۲،۲۲۸ کے حساب سے شرحیں مقرر کیں ۔ آخضرت علی جب مال غنیمت تقسیم کرتے تھے تو اپنے عزیز و اثار ب کاحتہ لگاتے تھے۔ خلفائے راشدین میں سے کسی نے ختی کہ حضرت علی رہی الذعنہ نے بھی ہا شمیوں کو بھی صدیبیں ویا۔

آنخضرت علی کے زمانے میں بلکہ حضرت ابو بحر رضی اللہ عنہ کے عبد تک تمین طلاقیں اللہ عنہ ایک سمجی جاتی تھیں ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سائل ' ایک سمجی جاتی تھیں ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے فقیر کی گذاب '' خوا تمین اور وینی مسائل' طاحظہ فرما کمیں) آنحضرت علی ہے جہد میں شراب چنے کی سزا میں کوئی حدمقر رنہیں کم گئی تھی ۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ در میں شراب نوشی کا زیادہ روائے ہو جلا تھا، " سے میں شراب نوشی کا زیادہ روائے ہو جلا تھا، " سے میں شراب نوشی کا زیادہ روائے ہو جلا تھا، " سے میں در ہے کہ دور میں شراب نوشی کا زیادہ روائے ہو جلا تھا، " سے میں در ہے کہ دور میں شراب نوشی کا زیادہ روائے ہو جلا تھا، " سے کہ دور میں شراب نوشی کا زیادہ روائے ہو جلا تھا، " سے در ہے کہ دور میں شراب نوشی کا زیادہ روائے ہو جلا تھا، " سے در ہے کہ دور میں شراب نوشی کا زیادہ روائے ہو جلا تھا، " سے در ہے کہ دور میں شراب نوشی کا زیادہ روائے ہو جلا تھا، " سے در ہے کہ دور ہے کہ دور میں شراب نوشی کا زیادہ روائے ہو جلا تھا، " سے در ہے کہ دور ہے کہ دور میں شراب نوشی کا زیادہ روائے ہو جلا تھا، " سے در ہے کہ دور ہے کہ دور میں شراب نوشی کا زیادہ روائے ہو جلا تھا، " سے در ہے کہ دور ہے کہ دور ہے کہ دور میں شراب نوشی کا زیادہ روائے ہو جلا تھا، " سے در ہے کہ دور ہے کے کہ دور ہے کہ دور ہے

ہدوہ واقعات ہیں جوحدیث کی کمابوں میں ندکور ہیں اور جن کے ثبوت سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکما لیکن کیااس کا میمطلب ہے کہ خلفائے راشدین کسی تھم کوآ تخضرت

حقیقت بیہ ہے کہ صحابہ رات دن آنخضرت علیہ کی خدمت میں حاضر رہتے تھے اور فیض سے اور فیض سے اور فیض سے معاور فیض سے معام ابوحنیفہ فیض صحبت کی وجہ ہے شریعت کے اداشناس ہو گئے تھے۔ امام ابوحنیفہ صحبت کی وجہ سے شریعت کے اداشناس ہو گئے تھے۔ امام ابوحنیفہ صحبت کی وجہ سے شریعت کے اداشناس ہو گئے تھے۔ امام ابوحنیفہ صحبت کی وجہ سے شریعت کے داشتان ہو گئے تھے۔ ... امام ابوحنیفہ صحبت کی وجہ سے شریعت کے داشتان ہو گئے تھے۔ ... امام ابوحنیفہ صحبت کی وجہ سے شریعت کے داشتان میں الن کی مصبت کی دوجہ سے مصبت کی دوجہ سے داشتان میں الن کی مصبت کی دوجہ سے شریعت کے داشتان میں دوجہ سے مصبت کی دوجہ سے مصبت کی دوجہ سے شریعت کے دوجہ سے د

رض الله عند نے اس موقع پر صحابہ ہی کو دلیل راہ بنایا۔اوز اس مشم کے مسائل ہیں ان کی رائے عموماً خلفائے راشدین کے طرز عمل کے موافق ہے لیکن جن لوگوں کی نگاہ اس نکتہ

تك نهيس بينجي وه امام الوحنيف رمني الله عنه بلكه صحابه كوبهي مورية الزام تضمرات بيس-

طلاق کے مسئلہ میں قاضی شوکا نی نے حضرت عمر رمنی اللہ عند کا قول نقل کر کے لکھا ہے کہ

آ تخضرت میلینی کے مقالبے میں بے جارے عمر کی کیا حقیقت ہے؟ کیکن قاضی شوکا نی بیرنہ سمجھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قاضی صاحب سے زیادہ اس بات کو سمجھتے تھے کہ رسول

منالیفی کے متالج میں ان کی کوئی حقیقت نہیں'۔ (سیرة النعمان: ۲۲۲)

علی ہے ہے۔ اس کے اعتراضات کو دیکھا جائے تو یہ محسوں ہوگا کہ فلال نے حدیث اگر محض طاہر بینوں کے اعتراضات کو دیکھا جائے تو یہ محسوں ہوگا کہ فلال نے حدیث کی مخالفت کی مخالفت کی ، فلال نے حدیث کا انکار کیا وغیرہ وغیرہ ۔ لیکن انصاف بہند قار مین کے لیے نہ کورہ بالا احاد ہے صیحے کی مثالوں ہے یہ مجھنا کچھ مشکل نہیں کہ حدیث کے طاہری الفاظ کے علاوہ اس میں پچھا سرار ورموز بھی ہوتے ہیں ، کہیں کوئی علت پوشیدہ ہوتی ہے۔ تر کہیں قیورہ شرائط پنہاں ہوتی ہیں ، کہیں امروجوب کے لیے ہوتا ہے تو کہیں ہوتی ہے۔ تر کہیں قیورہ شرائط پنہاں ہوتی ہیں ، کہیں امروجوب کے لیے ہوتا ہے تو کہیں

استخباب داباحت کے لیے ، کہیں نہی تحریم کے لیے ہوتی ہے تو کہیں تنزیمہ واحتیاط کے

لیے۔ چنانچ حق یمی ہے کہ احادیث کا سیح منہوم بھنے اور اور ان سے مسائل کا استنباط کرنے کے لیے نتہی بصیرت اور عقل وفر است و دانائی کی ضرورت ہوتی ہے۔

رب من الله الله عديث: الله رائ يا الله عديث:

جب احادیث میں تعارض ہوتا تو فقیہ صحابہ کرام ملیم الرضون اپنے اجتہاد کی بناء پر ایک حدیث کود دسری پرتر جیح دیتے تھے۔ حضرت ابو ہر برومنی اللہ منے نے حضرت سید تا ابو بمر

صدیق رسی الدیند سے روایت کیا کہ صحابہ کا اختلاف لوگوں کے لیے رحمت ہے۔ (الخیرات الحسان: ۳۴) بعنی اگر صحابہ کرام کسی فروعی مسئلے میں اختلاف نہ کرتے تو لوگوں کے لیے رخصت نہ ہوتی۔ نبی کریم علی کے کاار شاد گرامی بھی ہے کہ میری امت کا اختلاف باعث رحمت ہے۔

اسکے ہا وجود بعض جہلا وخود کو اہل حدیث اور امام اعظم منی اللہ عنہ کو اہل رائے قرار دیے ہیں اور عوام کو بیتا تر دیے ہیں کہ امام اعظم منی اللہ عنہ احادیث کے بچائے اپنی رائے پر عمل پیرا تھے۔ حالا تکہ بیسراسر بہتان ہے۔ اس بارے میں تفصیلی گفتگو بہلے بھی ہو پیکی ملکین مجد و دین ولمت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی رسالے 'الفضل الموہبی فی معنی اذاصح الحدیث فبو ذہبی' میں اور شارح بخاری مفتی شریف الحق المجدی رحمہ اللہ ورخیق گفتگو کی ہے۔ اس بارے مقدمے میں جو مدل اور تحقیق گفتگو کی ہے۔ اس سے چندا قتباسات ہیش فدمت ہیں۔

ا مام البسنت اعلی حضرت محدث بریلوی رصاند فرمات بین، حضرات عالیه صحابه کرام بنی الد تعانی عنبم اجمعین سے لے کر پچھلے ائمہ مجبتارین تک کوئی مجبتد ایسانہیں کہ جس نے بعض احادیث صحیحہ کو ما کل یامر جوح یا کسی نہ کسی وجہ سے متر وک العمل نہ تھ ہرایا ہو۔ (۱) امیر المونیین عمر فاروق اعظم منی الدعد نے حدیث عمار رضی الدعد در بار اُتیم جب پہ عمل نہ کیا اور فرمایا، اے عمار! اللہ سے ڈرو۔ (مسلم)

(۲) حضرت امیرمعا و بیدمنی الله عند نے این عمیاس دنی الله عنها کی حدیث در بار و که کتات وتر برمل نه کیاا درفر مایا ، لیس شی من البیت مصحورا - (بخاری)

(٣) حضرت ابو ہر رومن الله عند نے روایت کیا کہ حضورِ اکرم اللہ نے فرمایا:

الوضوء مما مست النار جے آگ نے جھوا ہو، اس سے وضوب۔ لین آگ بر بی ہوئی کوئی چیز کھائی تو وضوثوث جائے گا۔ ای بناء پر بعض ائمہ اس سے

قائل ہیں کہ گوشت کھانے سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عند نے یہ صدیث بیان کی تو وہاں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنها بھی موجود تھے۔ انھول نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنها بھی موجود تھے۔ انھول نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے بیمعارضہ بیش کیا:

انتو ضأ من الدهن انتوضاً من الحميم-كياتيل كاستعال سے ياكرم إنى كاستعال سے وضواؤث جائےگا- (ترندي)

اس کے جواب میں حضرت ابو ہر رہ وہی اللہ عند نے فر مایا۔ اے بھینے ! جب حدیث رسول علیجے ہیان کروں تو مثالیس نہ دیا کرو۔ گر حضرت ابن عباس وضی اللہ عنها اپنی رائے پر قائم رہے۔ اور یہی جمہور کا فد ہب ہے کہ آگ پر بکی ہوئی چیزوں کے کھانے سے وضونہیں جاتا۔ کیا جمہور امت کو بیالزام دیا جا سکتا ہے کہ انھوں نے قیاس کی بناء یرحدیث کوترک کردیا؟

(س) حضرت ابو ہر رہ رض اللہ عند نے حضرت ابن عباس رض الدعنها سے بدهد بہ بیان کی کہ جو جنازہ اُٹھائے وضوکر ہے۔اس پر حضرت ابن عباس رض الله فنهائے کہا: هل یا دعن الله وضوء من حمل عید ان یا بستہ۔ کیا سومی لکڑیاں اُٹھائے ہے ہم مروضولازم ہے۔

بعض دخرات نے ابو ہر یرہ رضی اللہ عندی اس صدیث کی بیتا ویل کی ہے کہ ان کی مراد بیہ تھی کہ جنازہ اُٹھانے تا کہ نماز جنازہ پڑھنے میں تا خیر نہ ہو ۔ لیکن اگر ابو ہر یرہ رضی اللہ عند کی مراد بیٹھی تو آئیس جواب دینا چاہئے تھا کہ میری مراد بیٹھی تو آئیس جواب دینا چاہئے تھا کہ میری مراد بیہ بیان کر دہ حدیث کو وہ زیادہ سجھتے تھے ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنبا کے مؤاخذہ پر خاموشی اس کی دلیل ہے کہ ان کی مراد بھی تھی کہ جنازہ اُٹھانے سے وضو تو باخذہ پر خاموشی اس کی دلیل ہے کہ ان کی مراد بھی تھی کہ جنازہ اُٹھانے سے وضو تو با جاتا ہے۔ معاند بن احناف ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنبا کو کیا کہیں ہے؟۔ دور کا مقرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ منہ سے بیمسئلہ ہو چھا ممیا کہ ایک محض نے نکاح

کیا اور مہر کچھ مقرر نہیں کیا ، پھر مرگیا۔ اس کی بیز وجہ مہر پائے گی یا نہیں؟ پائے گی تو کتا؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رہنی اللہ علیہ ہے۔ کچھ نہیں سنا ، بیں اپنی رائے بتا تا ویا ، بیں نے اس بارے بیں رسول اللہ علیہ ہے۔ کچھ نہیں سنا ، بیں اپنی رائے بتا تا ہوں۔ اگر درست نہیں تو میری طرف سے ہے اور اگر درست نہیں تو میری طرف سے اور اگر درست نہیں تو میری طرف سے اور شیطان کی طرف سے ہے۔ اس عورت کو مہر شل دیا جائے نہ کم نہ ذیادہ۔ اس مجمع میں معقل بن سنان رہنی اللہ عند موجود تھے گئر ہے ہو کر کہا کہ میں اس کی گوائی ویتا ہوں کہ یر دع بنت واش کے بارے میں حضور اقدی علیہ نے یہی تھم دیا تھا یہ سن کر حضرت ابن مسعود رہنی اللہ عند استے خوش ہوئے کہ بھی استے مسرور نہ دیکھے گئے سے لیکن حضرت ابن مسعود رہنی اللہ عند استے خوش ہوئے کہ بھی استے مسرور نہ دیکھے گئے اسے مستر دکر دیا۔

ما نصغی بقول اعرابی بو ال علی عقبیه و حسبها المیراث و لا مهر لها۔ اپی ایر بون پر پیشاب کرنے والے گنوار کی بات پر ہم کان نہیں وهرتے ، اس عورت کو صرف میراث ملے گی۔ مہراس کے لئے نہیں ہے۔

حضرت علی بنی الذعنکا بی قول نہ بھی خابت جوتو اتنا تو طے ہے کہ حضرت علی رض اللہ عند کا قول یہی ہے کہ ایس عورت کو صرف میراث ملے گی۔ اور پہی جو بھی خبیس ملے گا۔ اور یہی حضرت زید بن خابت ، ابن عباس اور ابن عمررض اللہ بنم کا بھی مذہب ہے۔ اب بتا ہے مضرت زید بن خابت ، ابن عباس اور ابن عمررض اللہ بنم کا بھی مذہب ہے۔ اب بتا ہے مضرت علی رض اللہ عند اور تمنیوں فقیما عصحابہ کے بارے میں کیا فتو کی ہے؟ بیدا ہل رائے مضرت علی رض اللہ عد مث؟۔

(۲) تر فدی میں ہے کہ فاطمہ بنت قیس منی اللہ عنایا نے بیحدیث بیان کی کہ میرے شوہر نے بیحدیث بیان کی کہ میرے شوہر نے بیحدیث بیان کی کہ میر سے شوہر نے بیجھے تیمن طلاقیں دیں اس پر رسول اللہ عنیجہ نے ان کے شوہر سے نہ عدت کا نفقہ دلایا اور نہ رہنے کے لئے مکان دلایا ۔ مغیرہ رضی اللہ عند کا بیان ہے کہ میں نے جب بیہ

حدیث ابرائیم سے ذکر کی تو انھوں نے کہا، اس پر حفرت عمرض اند عنے بیڈر مایا:

لا ندع کتاب الله و سنة نبینا علیہ بقول امرأة لا ندری احفظت ام نسیت فکان عمو جعل لھاالسکنی والنفقة۔ ہم الله کی کتاب اوراپ نی علیہ علیہ کی سنت ایک عورت کے کہنے ہے نیس چھوڑ سکتے پنتہ نیس اس نے یا در کھایا ہجول گئی حضرت عمر منی الله عدر نے ایک عورت کونفقہ بھی دلا یا اور مکان بھی۔

گئی حضرت عمر منی الله عدر نے ایک عورت کونفقہ بھی دلا یا اور مکان بھی۔

شار صین نے کہا کہ کتاب الله سے مراو سورة طلاق کی بیدوا یسی ہیں:

ولا تنجو جو ھن من بینو تھن ۔ انھیں (عدت کے دوران) ان کے گھرول سے نہ نکالواور نہ وہ خو دُرکیس۔

ثالوا ور نہ وہ خو دُرکیس۔

اسکنوھن من حیث سکنتم۔ جہاں خودر ہے ہوہ ہیں انہیں رکھوا پی طاقت ہمر۔
لیکن گذارش یہ ہے کہ ان آ بیوں میں یہ تضریح نہیں ہے کہ یہ طلاق والی کے لئے
ہیں۔ اور آپ کے نزدیک خبر واحد سے کتاب اللہ کی شخصیص جائز تو کیوں نہ اسے
فاطمہ بنت قیس منی الذونباکی حدیث سے حضرت عمر رمنی الله عند نے خاص فر مایا۔ آپ
لوگوں کی زبان میں یہ حضرت عمر رمنی الله عند کا قیاس تھا کہ انھوں نے آ بیوں کوا ہے عموم
میں رکھا تو یہ قیاس سے حدیث کارد کرنا ہوا۔

بولئے مفترت عمر رہنی اللہ عند کے بارے میں کیا شخفین ہے۔لطف کی بات یہ ہے کہ حضرت عمر رہنی اللہ عند نے مام میں بید فیصلہ فر مایاسب نے سکوت کیا۔ مفترت عمر رہنی اللہ عند نے سکوت کیا۔ کیا سب صحابہ کرام قبیًا س شے؟۔

رہ تی وہ حدیث جواس کے معارض ہے وہ تر ندی میں قد کورنبیں البت احناف کے اصول فقہ میں فدکور ہیں البت احناف کے اصول فقہ میں فرکور ہے کہ معنزت عمر رضی اللہ عند نے فیر مایا، میں نے رسول اللہ علی کو فرماتے سنا کہ ایسی عورت کے لئے نفقہ اور سمنی ہے۔ یہاں بھی احتمال ہے کہ بیں جو حضرت عمر رضی اللہ عند کے سنا وہ مطلق مطلقہ کے لئے ہواور اس پر مطلقہ محلشہ کو قیاس فر مایا جیسا کہ رضی اللہ عند نے سنا وہ مطلق مطلقہ کے لئے ہواور اس پر مطلقہ محلشہ کو قیاس فر مایا جیسا کہ

كتاب الله كے سلسلے میں ظاہر ہو گیااور اگر بالفرض بیار شادخاص مطلقہ ثلثہ کے بارے میں ہی ہوتوا یک حدیث کی دوسرے پرتر جیح کی وجہ حضرت عمر رضی النہ عنہ کا افقہ ہونا ہے۔ اوریمی احناف بھی کہتے ہیں کہ تعارض کے وقت ترجے اس روایت کو ہوگی جس کے راوی زیاده فقیه بهو*ن لیکن اب جمین میه بتایتے که حضرت* امام ما لک ،امام شافعی ،لیث بن سعدر مہم اللہ كا فرمہ بيہ ہے كه اسے رہنے كے لئے مكان ملے گا مگر نفقہ ميں ملے گا۔ · تر ندی میں ہے: ''بعض ابل علم نے کہا، اسے رہنے کے لئے مکان ملے گا مگر نفقہ ہیں ملے گابیما لک بن انس ، لیث بن سعداور شافعی کا ندہب ہے'۔ ان تنیوں ائمہ کوکس زمرہ میں داخل مانتے ہو؟۔ ابل رائے کے یا اہل حدیث کے؟ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمة الله علیه فر ماتے ہیں ،سیدنا امام مالک بن انس رمنی الله عنه کا ارشاد ہے،علماء کاممل حدیثوں سے زیادہ متحکم ہے۔اورائے اتباع نے فرمایا،ایسی جگہ حدیث سنانا بوج ہات ہے۔ائمہ تابعین کی ایک جماعت کو جب دوسروں سے ایجے خلاف حدیثیں پہنچتیں تو وہ فرماتے ،ہمیں ان حدیثوں کی خبر ہے مگرعمل اسکے خلاف برگذر چکا۔

امام محربن انی بکربن جریرے بار ہا کے بھائی کہتے ،تم نے فلال صدیث پر کیول نہ تکم کیا؟ وہ فرماتے ، میں نے علماء کواس پڑمل کرتے نہ پایا۔ امام بخاری وامام سلم کے استاذ الاستاذ عبدالرحن بن مبدی فرماتے ، اہلی مدیند کی پرانی سنت صدیث ہے بہتر ہے۔ ان اقوال کوامام ابن الحاج کی نے مرحل میں روایت کیا۔ رمبم اللہ تعالی اب ان اثمہ تابعین کے بارے میں کیا کہا جائے گا جوعلماء وفقہاء کرام کے ممل کو احادیث پرترجے دے رہے ہیں؟ بلکہ غیرمقلدوں کے پیشوا میاں نذیر حسین وہلوی اعادیث پرترجے دے رہے ہیں؟ بلکہ غیرمقلدوں کے پیشوا میان نذیر حسین وہلوی ایک کتاب معیار الحق میں لکھتے ہیں کہ دبعض ایمہ کا ترک کرنا بعض احادیث کو فرع با تحقیق ائلی ممل نہیں سمجھا، بدعوے شخ یا تحقیق ائلی ممل نہیں سمجھا، بدعوے شخ یا

بدعو مضعف اورامثال اسكےالخ" ـ

اعلیٰ حضرت رمدالله فرماتے ہیں، 'اس امثال کے بردھانے نے کھول دیا کہ بے دعوے'
نخ یاضعف بھی ائکہ بعض احادیث کو قابل عمل نہیں بیجھتے۔ اور بیٹک ایسا ہی ہے خودای
'' معیار'' میں حدیثِ جلیل صحیح بخاری شریف حتی ساوی المظل المتلول کو بعض
مقلدین شافعیہ کی شمیرہ تقلید کر کے بحیلہ تاویلات باردہ کا سدہ ساقطہ فا سدہ متروک
العمل کر دیا اور عذر گناہ کے لیے بولے کہ جمعاً بین الادلۃ بیتا ویلیں حقہ کی گئیں۔ اور
اسکے سوا اور بہت می احادیثِ صحاح کو محض اپنا فرجب بنانے کے لیے بدعاوی باطلہ
عاطلہ ذاہلہ زائلہ بیدھ کی واہیات ومردود بتادیا۔ جس کی تفصیلِ جلیل ، فقیر کے رسالہ
حاجز البحوین الواقی عن جمع المصلاتین میں فرورہ''۔

إشعار كامسكله:

احناف کو صدیث کے بالقابل قیاس پڑمل کرنے کا بہت زیادہ طعن ، اِشعار کی کراہت
کے قول سے دیاجا تا ہے۔ اس کا قصدیہ ہے کہ ایام جج میں جوجانور قربانی کے لئے مکتہ
معظمہ لے کرجائے جاتے ہیں جنھیں بکری کہتے ہیں انھیں شناخت کے لئے یا تو گردن
میں کچھ پہنا دیا جاتا ہے یا ان کے کوہان میں معمولی سازم فکا دیاجا تا ہے اسے اِشعار
کہتے ہیں۔ احادیث میں ہے کہ خودر سول اللہ علی ہے نے اِشعار کیا۔

حضرت امام اعظم من الذهند في إشعار كومنع فر ما يا ـ اس پر قيا مت سر پرا شالی گئ حالانکه بم اس کی بھی بکثر ت نظر یی چیش کر سکتے بیں کدا حاد یث کی صحت تسلیم کرتے ہوئے صی بہرام نے حدیث کے صرح منطوق کے خلاف اپنی رائے دی ۔ مثلاً صحیح حدیث میں ہے کہ فر مایا: لا تمنعوا آماء الله مساجد الله ـ الله کی کنیزوں کو الله کی محدوں میں داخل ہوئے سے مت روکو۔

اورعيدين كى ماضرى كے لئے قرمایا: وليشهدن النحيرو دعوة المسلمين-

بھلائی اورمسلمانوں کی دعاء میں حاضر ہوں۔

ليكن ام المؤمنين حضرت عا مُشمسد يقدرضي الله عنها في مايا:

آج عورتوں نے جوحال بنا رکھا ہے اگر نبی علیقیۃ و کیھتے تو انہیں مسجدوں سے روک ویتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں روک دی گئیں۔

اور بالآخرا ج بوری امت نے بالا تقاق عور توں کو مسجد میں جانے سے روک دیا ہے۔ بولیے بوری امت نے بھی وہی جرم کیا یا نہیں جو جرم حضرت امام ابو صنیفہ رض اللہ عنہ نے کیا ؟ جواس کا جواب ہے وہی ہمارا جواب ہے۔

اِشعار جومسنون تھا وہ صرف یہ تھا کہ اونٹ کے دائیں یا بائیں کو بان کے یہجے تھوڑا سا چرے ہیں شکاف لگا دیں کہ بچھ خون بہہ جائے لیکن جب لوگوں نے اس میں تعدی کی اور گہرے گہرے زخم لگانے لگے جو گوشت پر بہنچ جائے ۔ اس میں بلاضرورت شرعیہ جانور کو ایڈ انجی دین تھی اور یہ بھی خطرہ تھا کہ بیزخم بڑھ کر جانور کے ہلاک ہونے کا سبب نہ بن جائے تو امام اعظم رضی الذعنے نے ایٹے زمانے کے اِشعار کو مکروہ بتایا۔ نہ بی ارکان کی ادائیگی میں بھی بھی عوام کا جو آل تعدی کی صد تک بڑھ جاتا ہے۔ بیل حال اِشعار میں بھی ہونے لگا تھا۔

اس کے فتنہ کے سد ہاب کے لیے امام اعظم منی اللہ مند نے اسے کروہ بتایا۔ جیسے عورتوں کواس زمانے میں مسجد میں نماز کے لئے جانے سے روکنا حدیث کے منافی نہیں ،ای طرح اِشعار میں تعدی کی بناء پر اِشعا کو کروہ کہنا معدیث کے منافی نہیں ۔ بیلوگوں کے احوال کے اعتبار سے ہے۔ (مقدمہ نزمة القاری: ۲۰۱) معانی حدیث کافیم:

اعلیٰ حصرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحدالله فرماتے ہیں، امام اجل سفیان بن عیدینه رحداللہ جوامام بٹیافعی وامام احمد بن صنبل کے استاذ اور امام بخاری وامام مسلم رحم اللہ تعالی

كاستاذ الاستاذ بين فرمات بين الحديث مضلة الاللفقهاء " صريث تخت مصلة الاللفقهاء " صريث تخت مراه كرف في المحديث مصلة الاللفقهاء " مريث تخت مراه كرف في المحدول كي -

اسکی شرح میں امام ابن الحاج کی رحمد القدم الله میں فرماتے ہیں '' اکی مرادیہ ہے کہ غیر مجترکھی ظاہر حدیث سے جو معنے سمجھ میں آتے ہیں ان پر جم جاتا ہے حالانکہ دوسری حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ یہاں مراد بجھاور ہے۔ یاوہاں کوئی اور دلیل ہے جس پر استحف کو اطلاع نہیں ، یا متعددا سباب ایسے ہیں جن کی وجہ ہے اس پر عمل نہ کیا جائے گا۔ ان سب باتوں پر قدرت اس کو حاصل ہوتی ہے جو علم کا دریا بنا اور منصب اجتباد کی بہنچا (یعنی نقیہ ہوا)'۔

حضورِ اکرم علی کا ارشاد گرامی ہے، 'اللہ عزوجل جس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ عطافر ماتا ہے'۔ (بخاری مسلم)

اور به حدیث پاک بھی پہلے ندکور ہوئی کہ' اللہ تعالی اس مخص کوخوش وخرم رکھے جس نے میری حدیث پانچایا۔ کیونکہ اکثر فیراسے دوسروں تک پہنچایا۔ کیونکہ اکثر کوحدیث یا دہوتی ہے گروہ اسکے نبم و فقد کی قابلیت نہیں رکھتے بعنی وہ غیر نقیہ ہوتے ہیں اور دہ اسے ان تک پہنچاد ہے ہیں جواعلی درجہ کے نقیہ ہوتے ہیں۔

اس حدیث کے تحت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمة الله علیہ قرماتے ہیں، اگر فقظ حدیث معلوم ہوجانا فہم حکم کے لیے کافی ہوتا تو اس ارشادِ اقدس کے کیامعنی تھے؟ (الفضل الموہبی:۱۲)

ایک بارمشہور محدث وامام اعمش نے امام ابو یوسف سے ایک مسئلہ وریافت کیا، انہوں نے جواب بتادیا۔ آپ نے کہا، اسکی دلیل؟ اعام ابو یوسف نے کہا، فلال حدیث جوآب سے جواب بتادیا۔ آپ نے کہا، اسکی دلیل؟ اعام ابو یوسف نے کہا، فلال حدیث جوآب سے روایت کی ہے۔ امام اعمش نے بنس کر فرمایا، یہ حدیث مجھے اس وقت سے یا د ہے۔ بہارے والد کی شادی بھی نہ ہوئی تھی مگر اس کے معنی مجھے آج معلوم ہوئے ہیں۔ جب تہارے والد کی شادی بھی نہ ہوئی تھی مگر اس کے معنی مجھے آج معلوم ہوئے ہیں۔ جب تہارے والد کی شادی بھی نہ ہوئی تھی مگر اس کے معنی مجھے آج معلوم ہوئے ہیں۔ د بہتہارے والد کی شادی بھی نہ ہوئی تھی اس کے معنی بھی آج معلوم ہوئے ہیں۔

پی معلوم ہوا کے قرآن وحدیث کا سمجھنا ہر مخص کا کام نہیں۔ پھر سمجھنے والے بھی مختلف مدارج کے ہوتے ہیں۔ایک چیز سےایک بات ایک کے سمجھ میں آتی ہے اور دوسرے لوگ اسے نہیں سمجھ پاتے۔دومثالیں پیش خدمت ہیں:-

(۱) حضورا قدس علی نے اخیر عمر مبارک، دوران خطبہ فر مایا: ''اللہ نے ایک بندے کو را ان حضورا قدس علی نے اخیر عمر مبارک، دوران خطبہ فر مایا: ''اللہ نے ایک بندے یہ اختیار دیا کہ دنیا پہند کرے یا حضور کی بارگاہ ،اس بندے نے حضور کی بارگاہ کو پہند کیا۔ بین کر حضرت ابو بکر بنی اللہ عندرونے لگے۔

حضرت ابسعید خدری بنی الله عندراوی حدیث کہتے ہیں، ہم اوگوں کواس پر تعجب ہوا کہ حضرت ابسعید خدری بنی الله عندراوی حدیث کہتے ہیں، ہم اوگور حصورا قدس علیہ تھے آ پروکیوں رہے ہیں۔ گر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ بندہ مخارخود حصورا قدس علیہ تھے اور حضرت ابو بکر رمنی اللہ عند ہم سب سے زیادہ علم والے تھے۔ (بخاری جا:۵۱۷) اور حضرت ابن عباس رمنی اللہ عند، حضرت ابن عباس رمنی اللہ عندم کواسے قریب رکھتے

حضرت عمر رضی اللہ عند نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عندما سے بوجھا کہتم کیا سہتے ہوتو انہوں نے عرض کیا۔اس میں حضوراقدس عنایہ کے وصال کے قرب کی خبر دی جارہی

ہے۔ کھائی سم کا معاملہ حضرت امام اعظم منی اللہ عنداور ان کے معاصرین ومعاندین کا بھی ہے۔ حضرت امام اعظم منی اللہ عند کو اللہ تعالیٰ نے قرآن وا حادیث کے معانی کے بجھنے

کی ایسی قوت وصلاحیت عطافر مائی تھی جود وسرول میں نتھی۔ دوسرول کی نظریں الفاظ کی سطح تک رہتیں اور حضرت امام اعظم رضی اللہ عند کی نکته رس نظریں فہم معانی کے دقیق سے دقیق ،ادق سے ادق بطون تک پہنچ جاتی جس پر بیلوگ خود جران رہ جاتے ۔ان میں جسے اللہ جاہتا وہ امام کی جلالت کو تسلیم کر لیتا ور نہ معاند اندروش پراڑار ہتا۔
میں جسے اللہ جاہتا وہ امام کی جلالت کو تسلیم کر لیتا ور نہ معاند اندروش پراڑار ہتا۔
علامہ ابن حجرمگی شافعی رمہ اللہ نے الخیرات الحسان میں خطیب کے حوالے سے لقل کیا
ہے کہ حضرت امام ابو یوسف رمہ اللہ نے فرمایا، حدیث کی تفسیر اور حدیث میں جہاں
جہال فقہی نکات ہیں، ان کا جانے والا میں نے حضرت امام ابو صنیف دمنی اللہ عنہ ہو الا میں نے حضرت امام ابو صنیف دمنی اللہ عنہ ہو نیا دو گھا۔

زیادہ کسی کو نہیں و یکھا۔ میں نے جب ان کا خلاف کیا پھرغور کیا توان کا نہ ہب آخرت میں زیادہ نجات دہندہ نظر آیا۔

ایک بارحضرت امام اعظم منی الذمن امام سلیمان اعمش رض الذمند کے یہاں ہے۔ امام اعظم رحم الذہ ہے ہو چھا ، اعمش سے کسی نے پچھ مسائل دریا فت کئے۔ انھوں نے امام اعظم رحم الذہ ہے ہو چھا ، آ ب کیا کہتے ہیں؟ آ ب نے ان سب کے تھم بیان فرمائے۔ امام اغمش نے ہو چھا ، آ ب کیا کہاں سے یہ کہتے ہو؟ فرمایا، آ ب ہی کی بیان کردہ ان احادیث سے ناور پھر آ ب نے اُن احادیث میں اُن احادیث سے ناور پھر آ ب

امام اعمش رحداللہ نے فرمایا، بس بس میں نے آپ سے جنتی حدیثیں سودن میں بیان کی آپ نے وہ سب ایک دن میں سناڈ الیں۔ میں بیس جانیا تھا کہ آپ ان احادیث پر یوں عمل کرتے ہیں۔

یا معشر الفقهاء انتم الاطباء و نحن الصیادلة و انت ایها الرجل الحذت بکلا الطرفین الے گرووفقهاء! تم طبیب ہواور ہم محدثین عطار ہیں لیعیٰ دواکیں ہارے پاس ہیں گرانکا طریق استعال تم جائے ہواوراے مروکال! تم نے تو فقہ وصدیث دونوں کو حاصل کرلیا۔ (الفصل الموہی: ۱۵، مقدمہ نزعۃ القاری: ۲۱۰)

الله تعالی امام اعمش رمه الله کو جزائے خیرعطافر مائے ، انہوں نے محدثین اور فقہاء کے مراتب کے متعلق تمام مباحث کوان چند لفظوں میں سمیٹ کے رکھ دیا ہے۔ ایک جاہلا نہ اعتراض:

" حضرت امام اعظم رض الذعند كى جلالتِ شان گھٹانے كے ليے ايك جا ہلانہ سوال بہت احجالا جاتا ہے۔ آجكل كے غير مقلدين اسے بطور وظيفہ پڑھتے بھى ہيں اور اپنے غير مقلد ين اسے بطور وظيفہ پڑھتے بھى ہيں اور اپنے غير مقلد طلبہ كو بڑھا تے بھى ہيں۔ اس كا فاص سبب بہ ہے كہ حضرت امام بخارى ہے بآل جلالتِ شان كہيں كہيں لغوى ، صرفی لغزش ہوگئ ہے، جن پرشار حين نے كلام كيا ہے۔ علامة بنى نے بھی ان لغزشوں كا تذكر واپنی شرح میں كرديا ہے بس كيا تھا بھڑ كے جھتے علامة بئنى نے بھی ان لغزشوں كا تذكر واپنی شرح میں كرديا ہے بس كيا تھا بھڑ كے جھتے ميں كرديا ہے بس كيا تھا بھڑ كے جھتے ميں كرديا ہے بس كيا تھا بھڑ كے جھتے ميں كرديا ہے بس كيا تھا بھڑ كے جھتے ميں كرديا ہے بس كيا تھا بھڑ كے جھتے ميں كرديا ہے بس كيا تھا بھڑ كے جھتے ميں كرديا ہے بس كيا تھا بھڑ كے جھتے ميں كرديا ہے بس كيا تھا بھڑ ا

ساری دنیاا مام بخاری پراعتراض کرے تو کرے ایک حنفی کیوں کچھ کے۔ دیا نت خدا تری سب کو بالائے طاق رکھ کرامام اعظم رض شدید پرلعن طعن سب وشتم پراتر آئے۔ امام بخاری سے بردی عقیدت تھی تو ان لغزشوں کی تھیج کرتے۔ بیتو ان سے ہونہ سکا، کیا بیکہ حضرت امام اعظم رضی اللہ مند کا ایک قول ڈھونڈ ڈکالا جوان معاندین کی پڑھی ہوئی نمو کے خلاف ہے۔

قصہ بیہ ہے کہ ابوعمر وعلا ونحوی مقری نے حضرت امام اعظم رضی اللہ عند سے بوجھا کہ ل انتقال سے قصاص واجب ہے یانہیں؟ فر مایا نہیں ۔اس پر ابوعمر و نے کہا اگر وہ بجنیق کے بھر سے مارے بھر بھی نہیں؟ فر مایا،

لوقتله بابا قبيس - اگرچه (پهار) افي يس تا كرے-

چونکہ ابوتبیں پر ہا کرف جار داخل ہے اس لیے اس کومیاء کے ساتھ' باہی قبیس''
ہونا جا ہے تھا۔ اور حفرت امام اعظم منی اللہ عند نے اسے الف کے ساتھ فر مایا۔ بیٹو کے
قاعدے سے ناواتھیٰ کی دلیل ہے۔

حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے اس سے ایک طرف حضرت امام اعظم منی اللہ مذکا نحوی تبحر ثابت ہوتا ہے تو دوسری طرف معاندین کی جہالت اورعلم نحو میں ان کی بے مائی ثابت ہوتی ہے اور حدید ہے کہ بخاری ہے بھی واقفیت نہیں۔

بخاری قتل ابی جھل میں ہے کہ حضرت این مسعود رضی اللہ عذا ابوجہل کا سرقلم کرنے گئے تو اس سے کہا ، انت ابا جھل۔ جوروایت بطریق محمد بن شی ہے اس میں معتمد روایت یکی ہونا چاہیے ابوجہل ۔ اپنے مطال کہ ہونا چاہیے ابوجہل ۔ اپنے مخالف پراعتراض کرنے چلے تھے اور ووان کے ہی امام پرلوٹ آیا۔ اولیاء اللہ کے ساتھ عداوت کا یہی حال ہوتا ہے۔

حقیقت بہ ہے کہ نہ 'بابالتبیں' غلط ہے ااور نہ 'انت ابا جھل' غلط۔ اسامے ستہ مکمرہ میں ایک لغت بہ بھی ہے کہ ' جب غیریائے متکلم کی جانب مضاف ہوتو ہر حالت میں الف کے ساتھ ان کا اعراب ہوگا''۔

چنانچاى لغت پرمندرجد فيل شعرب،

قدبلغا فى المجدمغايتاها

ان اباها و ابا اباها

گران غریبوں کو بہی معلوم ہے کہ چونکہ نحو میر میں اسائے ستہ مکیرہ کا اعراب بیلھاہے. کہ حالت جرمیں''یا'' کے ساتھ اور حالت رفع میں''واؤ'' کے ساتھ اس لئے''انت ابا جھل''اور''ولوتی آئہ بابالتبیں''غلط ہے''۔ (مقدمہ نزھة القاری:۲۱۱)

باب یازدیم(11)

ام اعظم کے اساتذہ:

ام اعظم بنی اللہ بند نے علم فقد کے حصول کے لیے حضرت امام حماد رضی اللہ عند کے صلفہ اس اللہ بند کے حلفہ کرس سے وابستگی اختیار کی۔اس دوران آپ علم حدیث کے حصول کے لیے دنیائے سلام کے نامور محدثین کرام کی خدمت میں حاضری دیتے رہے کیونکہ فقہی مسائل کی متمال کی متمال کی تشہدانہ فقیق کے لیے علم حدیث کی تصیل و تکیل از حدضروری تھی۔

مام ابوحفص كبير رحرالأفر مات بي، مار عزماني بين بيا ختلاف مواكه ام ابوحنيفه ورامام شافعي مين سي كون افضل هي؟ (رضى الله عنها) بيه طعيم الله دونول كه مشائخ واما تذه شاركر ليه جائين ، جس كه مشائخ زياده مول وه افضل هم چنانجه امام شافعي رضى الله عنه كم اما تذه أشى (۸۰) شار مون جبكه امام اعظم رضى الله عنه كاما تذه

کی تعداد جار بزارتک بہنج گئی۔(منا قب للموفق:۳۴) اور بعض نے کہا ہے کہ بیجار ہزارشیوخ تابعین میں سے نتھے۔اب آپ خودسو چے کہ

الحكيموااوركتني موينكي _ (الخيرات الحسان: ٨٣)

علامہ موفق رمہ اللہ نے ای باب میں امام اعظم منی اللہ عنہ کے 244 اسا تذہ کرام کے نام تحریر کیے ہیں جبکہ علامہ محر بن ہو سف شافعی رمہ اللہ نے عقود الجمال میں امام اعظم بنی اللہ عنہ کے بیں جبکہ علامہ محمد بن ہو سف شافعی رمہ اللہ نے عقود الجمال میں امام اعظم بنی اللہ عنہ کے نام کھے ہیں۔

علامہ جلال الدین سیوطی شافعی رمہ اللہ نے آ کے مشائخ میں تابعین وتبع تابعین علامہ جلال الدین سیوطی شافعی رمہ اللہ نے آ کے مشائخ میں تابعین وتبع تابعین میں جبکہ سے 74 حضرات کے نام لکھے ہیں جن ہے آ پ نے احادیث روایت کی ہیں جبکہ سات صحابہ کرام کے نام تحریر کیے ہیں۔ (تبییض الصحیفہ: ۱۹۳)

آپ کے معروف اساتذہ حضرت ابراهیم نخبی اور حضرت حماد بن ابی سلیمان رضی الله عنها کا ذکر ہم اسکلے عنوان 'فقد منفی کا سلسلہ' کے تخت کریں گے۔ یبال ہم آپ کے بعض

ناموراسا تذه کرام کامختصر ذکر کرتے ہیں:-امام محدین علی یا قرر منی اللہ عنما:

آب امام حسین بن علی رضی الشعنم کے بوتے ہیں۔ آپ نے اپنے والد امام زین العابدین، حضرت ابن عباس، حضرت عائشہ حضرت امسلمہ وغیرہ رضی الشعنم اجعین سے حدیث ساعت فرمائی۔ آپ کو وسیج العلم اور کشیر الحدیث ہونے کی وجہ سے باقر العلوم کہا جاتا تھا۔ آپ کے فقیہ اور محدث ہونے پر امام نسائی رحہ الشاور دیگر اکا ہر محدثین نے گواہی دی۔ آپ کو سیدنا صدیق اکبراور سیدنا عمر فاروق رضی الشائنما سے بروی محبت کے گواہی ۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے، ''میں ان لوگوں سے بیزار ہوں جو ابو بکر وعمر رضی الشاخی ۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے، ''میں ان لوگوں سے بیزار ہوں جو ابو بکر وعمر رضی الله عنہ سے بندف رکھتے ہیں اور اہلیت کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں کیونکہ میں نے اپنے اہلیت میں سے ہرکسی کوان سے محبت کرتے ہوئے پایا ہے''۔

امام اعظم رض الدُعد نے امام محمد بن علی بن حسین بن علی المعروف امام محمد با قررض الدُعنه سے بھی اکتساب فیض کیا۔ ایک بارائی خدمت بیں حاضر ہوئے تو امام با قررض الذ و نے فر مایا، ابوحنیفہ! ہم ہے بچھ بوچھیے۔ آپ نے چند سوالات دریافت کیے اور پھر اجازت کے کروبال سے دخصت ہوئے تو امام با قررض الدُعنہ نے حاضرین سے فرمایا، ابوحنیفہ کے پاس ظاہری علوم کے خزانے ہیں اور ہمارے پاس باطنی وروحانی علوم کے ذخائر ہیں'۔ (مناقب للموفق: ۱۹۲)

امام ابن عبدالبررم الله للصح بین کدا یک مرتبه جب امام ابوصنیفه رضی الله عند امام با قررض الله مند علمی گفتگو کر کے رخصت ہوئے تو امام با قررض الله مند نے فرمایا، "ان (ابوصنیف) کا طریقه اورا نداز کتنا احجما ہے اورا کی فقہ گنی زیاوہ ہے '۔امام اعظم رضی الله عند نے امام با قرمحہ بن علی رضی الله عند مند وایت کی ہے کہ امام با قرمحہ بن علی رضی الله عند مند وایت کی ہے کہ امام با قرمحہ بن علی رضی الله عند مند وایت کی ہے کہ امام با قرمحہ بن علی رضی الله عند مند الله مند حضرت عمر رضی الله عند کے جناز نے کے پاس محے ۔ اور جنازے پر جاور

پڑی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا ، کوئی شخص ایسانہیں ہے کہ میں اسکا نامہ اعمال کیراللہ
کے پاس جاؤں سوائے اِس چاور پوش کے (یعنی حضرت عمرض اللہ عند کے نامہ اعمال پر
حضرت علی رضی اللہ عند کو فخرتھا)''۔ (سوانح بے بہائے امام اعظم نا ۱۹۵)
میں آپ نے وصال فرمایا۔ امام اعظم رضی اللہ عند کی آپ سے پہلی ملاقات کے وقت کی گفتگو بہت مشہور ہے جو کہ پہلے فدکور ہو چکی۔

امام جعفرصا وق رضي الله عنه:

آپ امام باقر رض الذعذ کے بیٹے اور اور امام زین العابدین رضی الدعنہ کے بوتے ہیں۔
آپ کے شاگردوں میں امام اعظم کے علاوہ امام مالک، سفیان توری، سفیان بن بن عیدیہ، بیلی بن سعید، ابن جرت وغیرہ رضی الذعنب کی اکا برعمد ثین شامل ہیں۔ آپ بیحد متی اور مستجاب الدعوات متھے۔ بلاوضو محمی حدیث روایت نہ کرتے۔ ایک بارامام البوحنیف رضی الذهندہ یے ناد مسائل پر گفتگو ہوئی تو فرمایا، ' بیخص بڑا عالم وفاضل اور فقیہ ہے''۔
منی الذهندہ چند مسائل پر گفتگو ہوئی تو فرمایا، ' بیخص بڑا عالم وفاضل اور فقیہ ہے''۔

امام اعظم رمنی الله عنفر ماتے ہیں کہ ایک بار ہیں مدینه منورہ آپ کی خدمت ہیں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے اپنے بالکل قریب بٹھا لیا۔ ہیں نے عرض کی ، آپ کا حضرات ابو بحروعمر رمنی الله عنما کے متعلق کیا نظریہ ہے؟ کیونکہ بعض لوگ آپ پرالزام لگاتے ہیں کہ آپ ان سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔
کہ آپ ان سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔

امام جعفر صادق رض الله عند في فرمايا، رب كعبه كانتم! بيلوك جهوف بين اور جهوث بين أم بولت بين . اب ابوطنيفه! كياتم بين معلوم بين كه حضرت على رض الله عند في ابني بين أم كلثوم بنت فاطمه رض الله عنها كو حضرت عمر رض الله عند ك فكاح بين ويا تفا- كياتم نبين جانة كه أم كلثوم رض الله عنها كو نانا حضرت محم مصطفى عليه سيد الانبياء اورائل نبين جانت كه أم كلثوم رض الله عنها أم المونين بين اورائك على سيده خد يجة الكبري رض الله عنها الم المونين بين اورائك بهائي جسن وحسين رض الله عنها

جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔اگر سیدنا عمر ضی اللہ عنسیدہ ام کلتوم بنی اللہ عنبا ہے
تکاح کے اہل نہ ہوتے تو سیدنا علی بنی اللہ عنہ کے اس پرداضی نہ ہوتے۔(ایضاً: ۳۱۸)
علاء نے فر مایا ہے کہ جسطرح حضرت واؤوطائی رحہ اللہ طریقت میں حضرت صبیب مجمی
رحہ اللہ کے مجاز اور خلیفہ ہیں اسی طرح آپ ام م اعظم کے بھی مجاز اور خلیفہ ہیں۔اورائی
طرح امام اعظم بنی اللہ عنہ کھی طریقت ہیں امام جعفر صادق بنی اللہ عنہ اور اللہ میں ۔ آپ نے سلوک وطریقت کے مراحل امام جعفر صادق بنی اللہ عنہ و و سال میں
طے کے ہیں بھرفر مایا ہے، آو لا السّنتان فَھلک الله عَمَانُ ۔ ''اگر ہدو سال نہ
ہوتے تو نعمان ہلاک ہوجاتا''۔(مقدمہ سوانح بے بہائے امام اعظم: ۱۳))

امام قاسم بن محدرس الشعنة:

آپ حضرت ابو بحرصدین رض الذعنے بوتے ہیں۔ مدیند منورہ کے سات مشہور فقہاء
ہیں ہے ایک ہیں۔ علم عمل میں تمام اہلِ مدینہ ہے افضل مانے جاتے ہے۔ یکی بن
سعیدر حرالتہ کا قول ہے کہ قاسم بن محمہ نے کہی کوافضل نہ پایا۔ آپ حدیث
میں اپنے والدمحمہ بن ابو بحر، اپنی پھوپھی حضرت عائشہ عبداللہ بن مسعود، ابن عمر، ابن
عباس ، ابو ہر برہ ، امیر معاویہ وغیرہ کیٹر صحابہ رضی اللہ عمر کے شاگر وہیں۔
آپ کے شاگر دول میں امام شعمی ، سالم بن عبداللہ ، امام زہری ، امام اعظم اور دیگر
سینکڑ وں تا بعین وہ تع تا بعین رضی الذعنب شامل ہیں۔ آپ زیادہ وقت خاموش رہے اور
احاد بیٹ کی روایت کم کرتے۔ آپ کا وصال
احاد بیٹ کی روایت کم کرتے۔ آپ وقت عبادت النی میں گزارتے۔ آپ کا وصال

حضرت امام معنى رضى الله عنه:

ا ما م شعمی منی الله عند کو بیا عزاز حاصل ہے کہ آپ نے پانچے سوصحا بہ کرام کا دیدار کیا۔ یہی وہ بزرگ ہستی ہیں جنہوں نے امام اعظم ابوحثیقہ رمنی اللہ منہ کوعلم وین سے حصول کی

طرف راغب کیاتھا۔

علم فضل کا بیمالم تھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی الله عنبانے ایک بار آپ کومغازی کا درس دیتے سنا تو فر مایا،'' واللہ میٹی اس فن کو مجھ سے اچھا جانیا ہے'۔

ا مام زہری فرماتے ہتھے،'' عالم صرف حیار ہیں۔ مدینہ میں سعید بن مسینب، بصرہ میں حسن ہمری میں مسینب، بصرہ میں حسن بصری شام میں کمحول اور کوفیہ میں شعبی''۔رضی انتہ نہم اجمعین

آ ب اعلیٰ درجہ کے فقیدا ورمفتی تھے۔امام ابن سیرین رمنی اللہ عند کہتے ہیں کہ امام شعبی رمنی اللہ عند کہتے ہیں کہ امام شعبی رمنی اللہ عند صحابہ کر ام کی کثیر تعدا و کے سامنے فتو کی دیا کرتے تھے۔

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رمدالله فرماتے ہیں که آپ کا فرمانِ عالیشان ہے،'' ہیں مال ہو بچکے ہیں کہ کسی محدث سے کوئی حدیث میرے کان تک الی نہیں پہنچتی جس کا علم مجھاس محدث سے زائد نہ ہو'۔ (فاوی رضو بیجلد ۱: ۲۰۰۹)

علامہ ذہبی رمہ اللہ فرماتے ہیں، امام شعبی رضی اللہ عند، امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے بڑے استاد ہتھے۔ آپ کا وصالی م اصابال ۴ اصابی ہوا۔

حضرت ابواسحاق مبيعي رسى الله عند:

آپ حضرت ابن عباس ، ابن عمر ، ابن زبیر ، برا ، بن عازب ، زید بن ارقم اور بهت سے
سی برضی انتیام سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ بعض کے بقول اٹھا کیس (۲۸) سی اب
کرام سے آپ کو بالشافدروایت کاشرف حاصل ہے۔

امام بخاری رحمداللہ کے استاد علی بن المدینی رحمداللہ کہتے ہیں، میں نے ابوائن رضی اللہ عند کے شیار کے بوائن رضی اللہ عند کے شیار کے تو تمین سو (۱۳۰۰) شار بوئے جن میں استی (۸۰) صحابہ کرام شامل ہیں۔ آپ کا وصال ۱۲۹ ہیں ہوا۔

امام شعبه بن الحجاج مني الله عنه:

علم حديث مين آپ كالقب "امير المونين في الحديث" به-آپ كودو برار حديثين

· یادتھیں۔امام شانعی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے،''اگرامام شعبہ نہ ہوتے تو عراق میں کوئی ' حدیث کا پہچاہنے والا نہ ہوتا''۔

آ پ کواپ شاگر دِرشیدامام ابوحنیفدر من الله عند برای محبت تقی ۔ آ ب ان کی بردی تعریف کیا کر نے ۔ ایک بارائے ذکر پر فر مایا،" جس طرح مجھے یفین ہے کہ آ فتاب روشن ہے ای طرح مجھے یفین ہے کہ آ فتاب روشن ہے ای طرح مجھے یفین ہے کہ ما اور ابو حنیف ساتھی اور ہم نشین ہیں"۔ امام بخاری رحد اللہ کے استاد کی بن معین رحد اللہ سے امام اعظم ابو حنیف رمنی اللہ عند کے متعلق دریا قد فر مایا،

''امام ابوحنیفہ رحمداللہ کے ثفتہ ہونے کے لیے بیہ بات کافی ہے کدائیں امام شعبہ دحمداللہ نے حدیث وروایت کی اجارت دی ہے اور شعبہ آخر شعبہ ہی ہیں''۔

عراق میں یہ پہلے تحدث ہیں جنہوں نے جرح وتعدیل کے مراتب مقرر کیے۔ ۱۹ اھ میں آپ کا وصال ہوا۔

حضرت عطاء بن الي رباح رسي الشعد:

آ پ نہایت مشہور تا بعی ہیں۔ مکہ محرمہ ہیں سب سے وسیع صلفہ ورس آپ ہی کا تھا۔
آ پ کا ارشاد ہے کہ ہیں نے دوسو صحابہ کرام کی زیارت کی ہے۔ علم حدیث ہیں آپ
کوابن عباس ، ابو ہر بریرہ ، ابوسعید خدری اور دیگر کئی صحابہ رہنی الڈ منہ کی شاگر دی کا شرف
صاصل ہوا۔ جہتز ین صحابہ نے آپ کے علم وضل کی تعریف کی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ منہ افر ماتے ہتھے کہ عطاء بن افی ریاح رضی اللہ عنہ سکے ہوتے ہوئے لوگ میرے یاس کیوں آتے ہیں۔

ا مام ادزائ، امام زہری وغیرہ آپ ہی کے شاگرد ہیں۔ امام اعظم منی الله مندجب بھی کہ مکر مہ جاتے ، انکے درس میں ضرور شریک ہوتے۔ امام اعظم منی الله مندکی ذبانت کی وجہ سے آپ دومروں کو ہٹا کرامام ایوجنیف دسی الله مندکوسب سے آگے این پہلومیں جگہ

یے۔۱۱۵ھیں آپ کا وصال ہوا۔ سے

تضرت عكر مدرشي الشعند!

ب حضرت عبداللہ بن عباس منی اللہ عنام اور شاگر دہ ہے۔ ایکے علاوہ آپ نظرت علی، ابو ہر رہے، ابن عمر اور دوسرے کی صحابہ رضی اللہ عنم سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنمانے آپی تعلیم و تربیت کرکے اپنی حیات کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنمانے آپی تعلیم و تربیت کرکے اپنی حیات بی بہی آپ کو اجتہا و اور فتوی کی اجازت وی۔ تقریباً ستر (۵۰) مشہور تا بعین تفسیر عدیث میں آپ کے شاگر دہیں۔

نظرت سعید بن جبیر رض الله عند سے بوجھا گیا، ونیا بیل آپ سے بڑا بھی کوئی عالم ہے؟ ار مایا، ہاں، عکر مدر حداللہ ۔ امام شعبی رضی اللہ عند فر ماتے شھے، قر آن جانے والاعکر مدرض للہ عند سے بروھ کر بیس نے نہیں ویکھا۔ ے اھ بیل آپکا وصال ہوا۔

مصرت سلمه بن تهيل رسى الله عنه:

آپ مشہور محدث اور تابعی ہیں۔حضرت جندب بن عبدالله عبدالله بن افی اوفی ،
ابوالطفیل اور بہت سے دوسر ہے صحابہ رض الدُعنبم سے حدیثیں ہوایت کیس۔سفیان بن
عیینہ رحمالله فرماتے نتے ،''سلمہ بن کہلی رضی الله عندار کان میں سے ایک رکن ہیں'۔
ابن سعد نے انہیں' کثیر الحدیث' تحریر کیا ہے۔ ابن مہدی کا قول ہے کہ'' کوفہ میں چار
لوگ سب سے زیادہ سے الروایت تھے۔منصور بن معتمر ،عمرو بن مرہ ، ابو صیمن اور سلمہ بن
کہلی''۔رضی الله عنم

حضرت محارب بن و تأر رمني الله عنه:

آپ حضرت جابر، عبدالله بن عمر اور و گیر صحاب منی الله عنم سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ امام احمد، ابن معین ، ابوزرعہ، دار تطنی ، ابوحاتم اور امام نسائی وغیرہ نے آپ کو تقتہ سلیم کیا ہے۔ علامہ ذہبی رمراللہ نے لکھا ہے کہ محارب عموماً جمت ہیں۔

آب نہایت متقی پر ہیزگار تھے۔حضرت سفیان توری رحمہ اللہ فرماتے تھے، میں نے محارب بن و ثار رحمہ اللہ سے زیادہ عابدوز اہد کوئی نددیکھا۔ آپ کوفہ میں منصب قضائر مامور تھے۔ ۱۱ ادھ میں آپ کا وصال ہوا۔

حضرت قباً وه رمنی الله عنه:

آپ عظیم محدث اور مشہور تا لعی ہیں۔ آپ بے پناہ قوت ما فظہ کے مالک تھاس کے اور عظیم محدث اور مشہور تا لعی ہیں۔ آپ بے پناہ قوت ما فظہ کے مالک تھاس کے اور احادیث من وعن سنانے میں شہرت رکھتے تھے۔ حضرت انس، حضرت ابوالطفیل اور دیگر کئی صحابہ رمنی اللہ عنم سے حدیثیں روایت کیں۔

آب فرماتے عقے "جو ہات میرے کان میں پڑتی ہے اسے میرادل محفوظ کر لیتا ہے"۔ امام اعظم منی انڈینہ نے ان سے بھی اکتساب علم کیا۔ ے واجیس وصال ہوا۔

حضرت ساك بن حرب رضى الله عنه:

آپجلیل القدرتا بعی اور محدث بین اور حدیث بین امام اعظم رسی الله عند کے استاد بین ۔
آپ خود فرماتے بین کرد مجھے اسی (۸۰) صحابہ کرام کی زیارت کا شرف حاصل ہے'۔
آپ خود فرما ہے۔ دوسو (۲۰۰) حدیثین مروی ہیں۔

حفرت سفیان توری رضی الله عندان سے بارے میں کہتے ہیں کہ 'ساک بن حرب رضی الله عند نے بھی حدیث میں اللہ عندان رو گرصی اللہ عند نے بھی حدیث میں فلطی نہیں گی'۔ آب جابر بن سمرہ انعمان بن بشیراور دیگر صحابہ رضی اللہ عند سے دوایت کرتے ہیں۔ ۱۲۳ میں وصال ہوا۔

حضرت بشام بن عروه رسى الذعنه:

آپ معروف محدث اور تا لبی ہیں، حضرت زبیر رضی الله عند کے پوتے ہیں۔ آپ نے بہت ہے معروف محدث اور تا لبی ہیں، حضرت زبیر رضی الله عند کے لائے ہیں۔ آپ نے بہت ہے صحابہ سے حدیثیں روایت کیس۔ ابن سعد نے لکھا ہے کہ ہشام بن عروہ رضی الله عند، تقدادر کثیر الحدیث بتھے۔

، محدث ابوحاتم رمدالله في آپ كوامام الحديث قرار ديا- برس برس انكه حديث مثلاً

دین علم حاصل کیا۔ تا بعین کی جماعت میں علم وصل کے لحاظ سے نمایاں مقام برکھتے ہیں۔ امام مالک رض اللہ عند کا قول ہے کہ آپ اپنے زمانے کے صلحاء وعابدین میں بے مثال اور زہدوتقو کی اور علم وصل میں بے نظیر تھے۔ ۲ * اھ میں وصال ہوا۔ امام اعظم ابوصنیفہ رضی الذعنہ نے الن دونوں فقہائے مدینہ سے اکتساب علم کیا اور الن سے حدیثیں روایت کیں۔

فقة حنفي كاسلسله:

ا مام اعظم ابوصنیف رمنی الله مند جب بہلی بارعباسی خلیفہ منصور کے در بار میں آئے تو مشہور عابد وزام عیسی آئے تو مشہور عابد وزام عیسیٰ بن موک رحمد اللہ نے خلیفہ سے کہا ، بیدو نیا کے سب سے بڑے عالم ہیں۔ خلیفہ نے بوجیعا ، آپ نے کس سے علم حاصل کیا ؟

آپ نے فرمایا، '' میں نے حضرت عمر کے ساتھیوں سے اور انہوں نے سیدنا عمر سے ،

اور میں نے حضرت علی کے ساتھیوں سے اور انہوں نے سیدنا علی سے ، نیز میں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود کے اصحاب سے اور انہوں نے سیدنا ابن مسعود سے ''۔ (منی اللہ منہ ما جعین) خلیفہ نے کہا ، علم تو بہت پختہ حاصل کیا ہے۔ (الخیرات الحسان :۱۸)

مشہور فقیہ ومحدث المام مسروق رضی اللہ منفر ماتے ہیں '' میں نے صحابہ کرام کی صحبت سے فیض پایا ہے۔ میں نے ویکھا کہ سب صحابہ کرام کا علم سٹ کران چھا کا برصحابہ کی طرف لوفنا ہے۔ میں نے ویکھا کہ سب صحابہ کرام کا علم سٹ کران چھا کا برصحابہ کی طرف لوفنا ہے۔ حضرت عمر ، حضرت علی ، حضرت عبداللہ بن مسعود ، حضرت معاذ بن جبل ، حضرت ابوالدروا ، اور حضرت نے یہر میں نے ان چھ حضرت معاذ بن اکتساب فیض کیا تو دیکھا کہ ان سب ، علم حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود کے اکساب فیض کیا تو دیکھا کہ ان سب ، علم حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود کے علم مرختم ہو جمیا'' نے رہنی اللہ جمین

(طبقات إبن معدى ٢: ٢٥ ، لذكرة الحفاظ ج ١:٢٢)

مویا که حضرت عبدالله بن مسعود رمنی الله مذکومی ابدکرام کے علم کاخز بنددارا ورمحافظ کہا جا

سکتا ہے۔امام معمی منی اللہ مند جو کو نے کے تظیم محدث وفقیداور امام اعظم رضی اللہ منے کے استاد ہیں، فرماتے ہیں، حضور علیت کے صحابہ کرام کے بعد کوفہ میں عبداللہ بن مسعود رضی استاد ہیں، فرماتے ہیں، حضور علیت کے حصابہ کرام کے بعد کوفہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عند کے شاگر دہی وین کے فقیماء تھے۔ (تاریخ بغداد ی ۲۹۹:۱۲)
مروق آپ کے خاص شاگر دول میں حضرت علقمہ، حضرت اسود، قاضی شریح ،امام مسروق

ا پ کے حاص ما مردول میں صرف میں اور است میں اور اور میں اور میں اور میں اور میں اور میں اور میں اور م

پس فقہ بنی کا سلسلہ بیہ ہے کہ اہام اعظم ابوصنیفہ نے اہام حماد ہے، انہوں نے حضرت ابراھیم بختی ہے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رہنی ابراھیم بختی ہے، انہوں نے علقمہ واسود ہے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رہنی اللہ عالی ہے۔ اور انہوں نے رسول اللہ علی ہے علم حاصل کیا۔ اللہ علی اللہ علی ہے۔ اور انہوں اللہ علی اللہ علی ہے۔ اور انہوں کے بارے میں مختر گفتگو کرتے ہیں۔ اب ہم اس سلسلے سے جلیل القدرائمہ کرام کے بارے میں مختر گفتگو کرتے ہیں۔

سبيرنا عبدالندبن مسعود رمني الذعنة

آب اسلام قبول کرنے والے چھٹے خص ہیں۔ بارگاہ نبوی میں آپ کے خصوصی مقام کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ آقا ومولی علیہ نے آپ سے بیفر مایا'' تمہیں اجازت طلب کرنے کی ضرور ہے نبیں، پردہ اٹھا کراندر آجاؤ اور ہماری خاص باتیں سنوجب تک کہ میں تم کوروکول'۔

آپ رسول کریم سین کے خاص خادم اور راز دار صحابی سے ۔ آپ صحابہ کرام میں "صاحب التعلمین والسواک والبواد" کے لقب سے مشہور ہے۔ آپ کے ذمہ یہ خدسیں مشان آتا کریم سین کی کا علین پاک اٹھانا، مسواک ساتھ رکھنا، آپ آگے آگے جدار وضو کے لیے پانی فراہم کرنا، سفر میں بستر مبارک اٹھانا، خواب سے بیدار کرنا۔ (سوانح بے بہائے اہام اعظم: ۱۰۳)

حسنہ بت ابو واکل بن انی سلمہ رضی اللہ عن فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ علی کے صحابہ کے حالیہ کے صحابہ کے حالت و حالتوں میں بیٹھا ہوں ، میں نے ابن مسعود رمنی اللہ عندکی بات سے اٹکار کرتے کسی کوبیں

و یکھااورنہ بی کسی صحافی نے آپ کارد کیا۔ (ایٹنا: ۱۰۷)

صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عند نے ایک مجمع میں دعویٰ کیا کہ ''تمام صحابہ جانتے ہیں کہ میں قرآن کا سب سے زیادہ عالم ہوں''۔آپ کے اس دعویٰ کا مسی صحابی نے اٹکارنہیں کیا۔

جب حضرت ابو بکرصد لیق رض الله عند کی خلافت کا مسئله در پیش ہوا تو حضرت عبدالله بن مسعود رض الله عند نے فر مایا، ہم اینے دینوی امور کے لیے اس ہستی کو پیند کرتے ہیں جسکو ہمارے آقا ومولی علیقے نے ہمارے دینی کام کے لیے پیند کیا۔ یعنی حضور علیقے نے جمارے دین کام کے لیے پیند کیا۔ یعنی حضور علیقے نے حضرت ابو بکر صدیت رض الله عند کواپئی ظاہری حیات مبار کہ میں نماز پڑھانے کے لیے مقرر کیا تھا (اس لیے وہی ہمارے خلیفہ ہو نگے)۔ حضرت ابن مسعود رض الله عند کی اس دیل کو صحابہ نے تشکیم کیا۔

علامہ ابن عبدالبر رمہ اللہ نے لکھا ہے کہ رسول کریم علیہ کے وصال طاہری کے بعد حضرت ابن مسعود رمنی اللہ عنہ کا بیار شادیبہلا اجتہادتھا۔ (ایضاً:۲۰۱)

نی کریم علی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عند کی فضیلت یول بیان فرمائی کہ ''تم ابن مسعود کے علم کومضبوط پکڑے رہو'۔ (تر ندی) ایک اور حدیث پاک میں آقا ومولی مسعود کے علم کومضبوط پکڑے رہو'۔ (تر ندی) ایک اور حدیث پاک میں آقا ومولی منابق نے نے چارصحابے سے قرآن سیجنے کا حکم فرمایا، ان میں سب سے پہلے عبداللہ بین مسعود رضی اللہ مندکا نام لیا۔ (مشکلوق)

یہ وہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جن کے متعلق امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ منہ فرماتے ،'' یہ ایک تھیلا ہیں علم ہے بھرا ہوا''۔ اور نہایت یہ کہ سید الرسلین علی نے فرمایا،'' بین فرمایا،'' بین نے اپنی امت کے لیے وہ پسند فرمالیا جو پچھ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ منا اللہ عند کریں''۔ (فاوی رضویہ ہے 1111 بحوالہ مستدرک للحاکم) حضرت حذیفہ رض اللہ منہ دے یو چھا گیا، ایسے مخص کے بارے میں بتا ہے جوصورت و

سیرت میں نی کریم میلینی ہے قریب تر ہوتا کہ ہم اس سے پچھیکھیں۔فر مایا، میں کسی ایسے خص کونہیں جانیا جوعبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے زیادہ نبی کریم میلینی سے قریب ہو۔ (بخاری کتاب المناقب، باب عبداللہ بن مسعود)

سیدناعلی رضی الله عندکا ارشاو ہے، 'آئین مسعود رضی الله عند نے قرآن پڑھ کر جواس میں طلال تھااس کو حلال کیا اور جو حرام تھااس کو حرام کیا، وہ دین کے فقیہ ہیں اور سنت کے عالم' ۔ امام ضعی رمہ الله کا قول ہے، رسول کریم علی ہیں ہے جمارے استاد ابن مسعود رضی الله عند بڑھ کرکوئی فقیہ نہ تھا' ۔ (امام ابوضیفہ اورا کھے ناقدین ۱۹۱) فلاصہ یہ ہے کہ حضرت عبدالله بن مسعود رضی الله عند علوم صطفی علی ہیں جو با قاعدہ طور پر فقد کی تعلیم دیے تھے۔ آپ کے مرجع کل ہیں اور آپ پہلے صحابی ہیں جو با قاعدہ طور پر فقد کی تعلیم دیے تھے۔ آپ ہے کثیر صحابہ اور تا بعین احادیث روایت کرتے ہیں جن میں ابن عباس ، ابن عمراور ابن غیر رضی الله عنبی احادیث روایت کرتے ہیں جن میں ابن عباس ، ابن عمراور ابن غیر رضی الله عنبی آجا کا میں آپ کا وصال ہوا۔ حضرت عثمان غنی رضی الله عند سے ناز جنازہ پڑھائی۔

اعلی حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمداند محدث علی قاری رحمداند کے حوالے سے
لکھتے ہیں کہ ہمارے ائمہ کے نزد کی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عند خلفاء اربعہ کے
بعد سب سے زیادہ نقیہ ہیں۔ ای لیے ہمارے امام اعظم ان کی روایت و قول کو
خلفائے اربعہ کے بعد سب صحابہ کے قول پر ترجیح دیتے ہیں۔

(فآوي رضوييج ٣١٤٠٥ بحوالهمرقاة شرح مشكوة)

حضرت علقمه بن قبيس تخعى منى الله عنه:

آپ حضرت عبراللہ ابن مسعود رضی اللہ عند کے خاص شاگردوں میں سے تھے۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عند آبی کے تھے۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عند فرما یا کرتے تھے ہوئی علقمہ کاعلم میرے علم سے کم ہیں ہے'۔
امام یافعی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ حضرت علقمہ رضی اللہ عند کاعلم وصل استقدر تھا کہ ان سے

صحابه كرام بهى نقداليا كرتے تھے۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عند اور آپ کے صاحبز اور سے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عند حضرت ابن مسعود مسعود رضی اللہ عند کے آئیے کہلائے۔ بید دونوں حضرات کامل طور پر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عند کے احوال سے متصف تھے۔ حضرت علقمہ رضی اللہ عند کا وصال ۲۲ ھا میں ہوا۔ آئے وصال کی خبر من کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عند مایا ''آ جعلم کا سر پرست فوت ہوگیا''۔ (سوائح بے بہائے امام اعظم: ۱۰۲)

امام ابوحنیفه رسی الله عند فرمات میں کہ میں نے امام حماد رسی الله مزکو بیہ کہتے سا کہ جب میں ابرا ہیم نخعی رسی الله عند کو و مجھا تو ان کی سیرت و عادات دیکھنے والا ہرکوئی بیہ کہتا کہ ان کی خصلت و سیرت عین حضرت علقمہ رسی الله عند کی عادات و سیرت ہے اور جوعلقمہ رسی الله عند کو و مجھا و و کہتا ، انجی عادات و سیرت عبدالله بن مسعود رسی الله عند کی عادات و سیرت میں الله عند کی عادات و سیرت میں الله عند کی عادات و سیرت میں الله عند الله بن مسعود رسی الله عند کی عادات و سیرت میں الله عند الله بن مسعود رسی الله عند الله بن مسعود رسی الله عند کی عادات و سیرت ہے۔ (مسند امام اعظم : ۱۳۰۹)

خوش نصیبی دیکھیے کہ بیخود تا بعی وفقیہ ومحدث،ان کے دو بھینج اسوداور عبدالرحمٰن بلند پا بیہ تابعی فقیہ ومحدث میں جار تابعی فقیہ ومحدث میں ایک تھر میں جار تابعی فقیہ ومحدث میں ایک تھر میں جار تابعی فقیہ ومحدث میں ایک تھر میں جارتا ہی اور عالی قدرمحدث وفقیہ میں اللہ! آپ کا وصال ۲۲ ھیا ہم کے میں ہوا۔

حضرت اسوو بن يزيد تخعي رضي الله عنه:

آپ حضرت علقمہ رض اللہ عند کے بیستیج اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود رض اللہ عند کے خاص شاگر دوں میں سے ہیں۔ آپ صاحب علم وفضل اور متقی و پر ہیزگار تھے۔ آپ کثرت سے نوافل پڑھتے اور سارا سال روز ہے رکھتے۔ آپ نے اتنی جج اور عمرے کیے۔ کوفہ میں آپ کی عبادات وکرا مات اسقدر مشہور ہوئیں کہ لوگ آپ کو '' اسود جنتی'' کہ کہ کر پکارا کرتے تھے۔ 20 ھیں آپ کا وصال ہوا۔

جب حضرت امیر معاویہ رمنی الله عند کے زمانے میں خشک سالی ہوئی تو انہوں نے حضرت اسود بن یزید رمنی الله عند کا بازو پکڑ کر کہا، اللی ا ہم اپ میں سب سے اجھے افضل شخص اسود بن یزید رمنی الله عند کے وسلے سے تجھ سے بارش ما نگتے ہیں۔ اور پھر آپ سے ہمی وعا کا کہا۔ چنا نچہ آپ نے ہمی ہاتھ اٹھا کر دعا کی تو اسی وقت بارش ہوگئی۔ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو رونے گئے جسی نے وجہ پوچھی تو فر مایا، جھ جب آپ کی وفات کا حقد اراور کون ہے؟ خدا کی تتم اگر الله تعالی اپ لطف وکرم سے زیادہ رونے کا حقد اراور کون ہے؟ خدا کی تتم اگر الله تعالی اپ لطف وکرم سے جھے بخش دی تو بھی مجھے ایے مولی سے شر مندگی رہے گی۔ دیکھوکوئی شخص معمولی خطا

کرتا ہے اور جس کی خطا کی ہووہ اسکومعاف بھی کر دیتا ہے پھر بھی وہ ہمیشہ اس شخص سے شرمندہ رہتا ہے۔

ا مام اعظم منی الله عند سے میں نے دریافت کیا کہ حضرت علقمہ دمنی الله عنداور حضرت اسود دنی الله عند میں سے افضل کون ہے؟ آپ نے قرمایا، ' خدا کی تنم! میری کیا بساط ہے جو دونوں کا موازنہ کردں، میرا کام یہ ہے کہ ایجے لیے دعا کروں''۔

(اولياءر جال الحديث: ٢٣ يسوانح ببهائ ام اعظم: ١٠١)

ا مام ابراهيم تخعي رسى الله عنه:

حضرت ابراهیم بن پزیرخنی رضی الله عندعراق کے نامور فقیہ اورعلم الحدیث کے امام
ہیں۔امُ المؤمنین عاکشہ صدیقہ رضی الله عنہا اور دیگر کئی صحابہ کرام کی زیارت سے مشرف
ہوئے۔ آپ اکثر صحابہ کرام سے بطریق ارسال اور تابعین ہیں سے حضرت علقمہ،
حضرت مسروق اور حضرت اسود رضی الله عنم سے احادیث روایت کرتے ہیں۔
حضرت علقمہ بن قیس آ کچے ماموں جبکہ حضرت اسود بن پزید آکچے مامول زاد بھائی
سے اور یہ دونوں حضرات ابن مسعود کے خصوصی اصحاب ہیں سے تھے۔ رضی الله منہم اجعین
سے کالقب میں فی الحدیث تھا بینی کھری کھوٹی احادیث کا پر کھنے والا۔امام احمش

ص الذعن فرماتے تھے کے 'محدثین تو بہت ہیں مگر حدیث کو پر کھنے والا ابراھیم نخی منی اللہ عند کی منی اللہ عند کے سواکوئی نہیں''۔ آپ کا وصال ٩٥ ھیا ٩٢ ھیں ہوا۔

جب آپ کا وصال ہوا تو امام معنی رض الله عند نے فر مایا ، حدیث و فقہ کا سب سے بڑا عالم و نیا ہے جلا گیا۔ کسی نے کہا ، کیا وہ حسن بھری رضی اللہ عند ہے بھی زیادہ عالم تھے؟ فر مایا ، صرف حسن بھری رضی اللہ عند ہے زیادہ نہیں بلکہ وہ پورے عراق وشام و حجاز میں سب صرف حسن بھری رضی اللہ عند ہے زیادہ نہیں بلکہ وہ پورے عراق وشام و حجاز میں سب سے بروے فقیہ ہے۔ (اولیاءر جال الحدیث: ۴۰ ، سوان کا مام اعظم: ۱۰۰)

امام جماوين الي سليمان منى الشعنة

آپ کو فے کے عظیم نقیہ، جلیل القدر محدث اور اپنے وقت کے سب سے بڑے عالم ستھے۔ صحابہ کرام میں سے حضرت انس رضی اللہ عنداور تابعین میں سے ابراهیم نحفی ، سعید بن مسید بن جبیر، زید بن وہب، ابووائل اور ایام شعبی وغیرہ رضی اللہ عنہ جیسے فقہاء وحد ثین کے مایہ ناز شاگر و ہیں خصوصاً حضرت ابراهیم نحفی رضی اللہ عنہ کے تمام علوم کے وارث اور جانشین ہیں۔

امام مسلم اور اصحاب سنن نے آ کی مرویات کصی ہیں۔ حدیث شریف روایت کرتے وقت آپ پر بیخو دی کا غلبہ ہوجا تا۔ امام کی وقت آپ پر بیخو دی کا غلبہ ہوجا تا۔ امام کی وقت آپ پر بیخو دی کا غلبہ ہوجا تا۔ امام کی بن معین ، امام نسانی ، امام بخاری اور این حبان وغیرہ بڑے بڑے نقادِ حدیث امامول نے آپ کوکیٹر الحدیث ، ثقداور نقیہ تحریر کیا ہے۔

آپ کے شاگر دوں میں امام ابوطنیفہ، امام انمش ،سفیان توری، امام شعبہ، امام عاصم احول وغیرہ رسی اللہ مجیسے جلیل القدر ائمہ فقہ وحدیث ہیں۔ ۱۲۰ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ (اولیاءر جال الحدیث: ۹۷)

ልልልል

باب دوازدهم (12)

فقه کی ضرورت:

"انسان کی معاشرت کی وسعت نے اتنی چیزوں کا انسان کو کتاج بنادیا ہے کہ ایک
انسان اگر لا کھ کوشش کرے کہ وہ دوسرے ہے مستعنی ہوجائے تو محال ہے۔ مسلمان
چونکہ عبادت کے علاوہ معاملات میں بھی شریعت کا پابند ہے اس لئے اسے عبادات
کے علاوہ معاملات میں بھی قدم قدم کخطہ کخطہ احکام شریعت کی ضرورت ہے۔
آپ صرف عبادات ہی کو لیجئے اسکے فروع وجزئیات کتے کثیر ہیں اب ہرانسان کواس
کا مکلف کرنا کہ وہ پورا قرآن مجید معنی ومطالب کے حفظ رکھے اور تمام احادیث کو مع سندو مالہ و ماعلیہ یا در کھے، تکلیف مالا بطاق ہے۔ اس لئے ضروری ہوا کہ انسان
مع سندو مالہ و ماعلیہ یا در کھے، تکلیف مالا بطاق ہے۔ اس لئے ضروری ہوا کہ انسان
میں تقسیم کار ہو۔ اس کے منتیج میں ضروری ہے کہ ایک طبقہ کم دین کی تحصیل اور پھراس
کی نشروا شاعت میں مصروف ہو۔ جس کا صرح کھم سورۃ التوبۃ کی آیت ۱۲ امیں موجود

لِيَهُ فَقَهُ وَ الْحِي الدِّينِ " "مِرَّروه سے ايک جماعت فقه حاصل کرے"۔
ره گئے عوام تو انھیں بی کم ہے: فَاسْئَلُو ا اَهُلَ الْذِکْوِ اِنْ کُنْتُمُ لاَ تَعُلَمُونَ ۔
"علم والوں سے بوچھوا گر شمصیں علم نہیں" ۔ (اٹھل:۳۲)
عوام کواس کا مکتف کیا گیا کہ وہ اللہ عزوجل اور رسول عَلَیْ کے بعد علماء کی اطاعت

كريس-ارشادب:

یائی الذین المنو اظیفو الله و آطیفو الوسول و اُولی الامر مِنگم اسایمان و الوالله کا المر مِنگم اسایمان و الوالله کا اورتم میں جو کھم والے ہیں ان کا کھم مانو۔ ایسان کا کھم مانو۔ ایسان کا کھم مانو۔ ایسانک منزل ہے تی ہے کہ کوئی شخص ایک مسئلہ یو چھنے آیا تو کیا بیضروری ہے کہ اسے قرآن کی وہ آیت پڑھ کے سائی جائے یا وہ حدیث مع سند کے بیان کی جائے جس

ے یہ مکم نکاتا ہے۔ اور استخراج کی وجہ بھی بیان کی جائے۔ اور اگریہ ضروری قراردیں تو اس میں گنی دفت اور دشواری اور حرج ہے وہ ظاہر ہے۔ علاوہ ازیں جن جزئیات میں کوئی آیت یا صدیث نہیں ان جزئیات کے بارے میں کیا کیا جائے۔ جہاں تک میری معلومات ہیں امت کا اس بھلی طور پر اجماع ہے کہ وام کو اتنا بتا کا فی ہے کہ اس صورت کا بیتھم ہے۔

اس کے ضروری ہوا کہ امت کے جن علماء کوالڈ عزوجل نے یہ صلاحیت اورا ستطاعت

دی ہے کہ وہ قرآن واحادیث کے حفظ وضبط کے ساتھ ساتھ ان کے معانی اور مطالب
سے کماحظۂ واقف ہیں اور ان کے نائخ ومنسوخ کو جانے ہیں، جن میں اجتہا و واستنباط
کی بوری قوت ہے، وہ خدا دا دقوت اجتہا دسے احکام شرعیہ کا ایسا مجموعہ تیار کر دیں جن
میں منفح احکام مذکور ہوں۔

اس ضرورت کوسب سے پہلے امام الائمہ ، مرائ الامة ، امام اعظم ابوصنیفہ رضی اللہ عند نے مسوس کیا۔ اور آپ نے اپنی پوری خداداد صلاحیت کو قرآن واحادیث واقوال صحابہ سے مسائل کے اسخر اج واستعباط میں صرف فرمادیا جسکے احسان سے امت مرحومہ عہدہ برآ نہیں ہوسکتی فیصوصاً جب کہ وہ دور شروع ہو چکاتھا کے سینکڑوں نت نے فینے اٹھ رہے تھے۔ بدند ہب اسلام دیمن عناصر مسلمانوں میں تھل مل کر ہزار ہا ہزارا حادیث کر بھیلا بھے تھے۔ اگر فقہ مرتب نہ ہوتی توامت کا کیا حال ہوتا وہ کسی عاقل سے پوشیدہ نہیں'۔ (مقدمہ نزھة القاری: ۱۹۰)

تراب الفقة على غراب الاربعه كے تم عبادات كے مقدمه ميں لكھا ہے، 'امام ابوحنيفه رضى الله عند ا

اور جب حضرت عمر منی الله عند نے اکو کوفہ بھیجا تو وہاں اسکے خیال کو تقویت کمی اور اسکے میلانِ رائے میں اضافہ ہوا کیونکہ عراق میں بہت سے ایسے مسائل پیش آئے جن سے مدینہ منورہ کے قیام میں سابقہ نہیں پڑا تھا۔ روز روز کی جزئیات پیش آئی تھیں لہٰذا ضروری ہوا کہ ان پیش آئدہ مسائل کو قواعد شرعیہ پر پیش کیا جائے اور اسکے تھم کے مطابق ان کا جو تھم ہو، استنباط کیا جائے '۔ (سوائے بے بہائے امام اعظم اور اسکے تھم کے فقد کی ایندا:

آ تخضرت علی اور تدن کا دائرہ استے ہوئی اور تدن کا دائرہ وسعت ہوئی اور تدن کا دائرہ وسیع ہوتا گیا۔ واقعات اس کثرت سے پیش آئے کہ اجتہاد واستنباط کی ضرورت پڑی اور اجمالی احکام کی تفصیل پر متوجہ ہوتا پڑا۔ مثلاً کم شخص نے تلطی سے نماز میں کوئی ممل

ترک کردیا۔ اب بحث پیش آئی کہ نماز ہوئی یا نہیں اس بحث کے بیدا ہونے کے ساتھ بہتو ممکن نہ تھا کہ نماز میں جس قدرا عمال تھے سب کوفرض کہد دیا جاتا۔ صحابہ کو تفریق کرنی پڑی کہ نماز میں کتنے ارکان فرض وواجب ہیں؟ کتنے مسنون اور مستحب؟ اس تفریق کے لیے جواصول قرار دیے جاسکتے تھے ان پر تمام صحابہ کی آراء کا متفق ہونا ممکن نہ تھا۔ اس لیے مسائل میں اختلاف آراء ہوا اور اکثر مسکول میں صحابہ کرام کی مختلف آراء قائم ہو گئیں۔

بہت ہے ایسے واقعات پیش آئے کہ رسول اللہ علی کے زمانہ میں انکاعین واثر بھی پایانہیں گیا تھا۔ صحابہ کوان صور تول میں استنباط، تفریع جمل النظیر اور قیاس سے کام لیمنا پرا۔ ان اصولوں کے طریقے کیسال نہ تھے اس لیے ضروری اختلاف پیدا ہوئے۔ غرض صحابہ ہی کے زمانے میں احکام اور مسائل کا ایک دفتر بن گیا اور جدا جدا طریقے قائم ہو گئے'۔ (سیرة النعمان: ۲۱۹)

قائم ہو ہے ۔ (سیرۃ اعمان ۱۹۹۱)
جہر صحابہ کرام اپنے فقاوی اور اجتہادات کو جمع نہیں کرتے ہے لیکن بدلتے ہوئے حالات کے نقاضوں کے پیش نظر تا بعین کے دور میں علاء و نقباء نے احادیث نبوی اور فقہ و فقاوی کی مذوین کا کام شروع کیا۔ شخ ابوز ہرہ مصری رحماللہ لکھتے ہیں، اور فقہ و فقاوی کی مذوین کا کام شروع کیا۔ شخ ابوز ہرہ مصری رحماللہ لکھتے ہیں، دیمہ کرنے گئے، وہ انکو دوسر سے مسائل کے لیے جنی قرار دیتے تھے۔ عراق کے فقہاء ابن مسعوداور حضرت علی کے فقاوی اور قاضی شریح و غیرہ دیگر قاضیوں کے فیصلوں کو جمع کرتے تھے۔ راویوں کا بیان ہے کہ حصرت ابراھیم ختی نے بھی فقاوی کو ایک مجموعہ میں کرتے تھے۔ راویوں کا بیان ہے کہ حصرت ابراھیم ختی نے بھی فقاوی کو ایک مجموعہ میں جمع کیا تھا۔ ایام ابو حفیفہ کے استادامام حماد کا بھی ایک مجموعہ تھا تا ہم یہ مجموعہ کیا اول کی حیثیت نہیں رکھتے تھے بلکہ انکی حیثیت ایک ذاتی ڈائری کی تھی کہ مجم مضرورت کے حیثیت نہیں رکھتے تھے بلکہ انکی حیثیت ایک ذاتی ڈائری کی تھی کہ مجم مضرورت کے وقت اسکی طرف رجوع کرتا تھا''۔ (حیات ایام ابو حفیفہ: ۲۳۸) میں ایڈم مہر مردت کے وقت اسکی طرف رجوع کرتا تھا''۔ (حیات ایام ابو حفیفہ: ۳۳۸) میں ایڈم ہم المجموعہ میں ایک میں ایک میں ایڈم ہم الم ابو حفیفہ نے کھیں انڈم ہم ابھیں ایک میں انڈم ہم ابھیں کیا تھا کہ کو انہ تھا اسکی انڈم ہم ابھی کی انہ تھا کی کی انہ تھا کہ کی کر انہ تھا کی کر انہ تھا '' ۔ (حیات ایام ابو حفیفہ کا سے کر انہ تھا کی کر انہ تھا کہ کر انہ تھا '' ۔ (حیات ایام ابو حفیفہ کی کر انہ تھا کہ کر انہ تھا کہ کر انہ تھا کی کر انہ تھا کہ کے کہ کر انہ تھا کہ کر انہ تھا کی کر انہ تھا کی کر انہ تھا کہ کر انہ تھا کہ کر انہ تھا کی کر انہ تھا کہ کر انہ تھا کہ کر انہ تھا کہ کر انہ تھا کر انہ تھا کر انہ تھا کہ کیا تھا کی کر انہ تھا کہ کر انہ تھا کہ کر انہ تھا کی کر انہ تھا کہ کر انہ تھا کر انہ تھا ک

امام اعظم رض الله عند كاعظيم كارنامه يه كه آب في مسائل كاستنباط كة واعدوضع كي جس كي وجه سے فقه ، جو ابتدا ميں جزئيات مسائل كا نام تھا، ایک مستقل فن بن كي جس كي وجه سے فقه ، جو ابتدا ميں جزئيات مسائل كا نام تھا، ایک مستقل فن بن گيا۔ بعد ميں امام اعظم رض الله عند كے تلافدہ في مرتب ، منظم اور كتابي شكل ميں علم فقه كيا۔ بعد ميں امام اعظم رض الله عند كے تلافدہ في مرتب ، منظم اور كتابي شكل ميں علم فقه كي اشاعت كي د

فقهی احکام کی اقسام:

مفتى محرشريف الحق امجدى رمه الله رقمطرازين

''رواۃ کی قلت اور کھڑت کے اعتبار سے تین قتمیں ہیں۔ متواتر ہشہور بخبر واحد۔
اب یہ بالکل بدیمی ہے کہ قرآن مجید کی ایک ایک آیت کا ثبوت ایسا بقینی قطعی ہے کہ
اس میں کسی شیمے کی گنجائش نہیں اور یہی حال حدیثِ متواتر کا ہے۔ حدیث مشہور کا
ثبوت بھی بقینی ہے گرمتواتر کی طرح نہیں۔ اور خبر واحد میں یہ یقین اور کم ورجہ کا ہوجاتا
ہے۔ اس لئے کہ راوی لا کھتوی الحافظ ہی ، لا کھمتدین ہی ، لا کھمختاط ومتیقظ ہی گر
ہوانسان ہی۔ بہر حال اس سے ہو، نسیان ، خطا ، بھول چوک مستجد نہیں۔ اس لئے
جو درجہ دو اور دو سے زائد راویوں کا ہے وہ تنہا ایک کا نہیں ہوسکتا۔ اور یہ تحداد جنتی
برھتی جائے گی قوت برھتی جائے گی۔ اور تعداد گھٹے میں قوت گھٹی جائے گی۔ اگر چہ
بروی قوی الحافظ ، صدوق ، ثقہ ، تام الضبط ، وغیر ہ جامع شرائط ہو۔

اب چرنکہ فقہ کی بنیا دجن برتھی وہ سب ایک درجہ کے نہیں۔اس کئے ضروری ہوا کہ ان
سے نابت ہونے والے امور بھی ایک درجہ کے نہ ہول بلکہ ان میں بھی مختلف مدارج
ہوں۔اس لئے احناف کے یہاں احکام کی ابتدائی تین قسمیں ہوئیں۔ مامور بہ منہی
عنہ، مبارح۔ پھر مامور بہ کی سات قسمیں ہیں۔فرض اعتقادی،فرض عملی، واجب
اعتقادی، واجب عملی ،سنت مؤکدہ ،سنت غیر مؤکدہ ،مستحب منہی عنہ کی بھی پانچ
قسمیں ہیں۔جرام قطعی ،کروہ تحریجی ،اساءت، کمروہ تنزیجی ،خلاف اولی۔

یہ سب صرف اس کئے کہ قرآن کی عظمت اور قطعیت آئی جگہ رہے اور احادیث کی عظمت اور قطعیت آئی جگہ رہے اور احادیث کی عظمت این جگہ۔ اور ثابت ہونے والے امور کی ان کے ثبوت کی نوعیت کے اعتبار ہے۔ حبیثیت این جگہ رہے۔

ادکام کے ان فرق مراتب کے موجد حضرت امام اعظم رضی الشعنہ ہیں۔ فرق مراتب کو سجی مجہد ین نے قبول کیا۔ اس تقسیم ہے بہت سے وہ خلجان جوقر آن واحادیث میں بظاہر نظر آتے ہیں خود بخو دختم ہوجاتے ہیں۔ مشلا قرآن مجید میں نماز کے سلسلے میں صرف قیام ، قر اُت ، رکوع ، بجود کا تقم ہے احادیث میں ان کی تفصیل ہے۔ مثلاً قیام میں قر اُت ہواور قر اُت میں سورة فاتحہ ہو۔ رکوع ، بجود میں تبیع پڑھی جائے۔ فقہاء نے جتنی با قیس قرآن مجید یا احادیث متواترہ سے ثابت ہوئی ان کوفرض قراردیا فقہ او اُلے ہوں کو احادیث کی نوعیت کے لحاظ ہے واجب ، سنت ، مستحب قرار دیا۔ اس کو اُلی مثال سے ذبی نشین کیجئے۔ قرآن مجید میں ہے:

اس آیہ باتوں کو احادیث کی نوعیت کے لحاظ ہے واجب ، سنت ، مستحب قرار دیا۔ اس کو فاقر وُل اُلی بڑھو۔

اس آیہ کا عموم اس کا مقتضی ہے کہ نمازی قرآن کی جو بھی سورة ، آیت پڑھ لے نماز ہوجائے گی مگرا حادیث میں ہے کہ:

لاصلواۃ الا بفاتحۃ الکتاب۔ اورکیرا حادیث سے ٹابت ہے کہ حضور الدی علیہ اللہ مناتحۃ الکتاب اورکیرا حادیث سے ٹابت ہے کہ حضور الدی علیہ اللہ مناقہ سے بعد اور بھی قرآن مجید کچھ نہ پچھ پڑھا کرتے ہے جو ہاا عتبار معنی حد شہرت تک پنجی ہیں۔ ان احادیث کا مفاد سے ہوا کہ بغیر سورۃ فاتحہ اورضم سورۃ کے مازنہیں ہوگی۔ نقبہاء نے فرق مراتب سے فائدہ اٹھا کر اس تعارض کو دور فر مایا کہ مطلق قرائت فرض اور خاص سورۃ فاتحہ پڑھنا اورضم سورۃ واجب۔

اگر (معاذ الله) احناف احادیث کوقائل منه جائے تو بہت آسانی ہے کہد کتے تھے کہ چونکہ بیاحادیث قرآن کے معارض میں لہذا متروک العمل میں ،ای لئے احناف

یاصول نقد کامسلمہ کلیہ مشہورہ ہے کہ جب قرآن وحدیث میں تعارض ہوتو پہلے بیتی کامسلمہ کلیہ مشہورہ ہے کہ جب قرآن وحدیث میں تعارض ہوتو پہلے بین کوشش کی جائے ۔ تطبیق ہوجائے فبہاور نہ بدرجہ مجبوری کتاب اللہ کے مقابلہ میں آ حاد ضرور متروک ہوں گی ۔ کیا کوئی اے عمل بالحدیث کا ترک کہہ سکتا ہے؟ نہیں ن عناد کا کوئی علاج نہیں'۔ (مقدمہ نزھة القاری:۱۹۳)

چنفی کی بنیاد: پر

روف دانشورڈا کر مجر میدالندر مرائذ فرماتے ہیں، 'رسول اللہ سی کے میات طیب میں اللہ می قانون کے دوستفل، غیر تبدل پذیر ماخذ بعنی قرآن وحدیث کمل ہوجاتے سے قانونی فکھ نظر سے جب کوئی نئی تھی پیدا ہوتی تواسے سلجھانے کے لیے مسلمان سب سے پہلے قرآن اور پھر حدیث سے رجوع کرتے اورا گران دونوں میں کوئی حل بلتا تو پیغیبر کے عطاکر دو عظیم الثان اصول بعنی اجتہاد پڑمل کرتے ۔ بیاصول بعد مسلمانوں کے بہت کام آیا ور نہ اسلامی قانون منجمد ہوجاتا اور مسلمان اسے تاکائی کرشاید غیر اسلامی قوانین اختیار کر لینے پر مجبور ہوجاتے ۔ اجتہاد کے ذریعے سے ہرکرشاید غیر اسلامی قوانین اختیار کر لینے پر مجبور ہوجاتے ۔ اجتہاد کے ذریعے سے ہرکرشاید غیر اسلامی قوانون بنانے کاموقع مل گیا''۔ (خطبات بہاولیور: ۱۸)

ہیں مہ پہتا ہے۔ اور درس و قدرلیں کے ذرابیدائے کی شاگردوں کو حدیث اوفقہ کا ماہر بنا دیا۔حضرت علی رض اللہ عندا پی مدت خلافت میں کوفیہ ہی مقیم رہے اور آپ نے بھی کئی طالبانِ علم کو نیضیاب کیا۔ان دونوں صحابہ کی وجہ سے ہی کوفہ کو'' فقہ کا

دارالعلوم "كبا حمياً-

معروف دانشورڈ اکٹرمحر حمید اللہ کے بقول، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو قانون میں خاص ملکہ حاصل تھا اس لیے ایکے درس میں قانونی مباحث اور فقیما نہ عناصر ہمیشہ زیادہ ہوتے تھے۔ (خطبات بہاولپور:۸۳)

چونکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عندا جہتما د وفتوے میں حضرت عمر فاروق رہنی اللہ عنہ کے طريقِ كارے متاثر تصاس ليے بيكها جاسكتا ہے كەكوفە بيس فقەكى اساس حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت این مسعود ہے منقول فآویٰ تھے جوآ گے چل کر فقہ نفی کی بنیاد ہے۔ان فقہاء صحابہ کی تعلیمات کوحضرت علقمہ،حضرت اسوداور قاضی شرح وغیرہ نے کوفہ میں خوب پھیلایا پھران ہے حضرت ابراهیم تخعی نے اکتساب علم فضل کر کے تمام علم حضرت حماد كونتقل كياجوا مام عظم الوحنيف كاستاد تضه رمني الندتعالي عنبم اجمعين -شیخ ابوز ہر ہ مصری رحمہ اللہ رقم طراز ہیں، ''جب بیٹا بت ہو چکا کہ ابراهیم مخفی رہنی النہ عنہ نے ان تنین ا کا برصحابه کی فقد مل کر کے حضرت حماد رمنی اللہ عنہ تک جہنےا کی مجربیہ تھی ور ثدا ما م ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے جصے میں آیا تو کوئی وجہ ہیں کہ امام مخعی رسی اللہ عنہ نے نقیر حدیث میں ایکے طرز فکر اور نقل روایت میں انکی شدیدا حتیاط کوامام حماد رمنی الند عنه تک نه پہنچایا ہو۔ چٹانچے حضرت ابن مسعود رمنی اللہ عند کا بیرعالم تھا کہ حدیث روایت کرتے وقت ال پر سکیکی طاری ہوجاتی تھی میاداوہ ایسی چیز بیان کردیں جوحضور علیہ نے نہ فرمائی ہو مگر ا بنی رائے سے فتو کی دینے میں آھیں کوئی مضا کقد نہ تھا۔ ادھر حضرت عمر رمنی اللہ عنہ لوگوں کو قلب روایت کی تلقین کرتے تھے مبادا وہ حدیثِ رسول میانید میں دروغ محولی کا ارتکاب نہ کرمیٹھیں۔ایسے میں حضرت علی بنی اللہ مندکی یہ حالت تھی کہ اگر کوئی ثفتہ راوی بھی حدیث بیان کرتا تو اے حلف ولاتے اور اس طرح الجي روايت كاتز كيدكرتے" . (حيات امام ابوطنيفہ: ٥٠٦) حضرت أبرا ہیم نخعی منی اللہ عنہ حدیث کی روایت میں ارسال کے عاوی تھے اس کے باوجودر سول الشريطينية ہے روايت كرنے ہے ڈرتے تھے۔ قال رسول اللہ علاقہ كہنے ر قال الصحابی کہنے کو ترجے ویتے تھے۔ آپ ہے کہا جاتا ، کیا آپ کوئی صدیثِ نبوی بيان نين كريكة ؟ تو فرماتي، "حديث توبيان كرسكتا مول مكر مين قال عمر، قال

عبدالله، قال علقمه، قال اسود كمنے كوآسان تراور ببند بدہ خيال كرتا ہوں 'بعض دفعه آب الفاظ حديث روايت كرنے كے بجائے حديث كامفہوم خودا في طرف
سے بيان كرديا كرتے تھے۔ (الصّاً: ٣٩٩)

اس ہے معلوم ہوا کہ نبی کریم علیہ سے شریعت اخذ کرنے اور اے دوسروں تک پہنچانے کے دوطریقے رائج تھے۔

اول: ظاہری طریقه یعنی اسناد کے ساتھ حدیث بیان کرنا (متواتر ہویا غیرمتواتر)۔ (بطریق ظاہر)

دوم: حضور علی کے اقوال وافعال وتقریرے جومسئلہ بھٹا ،اے آپ علی کی طرف انتساب کیے بغیر بیان کرنا۔ (بطریقِ ولالت)

اول الذكر طریقے ہے ا حادیث بیان کرنے میں صحابہ بیحدا حتیا ط کرتے بلکہ دوسروں کو ہمی منع فر مائے۔ حضرت ابو بحرصدیق رضی اللہ عند نے کثر ت روایت ہے منع فر مایا۔ حضرت محر ، حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنبم کا روایات میں احتیا ط کرنا او پر فکور موا۔ امام شافعی رضی اللہ عند فر ماتے ہیں کہ '' حضرت ابو بحرصدیق رضی اللہ عند نے جو حدیثیں رسول اللہ علی ہے دوایت کیں انکی تعداد ستر ہے نے روایت عمر رنسی اللہ عند کی روایت ہے ہیں کہ محضرت عنمان رضی اللہ عند کی ہی اللہ عند کی روایت سے بچاس حدیثیں بھی ثابت نہیں ، حضرت عنمان رضی اللہ عند کا بھی بھی حال ہے''۔ (سیرة النعمان: ۸ کا بحوالہ مناقب الشافعی)

سیدنا صدیق اکبر منی اللہ عد ظاہری طریقے سے احادیث بیان کرنے کے بجائے مسائل کے استنباط کے لیے اجتہاد کرتے تھے چنا نچہ آ پ عہد نبوی ہی میں فقیدادر مفتی کا فریضدانجام دیتے رہے معروف دانشورڈ اکثر محمد حمیدالللہ در مائنڈ مائے ہیں،
"ایک روایت ہے کہ رسول اللہ عقاقے نے لوگوں سے کہ دیا تھا کہ تہمیں کوئی چیز معلوم کرنا ہوتو ابو بکر رض اللہ عانون تھا اور

صحابہ کرام رسول اللہ عظامی کو ہر چھوٹی چیز کے متعلق زحمت ویے کے بجائے ، جھزت ابو بکر رہنی اللہ عذکے پاس جاتے اور ان سے بوچھ لیتے۔ انہیں ایک طرح اجازت تھی کہ وہ چھوٹے موٹے مسائل میں نتوی دیں۔ (خطبات بہاولپور: ۹۷)
سیدنا المام اعظم رض اللہ عن خصرت ابو بکر وعم رض اللہ عنہا کے اس قانون پرعمل کیا اور حدیث کی بہلی تم کی روایت میں کثر ت ندکی۔ (فقد الفقیہ :۳۳ بحوالہ تر ندی)
مدیث کی بہلی تم کی روایت میں کثر ت ندکی۔ (فقد الفقیہ :۳۳ بحوالہ تر ندی)
وریافت کرتا تو اس پر قرآن وسنت کی روشن میں فتوی صادر فرماتے۔ چنا نچے ہی کہنا ورایت موٹر الذکر طریقے سے کیا کرتے یعنی جوکوئی مسئلہ وریافت کرتا تو اس پر قرآن وسنت کی روشن میں فتوی صادر فرماتے۔ چنا نچے ہی کہنا ورایس نگورہ جیرصحابہ کرام کی فقہ یا باالفاظ دیگر محمدی فقہ ہے۔
مراصل ندکورہ جیرصحابہ کرام کی فقہ یا باالفاظ دیگر محمدی فقہ ہے۔

مدہب سے سے کہ 'اہام ابوطنیفہ جیں' 'یہ بات انجھی طرح جان لینی چاہیے کہ علاء کی اس بات ہے کہ 'اہام ابوطنیفہ رمہ انداورا کے اصحاب اہل رائے جیں' کوئی بینہ سمجھے کہ علاء نے اکی تو بین کی ہے اور نہ ہی یہ سمجھے کہ یہ حضرات اپنی رائے کوسنت پرتر نیج دیتے ہیں، ایسا ہرگز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ بات متعدد طریقوں سے ثابت ہو چک ہے کہ آپ میں، ایسا ہرگز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ بات متعدد طریقوں سے ثابت ہو چک ہے کہ آپ میں، ایسا ہرگز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ بات متعدد طریقوں سے ثابت ہو چک ہے کہ آپ میں، ایسا ہرگز نہیں ہے کہ قوسنت کی میں اگر قرآن میں تھم نہیں ملے تو سنت کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اگر سنت میں نہ ملے تو صحابہ کرام کا قول لیتے ہیں اور اس قول کہ جیں اور اس جی جو اور اگر صحابہ کا قول نہیں ملی تو پھر قول کو پیند نہیں رہے بلکہ خوداجتہاد کرتے ہیں جیسا کہ دوسرے تابعین کے قول کے پابند نہیں رہے بلکہ خوداجتہاد کرتے ہیں جیسا کہ دوسرے تابعین اجتہاد کرتے ہیں جیسا کہ دوسرے تابعین اجتہاد کرتے ہیں'۔ (الخیرات الحسان میں ۹۳)

محدث علی قاری رمرادنہ نے بھی آ کیے اصحاب رائے ہونے کا بہی منہوم بیان کیا ہے کہ محدث علی قاری رمرادنہ نے بھی آ کیے اصحاب رائے ہوئے کا بہی منہوم بیان کیا ہے کہ اس کے کہا جاتا ہے کہا گی رائے وقیق اور مقل تیز ہوتی ہے'۔
(مرقاۃ شرح مفکلوۃ جلد دوم)

اس معلوم ہوا کہ امام اعظم منی اللہ عنداور ایکے اصحاب کو اصحاب الرائے اس لیے نہیں کہا جاتا کہ وہ (معاذ اللہ) اپنی رائے کو حدیث پرترجیح دیتے ہیں بلکہ انہیں اس لیے اہل رائے کہا جاتا ہے کہ وہ عقل و دانائی سے حدیث کے مشکل معانی بجھنے کی المیت رکھتے ہیں۔ امام ربیعہ بن الی عبدالرخمن رضی اللہ عند (التوفی المسواھ) جو ربیعت الرائے کے نام سے مشہور تھے، اکلی وجہ تشمیہ کے متعلق امام ذہبی رحم الله فرماتے ہیں، الرائے کے نام سے مشہور تھے، اکلی وجہ تشمیہ کے متعلق امام ذہبی رحم الله فرماتے ہیں، دو وامام، حافظ الحدیث، نقید، مجہدا ور رائے وقیاس کے ماہم تھے، اسی وجہ سے انہیں ربیعۃ الرائے کہا گیا ہے'۔ (تذکرة الحفاظ ج ۱۳۸۱)

ای طرح امام مالک، امام شافعی، امام سفیان توری و دیگر مجتهدین حضرات بھی صاحب الرائے ہیں کی نفتہ واجتہا و اور قیاس و رائے میں جو بلند مقام امام اعظم اور آ کیے اصحاب کو ملا، وہ کسی اور کو نبل سکا۔ رضی الذیم اجمعین

امیرالموشین فی الحدیث حضرت عبدالله بین مبارک رض الله عنظر ماتے ہیں، ''اگر حدیث معروف ہوا وراس میں رائے کی ضرورت ہوتو امام مالک، امام سفیان تو رک اورامام ابوصلیفہ رض الله عنظر کی رائے کی ضرورت ہوتو امام اعظم رض الله عندان سب میں فقد کی تنہ کی جہنچنے والے ہیں اوران تینوں میں بڑے فقیہ ہیں''۔ (الخیرات الحسان :۱۰۴) آپ ہی کا ارشاد ہے کہ امام اعظم رضی الله عند نے فرما یا، ''لوگوں پر تجب ہے کہ وہ میرے متعلق کہتے ہیں کہ میں اپنی رائے سے فتوئی ویتا ہوں حالا تکہ میں تو حدیث سے فتوئی ویتا ہوں حالا تکہ میں تو حدیث سے فتوئی ویتا ہوں حالا تکہ میں تو حدیث سے فتوئی ویتا ہوں حالا تکہ میں تو حدیث سے فتوئی ویتا ہوں حالا تکہ میں تو حدیث سے فتوئی ویتا ہوں حالا تکہ میں تو حدیث سے فتوئی ویتا ہوں حالا تکہ میں تو حدیث سے فتوئی ویتا ہوں حالات تکہ میں تو حدیث سے فتوئی ویتا ہوں حالات کہ میں تو حدیث سے فتوئی ویتا ہوں حالات کہ میں تو حدیث سے فتوئی

آپ نے ان سے یہ می روایت کیا کہ "کتاب اللہ میں تھم ہوتے ہوئے کسی کو بھی اپنی رائے سے بولے کسی کو بھی اپنی رائے سے بولے کاحق نہیں ہے، اور سنتِ رسول علی ہیں تھم ہوتے ہوئے کسی کو اپنی رائے سے بولنے کاحق نہیں ہے، اور اسی طرح صحابہ کرام کے اجماع کے ہوتے ہوئے کسی کو اپنی رائے سے بولنے کاحق نہیں ہے البتہ جس مسئلے میں صحابہ کا اختلاف ہوئے کسی کو اپنی رائے سے بولنے کاحق نہیں ہے البتہ جس مسئلے میں صحابہ کا اختلاف

مواہے تو ہم ان کے اس قول کو لیتے ہیں جوقر آن وسنت کے زیادہ قریب مواور جوالے علاوہ ہے اس میں اجتہاد کیا جاتا ہے اور اپنی رائے سے اجتہاد وہ تحض کرسکتا ہے جس کو اختلاف كالتيح علم بمواوروه قياس كاصول وضوابط جانيا بوئر (الخيرات الحسان: ٩٦) امام اعظم رضی الله عند کے اس بیان سے واضح ہوجاتا ہے کہ مذہب حنفی کی بنیاد واساس وین کے حیار معروف اصول لینی کتاب وسنت اور اجماع و قیاس ہیں۔ان حیاروں اصولوں کے جحت ہونے پراحادیث پہلے ہی پیش کی جا چکی ہیں۔ ایک دن امام اعظم منی الله عنر کسی ہے قیاس کے متعلق گفتگوفر مار ہے ہے کہ ایک شخص نے بیخ کرکہا، قیاس کوچھوڑ دو کیونکہ پہلا قیاس ابلیس نے کیا تھا۔ آپ نے اس تخص سے فرمایا ہم نے تھیک بات نہیں کی کیونکہ ابلیس نے اسپے تیاس سے اللہ تعالی کے علم کو رد کیا۔اس کیے وہ کا فرہوا جبکہ ہمارا قیاس تو اللہ تعالیٰ کے احکام کی اتباع کے لیے ہے كيونكه ہم قياس كے ذريعے مسئله كوالله تعالیٰ كى كتاب ، استے رسول عليہ كى سنت اور صحابہ و تابعین کرام کے اقوال کی طرف لے جارہے ہیں اور انباع کے ارو کردہی رہتے ہیں تو ہم کس طرح البیس ملعون کے مساوی ہو سکتے ہیں؟ بين كراس مخص في كبا، " مجه سے ملطى مولى ميں توبركرتا موں الله تعالى آ ميكه دل كو منوركرے جسطرح آپ نے ميرے دل كومنوركيا" _ (الخيرات الحسان: ٩٤) ا مام زفر رحمه الذفر مائة بين ، " امام اعظم منى الله منه اورائك تلانده قرآن وسنت سه بث كركوئى بات نبيس كرتے ۔ اگر قرآن دسنت ميں تھم نہ مطے تو وہ محابہ كرام كے اقوال و اعمال کومشعل راہ بناتے ہیں اور اگران ذرائع ہے بھی مسئلہ ل نہ ہوتو پھر قرآن وسنت كى روشى ميں قياس كرتے ہيں'۔ (مناقب للموفق:١١٨) ولی کامل حضرت نفسیل بن عیاض رمه الله کی گواهی مجمی ملاحظه فر ماسیئے۔ آپ کا ارشاد ہے، 'اگر کسی مسئلہ میں سیجے حدیث ل جاتی تو امام اعظم رمرالله اسکی اتباع کرتے اورا کر

صحابہ کرام و تابعین عظام ہے اسکا تھم ملتا تو انکی پیروی کرتے ورنہ قیاس کرتے اور بہترین قیاس کرتے''۔(الخیرات الحسان: ۹۵) .

حضرت عبدالله بن مبارک رحمدالله را یا کرتے ہے، "تم بید کہا کروکہ بیام ابوضیفہ رش الله عندی رائے ہے بلکہ یوں کہا کروکہ بید حدیث کی تغییر ہے "۔ (ذیل الجواہر ج ۲: الله عندی رائے ہے بلکہ یوں کہا کروکہ بید حدیث کی تغییر ہے "۔ (ذیل الجواہر ج ۲: مدیث واثر کا سیکھنا بیشک ضروری ہے گراسکی تشریح اور وضاحت کے لیے امام اعظم رمنی الله عندی عقل وقیم کی ضرورت ہے تا کہ حدیث کی تغییر اور اسکامفہوم مجھا جا سکے "۔ (منا قب للموفق: ۳۲۳)

ان دلائل ہے معلوم ہوا کہ آیام اعظم ابو حذیفہ رضی اللہ عذقر آن وحدیث اور صحابہ کرام کے اقوال وآثار کے ہوتے ہوئے ہرگز قیاس ورائے کواختیار نہ کرتے تھے۔اور جب آپ قیاس واجتہاد کرتے تو اسکی بنیاد قر آن وسنت اوراجہاع صحابہ پر قائم ہوتی ،اس لیے امت کی اکثریت اسکی تعریف اور پیروی کرتی۔اسکے باوجود آپی انکساری اور وسعت نظری کا یہ عالم تھا کہ آپ فرماتے ہیں ،

"بیہ ہارا قیاس واجتہاد ہے۔ہم اس پر کسی کو مجبور نہیں کرتے اور نہ یہ کہتے ہیں کہ اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ اگر کسی کے پاس اس سے بہتر رائے ہوتو وہ لے آئے ہم اسکو قبول کرنے و تیار ہیں'۔(الخیرات الحسان: ۹۸)

حصرت سفیان ٹوری رمداند کا ابتدا میں بیگان تھا کہ آپ قیاس کوا حادیث پر مقدم رکتے ہیں جنانچ امام عبدالو ہاب شعرانی شافعی رمداند فرماتے ہیں ،'' ایک ون جامع محدکوفہ میں سفیان ٹوری ،مقاتل بن حیان ،حماد بن سلمہ،امام جعفرصا دق اور دوسر سے علماء رمنی اند عنبم آئے اور انہوں نے امام اعظم رمنی اند عنہ ہمیں بیہ بات بہنجی ہے کہ آپ میں بکرت قیاس کرتے ہیں۔ آپ نے ان علماء سے گفتگو شروع کی اور ظہر تک بیگن شاک بیگفتگو جاری رہی۔

امام اعظم رض الله عند في ابنا فدجب بيد بيان كيا ، " ميں سب سے بہلے كتاب الله برعمل كرتا ہوں بھر سنت نبوى پر اور بھر صحابہ كرام كے فيصلوں پر اگر ان سب ميں مجھے كوئى مسئله نه طبح تو بھر قياس كرتا ہوں " ۔ بيس كرعلماء كرام كھڑ ہے ہوئے اور آ بلے سراور گھٹنوں كو جو ما اور فر مايا ، " آ ب علماء كے سردار ہيں ۔ ماضى ميں جو بجھ ہم في آ ب كے متعلق ناروا كہا وہ لاعلمى ميں تھا۔ آ ب است معاف كرديں " ۔ آ ب فر مايا ، الله تعالى مارى اور آ بجى مغفرت فر مائے۔ (الميز ان : ١٦) متعلق ناروا كہا وہ لائم ميں قبل آ ب است معاف كرديں " ۔ آ ب فر مايا ، الله تعالى مارى اور آ بجى مغفرت فر مائے۔ (الميز ان : ١٦)

''احناف کے اصولِ نقد کامشہور کلیہ ہے کہ جب قرآن وحدیث میں تعارض ہوتو پہلے تطبیق کی کوشش کی جائے۔تطبیق ہو جائے تو بہتر ورنہ بدرجہ مجبوری کتاب اللہ کے مقابلہ میں خبرآ حادضرورمتر وک ہول گی۔

بات یہ ہے کہ جب قرآن مجید کے طعی الدلالت معنی کے معارض کوئی روایت ہے تو وہ صدیث ہی ہیں اگر چہ وہ سب طرح سے درست ہو۔ یہ قاعدہ بھی احناف کا تراشیدہ نہیں ،صیابہ کرام رض اللہ عنم سے منقول ہے۔حضرت ام المؤمنین عاکشہ صدیقہ رض اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں کئی نے کہا کہ این عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کئی نے کہا کہ این عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کئی نے کہا کہ این عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

قرآن واحادیث دونوں پراحناف بھی بھی ایسے اہم نازک موقعوں پڑمل کر لیتے ہیں کہ ہرمنصف، دیانت داراور ذی فہم داددیے بغیر نہیں رہ سکے گا۔اس کی مثال قرائت خلف امام ہے جس کی قدر نے تفصیل ہے:

احناف کا مسلک بیہ ہے کہ جب جماعت نے نماز پڑھی جائے تو مقندی قر اُت نہیں کرےگا،خاموش رہے گا،خواہ نماز سرتی ہویا جبری۔

غیر مقلدین بیر کہتے ہیں کہ مقتدی سورۃ فاتحہ ضرور پڑھے گاان کی دلیل بیر صدیث ہے:
لاصلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب او محما قال۔ سوروفاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔
احناف کی دلیل قرآن مجید کا بیارشاد ہے:

وَإِذَا قُوئَى القُرُانُ فَاسْتَمِعُواْ لَهُ وَانْصِتُواْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوُن -"اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کرسنواور خاموش رہوتا کہتم پررحم کیا جائے'۔(الاعراف:۴۰۴)

یہ آ سے نماز ہی میں قر آ ن مجید پڑھنے کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اس لئے یہ اپنے مورد کے اعتبار سے نماز میں قر آ ن پڑھے جانے کے بارے میں اور قطعی ہوجاتی ہے۔ اورا گرنماز کے بارے میں نہ بھی ہوتی جیسا کہ معاندین احناف کی ضد ہے تو بھی اذا قری القر آن کاعموم نماز میں قر آ ن پڑھے جانے کو بھی بلا شبہ شامل ہے۔ اس لئے نماز میں قر آ ن مجید پڑھے جانے کے وقت استماع اور سکوت بھی قر آئی ثابت ہے۔ اور حکم صرف بغور سننے کا نہیں بلکہ خاموش رہنے کا بھی ہے۔ حالا نکہ بغور سننے کے لئے خاموش رہنالازم ہے جو خاموش شدہ ہاور خود ہولے جائے وہ کیا ہور سننے کے لئے خاموش رہنالازم ہے جو خاموش شدہ ہاور خود ہولے جائے وہ کیا سند جی ایک بغور سننے کے بعد خاموش رہنا یا ہی جائے گا سبب یہ ہے کہ پچھنماز وں میں قر آ ن مجید بلند آ واز میں پڑھا جا تا ہے ، اور پچھیس آ ہتہ جن میں بلند آ واز سے پڑھا جا تا ہے ، اور پچھیس آ ہتہ جن میں بلند آ واز سے پڑھا جا تا ہے ، اور پچھیس آ ہتہ جن میں بلند آ واز سے پڑھا جا تا ہے ان میں بغور سننے کے ساتھ خاموش رہنا یا ہی جائے گا۔ جن نماز وں پڑھا جا تا ہے ان میں بغور سننے کے ساتھ خاموش رہنا یا ہی جائے گا۔ جن نماز وں

میں آہت پڑھاجا تا ہے ان میں چونکہ سائی نہیں دیتا تو بغور سننا تو نہ ہوگا گر چہ رہنا ضروری ہوگا۔اس لئے نماز خواہ سرّی ہوخواہ جبری ،امام جب قر اُت کر ہے تو مقتدی پر چیپ رہنا بہر حال ضروری ہے، کچھ پڑھنے کی اجازت نہیں۔

اس پرایک اعتراض امام بخاری نے جزء القراقی میں یہ کیا کہ یہ آیت خطبے کے وقت نماز پڑھنے کے بارے میں نازل ہوئی ۔ یعنی جب خطبہ ہور ہا ہوا ورکوئی آئے تو وو رکعت نماز پڑھے ،اس نماز میں یہ قر آن پڑھ رہا ہے اور حاضرین خاموش ہیں ۔ گراس کے متعلق و وکوئی سند نہیں چیش کر سکے ۔ ان کے برخلاف امام بخاری رحم اللہ کے استاذ امام احمد رحمہ اللہ نے فر مایا ، اس پر اجماع ہے کہ یہ آیت مطلقا نماز میں قر اُت کے بارے میں متعدی کوقر اُت کی اجازت بارے میں نازل ہوئی ۔ اس بناء پر وہ جبری نماز ول میں متعدی کوقر اُت کی اجازت بارے میں ویتے ۔ اس سے قطع نظر نص جب عام ہوتو تھم مورد کے ساتھ طاص نہیں رہتا ، اس سے قطع نظر نص جب عام ہوتو تھم مورد کے ساتھ طاص نہیں رہتا ، عام ہی رہتا ہے۔

جب آیت کا صری مفہوم ہے کہ جب کوئی قرآن پڑھے تو تم لوگ بغورسنواور فاموش رہو۔قرات اور فاموش رہے کی تاویل تو امام بخاری نے کرلی کہ آنے والا قرات کردہا ہے لوگ چپ ہیں۔اگر چہ یہاں حاضرین کا چپ رہنااس کی قرات کی وجہ سے نہیں بلکہ خطبہ کی وجہ سے مگر بغور سننے کا یہاں کیا محل ؟ اسے امام بخاری نے نہیں بلکہ خطبہ کی وجہ سے ہے۔گر بغور سننے کا یہاں کیا محل ؟ اسے امام بخاری نے نہیں بتایا۔ یہا شکال لا بحل ہے۔لہٰذا اگر اس آیت کو خطبے کی حالت کے ساتھ فاص کریں تو لازم آئے گا کہ فاستمعوا له کا ارشاد حشوا ورائے معنی ہوجائے ''۔ فاصد مہزدھ القاری : ۱۹۲۲ ایوں)

باب سيزديم (13)

فقه مفي كي مدوين:

فقدا بنی دسعت و جامعیت کے اعتبار سے زندگی کے تمام مسائل پر حادی ہے۔ امام اعظم منی اللہ عند کے زمانے تھے کیاں اسے اعظم منی اللہ عند کے زمانے تک اگر چہ فقد کے بعض مسائل مدون ہو چکے تھے کیاں اسے باقاعدہ ایک کامل دستور اور جامع قانون کی حیثیت حاصل نہتی۔ اسوقت تک نہ تو استدلال و استنباط مسائل کے قواعد مقرر ہوئے تھے نہ ہی ایسے اصول وضوابط طے ہوئے تھے جن کی روشنی میں احکام کی تفریع کی جاتی۔

بار ہا ام اعظم رض اللہ عند نے سر کام بی قاضوں اور حکام کو فیصلوں میں غلطیاں کرتے و یکھا، یہ بھی تدوین فقہ کا ایک سبب تھا۔ نیز تدن میں وسعت کی وجہ سے روز بروز بروز سنے مسائل پیدا ہوتے جارہ تھے۔ اطراف و بلاد سے آنے والے سینکڑوں استفتاء امام اعظم رض اللہ عند کی خدمت میں آنے گئے تو آپ نے بیارادہ کیا کہ احکام ومسائل کے وسیع وکثیر جزئیات کو اصولوں کے ساتھ تر تیب دیکر ایک جامع فن کی شکل دیدی جائے تا کہ آنے نے والی نسلوں کے لیے اسلامی دستور شعل راہ بن جائے۔

چنانچ آپ نے مدوین فقد کے ظیم کام کے لیے اپنے شاگردوں میں سے جالیس نامورافراد جواپ اپنے فن کے ماہر تھے، انکاانتخاب کر کے ایک دستوری کمیٹی تشکیل دی۔ یہ سب انکہ حضرات درجه اجتہاد کو پہنچ ہوئے تھے۔ ان اراکین کمیٹی میں امام ابو یوسف، امام داؤد طائی، حضرت کی بن ابی زائدہ، حضرت حفص بن غیاث اور حضرت عبدالله بن مبارک کو روایت اور حدیث و آثار میں خاص کمال حاصل تھا۔ حضرت قاسم بن معن اورامام محمد عربیت اورادب میں مہارت رکھتے تھے جبکہ امام زفر حضرت قاسم بن معن اورامام محمد عربیت اورادب میں مہارت رکھتے تھے جبکہ امام زفر حضرت قاسم بن مشہور تھے۔ رض اللہ تعالی عبن

معروف دانشور ڈاکٹر محمد حمید الله رحمه الله فرماتے ہیں، "امام اعظم ابوحنیفه نے ایک

کارنامدانجام دیا جواسلای قانون کی تاریخ میں سب سے زیادہ اہم اور یادگارکارنامہ ہے۔ اس زیانے میں امام مالک، امام اوزاعی وغیرہ بڑے بڑے فقیہ موجود تھے۔ انہوں نے کتابیں بھی تکھیں لیکن ان کی کوششیں انفرادی تھیں۔امام ابوصنیفہ نے سوچا کہ انفرادی توشش کی جگہ، اسلامی قانون کی تدوین اگر اجتماعی طور پر کی جائے تو بہتر ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے این بہت سے شاگردوں میں سے چالیس ماہر بن قانون منتخب کر کے ایک اکیڈمی قائم کی۔

ا بتخاب میں اس بات کا خیال رکھا کہ جولوگ قانون کے علاوہ دیگرعلوم اور معاملات کے ماہر ہوں ،انہیں بھی اکیڈی کا رکن بنایا جائے غرض مختلف صلاحیتوں کے ماہرین کو اس اکیڈی میں جمع کیا گیا''۔ (خطبات بہاولپور:۸۵)

چونکہ فقہ زندگی کے ہرشعبے سے متعلق مسائل برجن ہے اس لیے امام اعظم منی اللہ عند نے مختلف ملی میں اللہ عند نے مختلف علوم وفنون کے ماہرین کوجمع کیا اور پھرائلی معاونت سے اسلامی قوانین کومرتب مختلف علوم وفنون کے ماہرین کوجمع کیا اور پھرائلی معاونت سے اسلامی قوانین کومرتب کرنے میں مصروف ہوگئے۔

تدوین کا طریقہ بیتھا کہ امام اعظم رضی اللہ عند اپنی مسند پر رونق افروز ہوتے، آ کچے سامنے کوئی مسئلہ چیش کیا جاتا اور پھراس مسئلہ پرآ کچے تلاندہ تفتگو کرتے۔ بعض اوقات بحث وتحیص میں انکی آ وازیں بلند ہونے آگئیں اور دیر تک بحث ہوتی رہتی۔ امام اعظم رضی اللہ عند نہایت خاموشی ہے انکی تفتگو سفتے رہتے پھر جب آپ تفتگو شروع کرتے تو مرطرف خاموشی جھا جاتی۔

ایک دن ایام اعظم من الله مزکسی مسئله پر گفتگوفر یار ہے تھے اور بیسب حضرات خاموش بیٹھے من رہے تھے۔ایک شخص نے بیسنظرد کچے کر کہا،" پاک ہے وہ ذات جس نے امام ابوصنیفہ کے لیے ان حضرات کو خاموش کرایا"۔ (مناقب للموفق:۱۲۲) مان اعظم من الله مند کا بیطریفتہ تھا کہ آپ اپنے تلانہ وسے بحث کرتے۔ بھی تو آپ

کے اصحاب ولائل من کرآپ کی بات مان لیتے اور بھی آپ کے دلائل کے مقابل پنے ولائل بیش کرتے۔ امام آئمش رحہ اللہ آپ کے طریقہ کار پر یوں تبعرہ کرتے ہیں، ''جب اس مجلس کے سامنے کوئی مسئلہ بیش ہوتا ہے تو اسکے اراکین اس مسئلے کواس قدر گردش دیتے ہیں اور اسکے ہر پہلو کا اس قدر غور سے جائزہ لیتے ہیں کہ بالآخراس علی روشن ہوجاتا ہے'۔ (مناقب للکروری، ج۳:۲)

صدرالائمه علامه موفق رمراله لکھتے ہیں، امام اعظم رض الذہ نے اپنے فد جب کی اساس
ا بے تلافدہ کی شور کی پررکھی اور ان پر اپنی رائے مسلط نہ کی۔ اس ہے آپ کا مقصد
دین میں احتیاط اور خدا ورسول علیہ ہے پرخلوص تعلق میں انتہائی حد تک کوشاں رہنا
تھا۔ آپ ایک مسئلہ بیش کر کے اپنے تلافدہ کی رائے سنتے اور پھر ابنا نظریہ بیان
فرماتے مضرورت ہوتی تو ایک ماہ یازیادہ عرصہ بحث ہوتی ۔ تی کہ جب کسی ایک قول
پر آکر بات تضم جاتی تو امام ابو یوسف رحد النداسے اصول میں درج کر لیتے اس طرح

انہوں نے سب اصول تحریر کر لیے۔ (حیات ام ابوضیفہ: ۱۳۳۱)
خطیب بغدادی رحہ اللہ نے لکھا ہے کہ اگر کسی مسئلہ میں بحث شروع ہوجاتی اور امام
عافیہ رحمہ اللہ اسوفت موجود نہ ہوتے تو امام اعظم رض اللہ عند فرماتے ، اس بحث کو عافیہ کے
ا نے تک ختم نہ کرو۔ جب عافیہ آ جاتے اور دہ سب کی رائے سے متفق ہوجاتے تو امام اعظم رضی اللہ عن فرماتے ، اس مسئلہ کو لکھ کو۔ (تاریخ بغدادے ۱۰۸:۱۲)

اسم رسی الله عذیر ما سے دس یا بارہ ائم کی ایک اور خصوصی مجلس میں امام اعظم کے ان چالیس میں سے دس یا بارہ ائم کی ایک اور خصوصی مجلس میں ہیں امام اعظم کے علاوہ امام ابو بوسف ، امام زفر ، واؤد طائی ، عبدالله بن مبارک ، یجی بن ذکر یا ، حبان بن علی ، امام مندل بن علی ، عافیہ بن یزید علی بن مسہر علی بن ظبیان ، قاسم بن معن اور اسد بن عمر وشامل سے جو فیصلہ کو حتی شکل ویتی اور پھرا سے تحریر کرویا جاتا ۔ رضی الله عن معن ورستور اسلامی کی تدوین کا بی عظیم الشان کام الما دیس شروع ہوا اور کی سال جاری رہا دستور اسلامی کی تدوین کا بی عظیم الشان کام الما دیس شروع ہوا اور کی سال جاری رہا

حتیٰ کہ آ کی اسیری کے ایام میں بھی بیکام جاری تھا۔ اس دستور کے جتنے اجزاء تیار ہوجائے ،ساتھ ہی ساتھ انہیں شائع کردیا جاتا۔ یہ جموعہ "ستب نقد الی حنفیہ" کے نام سے مشہور ہوا۔ محدث علی قاری دمہ اللہ فرمائے ہیں ،

" امام اعظم رضی الله عند نے ترای ہزار (۱۰۰۰) مسائل طے کیے، ان میں سے ارتمیں ہزار (۲۵،۰۰۰) عبادات سے متعلق اور دیگر بینتالیس ہزار (۲۸،۰۰۰) عبادات سے متعلق اور دیگر بینتالیس ہزار (۲۵،۰۰۰) مسائل معاملات سے متعلق تھے"۔ (ذیل الجواہرج ۲:۲۲)

آزاد خیال عالم بلی نعمانی بھی اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں کہ 'امام ابوصنیفہ نے جس قدر مسائل مدوّن کیے ان کی تعداد بارہ لا کھنوے ہزار سے پچھزیادہ تھی۔ شمس الائمہ کر دری نے لکھا ہے کہ یہ مسائل چھولا کھ تھے۔ بیاض تعداد شاید سی نہولیکن پچھ شہر نہیں کہ انکی تعداد لا کھوں سے کم نہ تھی۔ امام محمد کی جو کتابیں آج موجود ہیں، ان شہر نہیں کہ انکی تعداد لا کھوں سے کم نہ تھی۔ امام محمد کی جو کتابیں آج موجود ہیں، ان سے اس کی تقدد بی ہو گئی ہے'۔ (سیرة النعمان: ۱۰۹)

حقیقت یہ ہے کہ آپ نے اپنے شاگر دوں کو تدوین فقہ کا اس قدر ماہر بناویا تھا کہ بیہ کام آپ کے دصال کے بعد بھی جاری رہا۔

ایک شخص نے امام وکیج رحمد اللہ ہے کہا، "امام ابو صنیفہ سے غلطی ہوئی"۔ تو امام وکیج الجراح رحمد اللہ نے فرمایا، جولوگ سے کہتے ہیں وہ چو پایوں کی طرح ہیں بلکدان سے زیادہ گراہ ہیں۔ امام ابوصنیفہ رضی اللہ منظمی کیے کر سکتے ہیں جبکدا نئے ساتھ امام ابویوسف اور امام زفر جیسے نقد کے امام شخصاور یجی بن ذکر یا بن زاکدہ، حفص بن غیاث، امام حبان، امام مندل جیسے تحد ثین شخصاور قاسم بن من من من عیافت وعربیت کے ماہر شخص اور داؤد طائی اور فضیل بن عیاض جیسے زمد و تقوی کے امام موجود ہے۔ تو جس کے ماہر شکا ساتھی ایسے لوگ ہوں اس سے خطا کیو کرممکن ہے، کیونکہ اگر وہ غلطی کرتے تو یہ لوگ ساتھی ایسے لوگ ہوں اس سے خطا کیو کرممکن ہے، کیونکہ اگر وہ غلطی کرتے تو یہ لوگ ساتھی ایکونت کی طرف لوٹا دیے" ۔ درجمہ ادائی ہوں اس سے خطا کیونکر ممکن ہے، کیونکہ اگر وہ غلطی کرتے تو یہ لوگ ساتھی ایکونت کی طرف لوٹا دیے" ۔ درجمہ ادائی ہوں اس سے خطا کیونکر ممکن ہے، کیونکہ اگر وہ غلطی کرتے تو یہ لوگ

امام وکیج رحماللہ کے اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ تدوین فقہ میں جولوگ شریک تھے وہ سب علم وفعنل کے اعتبار سے استادِ زمانہ ادر رہبر وراہنما کی حیثیت کے حامل تھے: ان اکا برینِ امت نے امام اعظم رضی اللہ عنہ کی فقہی بصیرت اور مجہدانہ راہنمائی میں فقہ فنی کہ وین کر کے اسے نداہب ثلاثہ (مالکی ، شافعی اور صنبلی نداہب) کے لیے نشانِ راہ اور سنگ میل بناویا۔

فقہاء نے کیا خوب فرمایا ہے، ' فقہ کا کھیت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی الذعنہ نے اسے بویا، حضرت علقمہ رض الذعنہ نے اسے سیراب کیا، حضرت ابرا بیم تخفی رضی الذعنہ نے اسے کا ٹا، حضرت جما درض الذعنہ نے اسکا اناج جدا کیا، امام ابوصنیفہ رضی الذعنہ نے اسے بیسا، امام ابو یوسف رضی الذعنہ نے اسے گوندھا اور امام محمد رضی الذعنہ نے اسکی روٹیال بکا کیل جبکہ باتی لوگ اسکے کھانے والے ہیں'۔ (ورمخار)

ستب فقه کی تدوین:

امت مسلمہ کی سہولت اور علماء کی آسانی کے لیےسب سے پہلے امام اعظم منی اللہ عند نے تدوین کتب کے سب سے پہلے امام اعظم منی اللہ عند نے تدوین کتب کی ضرورت محسوس کی اور علم شریعت کی تدوین فرمائی۔ امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمہ اللہ رقم طراز ہیں،

"امام ابوصنیفہ منی اللہ عنے مناقب میں بیصفت منفر داور خاص ہے کہ آب ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے علم شریعت کی تدوین کی اورا سے ابواب میں تقلیم فرمایا پھراسکی پیروی امام مالک نے "موطا" کی ترتیب میں کی۔ امام صاحب سے پہلے کسی نے ایسا نہ کیا کیونکہ صحابہ کرام اور تابعین نے علم شریعت کونڈو آبواب میں تقلیم کیا اور نہ ہی کوئک توت پراعتماد کرتے تھے۔ جب امام اعظم منی اللہ عند نے دیکھا کہ علم منتشر ہوتا جارہا ہے تو آبیں اس کے ضائع ہونے کا خوف ہواتو آپ منے اسے مدون کرکے ابواب میں تقلیم کیا۔ آپ نے علم الفقہ کو باب الطہارة سے نے اسے مدون کرکے ابواب میں تقلیم کیا۔ آپ نے علم الفقہ کو باب الطہارة سے

شروع كيا پھر باب الصلوق، بھرتمام عبادات بھرمعاملات اور آخر ميں دراثت كا باب مرتب كيا" ــ (تبيض الصحيفہ:۴۵)

"امام اعظم رضى الله عندس يهليمسائل بيان كيے جاتے تنے مگر جس تر تب اور صبط سے امام صاحب نے تدوین فرمائی وہ آپ ہی کی اولیت ہے'۔ (مناقب للموفق: ۹۷۹) علامدا بن جر ملی رمداللہ لکھتے ہیں ، ' آپ سب سے پہلے وہ مخص ہیں جس نے علم فقد کی تدوین کی اور اسکوابواب میں مرون کیا اور اسکی کتابیں مرتب کیں جیسا کہ آج کل موجود ہیں۔امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ' موطا'' میں انہیں کی ہیروی کی۔اس ے قبل لوگ اپنی یادواشت پراعماد کرتے تھے۔ آپ ہی سب سے پہلے تھ ہیں جس نے کتاب الفرائض اور کتاب الشروط وضع کی ' ۔ (الخیرات الحسان:١٠١) '' تعجب ہے کہ جن لوگوں کو امام صاحب ہے ہمسری کا دعویٰ تھا وہ بھی (امام اعظم کی)اس کتاب ہے بے نیاز نہ تھے۔امام سفیان توری نے بڑے لطا کف الحیل ہے کتاب الرہن کی نقل حاصل کی اور اسکوا کٹر پیش نظرر کھتے ہتھے۔ زائدہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک دن سفیان کے سر ہانے ایک کتاب دلیمی جسکا وہ مطالعہ کرر ہے تھے۔ ان ہے اجازت ما تک کر میں اسکود کیھنے لگا تو وہ امام ابوصنیفہ کی کتاب الرمن نگلی۔ میں نے تعجب سے بوجیما، کہ آپ ابو صنیفہ کی کما ہیں و سکھتے ہیں؟ ، بولے ، ' کاش آئی سب كتابي ميرے پاس ہوتيں'۔ يہ مي محمد كم تعجب كى بات نبيں كداسونت بڑے بڑے مدعيان فن موجود تنصاوران ميں بعض امام ابوحنيفه كى مخالفت بھى ركھتے تنصے تا ہم كسى كو اس كتاب كى ردوقدح كى جرأت نبيس ہوئى۔ (سيرة النعمان: ٢٢٨) حنفی فقہ جس میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے علاوہ ایکے نامور شاگردوں کے مسائل بھی شامل ہیں، دنیائے اسلام کا بہت بڑا مجموعہ قوانین تھا۔ اگر چہ بعد میں علائے حنفیہ

Marfat.com

نے اس میں بہت سااضافہ کیا لیکن امام ایو بوسف وامام محدر جماللذاور آ کیے دیکر شاکرو

آ کیے طریقۂ اجتہاد کی پیروی کرتے ہوئے اور آ کیے مرتب کردہ فقبی قواعد واصول کے مطابق ہی قرآن وحدیث ہے مسائل اخذ کرتے رہے۔ ای بناء پر امام اعظم رضی الله عنه " مجهّد في الشرع" بين اور آيكے ان شاگر دول كو" مجهّد في المذهب" كا درجه حاصل ہے اوروہ اصول میں اہام اعظم منی اللہ عندہی کے مقلد میں۔ ا مام ابو بوسف اورا مام محمد حبرما الله نے کئی مسائل میں امام اعظم منی الله عند کی رائے ہے اختلاف کیا ہے۔ بعض لوگ اس وجہ ہے امام اعظم رضی اللہ عنہ پر طعنہ زنی کرتے ہیں۔ حالا نكه اس حقیقت كوخو دامام ابو بوسف، امام زفر اورا مام محمد حمیم الله نے بیان كیا۔ اسكے بقول، ہم نے جواقوال بظاہرامام اعظم منی اللہ عند کی رائے سے اختلاف کرتے ہوئے کے وہ بھی دراصل امام اعظم منی اللہ منہ ہی کے اقوال ہیں کیونکہ بعض مسائل ہیں امام اعظم منى الله عند في مختلف اورمتعدد آراء ظامر كي تحيل -ا مام ابو بوسف رحمدالله في فرمايا، " ميس في امام اعظم رضى الله عند كسي قول كي سوات ایک قول کے مخالفت نہیں گی'۔ (شامی جا:۹۹) اس طرح امام زفر رحمه الله كاارشاد ي ما خالفت ابا حنيفة في قول الا وقد كان ابوحنيفة يقول به-'' میں نے کسی قول میں امام ابوحنیفہ کی مخالفت نہیں کی تکریہ کہ وہ بھی امام اعظم منی اللہ عنہ اى كاايكة ول موتاتها" _ (الجواهرالمصينه ،ج ا:٢٢٢) ا مام اعظم منی الله عند کافقهی مجموعه جو کتب فقد الی حنفید کے نام سے موسوم ہے ، اسکی تفصیل حب ذیل ہے،اے امام ابو بوسف رحمالله اورامام محمدر حماللہ نے مرتب کیا ہے۔ 1 - كتب ظاهر الرواية: اس مين جيد كتابين بين - جامع صغير، جامع كبير، مبسوط، زيادات،السير الصغير،السير الكبير-امام ابوالفضل محربن احدمروزی رحدالله نے ظاہر الروایة کی تمام کتب کے مسائل پر

مشمل ایک کتاب "کافی" کلی ۔ امام مزحسی رحداللہ نے اس کتاب کی تمیں (۳۰) جلدوں میں شرح لکھی جو "مبسوط" کے نام سے مشہور ہے۔ دی کت نیاب ن

کتب ظاہرالروایۃ کے علاوہ جو دیگر کتب امام محد رحمداللہ نے تصنیف فرما کیں انہیں نوادرات کہتے ہیں۔ آسمیں کیسانیات، جرجانیات، ہارو نیات، امالی امام محمد، نوادراہن رستم وغیرہ شامل ہیں۔ ایکے علاوہ حدیث وفقہ میں امام محمداورامام ابو یوسف رجہااللہ کی دوسری کتب مثلاً کتاب الحج ، کتاب الآثار، کتاب الخراج ، اختلاف ابی حفیہ وابن الی دوسری کتب مثلاً کتاب الحج ، کتاب الآثار، کتاب الخراج ، اختلاف ابی حفیہ وابن الی ، الروغی سیر الاوزاعی اور موطاامام محمد وغیرہ پر بھی کتب نوادر کا اطلاق ہوتا ہے۔ تصانیف امام اعظم:

صحابہ کرام اور تا بعین عظام کے زیانے ہیں گتا ہیں کھنے کا با قاعدہ رواج نہیں تھا۔ لوگ اپنے حافیظے اور یا دواشت پراعتاد کرتے۔ دوسری صدی ہجری ہیں تصنیف و تالیف کا با قاعدہ سلسلہ شروع ہوا۔ امام اعظم رضی اللہ عند نے تدوین فقہ کے لیے کوفہ ہیں مجلس فقہ قائم کی جس ہیں آپ اپنے شاگر دوں کوا حادیث اور فقہ کا الماکر اتے تھے۔ اس علمی ذخیرہ کو آپ کے تلائدہ نے اپنے حلقوں میں بیان کیا اس طرح بیروایات اس کمی ذخیرہ کو آپ کے تلائدہ کی طرف منسوب ہوگئیں۔ گویا آپ کے تلائدہ کی طرف منسوب تصانیف ورحقیقت امام اعظم ہی کی تصانیف ہیں۔

ا نے علادہ امام اعظم رضی اللہ عند کی تصانیف کا مختفر تعارف بیش خدمت ہے۔
امام اعظم ابوصیفہ رضی اللہ عند کی نہایت معروف تصنیف '' فقد اکبر'' ہے جو کہ اہلسنت
وجماعت کے عقائد پر مشمل ایک رسالہ ہے۔اسکی متعدوشر میں کھی کئیں جن میں
محدث علی قاری رمداللہ کی شرح سب سے زیادہ مقبول ہے۔اسکے علاوہ آپ کی ویکر
تصانیف حسب ذیل ہیں:

كتاب السير _ الكتاب الأوسط - الفقه الابسط - كتاب الردعلي القدري - العالم والمتعلم _ كتاب الرائ _ رسالة الإمام الي عثمان اليمي في الارجاء _ كتاب اختلاف الصحابه _ كتاب الجامع _ مكتوب وصايا _

ا مام اعظم منی امند عنه کی روایت کرده احادیث پرمشمل کی کتب تھیں جنہیں ا مام محمد بن محمود خوارزی رمه اللہ نے لیجا جمع کردیا ہے۔مقدے میں انہوں نے ان سب کو جمع كرنے كاسب بيكھا، كەبعض جابلول نے شام بيل بيمشهوركرركھا ہے كدامام ابوحنفيه منی اللہ عنہ کو حدیث میں زیاوہ وخل نہیں اس وجہ سے حدیث میں انکی کوئی تصنیف نہیں۔ اس پر مجھے غیرت آئی اور میں نے ان تمام مسانید کو جوعلاء نے امام اعظم منی امتدعنہ کی ا حادیث سے جمع کیے تھے، اکٹھا کردیا۔ انگی تفصیل ہیہے:

ا ـ مندحا فظ الومحمة عبدالله بن محمر بن ليقوب الحارثي البخاري ـ

٢_ مندا مام ابوالقاشم طلحه بن محمد بن جعفرالشابد _

٣_ مندحا فظ ابوالحن محمد بن المظفر بن موی بن عیسیٰ -

هم_مندحا فظالونعيم الاصبها في_

۵_منديج ابو كمرمحر بن عبدالباتي محدالانصاري_

٣ _ مستدا ما م ابواحمه عبدالله بن بن عدى الجرجاتي _

ے_مسندا مام حافظ عمر بن حسن الاشنانی_

٨_ مندابو بمراحمه بن محمد بن خالدالكلاك _

9_مندامام قاضي ابو يوسف يعقوب_

• ا .. مندامام محمد بن حسن الشيباني -

١٢ ـ آ نارامام محمر من حسن _

ساا_متدامام عبدالله بن ابی العوام_ امام خوارزی رحمہ اللہ نے اپنی جامع المسانید میں ان مسانید کوجمع کیا ہے اور انکی اکابر

Marfat.com

اا_ مندامام تمادين امام ابوحنيفه_

محرثین تک اسناد بھی بیان کردی ہیں۔

ا کے علاوہ اور بھی مسانید ہیں مثلا:-

مها_ مندعا فظا بوعبدالله حسنين بن محمد بن خسرو بخي-

10- مندامام صلفی ، محدث علی قاری رحماللہ نے اس کی شرح لکھی ہے۔

۱۶_مستدامام ماوردی۔

ے ا۔ مندابن البرز ازی، ان دونوں کی بھی شرعیں کھی گئی ہیں۔

علامہ کوٹری مصری رحماننہ نے ''تانیب الخطیب'' میں امام اعظم رض الذعنہ کے مسانید کی تعداد اکیس بتائی ہے جن کی سندیں متصل بین ۔ حافظ حدیث محمد بن یوسف صالحی شافعی رحمالنہ نے ''عقود الجمان'' میں امام اعظم رضی الذعنہ کی سترہ مسانید کا سلسلہ روایت بالا تصال مسانید کے جامعین تک بیان کیا ہے۔

اور فقہاء کی اتنی ہوئی جماعت نے حدیث کی روایت کی ہے کہ جن کا شام ہیں کہا، ''امام اعظم رضی اللہ عنہ سے محدثین ا اور فقہاء کی اتنی ہوئی جماعت نے حدیث کی روایت کی ہے کہ جن کا شار نہیں' ۔علامہ مزنی حراللہ نے تہذیب الا کمال میں ایک سو کے لگ بھگ ایسے کہار محدثین کوشار کیا ہے۔ جامع المسانید دیکھیں توسینکڑوں محدثین کی امام صاحب سے روایات ندکور ہیں جن میں اکثروہ وائمہ حدیث ہیں جوائمہ سنداور ایکے بعد کے دوسرے محدثین کے شیوخ واساتذہ بواسطہ یا بلا واسطہ ہیں۔

ان مسانید کی سب سے بڑی خصوصیت بیہ ہے کہ ان میں وہ احادیث بھی ہیں جواہام عظم منی اللہ عند نے براہ راست صحابہ کرام سے کی ہیں اور علا تیات تو اکثر ہیں جن میں امام عظم منی اللہ عنداور حضور علا تیات کی درمیان میں صرف تمین راوی ہیں۔ اہام اعظم منی اللہ عنداور حضور علاقے تک درمیان میں صرف تمین راوی ہیں۔ (مقدمہ برندھۃ القاری: ۱۸۵)

ተተተ

باب چهاردېم(14)

امام اعظم عنف كے تلامدہ:

علامه ابن حجر رحمه القدفر مات بي كه جن حضرات نے امام اعظم ﷺ سے علم حدیث وفقہ حاصل کیا ان کا شار ناممکن ہے۔ بعض ائمہ کا قول ہے کہ کی کے اپنے اصحاب اور شاگر دہیں ہوئے جتنے کہ امام اعظم ﷺ کے ہوئے ادر علماءاور عوام کو کسی ہے اسقدر فين نه پنجا جتنا كهامام اعظم اورائجےاصحاب ہے مشتبہا حادیث کی تفسیر ، اخذ كرد ہ مسائل، جدید پیش آنے والے مسائل اور قضا واحکام میں فائدہ پہنچا۔خداان حضرات کو جزائے خیر دے۔ بعض متاخر محدثین نے امام ابوحنیفہ ﷺ کے تذکرہ میں انکے شاگردوں کی تعداد تقریباً آٹھ سوکھی ہے اورائے نام دنسب بھی لکھے ہیں۔طوالت کے خوف ہے ہم اسے حذف کرتے ہیں۔ (الخیرات الحسان:۸۸) طافظ ابوالمحاسن شافعی رمداللہ نے ۱۹۱۸ لوگوں کے نام بقید نام ونسب تکھے ہیں جوامام صاحب کے صلقۂ درس ہے مستقید ہوئے۔ (سیرۃ النعمال: ۱۹۹۹) اب امام اعظم مین کے چندمشہور شاگردوں کے مختصر احوال تحریر کیے جارہے ہیں ، بعد ازاں آپ کے اُن جالیس مشہور شاگردوں کی فہرست تحریر کی جائے گی جنہوں نے تدو-بن فقد کے کام میں حصد لیا تھا۔

1_امام ابولوسف:

آپ کا نام بعقوب اور کنیت ابو یوسف بیشہ ہے۔ ۱۱ ہیں بیدا ہوئے۔ آپ ایک غریب گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ امام اعظم بیش نے اپی بصیرت وفراست سے آپ کی بیٹانی پرعلم وضل کے آٹارو کھے اور پھر آپ کے علم حاصل کرنے کا شوق ملاحظہ کیا تو آپ کے اخراجات اپنے ذمے لے۔ آپ نے علم فقہ وحدیث امام اعظم بیا تو آپ کے اخراجات اپنے ذمے لے۔ آپ نے علم فقہ وحدیث امام اعظم بیانیز اس زمانے میں کئی اکا ہرمحدثین سے بھی استفادہ کیا۔

ا مام ابن جربر طبری رحمه الله فر ماتے ہیں ، امام ابو پوسف ﷺ، قاضی ، فقیہ ، عالم اور حدیث کے حافظ تھے۔ حدیث حفظ کرنے میں مشہور تھے۔ آپ بچاس ساٹھ حدیثیں سنتے اور پھر کھڑے ہوکر دوسروں کولکھوا دیتے تھے۔آپ کنٹر الحدیث تھے۔آپ تین عبای خلفاءمہدی، ہادی اور ہارون رشید کے عہد میں قاضی القصناۃ لیعنی چیف جسٹس کے عبدے پر فائض رہے۔ (سوائے بے بہائے امام اعظم: ١٥١) امام اعظم ﷺ كاارشاد ہے "ميرے شاگردوں ميں جس نے سب سے زيادہ علم حاصل کیا وہ ابو پوسف ہیں'۔ آپ نے کئی کتابیں تصنیف کیں جن میں ہے ہیں کتابوں کے نام علامہ ابوالحن زیرفاروقی رحمہ اللہ نے تحریر کیے ہیں۔ (ایصاً:۱۵۲) علامه ذہبی رمداللہ فے امام ابو بوسف کوحفاظ حدیث میں شارکیا ہے جبکہ جرح وتعدیل کے نامور امام یکی بن معین رحمد اللہ نے آب کو" صاحب حدیث وصاحب سنة" فرمایا ہے۔ (تذكرة الحفاظ) ين ابوز بره مصرى رحدالله كے بقول امام ابو يوسف رحدالله امام ابوصنیفہ رحمد اللہ کے اصحاب میں سب سے بڑے حافظ حدیث منتے۔ آپ نے جالیس گرانفذركت تصنيف كيس _ (حيات ابوطنيفه: ۳۵۱) ا کیے موقع پرامام اعظم پہلی نے اپنے خاص شاگر دوں کے متعلق فرمایا، '' بیمیرے ۳۱ اصحاب ہیں جن میں ہے ۲۸ میں قاضی بنے کی پوری اہلیت ہے اور چے افراد میں فنوی دینے کی صلاحیت ہے جبکہ میرے دوشا گر دامام ابو پوسف یے اور امام زُفر وظف مید صلاحیت رکھتے ہیں کہ قاضوں اور مفتیوں کو مہذب اور مؤدب بنائين ـ (حيات امام ابوطنيفه: ١٥١) امام احمد بن طنبل رمرالله كاارشاد ہے، جب كسى مسكله ميں سيتين حصرات متفق ہوں تواكى مخالفت نہیں کی جاسکتی۔ پو چھا گیا، وہ تین حضرات کون ہیں؟ فر مایا،امام ابوصیفہ،امام ابو پوسف اورامام محمدا بن الحسن - امام ابوحنیفه قیاس میں بہنت بصیرت رکھتے ہیں ، امام

ابو یوسف آثار پروسیج نظرر کھتے ہیں اور امام محمد عربیت میں تمام لوگوں سے زیادہ مہمارت رکھتے ہیں (منی انڈمنم)'۔ (تقدیم موطا امام محمد : ۲۸)
امام بخاری ،امام سلم ،امام ابوداؤد کے اساتذہ امام احمد بن عنبل اور امام کی بن معین نیز امام بخاری کے شخ علی بن مدین سے تینوں امام ابو یوسف ہی کے مشہور شاگرد ہیں۔ مہم اللہ نقائی (مناقب للموفق: ۲۵۰۵) آپ کا وصال ۱۸ اھیں ہوا۔

2_امام محربن حسن:

امام محربن حسن عَنْ السلام من المعنداد ميں بيدا ہوئے۔ آپ کوملم عاصل کرنے کا شوق اس قدرتھا کہ والدکی ميراث سے آپکوئيس ہزار درہم ملے۔ نصف رقم علم نحو، لغت اور ادب وغيره کي خصيل پرخرچ کی اور بقايا نصف خديث وفقه کاعلم عاصل کرنے ميں خرچ کي دب وغيره کي خصيل پرخرچ کی اور بقايا نصف خديث وفقه کاعلم عاصل کرنے ميں خرچ کي دب بنائي نے آپ کو خاص صلاحيتوں سے نواز اتھا اس بناء برآب نے صرف ايک بهفته ميں قرآن کريم حفظ کرليا۔ (تقديم موطاامام محمد: ۱۷)

گمان ہے کہ علم نحواور عربی زبان وادب میں مہارت کے باعث آپ کوامام اعظم نے کم عمری ہی میں اپنی مجلس کا رکن بنالیا تھا۔ بعد ازاں آپ نے دوسال تک امام اعظم فیٹ ہے درس لیا پھر ان کے وصال کے بعد امام ابو بوسف، مسعر بن کدام، سفیان توری، امام ما لک اور امام اوزاعی وغیرہ رسم اللہ تعالی سے اکتساب فیض کیا۔ اس طرح آپ کم عمری ہی میں عالم ونقیہ بن گئے۔ امام اعظم کے بوتے اساعیل بن حماد کی روایت کے مطابق، امام محمد کا صلقہ درس کوفہ میں قائم ہو چکا تھا حالا نکہ اس وقت وہ صرف میں برس کے تھے۔ (مناقب للکروری، ج ۲: ۱۵)

آپ کے تلافدہ بیٹار ہیں جن میں امام شافعی، ابوطفس کبیر، محد بن ساعہ، خلف بن ابوطفس کبیر، محد بن ساعہ، خلف بن ابو ابوب، قاسم بن سلام، عیسلی بن ابان رمہم اللہ تعالی زیادہ مشہور ہیں۔ آپ نے نوسو سے زیادہ دین کتب تصنیف فرمائیں۔ آپ نے امام شافعی عظمہ کی والدہ سے نکاح کرلیا

تها_ (أولياءرجال الحديث: ٢٣١)

آپ ہی نے امام شافعی ﷺ کی دین تربیت فرمائی جس کے باعث امام شافعی ﷺ کا ارشاد ہے کہ 'علم فقد میں بھے پرسب سے برااحیان امام محدر حداللہ کا ہے'۔
ایک اور ارشاد ہے، ''میں نے ان سے زیادہ ضیح کوئی نہیں پایا، وہ جب گفتگوفر ماتے تو ایس محسوس ہوتا کہ گویا قرآن انہی کی لغت میں نازل ہوا ہے'۔ (تاریخ بغداد بیس محسوس ہوتا کہ گویا قرآن انہی کی لغت میں نازل ہوا ہے'۔ (تاریخ بغداد بیس محسوس ہوتا کہ گویا قرآن انہی کی لغت میں نازل ہوا ہے'۔ (تاریخ بغداد بیس محسوس ہوتا کہ گویا قرآن انہی کی لغت میں نازل ہوا ہے'۔ (تاریخ بغداد بیس محسوس ہوتا کہ گویا قرآن انہی کی لغت میں نازل ہوا ہے'۔ (تاریخ بغداد بیس محسوس ہوتا کہ گویا قرآن انہی کی لغت میں نازل ہوا ہے'۔ (تاریخ بغداد بیس محسوس ہوتا کہ گویا قرآن انہی کی لغت میں نازل ہوا ہے'۔ (تاریخ بغداد بیس محسوس ہوتا کہ گویا قرآن انہی کی لغت میں نازل ہوا ہے'۔ (تاریخ بغداد بیس محسوس ہوتا کہ گویا قرآن انہی کی لغت میں نازل ہوا ہے'۔ (تاریخ بغداد بیس محسوس ہوتا کہ گویا قرآن انہی کی لغت میں نازل ہوا ہے'۔ (تاریخ بغداد بیس محسوس ہوتا کہ گویا قرآن انہی کی لغت میں نازل ہوا ہے'۔ (تاریخ بغداد بیس محسوس ہوتا کہ گویا قرآن انہی کی لغت میں نازل ہوا ہے'۔ (تاریخ بغداد بعداد بیس محسوس ہوتا کہ گویا قرآن انہی کی لغت میں نازل ہوا ہے'۔ (تاریخ بغداد بیس محسوس ہوتا کہ کو بیس محسوس ہوتا کہ کو بیس محسوس ہوتا کہ کو بیس محسوس ہوتا کہ کی لغت میں نازل ہوا ہے۔ (تاریخ بغداد بعداد بعداد بیس محسوس ہوتا کہ کو بعداد بعداد

امام شافعی عظیہ کامشہور تول ہے کہ 'میں نے امام محد سے بڑھ کرکوئی قرآن مجید کا عالم شہیں و یکھا''۔ (الجواہر المصیئہ) ابراھیم حربی رحمداللہ کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن صنبل عظیہ سے بوچھا، کہ آپ ایسے وقیق مسائل کہاں سے بیان فرماتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا، بیسب امام محمد عظیہ کی کتابوں کا فیض ہے۔ (تاریخ بغداد، ج ۲: ۱۲۷) فلیف ہارون رشید نے آپو'' رُقہ'' کا قاضی مقرر کیا۔ آپ قاضی مقرر ہوئے اور پچھ مدت بعد بغداد سے گئے۔ ۱۸ اھ میں وصال ہوا۔

ایک بار خلیفہ کے در بار میں بیٹھے تھے کہ خلیفہ کی آ مدہوئی سب لوگ کھڑے ہوگئے ،
لیکن آپ کھڑے نہ ہوئے۔خلیفہ نے آپ کوخلوت میں بلا کرسب پوچھا، تو آپ نے
فرمایا، آپ نے مجھے علماء کی صف میں شامل کیا ہے اسلیے میں نے آپ کے خادموں کی
صف میں شامل ہونا بیندنہ کیا۔ (سوانح: ۱۲۲)

3_امام زفر بن بذيل:

آب ۱۱ ھ میں کو فہ میں پیدا ہوئے۔ امام اعظم طف کے بہت محبوب و معمد شاگرد
ہیں۔ امام صاحب کی مجلس میں سب ہے آئے جمعے اور امام اعظم عظیہ ہر موقع پر آپی
تعظیم اور مدح و ثنافر مائے۔ آپ کو صدیت میں امامت اور فقہ میں اجتہا و کا درجہ حاصل
تعا۔ امام اعظم عظیم عظیم کے شاگردوں میں حار لوگ فقہ کے اسے حافظ تھے جیسے قرآن کے

حافظ ہوا کرتے ہیں۔زفر ،ایو پیسف،اسد بین عمرو ،علی بن مسیر۔رمہم اللہ تعالیٰ طافظ ہوا کرتے ہیں۔زفر ،ایو پیسف،اسد بین عمرو ،علی بن مسیر۔رمہم اللہ تعالیٰ

جرح وتعدیل کے امام یکی بن معین رحمہ الله کا قول ہے، ذفو صاحب الموای ثقة مامون ۔ امام زفر نے فقہ کی تحصیل سے پہلے اپنے دور کے نامور تابعین سے علم حدیث حاصل کیا اوراس میں اس قدر کمال حاصل کیا کہ لوگ آپ کو ' صاحب الحدیث' کہتے اور آپ نے پاس اکتماب علم کے لیے آتے۔ بعد ازاں آپ نے امام اعظم سے نقد کاعلم حاصل کیا۔ امام زفر خیشہ کا ارشاد ہے، امام اعظم حیشہ کا جرتر بیت یا فتہ شاگر دامت کا فقہ ہے۔ (مناقب للموفق: ۲۹۵)

ایک شخص امام مزنی رحدالله کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا ، امام ابوحنیفہ عظف کیا دریافت کیا ، امام ابوحنیفہ عظف کے کی کیارائے ہے؟ فرمایا ،اہل عراق کے سردار ، پھر ہو چھا ،امام ابو یوسف رحداللہ کے متعلق کیارائے ہے؟ فرمایا ، وہ سب سے زیادہ حدیث کا اتباع کرنے والے ہیں۔

اس نے پھر پوچھا، امام محمد رحمہ اللہ کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ فرمایا، وہ تعریفات میں سب پر فائق ہیں۔وہ بولا ،امام زفر رحمہ اللہ کے متعلق فرمائیے۔فرمایا، وہ قیاس و اجتماد میں سب سے زیادہ تیز ہیں'۔ (حیات امام ابوحنیفہ:۳۸۳)

ا مام اعظم عظم عظم عظم على ان كا نكاح برطايا تو خطبه كے دوران فرمايا، "اے حاضرين! بير زفر بيں جومسلمانوں كے اماموں بيس ہے ايك امام اور شرافت وعلميت كے لحاظ سے مسلمانوں كى عظمت كا ايك نشان بيں "۔
مسلمانوں كى عظمت كا ايك نشان بيں "۔

ا مام زفر علیہ زہر و تقویٰ میں بھی بے مثال تھے۔ دومر تنبہ حکومت نے آپکو قاضی بنے پر مجبور کمیا مگر دونوں مرتبہ آپ نے اپنے استاد امام اعظم ابوحنیفہ کا طرح انکار کردیا اور گھر چھوڑ کر روپوش ہوگئے۔ غصہ کے باعث دونوں بار حکومت نے آپ کا

مكان گراديا ـ چنانچه آپ كودومر تنبه اینامكان تعمير كرنا پرا ـ

علوم القرآن،معرفت حدیث اورفن رجال کے علاوہ قیاس واستباط میں آپ کی حدورجه مہارت کے باعث امام اعظم ﷺ آپ کوامام ابو پوسف ﷺ اور امام محمد ﷺ ير ترجے دیتے تھے۔دیگراصحاب کے مقابلے میں کم عمری میں آپ کا انتقال ہو گیا اس لية بتصنيف وتاليف كاكام نبيس كرسكية بامام اعظم عن كوصال كي بعد انکی جگہ تر ایس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ ۱۵۸ ھیں آپ کا دصال ہوا۔

(اولياءر جال الحديث: ١٢٧)

4_امام ما لك بن الس:

جالیس اراکمین شوری کےعلاوہ امام اعظم طافیہ کے دیگر اصحاب میں امام مالک طافیہ مر فہرست ہیں۔آپ ۹۵ ھیں پیدا ہوئے۔جب بھی امام اعظم وزی مدیند منورہ میں حاضری دیتے تواہام مالک میزید آپ ہے استفادہ کرتے۔ بیجی پہلے بیان کیا گیا کہ امام مالک طری استفادہ کی تصنیف میں امام اعظم کی کتب سے استفادہ کیا۔امام ما لك عليه اكثر امام ابوصنيفه طليه كا توال كوبيان فرمايا كرتے تصاور آ بيكا قوال كى تلاش میں رہتے تھے۔ اسحاق بن محمد رحمہ الله فرماتے ہیں کہ مسائل دینیہ میں امام ما لك عليه ، امام اعظم عليه كاتوال كومعتر بحصة تتحه _ (منا قب للموفق :٣٢٣) اس سے معلوم ہوا کہ آپ دین مسائل میں امام اعظم ریفید کے اقوال کومعتر سمجھتے تھے۔ میر بھی واضح رہے کہ امام مالک عظمہ کے نزدیک بھی نماز میں رفع پدین منسوخ محر بن استعیل رحم اللہ کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے ویکھا کہ امام مالک عظیمہ امام اعظم عَدْ كَ بِاتْهِ مِينٍ بِاتْهِ وَٰ اللَّهِ عِلْهِ سِهِ مِنْ حِيدِ مُعِدِ كِهِ دِرُوازِ مِهِ يَهِ يَعْ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ طاف نے امام ایوصلیف طاف کوآ کے کردیا۔ (ایعنا: ۳۲۵)

یک مرتبہ مبید نبوی میں عشاء کے بعد امام مالک ﷺ اور امام اعظم ﷺ کی علمی گفتگو شروع ہوئی۔ راوی کہتے ہیں کہ امام اعظم ﷺ بات کرتے تو امام مالک ﷺ اوب اور فاموثی سے سنتے اور اس پر اعتراض نہ کرتے اور جب امام مالک ﷺ بات کرتے تو امام اعظم ﷺ فاموثی سے سنتے۔ اس طرح بیسلسلہ فجر کی اذان تک جاری رہا۔ (ایضاً: ۳۱۵)

ا مام شافعی ﷺ کا قول ہے، اگرامام ما لکﷺ اور ابن عیبینہ ﷺ منہ ہوتے تو حجازیوں کا .

علم نيست ونا بود موجا تا -

بعض لوگ امام ما لک فیشہ کوام ماعظم فیشہ کا شاگر د مانے کی بجائے ان کا استاد قرار دیے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ امام اعظم فیشہ سے امام مالک فیشہ کی روایت حدیث فابت ہے گرامام مالک فیشہ سے امام اعظم فیشہ کی روایت فابت نہیں چنا نچہ حافظ ابن حجر شافعی رحمہ النہ فرماتے ہیں کہ امام اعظم فیشہ کی روایت امام مالک فیشہ سے فابت نہیں اور دارقطنی نے جوروایتی ذکر کی ہیں وہ کل نظر ہیں کیونکہ وہ بطور فدا کر تحقیل نہیں اور دارقطنی نے جوروایتی ذکر کی ہیں وہ کل نظر ہیں کیونکہ وہ بطور فدا کر تحقیل نہیں اور دارقطنی ہے جوروایت نے اور الباری جانبہ ۵)

آ قاومولی علی ہے آپ کواس قدر مجت تھی کہ آپ ایک بارج کے ایام کے سواساری عمر مدینہ منورہ میں رہے گرز مان نیاری کے سوا بھی شہر مدینہ میں قضائے حاجت نہیں فرمائی بلکہ ہمیشہ حرم سے باہر تشریف لے جاتے ۔ آپ مدینہ منورہ میں بھی گھوڑے پر سوار نہیں ہوئے اور یہی فرماتے رہے کہ '' جھے شرم آتی ہے کہ میں اپنی سواری کے جانور کے شون سے اس زمین کوروندوں جس کے چیے چیے کومیرے آقا ومولی علیہ جانور کے شرم بوی کا شرف حاصل ہے'۔

.5- امام مسعر بن كدام:

امام اعظم فظ كاصحاب مين ايك ابم نام امام مسعر بن كدام رحمداللك آتا بجوظيم

محدث تھے۔ آپ بہلے امام اعظم ﷺ ہے حدد کرتے اور آ کی غیبت بھی کرتے۔
ایک بارامام اعظم ﷺ کی فدمت میں آئے تو آپکاز ہدوتقو کی دیکھ کر سخت نادم ہوئے۔
(یدواقعہ 'عبادت وریاضت' کے عنوان کے تحت ذکور ہو چکا ہے) چنانچ تو ہہ کرکے آپکی صحبت افتیار کرلی یہا تک کہ آپ ہی کی محبد میں طالب مجدہ میں انقال کیا۔
(الینا : ۲۲۳)

سلیم بن سالم رواند نے فرمایا، ہم امام مسر بن کدام رواند کے درس میں بیٹھے ہوئے سے ہم ان سے سوال کرتے تو وہ امام اعظم بیٹی کے اتوال سے بات شروع کرتے ۔

ایک شخص نے کہا، ہم آپ سے اللہ اور رسول سی کی بات پوچھے ہیں تو آپ برعتوں کی با تیں شروع کرویے ہیں او آپ برعتوں کی با تیں شروع کرویے ہیں۔ امام مسر رحراندای شخص سے بہت ناراض ہوئے اور فرمایا، تمہاری اس بیبودہ بات کا جواب صرف سے ہے کہتم میری مجلس سے اٹھ کر چلے فرمایا، تمہاری اس بیبودہ بات کا جواب صرف سے ہے کہتم میری محلس سے اٹھ کر چلے جاؤے تمہیں معلوم نہیں کہ امام اعظم رحراند کا جھوٹا نما شاگر دیجے کے ایام میں فائد کعبہ جاؤے تمہیں معلوم نہیں کہ امام اعظم رحراند کا جھوٹا نما شاگر دیجے کے ایام میں فائد کعبہ حالی ہیں کھڑا ہوجائے تو ساری دنیا کے علاء اسے سنتے رہیں۔ اسکے بعد آپ نے سے دعا ما تھی ہوئے اس کھڑا ہوجائے تو ساری دنیا کے علاء اسے سنتے رہیں۔ اسکے بعد آپ نے سے دعا ما تھی ہ''اے اللہ میں تیرا قرب جا ہتا ہوں اور اس کے لیے امام ابو صنیفہ کا وسلہ پیش دعا ما تھی۔ ''(ایضاً کہ کا سالہ ہوں۔ ''(ایضاً کہ کا دول کے کا مام ابو صنیفہ کا وسلہ پیش کرتا ہوں۔ ''(ایضاً کہ کا دول کے کیا مام ابو صنیفہ کا وسلہ پیش

رب امام اعظم عنی تشریف لاتے تو امام مسعر رحه الله تغظیم بیس کھڑے ہوجاتے جب امام اعظم عنی تشریف لاتے تو اور آب کی رائے رونہ کرتے۔امام اعظم رحمہ اور جب ایکے سامنے بیضتے تو دوڑا تو بیضتے اور آب کی رائے رونہ کرتے۔امام اعظم رحمہ اللہ نے مشد میں کئی احادیث ان سے روایت کی میں۔(ایضاً: ۳۳۰)

حضرت سفیان توری رساندفر ماتے ہیں، جب کی حدیث میں ہماراا ختلاف ہوجاتا تو ہم امام مسعر بن کدام سے بوچھتے تھے۔ وہ آپ کو حدیث کا'' میزان' کہا کرتے تھے۔ (الجواہرالمصدیرے ۲:۱۲)

الم مسعر رمداند سے بوجھا کیا ،آپ اسحاب ابی صنیفہ کی رائے چھوڑ کرام اعظم رمداند

کی رائے کی طرف کیوں مائل ہوئے؟ فر مایا، اس کی صحت کی بنا پر۔ تواب تم اس سے بھی زیادہ سجے لاؤتا کہ میں اے اپناؤں۔ حضرت عبدالللہ بن مبارک رحماللہ نے کہا،
د میں نے امام مسعر رحماللہ کو امام اعظم سے سوال کرتے اور استفادہ کرتے ہوئے د کیوا ہے'۔ (الخیرات: ۱۱۰) آ بیکا وصال ۱۵۳ھ یا ۵۵ ایس ہوا۔

6_امام عبداللدين مبارك:

حضرت عبدالله بن مبارک رمه الله اعظم کے نہایت مشہور شاگردول میں سے ہیں۔ حضرت واتا تنج بخش رمه الله نے کشف انجو ب میں آپ کو'' زاہدون کا سردار، اوتا دکا چیں رواور اہل طریقت وشریعت کا امام'' فر مایا ہے۔ آپ علم حدیث میں اس قدر بلند مقام کے حامل تھے کہ محدثین آپ کو'' امیر المونین فی الحدیث' کے لقب سراد کما کر ۔ تریخھے۔

اہام نو وی رحمد اللہ نے تہذیب الاساء واللغات میں آپ کا ذکر یوں کیا ہے، '' وہ امام جس کی امامت وجلالت پر ہر باب میں اجماع کیا گیا ہے، جس کے ذکر سے اللہ تعالی کی رحمت نازل ہوتی ہے اور جس کی محبت سے مغفرت کی امید کی جاسمتی ہے'۔
ایک موقع پر انہیں کسی نے '' عالم مشرق'' کہد یا تو امام سفیان توری رحمہ اللہ نے فر مایا، ''صرف مشرق کے عالم بیں، وہ تو مشرق ومغرب کے عالم بیں'۔ آپ کا ارشاد ہے، میں نے چار ہزار مشائخ سے حدیث کاعلم حاصل کیا اور ایک ہزار شیوخ سے احادیث روایت کیں۔ آپ نے فقہ وحدیث میں گئی کتب تصنیف فر مائیں۔

امام احمد بن منبل رمر الذفر مائے ہیں ،عبداللہ بن مبارک رمر اللہ کے زمانے میں ان سے بروہ کرکسی نے حدیث کے حصول کی کوشش نہیں کی سیح بخاری اور سیح مسلم میں آپ کی روہ کرکسی نے حدیث کے حصول کی کوشش نہیں کی ۔ سی بخاری اور سی مسلم میں آپ کی روایت سے مینکٹر ول حدیثیں مروی ہیں۔

آب امام اعظم کی مجلس نقد اور اس کی ذیلی باره رکنی خصوصی سمینی کے بھی رکن

تھے۔ آپ نے امام اعظم سے بھی حدیثیں روایت کی ہیں۔ امام اعظم کی شاگردی پر آپ کواس قدر فخر تھا کہ آپ علانہ فرماتے ،''اگراللہ تعالیٰ نے امام ابوضیفہ اور سفیان توری کے ذریعہ سے میری دشگیری نہ کی ہوتی تو میں عام آ دمیوں جیسا ہوتا''۔ (تبییش الصحیفہ: ۱۹) آپ ہی کا ایک اور ارشادگرامی ہے ،''کسی کو بیدتی کہ وہ یہ کے کہ یہ میری رائے ہے کیکن امام اعظم ابوضیفہ کوزیبا ہے کہ وہ یہ ہیں کہ یہ میری رائے ہے کہ وہ یہ ہیں کہ یہ میری رائے ہے''۔ (الینہا: ۲۰)

امام یجی بن معین رحمہ الله فرماتے ہے "میں نے کسی کوامام ابوطنیفہ کے اوصاف اسطرح بیان کرتے ہوئے نہ پایا جیسا کہ ابن مبارک اسکے اوصاف بیان کرتے اور اٹکو بھلائی کے ساتھ یا دکرتے ہے'۔ (الخیرات الحسان: ۱۳۷)

ایک موقع پرآپ نے فرمایا،امام اعظم ابوصنیفہ علیہ اللہ کی آیات (نشانیوں) میں سے
ایک آیت (نشانی) ہیں۔ کسی نے سوال کیا، آیت خیر ہیں یا آیت شر؟ فرمایا، تم قرآن
کی روشنی میں آیت کالفظ تلاش کرو۔ و جعلنا ابن مویم و امد آیات ترجمہ: ''اورہم
نے مریم اور اسکے بیٹے کو آیت کیا''۔ (المومنون: ۵۰) کیا آیت شرے بھی بن سکتی
ہے؟ (مناقب للموفق: ۱۳۵)

سیدناا مام اعظم عینی کی فضل کے متعلق آب کا ارشاد ہے، اگر امام ابوصنیفہ تا بعین کے ابتدائی دور میں ہوتے جب صحابہ کرام کی کثر ت تھی تو کئی تا بعین بھی آپ کے علوم سے بہرہ ور ہوتے ۔ امام اعظم عید کا قیاس دراصل حدیث کی تفسیر وتشری تھا۔ (ایسنا: ۱۳۲۸) آپ کا وصال ۱۸ احیس ہوا۔

7- امام وكيع بن الجراح:

آ ب اما م اعظم عظم عظم عظم علید کے خاص شاگر داور تدوین فقد کی مجلس کے رکن تھے۔فن حدیث وربال کے منعلق آپ کی روایات اور آراء معمد ومستند مجمی جاتی ہیں۔امام بخاری اور

ام مسلم نے آپ کی روایت سے کئی حدیثیں صحیحین میں درج کی ہیں۔ بلکہ امام المسلم نے آپ کی روایت سے کئی حدیثیں صحیحین میں درج کی ہیں۔ بلکہ امام فاری نے تو امام عبداللہ بن مبارک ،امام وکیج اور امام اعظم کے دیگر شاگر دول کی کتابیں حفظ کررکھی تھیں۔ (طبقات الکبری جیسے)

ام ذہبی رحداللہ نے تذکرة الحفاظ میں امام وکیج کا تعارف ان القابات سے کرایا ہے، الامام الحجافظ النبت محدث العراق احد الائمه الاعلام و کیع بن بجواح۔ آپ کے علم وضل کے متعلق امام یکی بن معین رحداللہ کا ارشاد ہے، '' میں نے کسی ایسے خص کونہیں و یکھا جسے امام وکیع پرترجی دول''۔

مام احمد بن طنبل رمداند آب کے ممتاز شاگر دیتھے۔ انہیں آپ کی شاگر دی پراس قدر از تھا کہ جب وہ آپ کی روایت سے کوئی حدیث سناتے تو سننے والول سے فر ماتے ، میں حدیث بناتے تو سننے والول سے فر ماتے ، میں حدیث بیان کی کہتمہاری آنکھوں نے اس جیسا کوئی دوسرا انہیں دیکھا ہوگا''۔ (تہذیب الاساء واللغات)

مام وکیج رمداننداکٹر مسائل میں امام اعظم کی تقلید کیا کرتے اور انہی کے فتوے کے موافق فتوی دیا کرتے۔

امام یکی بن معین رحمد الله فرماتے ہیں، ویفتی بقول ابھی حنیفة ۔ یعنی امام وکیج امام ابوضیفه کے قول کے موافق فتو ہے دیا کرتے ہتے۔ (گذکرة الحفاظ ن ۲۸۰۱) امام وکیج رحمد الله نے امام اعظم سے کثیر حدیثیں سنیں اور روایت کیں۔ (ایضاً خ ۱:۱۵۱، سبیف الصحیفه :۱۵) خطیب بغدادی نے بھی تاریخ بغداد میں اس کی تصدیق کی ہے۔ میشہور واقعہ پہلے تحریر ہو چکا کہ ایک شخص نے امام وکیج رحمہ اللہ سے کہا، ''امام ابوصنیفہ سے خطی ہوئی' ۔ تو آپ نے فرمایا، جولوگ یہ کہتے ہیں وہ چو پایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے زیادہ گراہ ہیں۔ امام ابوصنیفہ رضی اللہ عظمی ہوئی ' ۔ تو آپ امام ابوصنیفہ رضی اللہ عظمی کے سے کر سکتے ہیں جبکہ اسکے ساتھ امام ابو میسے فقہ کے امام شخصاور یکی بن ذکریا بن ذائدہ ، حفص بن امام ابو میسے فقہ کے امام شخصاور یکی بن ذکریا بن ذائدہ ، حفص بن

غیاث، امام حبان، امام مندل جیسے محدثین تھے اور قاسم بن معن جیسے لغت وعربیت کے ماہر تھے اور داؤد طائی اور فضیل بن عیاض جیسے زہد و تقوی کے امام موجود تھے۔ تو جس کے ماہر تھے اور داؤد طائی اور فضیل بن عیاض جیسے زہد و تقوی کے امام موجود تھے۔ تو جس کے ماہتی ایسے لوگ ہوں اس سے خطا کیونکر ممکن ہے، کیونکہ اگر وہ فلطی کرتے تو یہ لوگ ایک وہ تارہ ہوں اس میں درجہ اللہ بیم اجمعین (الخیرات الحسان: ۱۰۰)

8_امام يحيى بن سعيد قطان:

ام اعظم عنی کی مسیدهای الم اعلی بن سعید رواند وه جلیل القدر محدث بیل اما اعظم عنی کی بن سعید رواند وه جلیل القدر محدث بیل جن کے متعلق علامہ ذہبی لکھتے ہیں کہ فن رجال ہیں جس محدث نے سب سے پہلے لکھنے کا آغاز کیا وہ بچی بن سعیدالقطان ہیں، پھرآپ کے بعد آپ کے شاگر دوں کی بی بی معین علی بن المد بن اورامام احمد بن ضبل وغیرہ نے اس فن میں گفتگو کی اورائے بعدا کے شاگر دوں امام بخاری امام مسلم وغیرہ نے فن رجال میں کام کیا۔
امام احمد بن ضبل کا معروف قول ہے کہ 'میں نے اپنی آئھوں سے بچی بن سعید جسیا امام احمد بن ضبل کا معروف قول ہے کہ 'میں نے اپنی آئھوں سے بچی بن سعید جسیا کوئی دوسر آئیس دیکھا'۔ رحم اللہ تعالی (میزان الاعتدال ، ویباچہ) حدیث کے راویوں کی تحقیق و تنقید میں آپ کو اس قدر بلند مقام حاصل تھا کہ ائمہ حدیث کے راویوں کی تحقیق و تنقید میں آپ کو اس قدر بلند مقام حاصل تھا کہ ائمہ حدیث کے راویوں کی تحقیق دیتے ، ان کی شاگر دی پر فخر کرتے اور ایکے خالفین کے حلی میں شریک ہوتے ، ان کی شاگر دی پر فخر کرتے اور ایکے خالفین کے موجو پہلینڈ کی جو پہلینڈ کے اور ایکے خالفین کے بیو پہلینڈ کی جو پہلیا کی جو پہلینڈ کی جو پولیند کی جو پہلینڈ کی جو پہلینڈ کی جو پہلینڈ کی جو پہلینڈ کی جو پر پہلینڈ کی جو پہلینڈ کی کو پر بیان کی جو پہلینڈ کی جو پہلینڈ کی جو پہلینڈ کی کو پولینڈ کی کو پہلینڈ کی جو پہلینڈ کی جو پہلینڈ کی کو پہلینڈ کی کو پہلینڈ کی کی جو پہلینڈ کی کو پر بیان کی جو پہلینڈ کی کو پولینڈ کی کو پہلینڈ کی کو پہلین کی کو پہلینے کی کو پہلینے کی کو پہلینے کی کو

پر ہیں۔ مربی نے لکھا ہے کہ بی بن سعید القطان امام اعظم ہی کے قول پر فتو کی دیتے علامہ ذہبی نے لکھا ہے کہ بی بن سعید القطان امام اعظم ہی کے قول پر فتو کی دیتے ہے۔ (تذکر قرالحفاظ من ان ۱۸۰)

امام بی بن مین فرماتے ہیں کہ میں نے امام بی بن سعید کویے فرماتے ہوئے سنا، 'نہم اللہ تعالیٰ سے جموث نہیں ہو لتے ہم نے امام ابو منیغہ کے اجتہاد سے بہتر کسی سے نیس اللہ تعالیٰ سے جموث نہیں ہو لتے ہم نے امام ابو منیغہ کے اجتہاد سے بہتر کسی سے نیس

نا،اورہم نے آپ کے اکثر اقوال اختیار کیے ہیں' ۔ جمہماللہ تعالی (تہذیب التہذیب، جزءعاشر: ۴۵۰)

ب کا یہ ارشاد بھی خاص توجہ کے لائق ہے۔ فرمایا، 'میں عمر بھر فقہی مسائل میں تمام وگوں پر چھایا رہا مگر جب میں امام اعظم کے پاس پہنچا تو بول محسوں ہوا کہ میں ایکے سامنے بچھ بھی نہیں۔ جو مقام امام اعظم کو حاصل تھا کوئی دوسرا اس تک نہ بہنچ سکا''۔ (منا قب للموفق: ۳۲۰)

رُہیر بن نعیم کا بیان ہے کہ آ کیے وصال کے بعد میں نے خواب دیکھا کہ بیخی بن اسعید قطان کے بدن پرایک ٹرتا ہے جس بیکھا ہے، '' اللہ تعالی کی طرف سے بیٹر بر ہے کہ کی بن سعید کے لیے جہم سے نجات ہے''۔ (اولیاءرجال الحدیث: ۲۲۲) ہے کہ بیٹی بن ذکریا:

حافظ حدیث ،امام کی بن زکریا بن ابی زائدہ کوامام المحد ثین بھی کہا جاتا ہے کیونکہ آ پامام حربی خبل ،ابو بکر بن ابی شیبہ کی بن معین ، تنبیہ اور علی بن المدین کے بھی استاد ہیں ۔ آ پ کے متعلق امام بخاری کے استاد ، امام علی بن المدین فرمایا کرتے تھے، '' کی کے زمانہ میں کی پرعلم کا خاتمہ ہوگیا''۔ (میزان الاعتدال ترجمہ کی) سام علی بن المدینی رمدانہ ورانہ خودات بڑے عالم تھے کہ الحکے متعلق امام بخاری رحدانہ فرماتے تھے، '' میں نے علی بن المدینی کے سواکسی کے سامنے اپ آ پ کوچھوٹانہیں فرماتے تھے، '' میں نے علی بن المدینی کے سواکسی کے سامنے اپ آ پ کوچھوٹانہیں سمجھا''۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۱۲:۲)

گویاام بخاری جن کے سامنے خود کو چھوٹا بھتے تھے وہ امام اعظم کے ایک شاگر دامام کی بیاری جن کے سام دامام کی بین زکر یا کے متعلق گوائی دیتے ہیں کہ ان پڑھم کا خاتمہ ہوگیا۔ اب آب فیصلہ کیجیے کہ جس کے شاگر دکا یہ مقام ہے اس امام عظم کا کس قدراعلی مقام ومرتبہ ہوگا؟ امام بحیٰ بن ذکر یار حداللہ امام عظم کے ایسے خاص شاگر دوں میں سے ہیں کہ علامہ امام بحیٰ بن ذکر یار حداللہ امام عظم کے ایسے خاص شاگر دوں میں سے ہیں کہ علامہ

ذبی شافعی رصانف آپ کو 'صاحب الی حقیفه' قرار ویتے ہوئے آپ کا تذکرہ ان الفاظ میں کیاہے، الحافظ الثبت المعتقن الفقیه ابوسعید الهمدانی الو داعی مو لاهم الکوفی صاحب ابی حنیفة۔ (تذکرة الحفاظ الاجات) الو داعی مو لاهم الکوفی صاحب ابی حنیفة۔ (تذکرة الحفاظ الاجات) آپ امام اعظم کے مجبوب شاگر دول میں سے ہیں اور مجلس فقہ کے علاوہ بارہ رکی ذیلی مجلس کے بھی رکن ہیں۔ آپ کوطویل عرصہ تک مجلس فقہ کے کا تب یعنی تحریر و تعنیف کی خدمت انجام دینے کا اعزاز بھی حاصل رہا۔ صحاح ستخصوصاً می جاری ہیں آپ کی روایت سے کثیر تعداد میں احاد بیث موجود ہیں۔ آپ مدائن ہیں، قاضی کے منصب یوفائز رہے۔ ۱۸۲ھ میں آپ کا وصال ہوا۔

10 _ امام يزيد بن بارون:

آب امام اعظم ابوصنیفہ کے شاگر داور تدوین فقد کی مجلس کے اہم رکن تھے۔امام احمد بن حنبل علی بن الحدین، یکی بن معین جیسے بڑے بڑے ائمہ صدیث آپ کے شاگر د سے ۔امام جلال الدین سیوطی نے امام بزید بن مارون کوامام اعظم کے تلا فدہ میں شارکیا ہے۔ علا مہذہ بی فرماتے ہیں کہ بزید بن ہارون نے امام اعظم سے حدیثیں روایت کی ہیں۔ حبم اللہ تعالی (تعبیض الصحیفہ: 10، تذکر قالحفاظ ج انا 10)

آپ کے متعلق امام بخاری کے ناموراستاوامام علی بن المدین کا ارشاو ہے، '' میں نے یزید بن ہارون سے بڑھ کرکسی کوا حادیث کا حافظ ہیں ویکھا''۔ (تذکر قالحفاظ) امام بخاری کے ایک اوراستادابو بکر بن ابی شیبہ کہتے ہیں '' بزید بن ہارون سے زیادہ ہم نے کسی کو حفظ حدیث میں کا طن ہیں ویکھا''۔ آپ کے درس میں ستر ہزار حاضرین کا مجمع ہوتا تھا۔ (اولیاء رجال الحدیث بین کا الحدیث بین کا مجمع ہوتا تھا۔ (اولیاء رجال الحدیث بین کا مجمع ہوتا تھا۔ (اولیاء رجال الحدیث بین ۲۲۳)

یزید بن ہارون رمدانڈفر مایا کرتے تھے، میں بیٹارلوگوں سے ملا ہوں تمریس ہے کئی کو امام اعظم سے یوھ کرعاتل، فاصل اور پر ہیز گار ہیں یایا۔ (سمیض الصحیفہ:۲۵)

مقام غور ہے کہ امام برید بن ہارون جواصحاب صحاح ست خصوصاً امام بخاری کے شہوت میں ہے ہیں، انہوں نے امام اعظم کی کیسی تعریف فرمائی ہے۔ یہی نہیں بلکہ جولوگ بغض وعناد کے باعث امام اعظم کا ذکر پسند نہ کرتے، آپ ان سے ناراغی ہوجاتے۔ ایک دن امام برید بن ہارون رحم انڈ درس کے دوران امام اعظم کے ارشادات سنار ہے سے کہی نے کہا، ہمیں حدیث میں سنا ہے اورلوگوں کی با تیں نہ سجیے۔ آپ نے اس سے فرمایا، 'اے احمق! یہ رسول کریم سیائی کی حدیث کی تفسیر آپ نے اس سے فرمایا، 'اے احمق! یہ رسول کریم سیائی کی حدیث کی تفسیر ہوتا ہے کہ تمہارا مقصد صرف حدیث میں سننا اور جمع کرنا ہے، اگر تمہیں علم حاصل کرنا ہوتا تو تم حدیث کی تفسیر اور معانی معلوم کرتے اورا مام اعظم ابو حنیف کی معلیم کرتے اورا مام اعظم ابو حنیف کی تفسیر کرتے ہیں' ۔ پھر آپ کا بیں اورا نے اقوال دیکھتے جو تبہارے لیے حدیث کی تفسیر کرتے ہیں' ۔ پھر آپ نے اس کوڈانٹ کرمجلس ہے نکال دیا۔ (منا قب للموفق: ۲۳۲۳)

11_امام عبدالرزاق بن بهام:

آ پجلیل القدرمحدث اور فقید بین ۔ انہی اوصاف کی بناء پرسیدنا امام اعظم علیہ نے آ پ کو تدوین فقد کی مجلس میں شامل کیا تھا۔ علامہ ذہبی رحداللہ نے آ پ کا تذکرہ بول شروع کیا ہے، احد الاعلام النقات ۔ آ پ نے امام اعظم سے احادیث روایت کی بیں۔ (تذکرة الحفاظ جا: ۱۵۱، تبیش الصحیفہ: ۱۳)

ا مام اعظم علیہ کے بارے میں آپ کا ارشاد ہے، میں نے امام اعظم سے بردہ کرکسی کو طلم اعظم سے بردہ کرکسی کو طلم والانہیں دیکھا۔ (الخیرات الحسان)

بڑے بڑے ائمہ حدیث مثلاً سفیان بن عید، کی بن معین، احمد بن منبل، علی بن المدین مهم الله یک منبل، علی بن المدین مهم الله یک مهم الله علم حدیث میں آپ کی شہرت اس ندر تھی کہ لوگ دور دراز سے سفر کر کے آپ کی خدمت میں حدیث سکھنے آتے ہے کہ دسول کریم علیا ہے ابعض علما ہ کا قول ہے کہ دسول کریم علیا ہے بعد کی شخص کے حدیث سکھنے آتے ہے ۔

یاس! سقدرد وردراز سے طویل فاصلے طے کرکے لوگ نہیں گئے۔
ضحیح بخاری اور شیح مسلم میں آپ کی روایت سے تشرحدیثیں موجود ہیں۔ حدیث کی
ضخیم کتاب 'مصنّف عبدالرزاق' آپ ہی کی تصنیف ہے۔ علامہ ذہبی رمساللہ نے اس کتاب کوعلم کا خزانہ فرمایا ہے۔ امام بخاری رمہ! للہ نے بھی اس کتاب سے استفاوہ کرنے کا اعتراف کیا ہے۔

ا مام عبدالرزاق رحدالله کے بارے میں امام احمد بن منبل رحداللہ ہے در یافت کیا گیا کہ حدیث کی روایت میں کیا آپ نے امام عبدالرزاق سے بہتر کسی کودیکھا؟ انہوں نے جواب میں فرمایا، ''دنہیں''۔(میزان الاعتدال)

12_امام ابوعاصم النبيل:

آ پ کا نام ضحاک بن مخلداور لقب نبیل ہے۔آپ امام اعظم طبی کے خاص شاگر داور ان کی کہلس فقہ کے خاص شاگر داور ان کی کہلس فقہ کے رکن تھے۔ سے جناری اور سے مسلم میں آپ کی روایت سے بہت کی ان کی کہلس فقہ کے رکن تھے۔ سے جناری اور سے مسلم میں آپ کی روایت سے بہت کی اوا دیث مروی ہیں۔ آپ نے امام اعظم سے حدیثیں روایت کی ہیں۔ اوا دیث مروی ہیں۔ آپ نے امام اعظم سے حدیثیں روایت کی ہیں۔ (تذکر قالحفاظ جا: ۱۵۱، جبیض الصحفہ :۱۳)

امام بخاری کہتے ہیں کہ امام ابوعاصم نے فرمایا، جب سے جھے معلوم ہوا کہ غیبت حرام ہے، اسوقت سے میں نے بھی کسی کی غیبت نہیں کی۔ (الجوام المصید)
علامہ ذہبی لکھتے ہیں، ابوعاصم کے ثقہ ہونے پرسب علاء کا اتفاق ہے۔ عمر بن شیبہ کا قول ہے، اللہ کی سم ایس نے امام ابوعاصم کامٹل نہیں و یکھا۔ (میزان الاعتدال)
ایک مرتبہ آپ ہے کسی نے بو چھا کہ سفیان توری زیادہ فقیہ ہیں یا امام ابوصنیفہ ؟ فرمایا، مواز نہ تو ان چیز وں میں ہوتا ہے جوایک دوسرے سے لتی جلتی ہوں۔ امام اعظم نے فقہ کی بنیادرکھی جبکہ سفیان صرف فقیہ ہیں۔ اللہ کی شم! میرے نزویک امام اعظم تو ابن فقہ کی بنیادرکھی جبکہ سفیان صرف فقیہ ہیں۔ اللہ کی قتم! میرے نزویک امام اعظم تو ابن فقہ میں امام اعظم تو ابن کی جبکہ سفیان صرف فقیہ ہیں۔ اللہ کی قتم! میرے نزویک امام اعظم تو ابن

ے بردھ کر قدرت رکھتا ہو۔ (تاریخ بغداد، الخیرات الحسان، مناقب للموفق)

13 _ امام كل بن ابراهيم:

آپ کا نام عمر بن بارون ہے، بلخ کے رہنے والے ہیں۔امام ذہبی رحداللہ نے آپ کو حافظ وامام اور شیخ خراسان فر مایا ہے۔ابتداء میں آپ ایک تا جر تھے۔ایک بارآپ کی طاقات امام اعظم ہے جبوئی تو انہوں نے فر مایا بتم تجارت تو کرتے ہو مگر علم بھی سیھو کیونکہ جب بک انسان عالم نہ ہواس کی تجارت میں بڑی خرابی رہتی ہے۔

یونکہ جب بک انسان عالم نہ ہواس کی تجارت میں بڑی خرابی رہتی ہے۔

یوسے ت آپ کے دل پر اثر کرگئی اور آپ نے امام اعظم سے فقہ و صدیث کا علم سیھنا شروع کیا یہا تک کہ ان علوم میں امامت کے مقام پر فائز ہوئے۔

امام اعظم رضی اندعہ کے نامورشاگر دامام بمی بن ابراہیم رحداللہ (المتوفی 211ھ) امام احمد بن ضبل، امام یحیٰ بن معین اور امام بخاری جبم اللہ کے بھی استاد ہیں اور شیح بخاری میں بن خروی ہیں اور نو گلا ثیات صرف امام کی بن ابراہیم رحمہ اللہ کے بھی امار ہیں مردی ہیں اور نو گلا ثیات صرف امام کی بن ابراہیم رحمہ اللہ کے سندے مردی ہیں اور نو گلا ثیات و یکر حنی شیو ہے۔

ر بی امام بخاری رمداندکوانی می عالی سند کے ساتھ بیس نلا ثیات ورج کرنے کا شرف سیدناامام اعظیم منی اللہ عنہ کے شاگر دوں بی کا صدقہ ہے۔ شرف سیدناامام اعظیم منی اللہ عنہ کے شاگر دوں بی کا صدقہ ہے۔

ا مام کی رمیانہ کوا مام اعظم سے دانہا نہ عقیدت تھی چنانچیآ پ ہم کبلس اور ہرنماز کے بعد ا مام اعظم کے لیے دعائے خیر کرتے اور فرماتے تھے کہ انہی کی برکت سے اللہ تعالی نے میرے لیے علوم کا درواز ہ کھولا۔

ایک مرتبہ درس حدیث کی مجلس میں یوں روایت شروع کی، حَدَّنَنَا اَبُو حَنِیفَةَ۔ تو
ایک طالب علم نے کہا، آپ ابن بُرت کی احادیث بیان سیجے اور ابوضیفہ کی روایات نہ
سنائے۔ مینکر آپ کو اس قدر غصہ آیا کہ چہرے کا رنگ بدل گیا اور فر مایا، '' ہم
بیوتو نوں کو حدیث نہیں سناتے۔ تم میری مجلس سے نکل جاؤ، تمہارے لیے مجھ سے

حدیث لکھنا حرام ہے'۔ چٹانچہ جب تک اس طالبِ علم کو بلس ہے نکال نہیں دیا گیا آپ نے حدیث بیان نہیں فرمائی۔ جب اے نکال دیا گیا تو پھر حدثنا ابو حنیفة کاسلسلہ شروع ہوگیا۔ (اولیاءر جال الحدیث: ۲۳۳)

امام اعظم کے ویگر تلافدہ میں سفیان ابن عینیہ ابراہیم بن ادہم ، حزہ بن مقری ، عباد بن العوام ، علی بن مسہر ، قاسم بن معن ، حسن بن صالح ، ابو بکر بن عیاش ، عیسیٰ بن یونس ، اسخق بن یوسف ، شعیب بن اسحاق ، عبدالوارث بن سعید ، محمد بن بشر ، حماد بن زید (جمم الله تعالی) قابل ذکر بیں اور یہ سب صحاح ستہ کے محدثین کے مشائخ میں سے ہیں۔ امام نووی رحہ الله نے سفیان توری رحہ الله کو بھی آ ہے کا شاگر دیجر برکیا ہے۔

علامہ سیوطی رزراللہ نے امام اعظم عنف سے حدیث روایت کرنے والے 95 محدثین کے نام تحریر کیے ہیں۔ان میں کمی بن ابراہیم، ابوعاصم ضحاک کے علاوہ ابونعیم فضل بن دکین جمم اللہ تعالیٰ شامل ہیں، یہ تنہوں امام بخاری کے شیوخ میں سے ہیں اور ان سے سے جم بخاری و کشیوخ میں اور ان سے جم بخاری و کشیب صحاح میں بکھڑت روایات موجود ہیں۔ (سمبیض الصحیفہ :۱۳) انکہ ٹلا ثدا ورصحاح سند کے محدثین :

ائمہ ٹلا شاور صحاح سنہ کے تمام محدثین براہ راست یا بالواسط امام اعظم الوصنیفہ یونی ہی کے شاگر دہیں۔ مثلاً امام مالک ،امام اعظم کے شاگر دہیں جبکہ امام شافتی ،امام محمد بن حسن کے اور امام احمد بن صنبل ،امام ابو یوسف کے شاگر دہیں جو کہ دونوں امام اعظم کے نامور شاگر دہیں۔ اس طرح ائمہ ٹلا شہمی براہ راست یا بالواسط امام اعظم ہی کے نامور شاگر دہیں۔ اس طرح ائمہ ٹلا شہمی براہ راست یا بالواسط امام اعظم ہی کے شاگر دہیں۔ رمہم اللہ تعالی

یہ ذکور ہوا کہ امام احمد بن ضبل آپ کے شاگر دامام ابو یوسف کے شاگر وہیں اور امام ایر یوسف کے شاگر وہیں اور امام احمد کے شاگر دوں میں امام بخاری ، امام مسلم اور امام ابوداؤد شامل ہیں۔ امام تر ندی فی بخاری ومسلم سے اور امام نسائی نے امام ابوداؤد سے استفادہ کیا ہے جبکہ امام

ابن ماجہ بھی ای سلسلے کے شاگر دہیں جمہم اللہ تغالی۔ تو گویا صحاح ستہ کے تمام محدثین بالواسطہ امام اعظم حراب کے شاگر دہوئے۔ ذلک فضل الله یونیه من بشاء۔ اراکین شوری :

ا مام اعظم منی الندعند کی مجلس شوری جس نے تدوین فقد کاعظیم کارنامدسر انجام دیا، اسکے اراکیون کی تعداد کے بارے میں اختلاف پایاجا تا ہے۔ اکثر مؤرخین نے بیتعداد جالیس لکھی ہے جس کا ماخذ امام طحاوی رحمہ اللہ کی مشہور روایت ہے۔

قاضی ابوعبدالقد حسین بن علی صیر کی اور خطیب بغدادی رسمالله نے اساعیل بن جماور مه الله کی روایت بیان کی ہے جس کے مطابق اس مجلس فقہ کے اراکین کی تعداد جھتیں ہے جبکہ علامہ کر درگ رحماللہ نے مناقب الا مام الاعظم میں وکیج بن الجراح رحماللہ کی روایت نقل کی ہے جس میں انہوں نے امام ابو بوسف رحماللہ کے ارشاد کے مطابق مجلس موایت کی تعداد تمیں بتائی ہے۔

گمان بیہ ہے کہ الا اھ میں جب اس کام کا آغاز ہوا تو امام اعظم رض اللہ عند کے اسوقت کے لائق و ذہین ترین شاگر داس مجلس کے رکن نامز دیے گئے ہو نگے لیکن دوسر ب شہروں سے تعلق رکھنے والے بعض شاگر دیچھ عرصہ بعد چلے گئے ہو نگے اور انکی جگہ دوسر سے انمہ نے کی ہوگئے اور انکی جگہ دوسر سے انمہ نے کی ہوگئے ہوگئے اور انکی جگہ دوسر سے انمہ نے کی ہوگئے جبکہ اکثر انمہ اس عظیم نیکی ہیں آغاز سے آخر تک شامل رہ ہیں۔ امام اعظم رضی اللہ عند کے آخری زمانے میں جو انمہ کرام مجلس شوری کے اراکین سے مام انہی کے ناموں کی فہرست اکثر تذکرہ نگاروں نے تحریر کی ہے۔

علامہ حافظ عبدالقا در قرشی رحمہ اللہ کی تصنیف، الجواہر المصیئہ کے حوالے ہے ہم جالیس معرد ف اراکین شوری کے نام سن وصال کے لحاظ سے تحریر کررہے ہیں: -

متوفی ۱۵۸ھ

ا امام زفرین بنریل رحمهٔ الشعلیه

متوفی ۱۵۹ھ

٢_ امام ما لك بن مغول رحمة الله عليه

| متوفی ۲۵اھ | امام داوُ دطا کی رحمة الندعلیه | -٣ |
|---------------|--|------|
| متوفی ۱۲۸ه | امام مندل بن على رحمة القدمليد | - ٦ |
| متوفی ۲۹اھ | امام نضر بن عبدالكريم رحمة التدعليه | _۵ |
| متو فی ا ∠اھ | إمام عمر وبن ميمون رحمة الله عليه | _4 |
| متوفی ۲ که اه | امام حبان بن على رحمة التدعليه | |
| متوفی ۱۷۱۵ | امام ابوعصمند نوح رحمة الله عليه | _^ |
| متوفی ۱۷ کاره | امام زہیر بن معاوید رحمة الله علیہ | _9 |
| متوفی ۵ کاھ | امام قاسم بن معن رحمة الله عليه | _1• |
| متوفی ۲ کاھ | إمام حماوبن الإمام اعظم رحمة الله عليه | _11_ |
| متوفی کے کا ھ | امام بهياج بن بسطام رحمة الشعليه | _11 |
| متوفی ۸ کاھ | امام شريك بن عبدالله رحمة الله عليه | _11" |
| متو فی ۱۸۰ ه | امام عافيه بن يزيد رحمة الشعليه | _11~ |
| متوفی ا ۸اھ | امام عبدالندين مبارك رحمة الشعنيه | _10 |
| متوفی ۱۸۲ه | امام قاصى ابو لوسف ليقوب رحمة الشعليه | _14 |
| متوفی ۱۸۲ه | امام ابومحرتوح الخعي رحمة الشعليه | _14 |
| متوفی ۱۸۱۵ | امام بيشم بن بشير السلمي رحمة الشعليه | _1A |
| متوفی ۱۸۱۵ ه | امام يحي بن زكر مارحمة الشعليد | _19 |
| متو فی ۱۸۷ھ | امام فضيل بن عياض رحمة الشعليه | _14 |
| متوفی ۱۸۸ه | امام اسد بن عمر ورحمة الشعليد | _11 |
| متو فی ۱۸۹ھ | ا ما م محمر بن الحسن رحمة الله عليه | _rr |
| متونی ۱۸۹ھ | أمام على أبن مسهر رحمة الشعليه | _+rm |
| | | |

متوفى ١٨٩ھ أمام بوسف بن خالد رحمة الشعليه _ 27 متوفی ۱۹۲ھ امام عبدالله بن ادريس رحمة الشعليه _ 20 متوفى ١٩٢ه امام فضل بن موی رحمة الته علیه _ 24 متوفی ۱۹۲ھ أمأم على بن ظبيان رحمة الله عليه _12 متوفىهمواھ امام حفص بن غياث رحمة الله نليه _ 111 متوفى 194ھ امام وكبيع بن الجراح رحمة الله عليه _ 19 متوفی ۱۹۷ه امام بشام بن بوسف رحمة الله عليه _1"• متوفی ۱۹۸ھ أمام ليجي بن سعيد القطان رحمة الله عليه اعل متوفی ۱۹۸ه امام شعيب بن اسحاق رحمة الله عليه ۲۳۳ متوفى ١٩٩ه امام حفص بن عبدالرحمن رحمة الشعليه ساس متوفى ١٩٩ھ أمام الوطيع بلخي رحمة الله عليه _ +-متوفى ١٩٩ه امام خالد بن سليمان رحمة الله عليه _50 متوفی ۴۰۴ ھ امام حسن بن زياد جمة الشعليه ۲۳۰ متوفی ۲۰۷ ھ امام بريدين مارون رحمة الشعليه _12 متوفى االاھ امام عبدالرزاق بن هام رحمة الشعلية _ 174 متوفی ۲۱۲ ه امام الوعاصم الضحاك بن مخلد رقبة الشعليه متوفی ۲۱۵ھ امام كى بن ابراجيم رحمة اللهطيه

ተተ

باب یانزدیم (15)

ا مام اعظم ،ائمہ دین کی نظر میں: ا مام اعظم کے بارے میں جلیل القدرائمہ دین ومحدثین کرام کے ارشا دات بیشِ غدمت ہیں:

امام محمد با قرييةٍ.

ر الانتقاء لا بن عبد البرائيس الم المعظم على الما معظم على المعتقل المحافق الموخق الموخق الن كى بيشانى كو جو ما اورانهيس البيئة سينے سے لگاليا۔ (مناقب للموفق: ١٢١)

﴿ ووسر موقع پر فر ما يا ، ابوطنيف كے پاس ظاہرى علوم كے فرزانے بيس اور ہمارے پاس باطنى اور روحانى علوم كے ذخائر بيس ۔ (اليشا : ١٩٢)

﴿ ايك اور موقع پر فر ما يا ، ' ابوطنيف كا طريقة كيا اى احجا اور الن كى فقه كيا اى زيادہ هے '۔ (الانتقاء لا بن عبد البر : ۱۲۳)

امام جعفرصا دق ينهد:

المراب المونید! میں و کمیر ہا ہوں کہتم میرے ناٹا جان رسول کریم علی کے سنتیں زندہ کرو سے اللہ تعالیٰ کی طرف کرو سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیتو نیق حاصل ہوگی کہ زمانے بھر کے علمائے ربانی تمصاری وجہ سے سیجے مسلک اختیار کریں گے۔ (مناقب للموفق: ۵۴)

جہٰ ایک مرتبہ آپ کی بارگاہ میں امام ابوحنیفہ ﷺ تشریف لائے تو آپ نے اٹھ کراہام ماحب کو گلے لگا یاان کی خیریت پوچھی اور بڑی عزت سے بٹھایا۔ جب امام اعظم اٹھ ماحب کو چلے لگے تو کسی نے پوچھا، آپ اٹھیں جانے ہیں؟ آپ نے فر مایا، احمق ہو؟ میں ان کی خبریت پوچھ رہا ہوں اور تم پوچھ رہے ہو کہ میں اٹھیں جانتا ہوں یانہیں۔ یاور کھو! میخص اپنے ملک کا بہت بڑا نقیہ ہے۔ (ایعنا: ۳۲۲)

ایک اورموقع پرارشادفر مایا، 'میراعالم وفاصل اورنقیه ہے'۔ (ایضاً:۵۵)

امام ما لك ﷺ،

الم ابوطنیفہ و اللہ ایسے ذبین عالم تھے کہ اگروہ بید وی کرتے کہ بیستون سونے کا بنا بوا ہے تو وہ ولائل سے تابت کر سکتے تھے کہ بیرواقعی سونے کا ہے۔ وہ فقہ میں نہایت بلند مقام پر فائز تھے۔ (منا قب للموفق: ۱۹۸)

امام شافعی خینه:

امام احمد بن عنبل عنظمه:

الله تعالی امام ابوطنیفہ ﷺ برحم فرمائے وہ بے پناہ برجیز گار تھے۔ انھیں منصب تضاۃ قبول نہ کرنے پر حکمرانوں نے کوڑے لگائے مگر وہ صبر واستقلال کے ساتھا نکار کرتے رہے۔ (ایضاً: ۲۱۵)

جلاوہ علم ، درع ، زبدا درآ خرت کوا بنانے میں سب سے آگے ہیں ان کے مقام کوکوئی نہیں پہنچ سکتا۔ (منا قب الا مام الی صنیفہ: ۲۷)

امام موی کاظم ﷺ:

ا کے چہروں میں ہے بحدوں کے نشان ہے'۔افتح: ۲۸)اس آبت کی روشنی میں آپ کو پہچان لیا۔(منا قب للموفق: ۲۷۷)

امام سفيان تورى الم

ہے امام ابوصنیفہ ﷺ کی مخالفت وہی کرسکتا ہے جوعلم فضل اور قدر ومنزلت میں ان سے ہلندتر ہو، اور ابیاشخص ملنامشکل ہے۔ (فقاوی رضوبیج ۱۲۲۱)

﴿ محد بن بشر کہتے ہیں، میں سفیان توری کے پاس حاضر ہوا۔ انہوں نے بوجھا،
کہاں ہے آرہے ہو؟ میں نے عرض کی، امام ابوحنیفہ ﷺ پاس ہے۔فرمایا، یقیناً
تم ایسے شخص کے پاس ہے آرہے ہو جوروئے زمین پرسب سے بڑا نقیہ ہے۔
("مبیض الصحیفہ: ۲۱)

ا من این مبارک نے سفیان توری سے دریافت کیا، کیاوہ باتیں بعیداز عقل نہیں ہیں جو امام ابوصنیفہ کے دشمن ان کی غیبت کے طور پر کرتے ہیں؟ فرمایا، بیچے کہتے ہو۔ خدا کی فتم ابیں سمجھتا ہوں کہ ان کی نیکیوں کوکوئی کم نہیں کرسکتا البتہ وہ حسد کرنے والے اپنی ہی نیکیاں مناتے ہیں۔ (ایسنا : ۱۳)

حضرت عبدالله بن مبارك هيد:

جہ کسی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ یہ کے کہ بیمبری رائے ہے لیکن امام ابوصنیفہ طرفیہ کو زیبا ہے کہ وہ بین کہ وہ بیش کہ وہ بین کہ دوہ بین کہ میمبری رائے ہے۔ (جبیض الصحیفہ: ۲۰)
جہد لوگوں میں سب سے زیادہ فقیدامام ابوصنیفہ طرفیہ ہیں۔ میں نے فقہ میں ان کی مثل

مسى كوبيس ديكها_ (ايضاً: ۲۰)

مها الرالله تعالى اما ما يوصنيفه اورسفيان تورى كوز يع ميرى مددنه فرما تا توميس عام لوكول كى ما نند بهوتا ـ (الصنا: ١٩)

الا اگرامام ابوصنیفہ عظف تا بعین کے ابتدائی دور میں ہوتے جب سحابہ کرام کی کثرت

تھی تو کئی تا بعین بھی آپ کے علوم سے بہرہ ور ہوتے ۔امام اعظم کا قیاس دراصل حدیث کی تفییر وتشری تھا۔ (ایضاً:۳۲۸)

ار وحدیث کولازم پکرواور حدیث کی تفسیر وتشریح کے لیے امام ابو حنیفہ ﷺکی

ا تباع كرو_ (مناقب للموفق: ٣٣٩)

حضرت سفيان ابن عيينه عليه

﴿ امام ابوصنیفه ﷺ جیما فقید میری آنکه نے آج تک نہیں دیکھا۔ (ایضا: ۱۳۷) ﴿ اگر فقه کاعلم حاصل کرنا ہوتو کوفہ جا کرامام اعظم ابوصنیفه ﷺ کی مجالس میں شرکت کرو۔ (ایضاً:۳۱۳)

حضرت على بن ابراجيم ه

الم ابوصنیفہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم تھے۔ (تنبیض الصحیفہ :۲۱) کی بن سعید فطان ﷺ:

الم خدا ہم ہے جھوٹ نہ بلوائے ،ہم نے امام ابوضیفہ سے زیادہ بہتر رائے سی کی ہیں پائی اور ہم نے ایکے بہت ہے اقوال کواختیار کیا ہے۔ (ایضا اُ اللہ) ہیں عمر بحر فقہی مسائل میں لوگوں پر چھایا رہا لیکن جب میں امام ابوضیفہ سے ملاتو بیں محسوس ہوا کہ میں ایکے سامنے بچھ بھی نہیں، وہ فقہ کے بلند ترین مقام پر ہیں۔ (مناقب للموفق: ۴۴۰)

المام اوزاعي عليه:

الم ابوصنیفه عنظه مشکل مسکل تر مسائل کوسب سے زیادہ جانے والے تھے۔ (تبییض الصحیفہ: ۱۲۲)

﴿ بِهِ مَثَا كُنَّ مِن جَلِيلٌ وَظَيم شَتَحَ بِي ،ان علم عاصل كرو_(الخيرات الحسان: ١٠٥) ﴿ مِيمَانَ عَلَم مِن ال عَلَم مِن اللهِ عَلَم عَلَم عَلَم عَلَم عَلَم عَلَم عَلَم عَلْم عَلَم عَلْم عَلَم ع

جہ کسی نے آب سے بوچھا، سفیان توری زیادہ فقیہ ہیں یا ابوطنیفہ؟ فرمایا، سفیان توری حافظ حدیث ہیں اور امام ابوطنیفہ بڑے فقیہ۔ (تبیض الصحیفہ: ۱۹)

﴿ مِينَ نِهِ بِهِتَ ہے علماء و سیمے مگر کسی کو بھی امام ابوحنیفہ ﴿ اللهِ مِن یادہ عَقَامُند ، افضل اور متقی نہیں یا یا۔ (ایضاً: ۲۵)

ہے میں نے ان کے جتنے ہم عصر دیکھے سب کو یہی کہتے سنا کہ انہوں نے امام اعظم سے بردا فقیہ نہیں دیکھا۔ (اخبارا بی حنیفہ:۳۱)

﴿ آپ سے پوچھا گیا،امام مالک کی رائے زیادہ پسندیدہ ہے یا امام ابوطنیفہ کی؟
فر مایا،احادیث تو امام مالک سے لکھ لیا کردلیکن جب حدیث کی تفسیر فقنہ کی روشنی میں سمجھنی ہوتو پھرامام اعظم ابوطنیفہ سے بڑھ کرکوئی نہیں۔ (مناقب للموفق:۳۱۳)
حضرت عبداللہ بن داؤ وخریبی رحماللہ:

المين تمام مسلمانوں پرواجب ہے كہوہ اپنى ثمازوں كے بعد امام اعظم ابو حنيفہ على اللہ تمام مسلمانوں كے بعد امام اعظم ابو حنيفہ على اللہ اللہ تعالى ہے دعائے خير كريں كيونكہ انہوں نے مسلمانوں كے ليے سنت وفقه كى حفاظت فرمائى ہے۔ (ايضاً: ۲۱)

حضرت خلف بن ابوب رمه الله:

الله تعالی نے حضورا کرم علی کے علم عطافر مایا پھرآپ علی نے اپ صحابہ کوعلم سے سرفر از کیا پھر وہ علم تا بعین میں منتقل ہوا ،اس کے بعد علم سے امام ابوصیفہ عظما وران کے تعد علم سے امام ابوصیفہ عظما وران کے تلاندہ بہرہ ور ہیں۔اب جس کا دل جا ہے خوش ہوا ور جس کا دل جا ہے ناراض ہو۔(الخیرات الحسان: ۱۱۹)

حضرت حسن بن سليمان رحمه الله:

﴿ حضور عَلِينَ فَي حديث لا تقوم الساعة حتى يظهر العلم (قيامت الله وتت تك قائم نه موكى جب تك الم وتت تك قائم نه موكى جب تك علم خوب ظاهر نه موجائ) كي تفيير مديم كه جب تك الم ما بوحنيفه كعلم كي تشهير نه موجائ ، قيامت نهيل آئ كي _ (مناقب للموفق : ٣٩٥) حضرت حسن بن عمار ورحم الله :

﴿ مِیں نے مسائل فقد میں ان سے زیادہ بلیغ گفتگوکر نے والاکسی کونہ پایا اور نہان سے برور کر مخترکت کی جواب و یکھا۔ بلا شبہ بیا ہے زمانے کے متعکمین کے سر دار جیں۔ جوکوئی ان کی بدگوئی کرتا ہے وہ حسد ہی کے باعث کرتا ہے۔ (تعبیض الصحیفہ: ۳۱) مطرت علی بن عاصم رصافہ:

الم الدون و الول کی عقل ایک پلد میں اور امام ابوطنیفہ ﷺ کی عقل تر از و کے دوسرے بلے میں رکھی جائے تو امام ابوطنیفہ کی عقل زیادہ وزنی ہوگی۔ دوسرے بلے میں رکھی جائے تو امام ابوطنیفہ کی عقل زیادہ وزنی ہوگی۔ (فرآوی رضوبیہ جا:۳۵)

حضرت مهل بن مزاحم رحدالله:

ام الم اعظم كى مخالفت كى ،اسكاسب بيتها كدوه آپ كى بات كونه بجه سكا ـ (نناوى رضوية بي الم اعظم كى مخالفت كى ،اسكاسب بيتها كدوه آپ كى بات كونه بجه سكا ـ (نناوى رضوية بي الم ۱۲۳۱)

حضرت بكرين جيش رحمه الله:

الله الم ابوصنیفه ﷺ اورائے تمام معاصرین کی عقلوں کا موازنہ کیا جائے تو امام عظم ہی کی عقلوں کا موازنہ کیا جائے تو امام عظم ہی کی عقل وزنی نکلے گی۔ (ایضاً)

حضرت ابوطيع بلخي رحماشه

الله میں نے حدیث وفقہ میں مفیان توری سے بڑھ کرکسی کونہیں دیکھا تھا تگر جب میں نے امام ابو حذیفہ علیہ کو دیکھا تو مجھے تنکیم کرنا پڑا کہ فقہ میں امام اعظم سے بڑھ

كركونى بيں ہے۔ (مناقب للموفق: ٣٢٠)

حضرت ابن جريج رحمالله:

ام اعظم کے وصال کی خبر س کرکہا۔انا الله وانا المیه داجعون۔آج عالم اسلام الله کا الله داجعون۔آج عالم اسلام اسلام علم جلا گیا۔فقد کا آفاب غروب ہوگیا۔(ایضاً:۳۲۳)

🛠 بیتک وه نقیه بین، بیتک وه نقیه بین، بیتک وه نقیه بین _ (الخیرات الحسان: ۱۰۸)

حضرت ابوعاصم حسن رحمالله:

﴿ آپ ہے یو چھا گیا، امام ابوصنیفہ بڑے نقیہ بیں یاسفیان توری؟ فرمایا، امام اعظم کا شاگر داور غلام بھی سفیان توری سے زیادہ نقیہ ہے۔ (مناقب للموفق: ۳۲۰)

اللہ خداکی تنم! وہ میر ہے نزد کیا ابن جرتج سے بھی زیادہ نقیہ بیں، میں نے کسی مخص کو اس سے زیادہ نقیہ بیں، میں انے کسی مخص کو اس سے زیادہ نقد پر قادر نہ یا یا۔ (الخیرات: ۱۱۵)

حضرت وكيع بن الجراح رحمالله:

المرامين في الم ابوطنيفه المرابيس برو كركوني فقيه بين و يكها اورنه بى آپ سے برو كركوني فقيه بين و يكها اور نه بى آپ سے برو كركوني فقيه بين مركوني عابد و تقى ديكها ہے۔ (مناقب للموفق: ٣٢٢)

ہے میں جتنے لوگوں ہے ملا ہوں ،ان میں مجھے امام اعظم دیا ہے فیصلے بھاری نظر آئے ہیں۔ رابطہ اعظم دیا ہے استان کا سام میں ہے اسام اعظم دیا ہے استان کا سام استان کا سام کی سام کا س

حضرت يحلى بن عين رحمالله:

الله آپ ہے ہو چھا گیا، امام ابوطنیفہ کے متعلق آپ کی کیارائے ہے؟ فر مایا، اس قدر کافی ہے کہ امیر المونین فی الحدیث، امام شعبہ نے ان کو حدیث وروایت کی اجازت دی اور امام شعبہ آخرا مام شعبہ ہی ہیں۔ (سیرة النعمان: ۵۱)

﴿ ہمارے زمانے میں فقہاء صرف جارہیں۔ امام ابوحنیفہ ، امام مالک ، امام سفیان توری اور امام اوز اعلی۔ امام ابوحنیفہ حدیث اور فقہ میں تقدیقے ، صاوق تھے اور اللہ تعالیٰ * کے دین پرامین تھے۔ (مناقب للموفق: ۳۱۵)

امام ابودا و درحمالله:

الله تعالی کی رحمت بوامام ابوحنیفه ﷺ پر کیونکه وه امام تھے۔ ﴿ الله تعالیٰ کی رحمت بوامام ابوحنیفه ﷺ پر کیونکه وه امام تھے۔ (جامع بیان العلم، ج ۲:۱۲۳)

حضرت عبدالعزيز بن افي روادرمه الله:

ہے ہارے زیانے میں تمام لوگوں میں امام ابوصنیفہ ﷺی حق کا معیار تھے جوان سے محبت کرتا ہم اس کے دوست بن جاتے محبت کرتا ہم اس کے دوست بن جاتے محبت کرتا ہم اس کے دوست بن جاتے محرب کرتا تو ہمیں یقین ہوجاتا کہ یہ برعتی اور گمراہ ہے۔
مگر جوان سے بغض کرتا تو ہمیں یقین ہوجاتا کہ یہ برعتی اور گمراہ ہے۔
(منا قب للموفق: ۳۲۳)

شفيق بن عتبيه:

- - ... ﴿ ميرى آنكھوں نے امام ابوطنيفه كامثل كى كونه ويكھا۔ (تبييش الصحيفہ: ١٣١٧) حضرت ابوعبد الرحمن المقرى رحماللہ:

ر جب ہم امام اعظم الوحنیفہ سے مروی کسی حدیث کو بیان کرتے تو ہم کہتے ، حدثنا شاھنا۔ ہمارے بادشاہ نے ہم سے حدیث بیان فرمائی۔ (تبیض الصحیفہ: ۳۰)

حضرت الوحمزة رحمه الله:

ام ابو حنیفہ دیا۔ بر مجھے تعجب ہوتا ہے کہ رات بھر اللہ تعالی کی عبادت میں کھڑے اللہ اللہ اللہ عنائی کی عبادت میں کھڑے رہے وہ منافعات میں مشغول رہتے ہیں اور دن بھر لوگوں کی مشکلات حل کرنے میں اور حدیث سکھانے میں مشغول

رہے ہیں۔ (مناقب للموفق: ۳۲۵) حضرت نضیل بن عیاض رمداللہ:

الم اعظم البني وقت كے فقيه بى نہيں بلكہ فقہاء كے امام تھے۔ تقوى اور ورع ميں آب بے مثال تھے۔ البني مال كے ذريع غريبوں كى مدوكرتے ، جو سائل آتا اسے فالى نہ جانے و ہے۔ شب وروز عبادت ميں اور علم سكھانے ميں مصروف رہتے ۔ كم گو اور خاموش طبع تھے۔ صلال وحرام كے مسائل پر تفصیل ہے گفتگوفر ماتے اور بادشاہ اور امراء كے مال سے دورر ہے تھے۔ (ایصنا : ۱۱۱)

امام اعمش رحمالله:

المين المراع المين المرام! آب لوگ عطار بين اور جم دوا فروش مرا سابوهنيفه! تم نے تو دونوں کنار مے تھیر لیے۔ (ایصاً: ۱۲۳)

الم اعظم عنی نے کھوالی علمی چزیں چیش کی جیں جولوگ بیجھے ہیں اور پھوالی علمی چزیں چیش کی جی جولوگ بیجھے ہیں اور پھوالی علمی چزیں جی علمی چزیں ہیں ۔ علمی چزیں بیش کی جی سے حسد کرتے ہیں۔ علمی چیزیں پیش کی جی جولوگ نہیں بیجھتے اس لئے ان سے حسد کرتے ہیں۔ (الخیرات الحسان: ۱۱۲)

ملاان کے علم میں برکت دی گئی ہے۔ (ایسنا:۱۱۱)

ا مام مغيره رحمالله:

الم الم الوصنيف ويشك ورس ميس بيشاكروتم فقيه بن جاؤ محدا كرآج الم ابراهيم فعى ويشام الراهيم فعى ويشام الراهيم فعى ويشار كالم المراهيم فعى ويشار كالم المراهيم فعى المنطقة المحبت الفتيار كرتيد (منا قب للموفق: ٣٢٧) حضرت مسعر بن كدام رمدالله:

المراسي في الم الوحنيف فظ جيها كوئى فقيديس و يكما - كوف مي دولوكول مع حسدكيا

جاتا ہے،امام اعظم سے ان کی فقہ کی مید سے اور حسن بن صالح سے زیدوعبادت کی وجہ سے ۔ (مناقب للموفق:۳۲۹)

جہ جس نے اپنے اور اللہ تعالی کے درمیان امام ابوطنیفہ کوڈال دیا، مجھے امید ہے اس کوکوئی ڈرنہ ہوگا اور اسے زائد احتیاط کی حاجت باقی ندر ہے گی۔ (الخیرات: ۱۱۰) حضرت کی بن آدم رحمد اللہ:

الله الم ابوطنیفہ عیش نے فقہ میں ایساا جھاد کیا کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ الله تعالیٰ نے انہیں سی حجے راہ دکھائی اور خواص وعوام نے ان کے علوم سے استفادہ کیا۔ امام شریک اور کوفہ کے دوسرے علیاءان کے سامنے طفل مکتب نظراً تے تھے جیسے بادشاہ کے سامنے غلام۔ (ایضاً: ۳۳۵)

حضرت عبدالرحمن بن مهدى رحدالله:

﴿ مَيں نے امام ابوطنیفہ عِنْ کوقضاۃ العلماء پایا یعنی وہ تمام محدثین اور فقہاء کے امام یا چیف جسٹس نے ۔ اگر کوئی شخص شخصیں امام اعظم کے خلاف بات کرتا ہوا ملے تو اس کی فضول باتوں کوکوڑے کے فیصر پر پھینک دو۔ (ایضاً: ۳۲۱)

حضرت فارجد بن مصعب رحمالله:

المن میں بی زندگی میں ہزاروں علماء و فقیماء سے ملا ہوں گران میں مجھے صرف تین جار حضرات صاحب علم وبصیرت ملے۔ ان سب میں بلند بایا امام ابوحنیفد چھی ہیں آپ کے سامنے تمام فقیمان علم مفتم مشہرات ما منے تمام فقیمان علم مفتم مشہرات من مند و کھائی دیتے ہے۔ آپ کاعلم فقیمی بصیرت ، زمدو تقوی سب برحاوی تھا۔ (ایعنا: ۳۲۵)

حضرت ابراجيم بن رستم رحمالله:

جہ جس کوا پی زندگی میں امام ابوطنیفہ طاقات کاعلم حاصل نہیں ہوا ،میرے نزدیک وہ جاہل ہے۔ (مناقب للموفق:۲۳۲۲)

حضرت يزيد بن ابراجيم رحمالله:

ام ابو صنیفہ ﷺ فرمایا، ایک عالم کب فتو کی دینے کے قابل ہوتا ہے؟ فرمایا، جب وہ امام ابو صنیفہ ﷺ کی ، یہ تو ممکن نہیں ۔ فرمایا، پھران کی کتابیں یاد کرے، ان پر گہری نظر رکھے اور ہرمسکلہ میں ان ہے رہنمائی صاصل کرے۔ (ایفناً:۳۲۲)

حضرت محمد بن ميمون رحمدالله:

ام ابوصنیفه علی اور نقیه کوئی ان سے زائد عالم بمتنی ، زاہد ، عارف اور نقیه کوئی نه اور نقیه کوئی نه تقا۔ خدا کی تشم! مجھ کو ان سے علمی باتیں سننے کی بجائے کوئی شخص اگر ایک لاکھ دینار بھی دیتا تو مجھے خوشی نہ ہوتی۔ (الخیرات الحسان:۱۱۳)

حضرت ابراجيم بن فيروز رحمالله:

الم میرے والد نے بتایا کہ میں نے امام ابو صنیفہ وزشہ کو مجد حرام نیں بیشے دیکھا،آپ
کے اردگر دمشرق ومغرب کے علماء حلقہ بائد ھے بیٹھے ہتھے۔آپ انھیں فتو کی جاری
کرر ہے ہتھے حالا نکہ حربین شریفین میں بڑے بڑے ساماء وفقیہا وموجود ہتھے گرامام اعظم
کافتو کی سب کے لئے معتبرتھا۔ (مناقب للموفق: ۳۵۳)

حضرت مقاتل بن حيان رمداند:

ہے میں امام اعظم ابو صنیفہ عظم کی مجالس میں بیٹھا کرتا تھا، آپ جیسا صاحب بصیرت اور امور شریعت پرغور وفکر کرنے والا دوسرا کوئی نہیں ویکھا۔ مقاتل سے جب کوئی مسئلہ پو تچھا جاتا تو آپ جواب دینے کے بعد فرماتے ، یہ کوفہ وشام کے امام ابو صنیفہ عظیہ کا قول ہے۔(ایضاً:۳۵۵)

حضرت مقت بلخي رمدالله:

ا المام اعظم كا بكثرت ذكركرت اوران كى تعريف كرت رست راوكول نے

عرض کی، آپ ہمیں ایسی بات بتائیں جس ہے ہمیں فائدہ بہنچ۔ آپ نے فرمایا، افسوس تم نے امام ابوصنیفہ ﷺ کے ذکر کو فائدہ مند نہیں سمجھا۔ یا در کھوا مام ابوصنیفہ کا ذکر کرنا اور ان کی تعریف کرنا افضل اعمال ہے ہے۔ (ایضاً: ۳۵۸)

حضرت قاصى شريك تخعى رحمدالله:

ر المام ابو حنیفہ ﷺ فاموش مزاج ، مفکر و مدبر ، فقہ میں وقیق نظرر کھنے والے ، علمی وحملی اللہ اللہ اللہ علمی وحملی باریک استنباطات کرنے والے اورلطیف بحث کرنے والے تھے۔

(الخيرات الحسان: ١١٥)

حشرت ابومعا ذبلخي رمهالله:

جہ میں نے امام اعظم وہ اسے بڑھ کر کوئی عالم و فقید نہ پایا۔ جسے امام اعظم کی مجلس میسرنہیں ہوئی وہ علم میں ناتکمل اور مفلس رہا۔ (مناقب للموفق: ۳۵۷)

حضرت داؤد طائی رحمه الله:

ام معظم مدایت کا چیکتا ہوا ستارہ ہیں۔ان سے راہ مدایت پر چلنے والے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ان کا علم وہ ہے جسے اہل ایمان کے قلوب قبول کرتے ہیں۔ الکنیرات الحسان: ۱۱۵)

امام شعبدرهمالله:

الله جمل طرح میں جانا ہوں کہ آفاب روش ہے ای یقین کے ساتھ میں کہ سکتا ہوں کہ مم اورابوحنیفہ ہم نشین اور ساتھی ہیں۔ (سیرۃ النعمان:۵۱) اللہ آپ کوامام ابوحنیفہ کے وصال کی خبر طی تو فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ افسوں! کوفہ ہے ملم کی روشنی بچھ گئی۔ اب ان جیسا کوئی بیدا نہ ہوگا۔ (منا قب للموفق:۳۲۲) الیم باتوں پراعتراضات کئے جوآپ ان لوگوں ہے ذا کہ جانے تھے۔ بخداوہ ان کی

سر االلہ تعالیٰ کے پاس پائیں گے۔امام شعبہ امام ابوحنیفہ کے ق میں بہت زیادہ دعا فرماتے تھے۔(الخیرات الحسان:۱۱۳)

حضرت سعيدين الي عروب رحمالله:

الله تعالیٰ نے امام ابوصیفہ ﷺ وساطت سے علم کی روشنیاں لوگوں کے دلوں میں کھردی ہیں ۔ فقد کا کوئی مسئلہ ابیانہیں جسے آپ نے احادیث کی روشنی میں بیان نہ کیا ہو۔ (مناقب للموفق:۳۲۳)

حضرت محمد بن المروزي رحمالله:

ہے اللہ تعالیٰ امام اعظم ابوصنیفہ ﷺ پررحمت فرمائے ، اُن کی زبان جب کھلتی ہے ، حق بولتی ہے۔ (ایضاً:۳۱۸)

حضرت نضر بن شميل رمدالله:

﴿ لوگ فقہ کے معالم میں خواب غفلت میں تنے یہاں تک کہ امام ابوصنیفہ ﷺ ان کو ہیدار کیااور فقہ کوخوب واضح کر کے بیان فر مادیا۔ (الخیرات الحسان:۲۹)

حضرت سعيد بن عبدالعزير رحدالله:

ا مام اعظم ابوحنیفه هیشه دفته کا ایباسمندر نفیجس کا کناره نه تفااورجس کی مجرانی کا ندازه مجی نبیس کیا جاسکتا۔ (ایصنا: ۳۳۸)

امام الوبوسف رحمالله:

المراتمام علم نقد امام ابوصنیفد ه بین ایسے ہے جیسے دریائے متا بلے میں ایسے ہے جیسے دریائے فرات کی موجوں کے مقابلے میں ایک جیموٹی می شہر ہومیں نے احادیث کی فرات کی موجوں کے مقابلے میں ایک جیموٹی می شہر ہومیں نے احادیث کی

تفسر کرنے میں امام اعظم سے بڑھ کر کسی کونہیں دیکھا۔ (مناقب للموفق: ۳۳۷) کہا مام ابوصنیفہ ﷺ اپنے اسلاف کے جانشیں تنظے، خدا کی قشم! انہوں نے روئے زمین پراپنے جسیاعالم وفقیہ نہیں چھوڑا۔ (الخیرات الحسان: ۱۱۱)

حضرت شداوین تحکیم رحمه الله:

المرالله تعالی بم برامام ابوطنیفه عیشاورا کے شاگردوں کی شکل میں انعامات ندفر ماتا تو ہم مملی طور پر مفلس اور محروم رہ جاتے ۔نہ ہم احادیث کو سمجھ پاتے اور نہ دین کے مسائل سے جے واقف ہوتے۔(ایضاً:۳۱)

حضرت حما وبن سلمدر حدالله:

ام اعظم ابوطنیفہ ﷺ لوگوں میں سب سے عمدہ اوراحسن فنوی دینے والے تھے۔ (تنبیض الصحیفہ:۳۳)

حضرت عيسلى بن يونس رحمدالله:

الم جوفض بھی امام اعظم ابوطنیفہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرے بتم ہرگز اس کی تصدیق نہ کرو۔خدا کی قسم! میں نے ان سے افضل ، ان سے زائد مقی اور ان سے بڑا نقیہ ہیں ویکھا۔ (الخیرات الحسان: ۱۱۱ ، الانتقاء: ۱۳۲۱)

امام سيدى على خواص شافعي رمسالله:

ا ام ابوحنیفه علیه علوم انتهائی دقیق بین انبیس صرف بلندمرتبه ابل کشف اولیاء ای سمجھ سکتے ہیں۔ (فقاوی رضوبیدج ا: ۱۲۳)

ابن خلدون رميالله:

ا مام ابوطنیفہ طلع عدیث کے بڑے مجتمدین میں سے ہیں۔ اسکی ایک ولیل بید ہے کہ امام ابوطنیفہ طلع عدیث کے بڑے مجتمدین میں سے ہیں۔ اسکی ایک ولیل بید ہے کہ اسکے فد ہب پراعتماد کیا جاتا ہے اور رقد وقبول میں ان پراعتماد کیا جاتا ہے۔ ہم کہ اسکے فد ہب پراعتماد کیا جاتا ہے۔ اور رقد وقبول میں ان پراعتماد کیا جاتا ہے۔ (مقدمہ: ۲۳۵)

امام این کثیر رحمه الله:

املام بیں، عراق کے فقیہ، اسلام کے اماموں میں سے اور بڑی شخصیتوں میں سے اور بڑی شخصیتوں میں سے ایک ہیں۔ سے ایک ہیں۔ (البدایہ والنہایہ، ج٠١: ٤٠١)

امام محمرغز الى رحمه الله:

ام الم شعرانی شافعی رحمالاند؛ اورعارف بالله تقے۔ آپ الله تعالیٰ سے ڈرنے والے تقے اور اپنا مانی شافعی رحمالاند؛

جہے تم علم کے بغیر امام اعظم عنظی کی شان میں بدگوئی کرنے والوں سے بچو ورنہ ونیا اور آخرت میں نقصان اٹھاؤ کے کیونکہ امام اعظم قرآن وحدیث کے پابند تھے اور رائے سے بیزار تھے۔ جو امام اعظم کے غرجب کی تحقیق کرے گا وہ اسے سب سے زیادہ احتیاط والا پائے گا اور جو اسکے سوا کچھا ور کہے ، وہ جانل ہے۔
زیادہ احتیاط والا پائے گا اور جو اسکے سوا کچھا ور کہے ، وہ جانل ہے۔
(کتاب المیز ان الشریعة الکبری جا ۱۳۲)

حضرت دا تاتنج بخش رمدالله:

الم الموں کے الم ماہلسنت کے بیشوا ، فقیما و کا شرف اور علما و کی عزت امام البوطنیفه فعمان بن نابت عظم مجاہدہ وعبادت میں نابت قدم بزرگ منصے اور تصوف وطریقت میں بھی بڑی شان کے مالک منصے۔(کشف انجوب:۱۲۲)

امام ذہبی شاقعی رحمہ اللہ:

ዕዕ

باب شش دہم (16)

ند هب حفی کی وجبرتر جیج:

ام اعظم ابوصنیفہ ہے کا ملتِ اسلامیہ پراحسانِ عظیم ہے کہ آپ نے سب سے پہلے قواعدِ اجتہاداور اصولِ فقہ کی بنیادر کھی اور مسلمانوں کی راہنمائی کے لیے فقہ کو مرتب کیا جے ہم فقہ خفی یانہ ہبِ حنفی کے نام ہے جانتے ہیں۔
حنفی ند ہب کودیگر نداہب علائہ پر جونو قیت اور برتری حاصل ہے اس کے چنداہم نکات پیشِ خدمت ہیں۔

1 _ حفى ند ب ، حد بث ب:

شخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ النظر م مشکو ق کے مقد مدیمی فرماتے ہیں،

"جہور محد ثین کے نزدیک ہی کریم آلی کا قول صدیب قولی ہے، آپ علی کا فعل صدیب فعلی ہے اوراسی طرح جوکام آپ علی کے سامنے کسی نے کیا اور آپ نے اس سے ندروکا اور سکوت فرمایا، وہ عدیب تقریری ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام اور تا بعین کے اقوال، افعال اوران کا کسی کام سے ندرو کا اجھی احادیث ہیں '۔

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ تا بھی کا قول حدیث قولی ہے، اسکا فعل حدیث فعلی ہا اور اسکا کسی کے قول یا نہ اسکا فعل حدیث فعلی ہا ور اسکا کسی کے قول یا فعل پر سکوت فرمانا حدیث تقریری ہے، تو امام اعظم ابوصنیف دیش کو اربی تعلی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اشہ اربیہ ہیں سے یہ نظم اور سکوت بھی حدیث قرار بایا کیونکہ آپ تا بعی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اشہ اربیہ ہیں سے یہ نظم میں بیدا ہوئے، بی کوعطافر مائی۔

آپ ای اس سے بی نظم اور سے بات بھی مجھی طور پر ثابت ہے کہ آپ نے سات صحابہ کرام کی زیارت کی اور یہ بات جسی میں اس تفصیلی گفتگو پہلے ہی کی جا بھی ہے۔ خلاصہ یہ کہ فہر میٹ خی درحقیقت حدیث ہیں۔ اس تفصیلی گفتگو پہلے ہی کی جا بھی ہے۔ خلاصہ یہ کہ فہر میٹ خی درحقیقت حدیث ہیں۔ اس تفصیلی گفتگو پہلے ہی کی جا بھی ہے۔ خلاصہ یہ کہ فیمیہ خفی درحقیقت حدیث ہیں۔ اس تفصیلی گفتگو پہلے ہی کی جا بھی ہے۔ خلاصہ یہ کہ فیمیہ خفی درحقیقت حدیث ہیں۔ اس تفصیلی گفتگو پہلے ہی کی جا بھی ہے۔ خلاصہ یہ کہ فیمیہ خفی درحقیقت حدیث ہیں۔

2_حضرت على ﷺ كى دعا:

یہ بات کتاب کے عازی میں تحریری گئی کہ امام عظم عقید کے دادا اپنے نومولود بینے عابت کولیکر سید ناعلی عقید کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت علی کرم الله وجہدنے ایکے لیے اور ایکی اولا و کے لیے برکت کی دعا فر مائی ۔ امام ابوصنیفہ عین کے اساعیل بن حماد رحمہ انتظام کہتے ہیں ، نحن نو جو ا ان یکون الله تعالیٰ فلد استجاب لعلی فینا۔ ''ہم امیدر کھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی عین کی دعا ہمارے تی میں ضرور تبول فر مائی ہے' ۔ (سیمین الصحیفہ : ۵)

یہ حضرت علی عزقہ کی دعا وک کا تمر ہے کہ حضرت ٹابت رحداللہ کے گھرام ابوصنیفہ عزقہ بید بیدا ہوئے اور اہام الاولیاء شیر خدا سید ناعلی المرتضلی عزقہ کی دعائے برکت کی مقبولیت کی دلیل ہے کہ رب تعالی نے ند جب حنفی کو عالم اسلام کا سب سے بڑا ند جب بنا و یا محدث علی قاری نے گیار ہویں صدی ہجری میں حنفی ند جب کے مقلدین کوتمام اہلِ اسلام کا دو تہائی قرار دیا ہے۔ (مرقاق شرح مشکلوق جا۔ ۲۲۲)

ا ما م ربانی حضرت مجد والف ثانی رحمه الله فر مات بین ،

"کسی تکلف اور تعصب کے بغیر کہا جا سکتا ہے کہ کشف کی نظر میں مذہب حنی ایک عظیم دریا کی صورت میں وکھائی دیتے دریا کی صورت میں نظر آتا ہے اور دوسرے ندا ہب نہروں کی صورت میں وکھائی دیتے ہیں۔ ظاہری نظر سے بھی دیکھا جائے تو استِ مسلمہ کا سوادِ اعظم امامِ اعظم ابوصنیف عظم کی بیروکار ہے"۔ (کمتوبات، دفتر دوم، مکتوب ۵۵)

3_ نبوى بشارات:

امام اعظم عند کے ند ہب کی فضیلت اور فوقیت کی ایک اور دلیل ہے ہے کہ آپ کے علم و فضل کی تعریف میں اصادیث مبار کہ موجود ہیں جن کا تفصیلی ذکر کتاب کے آغاز ہی میں کیا جاج کا ہے۔ اس کا خلاصہ ملاحظہ ہو: -

بخارى وسلم مين آقاومولى مين المنطقة كافر مان عاليشان ب، لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ النَّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ دِجَالٌ مِنْ فَادِسَ -

ساول إلى الماروايت كالفاظ بين الو كانَ الإيْمَانُ عِنْدَالْثُورَيَّا لَذَهَبَ الوَيْمَانُ عِنْدَالْفُرَيِّا لَذَهَبَ الوَيْمَانُ عِنْدَالْثُورَيَّا لَلْذَهِبَ الوَيْمَانُ عِنْدَالُولُهُ اللهُ اللهُ

به رجل من ابناءِ فارِس ملی یستر میں ہے ایک شخص اس تک پہنچ جائے گااور ''اگرایمان تریا کے پاس ہوتو مردانِ فارس میں سے ایک شخص اس تک پہنچ جائے گااور اس کوحاصل کرلے گا''۔

ا مام سیوطی شافعی اور دیگر ائمه محدثین جمبم النه تعالی نے بخاری و مسلم کی ان حادیث سے امام اعظم ابوحنیفہ عزیدی کو مراد لیا ہے کیونکہ فارس کے علاقول سے کوئی ایک شخص بھی امام اعظم جیسے علم وضل کا حامل نہ ہوا اور نہ بی کسی کوآپ جیسیا بلند مقام نصیب ہوا۔ امام اعظم جیسے علم وضل کا حامل نہ ہوا اور نہ بی کسی کوآپ جیسیا بلند مقام نصیب ہوا۔ علامہ ابن حجر مکی شافعی رحم الله فرماتے ہیں ، امام ابو صنیفہ دی شان میں آتا و مولی عربی عربی ساتھ کی استدلال ہوسکتا ہے کہ: -

4_ صیح حدیث مذہبِ منفی ہے:

امام اعظم عیشی کاار شاد ہے، ' جوحدیث سی میراند ہب ہے'۔ چونکہ آپ نے بلاواسط صحابہ کرام سے احادیث سیس یا تابعین کرام سے ، اور ان میں کوئی راوی ضعیف نہیں اس لیے آپ تک پہنچنے والی تمام احادیث سیح جیں اور آپ کا ند ہب سیح احادیث کے مطابق ہے۔

ند بب شافعی کے مقلدامام شعرانی رمداللہ کی گوائی ملاحظہ سیجیے۔ آپ فرماتے ہیں،

" اگرامام اعظم ﷺ اوررسول کریم علیہ کے درمیان راوی صحابہ اور تابعین ہیں تو پھر امام اعظم کے بعض دلائل کوضعیف احادیث پر بنی کیوں قرار دیا گیاہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جن راویوں کوضعیف کہا گیا ہے وہ امام اعظم کے وصال کے بعد کے راوی ہیں اورانہوں نے اس حدیث کوامام اعظم کی سند کے علاوہ سی اور سند سے روایت کیا ہے كيونكه امام اعظم كى اسانيد ثلاثه ميں جتنى احاديث ہيں، وه سب يجيح ہيں كيونكه اگروه ا حادیث سیح نه ہوتیں تو امام اعظم ان سے بھی استدلال نہ کرتے ۔اورامام اعظم کی سند کے نیلےراو بوں میں ہے کسی راوی کی طرف جھوٹ کی نسبت کی گئی ہوتواس ہےامام اعظم کی حدیث کی صحت بر کوئی فرق تہیں پڑتا۔ ہمارے نز دیک اس حدیث کی صحت کے لیے یہ بات کافی ہے کہ اس حدیث سے مجتبدوا مام نے استدلال کیا ہے اسلیے ہم ر واجب ہے کہ ہم اس حدیث بر مل کریں خواہ اسکوسی اور نے روایت نہ کیا ہو۔ جب تک امام اعظم کی مسانید مخلاشہ نیس الے مذہب کی ولیل و مکھے نہ لی جائے اور بیہ یقین نہ ہوجائے کہ اتکی دلیل ان مسانید میں موجود تبیں ہے اسوفت تک اسکے ندہب کی کسی دلیل کوضعیف نہ کہا جائے۔ یہ ہوسکتا ہے کہ ایکے بعد کے علائے احناف نے ند مب حنی پرجود لاکل قائم کیے ہیں ان میں سے کوئی دلیل کسی ضعیف حدیث پرجنی ہو لیکن امام اعظم عظم عظم عظم عظم (ميزان الشريعة الكبرى ج١٥: ١٥ طبع مصر)

5- قرآن عليم عدمطابقت:

ند مب حنی کی ایک بڑی خصوصیت میہ کہ جواحکام قرآن وحدیث سے ماخوذ ہیں اور جن میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے ان میں امام اعظم خطر جو پہلوا ختیار کرتے ہیں وہ نہا بت مضبوط دلائل پر منی اور اصول عقل کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ ہم اسکلے عنوان میں نہا بت مضبوط دلائل پر منی اور اصول عقل کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ ہم اسکلے عنوان میں میں کہ فقد حنی کے مسائل قرآنی آیات در میں میں کہ فقد حنی کے مسائل قرآنی آیات

ے زیادہ مطابقت رکھتے ہیں اس سے بیجی ثابت ہوجائے گا کہ امام اعظم کواجتہاد میں دیگرائمہ کرام پرنمایاں نضیات حاصل ہے۔

6۔ حدیث کی اتباع:

اس طرح امام اعظم عنی حدیث کی اتباع اورسنت کی پیروی میں دیگر انکہ ہے بہت آ کے ہیں۔اسکے دلائل میہ بیں:-

﴿ ٢﴾ قیاس کی جارتشمیں ہیں۔قیاس موٹر ،قیاس مناسب ،قیاس شبہہ ،قیاس طرد۔ اہام اعظم ﷺ صرف قیاس موٹر کو جحت مانتے ہیں جبکہ امام شافعی ﷺ قیاس کی ان جاروں قسموں کو جحت مانتے ہیں۔

﴿ ٣﴾ امام اعظم عَنْ كُواحاديث كى اتباع سے اسقدر محبت ہے كہ قیاس كے مقابلے ميں ضعیف احادیث برجمی عمل فرماتے ہیں۔

7_ فطرت كالحاظ:

اسلام، دین فطرت ہے اس بناء پر ایسے مسائل ہیں جہاں کوئی نص موجود نہ ہو یا
روایات مختلف ہوں تو ند ہب حنفی ہیں عام طور پر فطری تقاضوں کو وجہ تر جے قرار دیا جاتا
ہے۔ مثال کے طور پر مسواک کے متعلق عند کل صلاقی روایت کے مقابلے ہیں
عند کل وضوء کواس لیے ترجیح حاصل ہے کہ بیروایت فطری تقاضے کے قریب تر
ہے۔ چونکہ مسواک فطری طور پر منہ اور وانتوں کی صفائی کے کام آتی ہے اور صفائی
طہارت کا جز و ہے اس لیے احزاف کے نزویک مسواک وضوی سنت ہے جبکہ دیگر ائمہ
کے نزویک مسواک نمازی سنت ہے۔
ای طرح نہ ہب حنفی ہی نماز ہیں قیام کے ووران ہاتھ ناف پر رکھنے کے مقابلے ہیں
ای طرح نہ ہب حنفی ہی نماز ہیں قیام کے ووران ہاتھ ناف پر رکھنے کے مقابلے ہیں

ناف کے نیچے ہاتھ باند سے کوڑجے حاصل ہے کیونکہ فیطری طور پر انسان تعظیم کے موقع یر ہاتھ سیدھے کر کے ناف ہے نیچے رکھتا ہے۔ یونمی مطلقہ بائنہ عورت کے لیے دیگر ائر کرام کے برعکس احناف، تان نفقہ اور رہائش کو واجب قرار دیتے ہیں کیونکہ بیفطری تقاضا ہے کدایے حق میں کسی کو یا بند کرنے والا ،اس یا بند تحض کی ضرور یات کا ذ مددار ہوتا ہے۔بقول نعمانی کے،'' حنفی فقہ جس قدر اصول عقلی کےمطابق ہے اور کوئی فقہ نہیں' ۔ تفصیل کے لیےامام طحاوی رحمہ اللہ کی شرح معانی الآ ثار ملاحظہ فرمائیں۔

8_ آسانی اور سہولت:

فرمان الني ، يويد الله بكم اليسر والايريد بكم العسر (اللهم يرآ ما في جابتا ہے اور تم پر دشواری نہیں جا ہتا) کے مصداق امام اعظم نے فرض اور حرام کی تعریفات میں بخت قیودلگا کرلوگوں کے لیے آسانی پیدا کی ہے۔ آپ کے نزد یک فرض وحرام کا ا ثبات الیینص ہے ہوتا ہے جو ثبوت اور دلالت دونوں اعتبار سے قطعی ہو۔ای طرح ا ما ماعظم کے وضع کردہ دیگراصولوں کا تجزید کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حنفی فقہ دیگر

فقہوں کے مقالبے میں نہایت آسان اور نرمی پرجنی ہے۔

مثلًا قرآن میں مطلقاً رکوع اور سجدے کا ڈاکر ہے اس لیے رکوع کے لیے منہ کے بل جھک جانا اور مجدے کے لیے زمین پر بیشانی لگا دینا کافی ہے۔ اس ہے زائد کوئی كيفيت مثلاً اطمينان كے ساتھ تھم نايا اعتدال فرض نه ہوگا۔

ای طرح امام اعظم نے ہر نماز کی ادائیگی کے لیے ای وفت کوافضل فر مایا ہے جس میں فطری طور پرانسان کے لیے مہولت ہے۔ جبکہ دیگر ائمہ کے نز دیک ہرنماز میں جلدی الضل ہے۔ یونی چور کی سز اہاتھ کا ٹاہے۔امام صاحب نے چوری میں باتھ کا نے کی سزا کو ایک صد تک گرانقدر مال کی چوری ہے مشروط کیا ہے۔احناف کے علاوہ و گیر نداہب کے علماء کی رائے میں ہے، کہاوگوں کے لیے آسانی اور سہولت امام اعظم

ہی کی فقہ میں ہے۔(المیز النالکبریٰ)

9_جامعيت:

کسی ضا بطے کا پی تمام جزئیات پر مکسال منظبی ہونا جامعیت کہلاتا ہے۔ احناف کا اصول یہ ہے کہ اگرنص کے مختلف معانی یا متعدد روایات ہوں تو اس کا وہ معنی یا وہ روایت قابل ترجیح ہوگی جس میں جامعیت ہو۔ مثال کے طور پرامام کے پیچھے قرات کرنے ہے متعلق دوروایات ہیں۔

ایک میں ہے، 'سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی''۔اوردوسری میں ہے،''جوامام کے بیچھے نماز بڑھے توامام کی قرائت ہے'۔

بیپ اور پر سام کر دوایت پر ممل ضروری سمجها جائے تو جامعیت نہ ہوگی کیونکہ جبری نماز میں فاتحہ کے بعد یار کوع میں کوئی مقتدی جماعت میں شامل ہوا تواسکے لیے سورہ فاتحہ پر ہامکن نہیں ۔ لہذا ہے تھم جامع نہ رہا۔ اگر مقتدی کے لیے دوسری روایت پر ممل ضروری مانا جائے تو ہے تھم جامع رہے گا۔ کیونکہ بیافاتحہ کے دوران یا بعد یا رکوع میں شامل ہونے والے تمام افراد کو جامع ہے۔ پس مقتدی کے لیے دوسری روایت کو ترجیح ہوگی۔

10 _احتياط اورتقوي:

نداہب الاندی نسبت الم اعظم کے فد جب میں احتیاط وتقویٰ کا پہلو بہت نمایاں ہے۔ گویا جن معاملات میں ائر کا اجتہادی اختلاف ہے ان میں اگر امام اعظم کے موقف کا تجزید کیا جائے تو آپ کا نکت نظر ہی جنی براحتیاط نظر آئے گا۔ مثلاً خون بہہ جانے یا نکسیہ پھوٹ نگلنے ہے امام اعظم کے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے جبکہ بعض کے بزدیک بیس ٹوفنا۔ البتہ کسی کے نزدیک بھی خون بہنے کے بعد دوبارہ وضوکر نامنع نہیں۔ اگر دوبارہ وضونہ کیا جائے تو فد ہب حنی کے مطابق نماز ندہوگی۔ اس لیے احتیاط اس

میں ہے کہ دوبارہ وضوکر لیاجائے تا کہ سب کے نزدیک نماز ہوجائے۔
اسی طرح بعض ایک رکعت وتر پڑھتے ہیں جبکہ امام اعظم کے نزدیک وتر تین رکعت ہیں۔ایک رکعت وتر تین رکعت ہیں۔ایک رکعت وتر والے تین رکعت وتر کے بھی قائل ہیں۔ پس اگر کوئی ایک رکعت پڑھے تو امت کے اکثر فقہاء کے نزدیک نماز ندہوگی جبکہ تین رکعت پڑھنے ہے سب کے نزدیک نماز وتر ہوجائے گی۔ یونمی اگر کوئی آٹھ تر اوت کی پڑھے تو ضحا ہے کرام اورائمہ دین کے نزدیک اسکی نماز تر اوت کی نہوگی جبکہ ہیں رکعت پڑھنے ہے سب کے نزدیک تر اوت کا ادا ہوجائے گی۔

ای طرح اما م اعظم کے زوی کویں میں کوئی جانور گر کر مرجائے تو کنواں ناپاک ہو جاتا ہے، اب وہ پانی نکالنے سے پاک ہوگا جبکہ بعض کے زویک کنوال ناپاک نہیں ہوتا جب تک کہ پانی کارنگ یا ہو یا ذا تقدنہ بدل جائے۔ احتیاط اور تفوی یقینا کنویں سے پانی نکالنے میں ہے جس کوکوئی بھی نا جائز نہیں کہنا اور یوں سب کے زویک اس پانی سے وضوو شسل جائز ہوگا۔ ہی نہ ہب خفی زیادہ احتیاط اور تفوی پر منی ہے۔ پانی سے وضوو شسل جائز ہوگا۔ ہی نہ ہب خفی زیادہ احتیاط اور تفوی پر منی ہے۔ یا نی سے وضوو شل جائز ہوگا۔ ہی نہ ہب خفی زیادہ احتیاط اور تفوی پر منی ہے۔ یا نہ دورائی نہ ہب:

ارشاد باری تعالی ہے، وَامْرُهُمْ شُوری بَیْنَهُمْ۔''اوراُن کا کام اُن کے آپس کے مشور ہے۔ مشور ہے۔ ہے۔ (الشوری:۳۸، کنزالا یمان)

قرآن مجید نے بیہ بتایا ہے کہ صحابہ کرام کے معاملات باہمی مشوروں سے طے ہوتے سے متحد متحد متحد متحد المام حسن منظم کا ارشاد کرام ہے، ' جوتوم مشورہ کرتی ہے وہ مجے راہ پر پہنچی ہے' ۔ (تفسیر خزائن العرفان)

حضرت على منى الله منه كا يك سوال كے جواب ميں رسول كريم علي الله في ارشاد قرمايا، من الله منه الله العابدين و لا تمضوا فيه داى خاصة و جسمسك ميں شاوروا فيه الفقهاء العابدين و لا تمضوا فيه داى خاصة و جسمسك ميں قرآن وسنت ميں واضح محكم نه جوءاس ميں تم عيادت گذار فقهاء سے مشوره كرايا كرواور

کسی کی شخص رائے پرنہ چلو'۔ (جمع الزوائد، جلداول باب الاجماع)
قرآن وحدیث کے ان احکامات کی بیروی کرتے ہوئے امام اعظم ﷺ۔ نے فقہ ففی کی تدوین کے لیے جالیں جید فقہ اء پر مشمل ایک مجلس قائم کررکھی تھی۔ جب کوئی مسئلہ بیش آتا تو آب ان ہے مشورہ اور تبادلہ خیال کرتے ، ایکے دلائل سنتے اور اپنے دلائل بیش کرتے یہا تک کہ مسئلہ طے ہوجا تا اور استح مرکز لیا جاتا۔

امام اعظم ابوصنیفہ طبیعہ نے اپنے ندہب کی اساس اپنے تلاندہ کی شور کی پررکھی اوران پر اپنی رائے مسلط نہ کی ،اس ہے آپ کا مقصد دین میں احتیاط اور اللّٰدعز وجل اور اسکے محبوب رسول علیہ ہے پرخلوص تعلق میں انتہائی حد تک کوشاں رہنا تھا۔

برب برب میں سے سے بیران میں میں ہیں موسان کی انتہاں کی انتہاں کی خورانی فقہ ہے جبکہ دیگرائمہ گویا فقہ فی کو بیاعز از حاصل ہے کہ بیانفرادی نہیں بلکہ شورائی فقہ ہے جبکہ دیگرائمہ کرام کی فقہ ایکے انفرادی اجتہاد کا نتیجہ ہے۔

ند بهب حنفی اور قر آن:

"ہارادعویٰ ہے کہ قرآن مجید کی تمام آیتیں جن ہے کوئی مسئلہ فقہی مستنظ کیا گیا ہے ان کے وہی معنی صحیح اور واجب العمل ہیں جوامام ابوطنیفہ نے قرار دیے ہیں ۔قرآن مجید میں احکام کی آیتیں سوسے متجاوز ہیں اس لیے ان کا تجزیہ تونہیں کر سکتے البتہ مثال کے طور پر متعدد مسائل کا ذکر کرتے ہیں جن ہے ایک عام اجمالی خیال قائم ہوسکتا ہے۔'۔

وضوكا حكم قرآن كريم كى اس آيت مين دارد بواي،

"ام ابو حنیفہ رحہ اللہ کا فد جب ہے کہ وضویں چارفرض ہیں ،امام شافعی رحہ اللہ دوفرض کا اوراضافہ کرتے ہیں۔ لیعنی نتیت اور تر تنیب،امام مالک رحمہ اللہ بجائے ان کے موالا ہ کو فرض کہتے ہیں۔،امام احمہ بن صنبل رحمہ اللہ کا فد جب ہے کہ وضو کے وقت بسم اللہ کہنا ضروری ہے اورا گرقصدا نہ کہا تو وضو باطل ہے۔

امام صاحب کا استدلال ہے کہ آیت میں صرف چارتھم ندکور ہیں اس لیے جو چیزان احکام کے علاوہ ہے وہ فرض نہیں ہو سکتی۔ نتیت وموالات وتسمید کا تو آیت میں کہیں وجود نہیں یز تیب کا گمان البتہ واؤ کے حرف سے پیدا ہوتا ہے نیکن علمائے عربیت نے معنقاً طے کردیا ہے کہ واؤ کے مغہوم میں ترتیب داخل نہیں'۔

علامہ عبداللہ بن احمد سفی رمر الذفر ماتے ہیں، ''رکوع وجود کے تھم میں تعدیلِ ارکان کو فرض کے درجے میں شامل کرنا جائز نہیں، ای طرح آ بہ وضو میں اعضاء کو پے درجے میں شامل کرنا جائز نہیں، ای طرح آ بہ وضو میں اعضاء کو پے در بے دھونا، تر تنیب کے ساتھ دھونا، آغاز میں بسم اللہ پڑھنے اور نیت کرنے کوشرط قرار وینا می نہیں ہے'۔ (المنارمتن نورالالوار،جا: ۳۰)

اس عبارت ہے واضح ہور ہا ہے کہ خبر واحد سے قرآنی تھم پراضا فہ فرض یا شرط کے طور پر جائز نہیں مگر وجوب اور استخباب کے درجے میں جائز ہے۔ تعدیل ارکان سے مراو رکوع ، جود، قومہ اور جلسہ میں اطمینان کے ساتھ تھم برنا ہے۔ احناف کے نزدیک بیہ واجب ہے مگر فرض یا شرط نہیں کیونکہ بی خبر واحد سے ثابت ہے۔

ای طرح وضو میں ترتیب ہتمیہ اور نیت بھی خبر واحدے ٹابت ہیں اس لیے یہ وضوکی سنتوں میں ہے ہیں، فرائض یا شرائط میں سے نہیں کیونکہ انکا مجوت آیت قرآنی یا خبر متواتر سے نہیں ہے۔

بر در رسے بیں ہے۔ "لهام رازی نے تغییر کبیر میں ترتیب کی فرضیت کے لیے متعدد دلیاں چیش کی ہیں لیکن انعمان ریہ ہے کہ ان کار تبہ تاویل سے برو کرنیس بروااستدلال بیہ ہے کہ فاغیسلو ا

وجو ھکم میں حرف فاتعقب کے لیے ہے جس سے اس قدر ضرور تابت ہوتا ہے

کہ منہ کا پہلے دھونا فرض ہے جب ایک رکن میں ترتیب تابت ہوئی تو باقی ارکان میں

بھی ہونی چاہیئے ۔ دوسری دلیل یکھی ہے کہ وضوکا تھم طلاف عقل تھم ہے۔ اس لیے

اس کی تعمیل بھی ای ترتیب سے فرض ہونی چاہیے جس طرح آیت میں فہ کور ہے کیونکہ

وضوکا تھم جس طرح فلاف عقل ہے ترتیب بھی فلاف عقل ہے۔ امام رازی کی سے

دلیس جس رتبہ کی جی ، خود ظاہر جی اس پردد دفتد ح کی ضرورت نہیں۔

امام ابو صنیفہ رمہ اللہ اقول ہے کہ عورت کے چھونے سے وضوئیس ٹو ٹا۔ امام شافعی رحمہ

امام ابو صنیفہ رمہ اللہ اقول ہے کہ عورت کے چھونے سے وضوئیس ٹو ٹا۔ امام شافعی رحمہ

امام ابو صنیفہ رمہ اللہ اقول ہے کہ عورت کے چھونے سے وضوئیس ٹو ٹا۔ امام شافعی رحمہ

امام ابو صنیفہ رمہ اللہ اور استدلال میں ہے آیت پیش کرتے ہیں،

وان كنتم مرضى أو على سفر او جاء احد منكم من الغائط او للمستم النساءَ فلم تجدوا ماءً فتيمموا

یعی اگرتم بیلد ہو یاسفر میں ہو یاتم میں ہے کسی خص غائط سے آئے یاتم نے عورت کو حجوا ہوا ورتم کو یائی نہ ملے تو تم تیم کراؤ'۔

اہام صاحب فرہاتے ہیں کہ عورت کے جھونے ہے جماع ومقار بت مراد ہے۔ اور سے
قرآن مجید کا عام طرز ہے کہ ایسے امور کو صریحاً تعبیر نہیں کرتا۔ لطف سے ہے کہ ای لفظ کا
ہم معنی لفظ مس جس کے معنی جھونے کے ہیں غدانے اس آیت میں ما لَمُ تَمَسُّوُ
ھُنَّ جماع کے معنی میں استعال کیا ہے۔ اور خود امام شافعی تسلیم کرتے ہیں کہ وہاں
جماع ہی مقصود ہے۔ حقیقت سے کہ اس آیت میں ملامستہ کے ظاہری معنی لینے ایس
غلطی ہے جو ہرگز اہل زبان سے نہیں ہو کتی۔ اس آیت میں عائط کا لفظ بھی تو ہا اس
کوتمام مجتمد مین کنا یہ قرار دیتے ہیں ورنہ ظاہری معنی لیے جا کیں تو لازم آئے کہ جو
شخص نشیب زمین سے ہو کرآئے ، اس پروضو کرنا واجب ہے۔
میری دائے میں اگر چدام شافعی کا بید خرجب ہے کہ عورت کے چھونے کی وجہ سے وضو

ٹوٹ جاتا ہے۔ نیکن اس کا استدلال اس آیت پرنہیں ہے کہ وہ حدیث سے استناد
کرتے ہو نگے ، غالباً اُ کے بعدان کے مقلدوں نے حنفیہ کے مقالے کے لیے آیت
سے استدلال کیا اور اس کوامام ثافعی کی طرف منسوب کردیا۔

ام ابوطنیفہ کا ندہب ہے کہ ایک تیم سے کی فرض ادا ہو سکتے ہیں ،امام مالک وامام شافعی کی رائے ہے کہ ہر فرض کے لیے نیا تیم کرنا چاہے۔ امام صاحب کا استدلال ہے کہ جو حیثیت وضو کے تعم کی ہے ۔ اور جب ہر نماز کے لیے نے وضو کی ضرورت نہیں۔ البتہ جن لوگوں کا ندہب ہے کہ ایک وضو کی نمازیں ادا نہیں ہو تکتیں وہ تیم کی نسبت بھی ہے تھم لگا سکتے ہیں کیان وضو ایک فمازیں ادا نہیں ہو تکتیں وہ تیم کی نسبت بھی ہے تھم لگا سکتے ہیں کیان وضو اور تیم ہیں تفریق کرنی جیسا کہ امام شافعی وغیرہ نے کی جمض بے وجہ ہے۔ امام ابو صنیفہ رحمہ الله کا خواز اس شافی وغیرہ نے کی جمش ہے وجہ ہے۔ امام ابو صنیفہ رحمہ الله کا خواز اس قبل اس کے مخالف ہیں امام صاحب کا استدلال سے کہ قرآن میں تیم کا جواز اس قبل اس کے مخالف ہیں امام صاحب کا استدلال سے ہے کہ قرآن میں تیم کا جواز اس قبل اس کے مخالف ہیں امام صاحب کا استدلال سے جہ کہ قرآن میں تیم کا جواز اس قبل اس کے ماتھ مشروط ہے کہ لکم قبحہ وُا مَا نَا یعنی میں جب شرط باقی ندر ہی تو مشروط بھی باتی نہیں جب پانی نہ ملے ۔ صورت نہ کورہ میں جب شرط باقی ندر ہی تو مشروط بھی باتی نہیں جب پانی نہ ملے ۔ صورت نہ کورہ میں جب شرط باقی نہیں تو مشروط بھی باتی نہیں رہا''۔ (سیرۃ النعمان نے اسے کا سیم کی اس کے ساتھ مشروط بھی باتی نہیں دیا تھر تا کہ میں وہ باتی نہیں اس کے دیا تھر تا کہ کورہ کے کہ کورہ کی تو مشروط بھی باتی نہیں رہا''۔ (سیرۃ النعمان نے اس کا سیم کی اس کی میں جب شرط باقی نہیں تو مشروط بھی باتی نہیں رہا''۔ (سیرۃ النعمان نے اس کی کورہ کی تو مشروط بھی باتی نہیں دیا تو مشروط بھی باتی نہیں اس کی کورہ کورہ کی تو مشروط بھی باتی نہیں کورہ کی تو مشروط بھی باتی نہیں ہو کی کورہ کی تو مشروط بھی باتی نہیں کورہ کی تو مشروط بھی باتی نہیں کورہ کی تو مشروط بھی باتی نہیں کی تو مشروط بھی بیں کی تو مشروط بھی باتی نہیں کورہ کی تو مشروط بھی باتی نہیں کی تو مشروط بھی باتی کی کورہ کی تو مشروط بھی بی تو مشروط بھی باتی کورہ کی تو مشروط بھی باتی کی کورہ کی تو مشروط بھی باتی کورہ کی تو مشروط بھی باتی کورہ کی تو مشروط بھی باتی کی کورہ کی کورہ کی کورہ کی کورہ کی کورہ کی کورٹ کی کورہ کی ک

''امام صاحب کا ندھب ہے کہ قرائت فاتحہ ضروری نہیں ، امام شافعی وامام بخاری وجوب کے قائل ہیں،امام صاحب اس آیت سے استدلال کرتے ہیں،لیمیٰ ''جب قرآن پڑھا جائے تو سنواور خاموش رہو''۔

اگر چہاں آیت سے سری نمازوں میں بھی ترک قرات کا تھم ٹابت ہوتا ہے لیکن جہری نماز کے لئے تو وہ نص قاطع ہے جس کی کوئی تاویل نہیں ہو سکتی ۔ تعجب ہے کہ شافعیہ نے ایسی صاف اور صریح آیت کے مقابلہ میں حدیثوں سے استدلال کیا ہے۔ حالانکہ حدیثیں جو اس باب میں واغل ہیں وہ خود متعارض ہیں۔ جس ورجہ کی

وجوبِقِر اُت کی حدیثیں ہیں ای درجہ کی ترکِقر اُت کی حدیثیں بھی ہیں۔ امام بخاری نے اس بحث میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے اور کوشش کی ہے کہ آیت کے استدلال کا جواب دیں لیکن جواب ایبادیا ہے جس کود کھے کر تعجب ہوتا ہے''۔ استدلال کا جواب دیں لیکن جواب ایبادیا ہے جس کود کھے کر تعجب ہوتا ہے''۔ (میر ق النعمال: ۳۰۹)

ایک اہم مسئلہ تین طلاقوں کا ہے۔ چاروں ائمہ جہتمہ بن اس بات پر مسئلہ جی اگرکوئی شخص ایک ہی بار تین طلاق وے وے تو تینوں طلاقیں واقع ہو جا کیں گی اور پھر رجعت نہ ہو سکے گی۔ ان میں صرف اس بارے میں اختلاف ہے کہ اس طرح طلاق و ینا جا تزاور مشروع ہے اور اللہ تعالی و ینا جا تزاور مشروع ہے اور اللہ تعالی نے اس کی اجازت دی ہے جبکہ امام اعظم ابو حضیفہ کے نزدیک میروم اور ممنوع ہے اور اسطرح طلاق دینے والا گنہگار ہے۔

سیدناامام اعظم ری استدلال ای آیت مبارکہ سے بالطلاق موتان فامساک ہمعروف او تسریح باحسان۔(البقرة:۲۲۹)

'' پیطلاق دوبارتک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے (لیعنی رجعت کرلینا ہے) یا احسان کے ساتھ جھوڑ وینا ہے''۔

امام اعظم وفید کا موقف بید ہے کداس آیت میں طلاق کا جوطریقد بتایا گیا صرف یہی شرعی طلاق کا جوطریقد بتایا گیا صرف یمی شرعی طلاق کا طلاق دی جاسکتی ہے۔ شرعی طلاق کا طریقہ ہے تاکید ہوتی ہے۔ احادیث ہے جسی ای کا تائید ہوتی ہے۔

حضرت محمود بن لبید رفی ہے کہ آقا ومولی علیہ کو بیزبردی کی کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک مالک شخص نے اپنی بیوی کو ایک ساتھ تین طلاقیں دے دیں۔ آپ بیان کر غصہ بیل کھڑے ہوگئے اور فرمایا، ''لوگ اللہ تعالی کی کتاب ہے کھیل کرتے ہیں حالانکہ میں تمہارے درمیان ابھی موجود ہوں'۔ (نسائی ج۱۱:۲)

معلوم ہوا کہ تین طلاق ایک ساتھ دینا گناہ ہے اور اللہ عزوجل اور اسکے رسول علیہ کو `
خت نابیند ہے۔حضور علیہ ای لیے ناراض ہوئے کہ اس شخص نے قرآن وسنت کے فلاف طریقے سے طلاق دے کرگناہ کا ارتکاب کیا۔

ضمناً یہ بات عرض کرنی ضروری ہے کہ کسی کام کاممنوع ہونا اور چیز ہے اور نا فذ ہونا دوسری چیز ہے۔ ایک ساتھ تین طلاقیں وینا گناہ ہے لیکن اگر کوئی ایسا کرے تو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔ حضرت عویم رینا گناہ ہے لیکن اگر کوئی ایسا کرے تو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔ حضرت عویم رینا گناہ کردیا۔ (ابوداؤد, جا:۲۰۹) طلاقیں ویں تو آ قاومولی میں تین کے ان تینوں طلاقوں کونا فذکر دیا۔ (ابوداؤد, جا:۲۰۹) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث ہریلوی رحم الله اپنے فقاوی میں رقمطراز ہیں، ''جمہور صحابہ، تا بعین اور ایکے بعد والے مسلمانوں کے ائمہ کرام کا اس پراجماع ہے کہ بیک وقت تین طلاقیں تین ہی ہوگی''۔ حضرت عمر ہوئی کے دور میں جو تین طلاق ایک ساتھ وقت تین طلاقیں تین ہی ہوگی''۔ حضرت عمر ہوئی کے دور میں جو تین طلاق ایک ساتھ دیا، آ ہے اسے درے مارتے تھے۔ (نووی شرح مسلم کتاب الطلاق)

کسی نے اعلیٰ حضرت محدث بر بلوی رحماللہ کی خدمت میں سوال کیا، کہ اگر ایک لفظ سے تین طلاقیں یا ایک وقت میں تین طلاقیں و بنا (غیر مقلدین کے بقول) کسی آیت یا حدیث سے ٹابت نہیں تو جضرت عمر رہ ہے کہاں سے بیتھم لائے اوراس پراجماع کیوں ہوا؟ تو آپ نے جواب میں فر مایا، حضرت عمر رہ ہے دیاں سے لائے جہال اللہ تعالیٰ نے سیدنا عمر فاروق عظمہ کے متعلق فر مایا ہے،

لعلمه الذين يستنبطونه منكم _(القرآن:١٨٣/٥٠٥) ومعلوم كرليس محوده لعلمه الذين يستنبطونه منكم _(القرآن:١٣٨/٥٠٥) والمالي المحرودة المالي المحرودة المحرودة

ተ

باپ ہفت دہم (17)

حضور عَلِينَةِ كَي نماز اور فقه في:

الله تعالی کا ارشاد گرامی ہے، 'بیشک تمہیں رسول الله علیہ کی پیروی بہتر ہے، اسکے
لیے کہ اللہ اور آخرت کی اُمیدر کھتا ہو'۔ (الاحزاب: ۲۱، کنز الایمان)
رسول الله علیہ کا فرمانِ عالیشان ہے، 'نتم ای طرح نماز پڑھوجس طرح تم مجھے نماز پڑھو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتا ہوادیکھو'۔ (بخاری)

تا قاومولی علیقی کی اعادیثِ مبارک سے شریعت اخذکر کے ہم تک پہنچانے کا فریضہ انکہ اربعہ نے انجام ذیا جن میں امام اعظم خیف سب سے اول ہیں کیونک آپ تا بھی ہیں جیسا کہ پہلے ندکور ہو چکا۔ آپ نے چیمیں صحابہ کرام کا زمانہ پایا اور یہ بات صحیح طور پر شابت ہے کہ آپ نے سات صحابہ کرام کے بلاوا سطاحا دیث تی ہیں۔ صحد یہ کن مولا نا انوار اللہ شاہ رحم اللہ نے مشکلوۃ شریف کی طرح نقہ فق کے مطابق اعادیث جمع کر کے ' زجاجہ المصابح'' کے نام سے ' دخفی مشکلوۃ'' مرتب کی ہے جس کا اردو ترجہ فرید بک اٹال لا ہور شائع کر رہا ہے۔ خفی فقہ کے مطابق طریقہ نماز پر نفصیلی اعادیث جانے کے لیے زجاجہ المصابح کا مطالعہ نرما ہے۔ فی الوقت ، اختصار کو مدِ نظر رکھتے ہوئے چندا حادیث ہیں خدمت ہیں:۔

1- تكبيرتج بمه كے دفت كانوں تك ہاتھا تيں:

ا حضرت ما لک بن حورث دیشہ فرماتے میں کہ رسول کریم میلینے جب تکبیر کہتے تو این مقال کا کا میں میں کہ دسول کریم میلینے جب تکبیر کہتے تو این ما تھوں کو بلند کرتے میہائتک کہ وہ کا نوں کے برابر ہوجائے۔

(صحیح مسلم ج:۱۲۸، نسائی ج:۲۰۱، این ماجه:۲۲)

اس مدیث کونسائی،طبرانی، دارتطنی اور بیمی نے بھی روایت کیا ہے۔ (زجاجة المصانح باب صفة الصلوٰ قرا:۵۲۹)

الله حضرت عبدالجبار بن وائل على فرماتے بیں کہ میرے والد نے دیکھا کہ سرکار ووعالم علی جب نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھ اسقدر بلند کرتے کہ آپ کے ہاتھوں کے انگوسے دونوں کا نول کی لو کے مقابل ہوجاتے۔

(نیائی جاس۱۰۱، ابوداؤدج اص۱۰۱، اسنن الکبری جیم ۲۵)

ام ما کم نے حضرت انس عقیفہ ہے ای طرح روایت کی اور فر مایا ،اس حدیث کی اور فر مایا ،اس حدیث کی سے سے اور سیم کی شرط کے مطابق ہے اور اسمیں کوئی ضعف نہیں ہے۔
سند سیح ہے اور بیہ بخاری وسلم کی شرط کے مطابق ہے اور اسمیں کوئی ضعف نہیں ہے۔
(متدرک للحا کم ج ۲۲۲۱، سنن وارتطنی ج ۱:۳۵۱)

المراد وائل على المراد وي ہے كه نبى كريم على في الله جبتم نمازادا كروتو الله وي الله الله وي الله وي

2- نماز میں ہاتھوں کوناف کے بینچے باندھیں: جہ حضرت علی عظیہ فرماتے ہیں، سنت یہ ہے کہ نماز میں ایک تقبلی کو دوسری ہتھیلی پر ناف کے بیچے رکھا جائے۔

(ابوداؤدمطبوعهمصرج: ۱۰۸۰،مسنداحدج: ۱۱۰سنن دارقطنی ج۱:۲۸۰،

....سنان الكبرى ج ٢:١٣، مصنف ابن الي شيبه ج ١:١٩٣، ز جاجة ج ١:٨٨٥)

الم حضرت وائل طفائد فرماتے ہیں، میں نے حضور علی کو یکھا کہ آپ نماز میں واکیں اسلام حضرت وائل طفائد فرماتے ہیں۔ میں نے حضور علی کو یکھا کہ آپ نماز میں واکی ہے۔ ہاتھ کو یا تھ پرناف کے بنچ رکھے ہوئے ہیں۔ اس حدیث کی سندقو ک ہے۔ ہاتھ کو یا تھے ہیں۔ اس حدیث کی سندقو ک ہے۔ (مصنف ابن الی شعبہ جا: ۳۹۰، زجاجہ المصابیح جا: ۵۸۴)

الله معزت وائل بن جرها فرماتے بیں میں نے ایک مرتبدارادہ کیا کہ میں آ قاو

مولی التی یکی و مرور کیموں گا کہ وہ کس طرح نمازادافر ماتے ہیں۔ چنانچہ میں نے ویکھا کہ حضورا کرم علی کھڑے ہوئے اور تکبیر کہہ کرا ہے ہاتھوں کو کانوں تک اٹھایا بھر آپ نے دائیں ہاتھ کو یا ئیں ہاتھ براس طرح رکھا کہ دائیں ہاتھ کے انگو تھے اور چھوٹی انگل ہے بائیں ہاتھ کے جوڑ کو پکڑ لیا اور دائیں ہاتھ کی باتی تنین انگلیاں کلائی پڑھیں۔

(سنن نسائي باب في الامام اذرائي رجلا، زجاجة المصابيح ج اص٥٨٣)

3-امام کے پیچھے قرائت کرنامنع اور ناجائز ہے:

ارشاد باری تعالی ہے، 'اور جب قرآن پڑھا جائے تواہے کان لگا کرسنواور خاموش رہوتا کہتم پر رحم ہو'۔ (الاعراف: ۲۰۴، کنزالا یمان ازاما ماحد رضا محدث بریلوی)

ہے حضرت عبدالله بن عباس عظیف فرماتے ہیں، 'اس آیت کریمہ ہے واضح ہے کہ جب نماز میں قرآن پڑھا جائے تواہے و جہ سے سننا اور خاموش رہنا واجب ہے'۔

ہے ''جہور صحابہ و تابعین کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس آیت میں جو تھم مذکور ہے وہ نماز ہے مام کے پیچھے قرائت نہ کرے'۔

ہے وہ نماز سے متعلق ہے یعنی مقتدی نماز میں امام کے پیچھے قرائت نہ کرے'۔

ر تفیر مدارک التریل ، زجاجة المصانی باب القرائة فی الصلوة)

ا حضرت ابوہریرہ عظمہ سے روایت ہے گہ آقا کر پیم اللہ نے فرمایا، جب امام قرات کے حضرت ابوہریرہ عظمہ مسلم نے فرمایا، مید بیث سے ہے۔

کر مے توتم خاموش رہو۔امام سلم نے فرمایا، مید حدیث سے ہے۔

(صیح مسلم ج ا:۱۲)

اور منزت ابوموی فی فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول کریم علی نے نماز سکھائی اور فرمایا، جب امام قرائت کر نے قوتم خاموش رہو۔ (صحیح مسلم جانبہ کا)

الم حضرت ابوہریرہ فی سے روایت ہے کہ حضور اکرم علی نے فرمایا، امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اسکی بیروی کی جائے، تو جب وہ تکبیر کہتم بھی تکبیر کہواور جب وہ بنایا جاتا ہے کہ اسکی بیروی کی جائے، تو جب وہ تکبیر کہتم بھی تکبیر کہواور جب وہ

قرائت کرے توتم خاموش رہو۔[بیرہ بیث صحیح ہے۔زجاجۃ المصانی جا: ۲۲۸] (ابوداؤدجا: ۸۹،نسائی جا: ۹۳،این ماجہ: ۲۳،منداحمہ جے ۲۲۲)

الم بخاری کے استاذ الاستاذ امام عبدالرزاق ﷺ (ما۲۲ھ) روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم علی شنا ابو بحر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان اور سیدنا علی رض الله عنم امام کے پیچھے قر اُت کرنے سے منع فر ماتے ہتھے۔ (مصنف امام عبدالرزاق ج۲:۱۳۹) کہ مشہور کا بیب وی حضرت زید بن ثابت ﷺ فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے کی بھی مماز میں قر اُت نہ کی جائے (خواہ وہ نماز جبری ہویا برتری)۔

(صحیح مسلم ج: ۲۱۵، مصنف ابن الی شیبه ج: ۲۱۵)

﴿ حضرت عبدالله بن عمر عظه فرمات بي، جب تم امام كے بينے نماز بردهوتو تمهيں امام كى قر أت كافى ہے اور جب اسكيے نماز بردهوتو قر أت كرو۔

(موطاامام ما لك بابترك القرأة خلف!لا مام: ١٨ ، موطاامام محمد:٩٧)

اسکی قرات اسکی قرات کے پیچھے نماز پڑھے تواہام کی قرات اسکی قرات استدامام اعظم: ۱۰۱، ابن ماجه: ۱۲، سنن وارقطنی جا: ۱۳۲۳، مسنف عبدالرزاق ج۲:۲۳۱)

اورا سکے راوی بخاری وسلم کی شرط کے موافق ہیں۔ (زجاجة المصانیج جا:۲۳۳)

ندکورہ آ بہت قرآنی اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہوگیا کہ امام کے بیچھے قراُت کرنا جائز نہیں۔ یبھی ٹابت ہوا کہ امام کی قراُت ہی مقتدیوں کی قراُت ہے۔

4-امام اورمقتر بول كوآمين آسته كمناسنت ب:

فرمانِ اللی ہے، اُدُعُوا رَبَّکُمُ تَضَوَّعاً وَحُفْیَةً ۔''ایٹے رب سے دعا کرو مرکز اتے (عاجزی ہے)اورآ ہتہ'۔(الاعراف:۵۵،کنزالایمان)

اس معلوم ہوا کہ دعا آ ہستہ آ واز میں مستحب ہے۔ آمین کے معنی ہیں ''اے اللہ! اے قبول فرما'' ۔ پس آمین دعا ہے اورائے آ ہستہ ہی کہنا جا ہے۔

﴿ حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے فرمایا، جب امام ہمین کے تو ہم بھی آ مین کہو۔ جس کی آ مین فرشتوں کی آ مین کے موافق ہوگئی اسکے پچھلے تمام (صغیرہ) گناہ معاف کردیے جا کمیں گے۔

(صيح بخارى ج ١:٨٠١، يحمسكم ج اباب التسميع والتميد والتامين)

اس مدیث میں فرشتوں کے موافق آمین کہنا فدکور ہے۔ سوال یہ ہے کہ فرشتوں کا آمین کہنا آہستہ ہے اسلیے آمین کہنا آہستہ ہے اسلیے موافقت کی یہی صورت ہے کہ آمین آہستہ کہی جائے۔ یہی حضور علیقے کا طریقہ ہے۔ ہی حضوت علقہ بن وائل عیشہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم عیشہ نے جب خیر المغضوب میں مولا الفعالین پڑھا تو آپ نے آہستہ آواز میں آمین کہی۔ نے جب غیر المغضوب میں مولا الفعالین پڑھا تو آپ نے آہستہ آواز میں آمین کہی۔ (جامع ترین کی ابواب الصلون ، جلدا: ۱۳)

ام ما کم ، امام احمد ، ابودا و دالطیالی ، ابویعلیٰ ، طبر انی اور دار قطنی نے بھی روایت کیا ہے۔ امام ما کم نے کہا ، بیصدیث بخاری وسلم کی شرط کے موافق سے ہے۔ روایت کیا ہے۔ امام ما کم نے کہا ، بیصدیث بخاری وسلم کی شرط کے موافق سے ہے۔ (متدرک للحاکم ج۲۲۳۲:۲ جاجة المصابیح ج۱۵۲:۱)

﴿ حضرت عمر فاروق ﴿ فَهُ فرمات مِين المام كو جار چيزي آ مسته كهنی جاميش ۔ ثناء (سبحا نک اللهم) ،تعوذ (اعوذ باللہ) ،تسميه (بسم الله) اور آمين ۔

(مصنف امام عبدالرزاق ج۲:۲۸)

﴿ حضرت ابراهیم نخی ﷺ فرماتے ہیں، امام جارچیزی آہتہ کے، ثناء، تعوذ، تسمیہ اور آمین ۔ امام محد بن حسن نے فرمایا، یہی امام اعظم ابوعنیفہ ﷺ کا تول ہے۔ اور آمین ۔ امام محد بن حسن نے فرمایا، یہی امام اعظم ابوعنیفہ ﷺ کا تول ہے۔ (کتاب الله تار: ۱۱، مصنف عبدالرزاق ج۲:۲۸، مصنف ابن ابی شیبہ ج۲:۲۵۵)

امام طحاوی (م ۲۰۰ه) نے اسکی سند کوشیح فر مایا ہے۔ (طحاوی باب التکبیرات)
ہذامام بخاری (م ۲۵۲ه) کے استاد امام حمیدی (م ۲۱۹ه) روایت کرتے ہیں،
حضرت عبدالله بن عمر رفیق نے فر مایا کہ رسول کریم علی تماز شروع کرتے وقت
کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے اور پھر رکوع کے وقت اور رکوع کے بعد رفع یدین نہ
کرتے ۔ (مندحمیدی ۲۷۷۲)

جہ حضرت مجاہد ﷺ ہے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ کے بیٹھے نماز
پڑھی ہے وہ تکبیرتحریمہ کے سوانماز میں کہیں بھی رفع یدین ہیں کرتے تھے۔
امام طحاوی نے فرمایا، یہی عبداللہ بن عمر ﷺ ہیں جنہوں نے رسول اکرم علی کو رفع
یدین کرتے ویکھا (جبکا ذکر بخاری وسلم میں ہے) پھرخود انہوں نے رفع یدین
ترک کردیا کیونکہ وہ منسوخ ہوگیا تھا۔

(شرح معانی الا عارج ا: ۱۳۳۱، زجاجة ج ا: ۵۵۵ مصنف ابن افی شیبه ج ا: ۲۳۷)

الم حضرت عبد الله بن عباس علی فر ماتے بیں، وہ دس صحابه کرام جنہیں آتا ومولی مطابق نے جنت کی بشارت دی یعنی عشرہ میں ہے کوئی بھی تجمیر تحریمہ کے سوار فع علی بین بین کرتا تھا۔

(عمدة القاری شرح بخاری ج ۲۵۲۵)

جہ حضرت محربن عمر وبن عطا و علی فرماتے ہیں، میں صحابہ کرام کے ساتھ بیٹا ہوا تھا۔
ہم نے رسول کریم علی کی نماز کا ذکر کیا تو ابو حمید ساعدی علی فرمانے گئے، میں تم
سب سے زیادہ آقا و مولی علی کی نماز کو جانتا ہوں۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ
تکبیر کہتے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے، جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ گھٹوں
پر رکھتے اور کمر کو برابر کرتے بھر رکوع سے سرمبارک اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو
جاتے یہانتک کہ ہر عضوا بی عبد آجا۔

پرآب سجدہ کرتے تو ہاتھوں کو زمین پر بچھائے بغیرر کھتے اور ان کو پہلوؤل سے نہ

ملاتے اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رُور کھتے۔ آپ جب دور کعتوں کے بعد بیٹھتے تو بائیں یاؤں پر بیٹھتے اور دایاں باؤں کھڑا کر لیتے۔

(صحيح بخارى جلداول باب سنة الحلوس في التشهد)

صحیح بخاری کی اس حدیث میں صحابی رسول ﷺ نے حضور علیہ کی نماز کا طریقہ بیان کیا اور رفع یدین منسوخ ہو چکا تھا۔
کیا اور رفع یدین کا ذکر نہیں کیا۔ پس معلوم ہوا کہ رفع یدین منسوخ ہو چکا تھا۔

اللہ حضرت عبدالرحمٰن بن غنم ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوما لک اشعری ﷺ نے

ا جی حضرت عبدالرحمن بن منظم ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوما لک استعری ﷺ کے حضرت ابوما لک استعری ﷺ کے مفر سے ابوما لک استعری ﷺ کی نماز سکھاؤں گاجوآ پہمیں اپنی تو م کوجمع کر کے فرمایا، میں تہمیں رسول کریم ﷺ کی نماز سکھاؤں گاجوآ پہمیں مدینہ منورہ میں پڑھایا کرتے تھے.....(الی)

پس مردوں نے ایکے نزویک صف باندھی پھر مردوں کے پیچھے بچوں نے صف باندھی پھر ایکے پیچھے بچوں نے صف باندھی بھرا کے پیچھے بچوں نے صف باندھی ایھا پھرا کے پیچھے بورتوں نے صف باندھی۔ پھر کسی نے اقامت کہی تو آپ نے ہاتھا تھا کر تکبیر ترجم بہر کہی ہے بردھی پھر تکبیر کر تکبیر ترجم بھر تکبیر کہ کہر کردکوع کیا اور تین بارت بیج پڑھی۔

پھر مع اللہ ان حمدہ کہہ کرسید ھے گھڑے ہو گئے پھر تکبیر کہہ کر سجدے میں گئے پھر تکبیر کہہ کر سجدے میں گئے پھر تکبیر کہہ کر سید سے سراٹھا یا پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا اور پھر تکبیر کہہ کر گھڑے ہوگئے، اس طرح بہلی رکعت میں چھے تکبیری ہو کیں۔ بیس جس وقت نماز پڑھا چکے تو لوگوں سے فر مایا ،میری تکبیروں کو یا دکرلوا درمیرے رکوع و بچود سیکھ لو کیونکہ بیآ قاکریم میں فلا کی میں ہوتھ کی وہند کے اس مصدمیں پڑھا یا کرتے تھے۔

(منداحرج ۵: ۱۳۰، مجمع الزوائدج ۲: ۱۳۰)

اس مدیث شریف میں بھی جلیل القدر صحابی نے رسول کریم ملک کی نماز کا طریقہ بیان کیا اور فرمایا، بید سے والی نماز ہے۔ اس میں رفع یدین کا کہیں ذکر نہیں جس سے ٹابت ہوا کہ رفع یدین منسوخ ہو چکا تھا۔

6-نماز وترتین رکعت بیں:

ادر غیر الکومنین حضرت عائشہ رضی الله عنہافر ماتی ہیں، رسول کریم عظیمی رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زاکد اوانہیں فر ماتے تھے۔ آپ چار رکعت (تہجد) اوا کرتے ، انکاحسن اور طوالت نہ یو چھو بھر آپ چار رکعت (تہجد) اوا کرتے بھر آپ تین رکعت (ورّ) اوا فر ماتے ۔ (بخاری کتاب البتجد جانه ۱۹۵۵مسلم جانه ۲۵۳۱) حضرت عبدالله بن عباس عظیما کی طویل حدیث میں فر ماتے ہیں کہ نی کریم علیم نے تین مرتبہ دو دو در کعت کر کے چھر کعت (تہجد) پڑھی اور اسکے بعد آپ نے تین رکعت ورّا واکے۔ (محیم مسلم جانہ ۲۱)

(جامع ترفری ابواب الوترج ا: ۱۰ ا، زجاجة المصائح باب الوترج ۲:۲۳)

الله حضرت الى بن كعب ظافر فرمات بيل، مركار دوعالم عليه فماز وتركى بهلی ركعت بيل سورة الاعلام، دوسری ركعت بيل سورة الكافرون اور تيسری ركعت بيل سورة الاخلاص براهة اور تينول ركعتول كرة فر بيل سلام بجيرت بتھے۔ (سنون نسائی ج ا: ۱۵۱)

الله الموامنين حضرت عاكش رضى الله عنه بافر ماتی بیل، آقاومولی تقلیه تین ركعت و تر براهة بخدا م النومنیون حضرت عاكش رضى الله علیم سلام بجیرت تھے۔ امام حاكم نے كہا، به حدیث بخاری مسلم كی شرط برجیج ہے۔

(متدرك للحاكم كراب الوترج اله ٢٠٠١)

7- نماز تراوت بين ركعت بين:

ماہ رمضان المبارک میں روزانہ بعدعثاء ہیں رکعت نماز تراوی ادا کرناسنت مؤکدہ ہے۔ '' تراوی '' ترویحہ کی جمع ہے جس کے معنی استراحت وآ رام کے ہیں۔ چونکہ تراوی میں ہرچارد کعت کے بعد بچھ دمر آ رام کیا جاتا ہے اس لیےا ہے تراوی کہتے

ہیں۔ عربی میں جمع کا اطلاق دو ہے زائد ہر ہوتا ہے۔ نماز تر اور کا اگر آٹھ رکعت ہوتی تو دوتر ویجے ہونے کے باعث اسے "ترویحتین" کہاجا تالیکن چونکہ بیبس رکعت لعنی یا نج ترویح میں اسلیے انہیں تراوی کہا جاتا ہے۔ جن روایات میں میآیا ہے کہ حضور علیاتے نے گیارہ رکعت نمازادا کی ،اس سے مراد آٹھ رکعت تہجداور تین وتر ہیں۔ 🕁 حضرت یزید بن رومان ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق ﷺ کے دور میں رمضان میں لوگ تئیس (۲۳) رکعت (۲۰ تر اوت کا ور۳ وتر) ادا کرتے تھے۔

(موطاامام ما نك باب ماجاء في قيام رمضان)

🕁 حضرت سائب بن پزید ﷺ فرماتے ہیں ، ہم لوگ حضرت عمر کے زمانہ میں ماہ رمضان میں ہیں رکعت تر اور کے اوا کرتے تھے۔ان دونوں احادیث کی اسادیج ہیں۔ (سنن الكبرى ج٢:٢٩٨، مصنف عبدالرزاق ج٧:١٢١)

حضرت عبدالله بن عباس فيهدنے فرمايا، رسول معظم مناف ماه رمضان ميں بغير جماعت کے بیں رکعت تراوی اور نماز وترادا فرماتے ہتھے۔

(مصنف ابن الي شيبه ج۲:۳۹۴، زجاجة المصابيح ج۲:۲-۳۰)

المر حضرت حسن عظ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر عظیہ نے حضرت الی بن کعب عظیہ کو لوگوں کا امام مقرر کیااور وہ بیں رکعت تر اوت کیڑھاتے ہتھے۔

(سنن ابودا وُدج ۲۰۲۱، مصنف ابن الي شيبه ج۳:۳۹۳)

ا ام تر زی فرماتے ہیں، اکثر اہل علم کا ندہب ہیں رکعت تر اوت کے ہے جو حضرت علی خال مان الله المحر منظما وررسول کریم میلید کے دیکر محاب سے مروی ہے۔ (جامع زندی جا:۱۳۹)

بخاری کی جس روایت کوغیرمقلد آٹھ تر اوت کی دلیل کے طور پر بیش کرتے ہیں کہ

حنور ماللے نے میارورکعت ادا کیں اس سے مراد آ تھ رکعت تبجد اور تین ور ہیں۔

ہمارے موقف کی تائیداس بات ہے ہوتی ہے کہ امام بخاری نے بیر صدیت تہجد کے عنوان کے تحت درج کی نیز حضرت عائشہ ضی الله عنہا نے فر مایا، رمضان اور غیر رمضان میں آپ نے گیارہ رکعت سے زائداوانہیں کیس۔اس ہے معلوم ہوا کہ بیر آٹھ رکعت وہ ہیں جو آقاومولی علیقے تمام سال اوافر ماتے تھے۔

8-نماز جنازه میں قرائت جائز ہیں:

نماز جنازه میں سورہ فاتحہ یا کوئی اور سورت بطور قرات جائز نہیں، اس میں ثناء، درود
اور دعائے مغفرت کرناسنت ہے۔ اگر سورہ فاتحہ بطور حمد وثناء پڑھے تو حرج نہیں۔

ہے حضرت نافع ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ہے نماز جنازہ میں قرآن کی طلوت نہیں کرتے ہے۔ (موطا امام مالک: ۱۲۰، مصنف ابن ابی شیبہ جس ۱۹۹۳)

ہے امام تر نہ کی ہے فرماتے ہیں کہ بعض اہلِ علم نے فرمایا ہے کہ نماز جنازہ میں قرآت نہیں کرنی چاہیے۔ نماز جنازہ تو اللہ تعالی کی حمد وثناہے پھر نبی کریم عیاضی پر درود پڑھنا ہے اور پھرمیت کے لیے دعا ما گلناہے۔ (جامع تر نہی ابواب البحثائز جانوہ میں ہے اور پھرمیت کے لیے دعا ما گلناہے۔ (جامع تر نہی ابواب البحثائز جانوہ میں قرآن کریم ہے بھر مقر زمین فرمایا۔ (زجاجۃ المصابح کتاب البحثائز)

ہے حضرت ضعی جی نے فرمایا ،میت پر نماز جنازہ پڑھتے وقت پہلی تجبیر کہہ کرثناء پڑھی جائے ، دومری تجبیر پر سلام بھیرلیا جائے۔ ،

(مصنف ابن الي شيبه ج ٢٩٩٠، مصنف الم عبد الرزاق ج ١٠١٠)

ተተተ

باب بشت دہم (18)

تقلید کیون ضروری ہے؟

تقلید کے لغوی معنی ہیں''گرون میں بٹاڈ النا''اوراصطلاحی معنی ہیں' دلیل جانے بغیر کسی کے لغیر کسی کے لغیر کسی کے قول وفعل کو بیجے ہوئے اسکی ہیروی کرنا''۔

انسان زندگی کے ہرشعبے میں کسی نہ کسی کی بیروی کرتا ہے۔ پرائمری تعلیم کے حصول سے لے کرکسی بھی پیشہ یا ہنر کے درجہ کمال کو جینچنے تک ہرکوئی اپنے اسا تذہ یا اس ہنر کے ماہرین کی تقلید کرنے پرمجبورہے۔

علم دین کا معاملہ تو اس ہے کہیں زیادہ مشکل ہے۔ ہر خوص بیا ہلیت نہیں رکھتا کہ وہ قرآن وحدیث ہے۔ خود مسائل اخذ کرے کیونکہ اسکے لیے صرف عربی جاننا کافی نہیں بلکہ فقیہ وجہتد کی شرائط کا جامع ہونا ضروری ہے۔

الم ترفدی رمدالله فرماتے ہیں، 'جس میں اجتہاد کی شرائط موجود نہ ہوں ،اسے ازخود کتاب اللہ اور سنت ہیں۔ 'جس میں اجتہاد کی شرائط موجود نہیں'۔ (ابواب اللہ اور سنت رسول علی ہے مسلہ اخذ کرنا جائز نہیں'۔ (ابواب البخائز، جامع ترفدی) یمی بات غیر مقلدوں کے پیشواا بن قیم نے اعلام الموقعین میں تحرکی ہے۔

حضرت جابر علی فرماتے ہیں کہ ہم اوگ ایک سفر میں تھے کہ پھر آگئے ہے ہمارے ایک ساتھی کا مرزخی ہوگیا۔ رات کواس پخسل واجب ہوا تو اس نے اپنے ویکر ساتھیوں سے پوچھا، کیا آپ اوگ جھے تیم کی رخصت ویتے ہیں؟ انہوں نے کہا، نہیں کیونکہ آپ تو پانی استعمال کر سکتے ہیں۔ اس نے سل کیا تو اسکی موت واقع ہوگئی۔ جب ہم آتا ومولی علی کے خدمت میں حاضر ہوے تو ہم نے بیروا تعدیم ضرکیا۔ بی کر کم مقالی نے نے فرمایا، قتلوہ قتلهم الله الا صالوا اذا لم یعلموا فانما شفاء

جانتے تھے تو ہوچھ لیتے۔ بیتک سوال کرنا (لاعلمی کی) بیاری کے لیے شفاء ہے۔ (منگلوۃ باب التیم)

اس مدیث ہے معلوم ہوا کہ جب مجتبدین صحابہ سے فتوئی نہ لینے کی وجہ سے عام صحابہ کرام رسول کریم علی ہوئے کہ آپ نے اپنے لیے مرتکب ہوئے کہ آپ نے اپنے لیے فتل میں مالیہ فرما ویا توا سے جابل مولویوں کا کیا حال ہوگا جوسیدنا امام اعظم ﷺ اور دیگر انہ وی دین کے ارشا وات سے منہ موڑ کر قرآن وحدیث کے من مانی معانی ومطالب بیان کرتے ہیں ،خووتو گراہ ہیں ،سادہ لوح سنیوں کو بھی گراہ کرتے ہیں ۔ پس ثابت ہوا کہ تقلید بہت ضروری ہے۔

سی فقیہ کے قول پرشری دلیل کے تحت عمل کرنا تقلیدِ شرع ہے جس کا فرض ہونا اس آیت کریمہ سے ثابت ہے۔

ارشاد ہوا ہ' اور مسلمانوں ہے بہتو ہونہیں سکتا کہ سب کے سب نظیمی تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہرگروہ میں ہے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آ کر اپنی تو م کوڈ رسنا کیں اس امید پر کہ وہ بجیں' ۔ (التوبة: ۱۲۲۱، کنز الا بیان) اس آ بیت ہے معلوم ہوا کہ ہرخص پر عالم وفقیہ بننا ضروری نہیں لبندا غیر مجتبد یا غیر عالم کو مجتبد یا عالم کی تقلید کرنی جا ہے۔

دوسرى حكم فرمايا، يا يُها الَّذِيْنَ المَنُوا اَطِيْعُو اللهُ واَطِيْعُو الرَّسُولَ وَاُولِي الْالْمُو مِنْكُمْ ـُ الساء المان والوا اطاعت كروالله كي اوراطاعت كرورسول عَلِيْنَةٍ كي اورائلي جوتم مِن سَحَمُمُ واللهِ اللهِ النساء : ٥٩)

دارمی باب الاقتد ابالعلماء میں ہے، "اولی الامو ہے مرادعلماء اور فقہاء ہیں'۔ امام ابو بکر جصاص رمداللہ فرماتے ہیں، "اولی الامر" ہے مسلمان حاکم یا فقہاء یا دونوں مراد ہیں۔ (احکام القرآن ۲۵۲:۲۰)

ا مام رازی رمداللہ کے زویک بھی اس سے مرادعلاء لیمااولی ہے۔ (تفییر کبیرج ۳۳۳۳) اس آیت کے تحت تفییر جمل میں ہے، بیآیت شریعت کے چاروں دلائل کی قوی دلیل ہے لیعنی کتاب اللہ، سنت رسول علیہ ماجاع اور قیاس۔

اس سے ٹابت ہوا کہ اس آیت میں ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول علیہ کی اس سے ٹابت ہوا کہ اس آیت میں ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول علیہ ہوا گیا جو اللہ تعالیٰ اطاعت کا بھی تھم دیا گیا جو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول علیہ کے کلام کے شارح ہیں ،اس اطاعت کا نام تقلید ہے۔

صحابہ کرام براہ راست نبی کریم علی ہے۔ دین کاعلم عاصل کیا کرتے تھے اسلیے انہیں کسی کی تقلید کی ضرورت نہیں تھی۔ آقا ومولی علی کے ظاہری وصال کے بعد صحابہ کرام اور تابعین بھی اپنے درمیان موجود زیادہ صاحب علم صحابی کی تقلید کیا کرتے۔ حضرت ابوموی اشعری علی حضرت عبداللہ بن مسعود علیہ کے بارے میں فرماتے تھے، دخرت ابوموی اشعری علیہ حضرت عبداللہ بن مسعود علیہ کے بارے میں فرماتے تھے، دخرت ابوموی اشعری علیہ دخرت عبداللہ بن مسعود علیہ کے بارے میں فرماتے تھے، دخرت کی بیارے درمیان موجود جیں، مجھ سے مسائل نہ بوچھا کرؤ'۔ (بخاری)

یمی تقلید شخص ہے جو دور معابہ میں بھی موجودتھی۔'' فقہاء معابہ کرام' کے عنوان کے تقلید شخص ہے جو دور معابہ میں فقید صحابہ اجتہاد کیا کرتے تھے اور دوسرے تحت پہلے بیان کیا جا چکا کہ دور صحابہ میں فقید صحابہ اجتہاد کیا کرتے تھے اور دوسرے لوگ ان کی تقلید بھی کرتے تھے۔

ايك اورارشاد بارى تعالى ملاحظ فرمايح،

فَاسُنَلُوا اَهُلَ الْذِكُو إِنْ كُنتُمُ لاَ تَعُلَمُونَ "ا _ لوگواعلم والوں _ يوچھوا گرتمهيں علم نهہؤ" _ (الانبياء: ٤)
صدرُ الا فاضل رحرالله فرماتے ہیں، "كونكه ناواقف كواس _ عاره بى نبيس كه واقف صدرُ الا فاضل رحرالله فرماتے ہیں، "كونكه ناواقف كواس _ عاره بى نبيس كه واقف _ حدر يا فت كر _ اورمرضِ جبل كاعلاج يهى ہے كه عالم _ سوال كر _ اورا سكے حكم يرعامل ہو۔ اس آيت سے تقليد كا وجوب ثابت ہوتا ہے" _ (خزائن العرفان)

ال آیت کی تفییر میں علامہ جلال الدین سیوطی رہے اللہ فرماتے ہیں کہ:
سرکار دوعالم نور مجسم علی نے فرمایا، بیشک ایک شخص نماز پڑھے گا، روزے رکھے گا، حج
اور جہاد بھی کرے گالیکن وہ منافق ہوگا۔ صحابہ کرام نے عرض کی، یارسول اللہ علی اوہ
کس وجہ سے منافق ہوگا؟ آپ علی نے فرمایا، ''وہ اپنے امام پر طعنہ زنی کی وجہ سے
منافق ہوگا۔ عرض کی ، امام کون ہے؟ فرمایا، اللہ تعالی کا ارشاد ہے، فاسسئلوا اھل
الذکرانجی (تفییر ڈرمنثور)

اں حدیث مبارکہ ہے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی جا ہے جوا مام اعظم ابوصنیفہ یوٹ اس حدیث مبارکہ ہے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی جا ہے جوا مام اعظم ابوصنیفہ یوٹ ورگیرائمہ دین پرطعنہ زنی کرتے ہیں اور خود نفس امارہ اور شیطان ملعون کے مقلد بنے ہوئے ہیں۔ ایسے لوگ رب تعالی کے اس ارشاد کے مصدات ہیں ،

ہوتے ہیں۔ بیے دس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا کھہرالیا، اور اللہ نے اسے باوصف علم '' بھلا دیکھونو وہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا کھہرالیا، اور اللہ نے اسے کان اور دل پر مہر لگا دی اور اسکی آئکھول پر پر دہ ڈالا، تو اللہ کے کراہ کہیا، اور اسکے کان اور دل پر مہر لگا دی اور اسکی آئکھول پر پر دہ ڈالا، تو اللہ کے بعد اسے کون راہ دکھا نے ، تو کیا تم دھیان ہیں کر سے''۔ (الجاشیة: ۲۲۳)

آخر میں سیجھ لیجے کہ تقلید کن مسائل میں جائز ہے؟ علامدا ساعیل حقی رحداندفر ماتے ہیں، ''آ یت کر بہد میں جس تقلید کی ذمت کی گئی ہے وہ بیہ ہے کہ عقائد اوراصول دین کو دلائل سے بغیر محض کسی کے کہنے پر مان لیا جائے کیونکہ تقلید صرف فروی مسائل اور عملیات میں ہے، اصول دین اوراعتقادی مسائل میں تقلید جائز نہیں بلکدان میں نظر واستدلال ضروری ہے'۔ (تفییرروح البیان: سورہ ھود: ۱۰۹)

عار مدا مب کیے ہے؟

ہ امام ابن حجرشافعی رمداللہ اپنی کماب الجنیرات الحسان کے دوسرے مقدمہ میں لکھتے ہیں، امام ائمہ مجہدین وعلماءِ عاملین کے بارے میں بیاعتقادر کھو کہ وہ سب ہدایت اور رضائے الٰبی پر ہیں اورائمہ دین کا اتفاق ہے کہ وہ سب تمام حالات میں ماجور ہیں۔

امام بہم قی رحمداللہ نے روایت کی ہے کدرسول کریم علیہ نے فرمایا، جب تمہارے یاس الله كى كتاب آئے تواس يو كمل كرنا ضروري ہے اورائے چھوڑنے ميں كوئى عذر قابلِ قبول نہیں۔اگر کوئی مسئلہ کتاب اللہ میں نہ ملے تو میری سنت بکڑ لوور نہ میرے صحابہ کا فر مان را ہنما بنالو کیونکہ میرے صحابہ ستاروں کی ما نند ہیں ہتم جس کا دامن تھام لو گے ہدایت یا ؤ گئے۔میرے صحابہ کا اختلاف تمہارے لیے باعثِ رحمت ہے۔ اس حدیث میں نبی کریم منایقے نے بیخبر دی ہے کہ میرے بعد مذاہب میں فروعی اختلافات ہوئے اور بیاختلافات صحابہ ہی کے زمانے ہے ہوئے اور بیز مانہ رشدو ہدایت کا زمانہ تھا جس کے خیر القرون ہونے کی گواہی دی گئی۔ توجب صحابہ میں فروعی اختلاف ہوگا تو ائے بعد والول میں اختلاف کا ہونالا زمی ہے کیونکہ ہروہ صحافی جوفقہ و روایت میں مشہور ہے، اس کا قول ایک جماعت نے قبول کیا۔ ان تمام چیزوں کے باوجود حضور علین نے نہ صرف اس فروعی اختلاف پر رضا مندی کا اظہار کیا بلکہ اس اختلاف کوامت کے لیے رحمت کا باعث قرار دیا۔ اور امت کواختیار دیا کہ صحابہ میں ہے جس کے قول پر جا ہیں ممل کریں۔ اس کالازمی نتیجہ سیہ ہوا کہ صحابہ کے بعد مجتبدین امت میں ہے کسی ایک کے قول کو ا ختیار کرلینا جائز رہا کیونکہ میرحضرات صحابہ بی کے قش قدم پر ہیں۔ اس بارے میں ایک دلیل صحابہ کرام کا بدر کے قید بوں کے متعلق اختلاف ہے۔ حضرت ابو بكرين اورائے ماتھيول نے فديد لے كرائبيں چھوڑ وينے كامشور و ما جبكه حضرت عمر علیہ نے قید یوں کول کرنے کی رائے دی: رسول کریم علیہ نے پہلے تول یر فیصلہ دیا۔ جب فدیدلیا گیا تو سورۃ الانفال کی آیت ۲۷ نازل ہوئی اور قرآن نے دوسری رائے کو پہند کرتے ہوئے اے انفل قرار دیا۔ اگر چدد دنوں آ راہ سے تھیں كيونكه الربيلي رائ غلط بهوتي توحضور علي استكرمطابق فيصله ندفر مات والبنة بهتر

وافضل دوسری رائے کوقر اردیا گیا۔ (۳۱ تا ۴۸ ملخصاً)
مولانا سید نعیم الدین رحمالله فرماتے ہیں، سیدِ عالم علیہ کاس دینی معالمه میں صحابہ کی
رائے دریافت فرمانا مشروعیتِ اجتہاد کی دلیل ہے۔ (خزائن العرفان)
تا بعین و تبع تا بعین کے دور میں سینکڑوں مجہدین اورائے نداہب وجود میں آئے گر

تا بعین و شع تا بعین کے دور میں میں تالا ول جنہذین اوراعے ندا ہب وجودیں اسے سر آخر کار نداہب اربعہ کے سواسب معدوم ہو گئے۔ یہ بارگاہِ الی میں ان جاروں سریت ا

نداہب کے مقبول ہونے کی دلیل ہے۔

اگرایک اورزاوی نگاہ ہے ویکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں رفع پرین کرنا آتا ومولی علیجے کی ایک ادا ہے اور اسکے منسوخ ہوجانے کے بعد، رفع پرین نہ کرنا بھی حضور علیجے ہی کی ایک ادا ہے۔ تو یہ کہنا ہے جانہ ہوگا کہ رب تعالی کوا ہے محبوب رسول علیجے کی تمام ادا کیں پہند تحییں ای لیے اس نے غداہ ب اربعہ کی صورت میں اپنے محبوب کی تمام ادا وی کو محفوظ قرمان یا ہے۔

ائمدار بعدى كى تقليد كيون:

حنی ندہب، ماکی ندہب، شافتی ندہب اور صبلی ندہب چاروں حق ہیں اور چاروں المسنت وجماعت ہیں۔ ان کے عقائد کیساں ہیں البتہ صرف اعمال ہیں فروی اختلاف ہے۔ ان چاروں میں ہے جس کی بھی کی تقلید کی جائے ہے ہے کیونکہ اگر مجتبد اختلاف ہے۔ ان چاروں میں ہے جس کی بھی کی تقلید کی جائے ہے ہے کیونکہ اگر مجتبد ہے اپنے اجتباد میں اسکی تقلید ہے ایج اجتباد میں اسکی تقلید ہے ایج اجتباد میں اسکی تقلید ہیں سکی تقلید ہیں ہی ہو گئی ہوگئی۔

''علامہ کردری رمداللہ نے امام شافعی رمداللہ سے روایت کی کہ دو مجہد جود و مختلف قول کرتے ہیں اُن کی مثال البی ہے جیسے دو رسول دو مختلف شریعتیں لے کرتا ہے ، وہ دونوں سیجے ادر حق ہیں''۔ (الخیرات الحسان: ۳۷)

تبع تابعين اورائكے بيوپرفرقهٔ ناجيه اہلستت وجماعت مذكوره حيار مذاهب ميں منحصر ہو

گيا _قاضى تناءالله يانى يى رحمالله تغيير مظهرى مي لكھتے ہيں ، ''اہلسنت تین جارقرن کے بعدان جار نداہب پرمنقسم ہو گئے اور قروی مسائل میں ان مذاهب اربعه کے سواکوئی ند ہب باتی ندر ہا''۔ (فآوی رضوبہ ج۲:۵۰۷) تفسيرصا وي ميں ہے كە" ان جاروں غداہب كے علاوہ كى اور كى تقليد جائز نہيں اگر چە وہ بظاہر صحابہ کرام کے قول اور حدیث سے اور کسی آیت کے مطابق ہی کیوں نہ ہو۔ جو ان جاروں نداہب سے خارج ہے وہ خود گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والا ہے، بسااوقات میکفرتک پہنچا دیتا ہے کیونکہ قرآن وحدیث کے ظاہری معنی مراد لینا اورا نکی حقیقت کونہ مجھنا کفر کی جڑ ہے' ۔ (سورۃ الکہف، زیر آیت ۲۴) جہور علماء کا اس پراجماع ہے کہ ان جار نداہب کے سواکسی اور کی تقلید جائز نہیں۔اس لیے تمام اکا برمحد ثین بخاری مسلم، تر مذی ، ابوداؤد ، ابن ماجه، نسانی ، دارمی ،طحاوی وغیرہ جہم الندسی نہ کسی امام کے مقلد ہیں۔امام بخاری،امام ابوداؤد اورامام نسائی کا مقلد ہونا تو خود غیرمقلد عالم نواب صدیق حسن بھویالی نے "الحط" میں بیان کیا ہے۔ جب ایسے جلیل القدرمحدثین ، ائمہ اربعہ میں ہے کسی شمسی کے مقلد ہیں تو پھر چند کتابیں پڑھے ہوئے اگرخود کونقلیدے بے نیاز مجھیں تو کیا پیمرا ہی نہیں ہے؟ غیرمقلدوں کے پیشوا مولوی محمر حسین بٹالوی نے ''اشاعت السنة'' میں اس حقیقت کا اعتراف یوں کیا،'' بچیس برس کے تجربے ہے ہم کو بیہ بات معلوم ہوئی کہ جولوگ ہے علمی کے ساتھ مجہدمطلق (ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں) اورمطلق تقلید کے تارک بن جاتے ہیں وہ آخرکواسلام کوسلام کر جیٹھتے ہیں'۔ (شیشے کے کھر:٢٧) یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جو محض بھی امام اعظم کی تقلید نہیں کرتا وہ بہر حال کسی نہ کسی ''مولوی صاحب'' کی تقلید ضرور کرتاہے۔ تو کیا یہ بہتر نہیں کہ موجودہ پُرفتن دور کے سمی مفاد پرست مولوی صاحب کی تقلید کرنے کی بچائے اُس جلیل القدر امام اعظم

چید کی تقلید کی جائے جس نے صحابہ کرام علیم ارضوان کے مبارک زمانہ میں آ کھے کھولی اوران کی زیارت کی ،اورجس کی عظمت پرا کابرائمه دین و محدثین کرام متفق ہیں۔ غیرمقلدعالم مولوی وحیدالز مال صاحب نے اپنے ہم مسلک لوگوں سے یہی تکخ سوال كيا تھا جسكا جواب اب تك الجكے ذمہ ہے، ' ہمارے المحدیث بھائيوں نے ابن تيميہ اورابن قیم اور شوکانی اور شاہ ولی اللہ اور مولوی اساعیل کودین کا تھیکیدار بنار کھا ہے بھائیو! ذراغور کرواورانصاف کرو، جبٹم نے ابوصنیفہ، شافعی کی تقلید چھوڑ دی تو ابن تیمید یا ابن قیم اور شوکائی ، جوان سے بہت متاخر ہیں ، انکی تقلید کی کیا ضرورت؟"_ (حيات وحيدالزمال:١٠٢) اکثر غیرمقلدشاه ولی الله محدث د ہلوی رحمه الله پر برژااعتماد کرتے ہیں اور انہیں ا پہیشوا مجى كردانة بين حالا تكه شاه ولى الله رحمه الله غلم مقلد بين ادر فرمات بين ، " صحابه كرام ہے نداہب اربعہ کے ظہور تک لوگ بغیرانکار کیے سی نہسی عالم کی ہمیشہ تقلید کرتے رہے، اگریہ باطل ہوتا تو علماء ضرورانہیں منع کرتے''۔ان کی معروف کتاب''عقد الجيد" ہے ایک اقتباس پیش خدمت ہے۔ شاید کہ سی دل میں اتر جائے یہی بات شاہ ولی اللہ محدث وہلوی رحماللہ وقطراز ہیں ، ' جا ننا جا ہے کہ جاروں ندا ہب میں سے سسی ایک کی تقلید میں بری مصلحت ہے اور ان سے روگروانی میں بہت بڑا نساد اور نقصان ہے۔ہم اس کو چندطر یقوں سے بیان کرتے ہیں:-اول میرکہ امت نے اجماع کرلیا ہے کہ شریعت کی معرفت میں سلف پر اعتماد کیا جائے۔ تابعین نے صحابہ براعتا دکیا اور تنع تابعین نے تابعین بر اور اس طرح ہر طبقہ میں علاء نے اپنے سے بہلوں براعتاد کیا۔ اس کی اجھائی برعقل دلالت کرتی ہے کیونکہ شریعت نقل اوراشنباط کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی نقل صرف ای صورت میں سیح ہوگی

Marfat.com

جبكه برطبقدائي سے بہلے والوں سے متصلاً شریعت حاصل كرے اور استنباط كے ليے،

یے ضروری ہے کہ متقد مین کے غدا ہب کو جاتا جائے تا کہ اسکے اتوال سے باہر نہ جائیں کہ کہیں اجماع کے خلاف نہ ہو جائے اور تا کہ اسکے اتوال کو بنیاد بنایا جائے اور اگلوں سے اس میں مدولی جائے۔ کیونکہ تمام صنعتوں مثلًا سنار ولو ہار کا کام ، طب، شاعری، تجارت اور رنگ ریزی وغیرہ میں مہارت حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ متعلقہ فن کے ماہرین کے ساتھ کام کیا جائے۔

جب یہ تعین ہوگیا کہ شریعت کی معرفت میں سلف کے اقوال ہی پراعتا دخروری ہے تو یہ ہوں یا مشہور یہ ہوا کہ ایکے وواقوال جن پراعتا دہوں بچے اساد کے ساتھ مروی ہوں یا مشہور کتا ہوں میں مدون ہوں ،اور یہ کر متح ہوں کہ ان محتملات میں رائح ،مرجوح سے ظاہر ہو، اور عام کی تخصیص نہ کور ہو، متضا واقوال میں تطبیق ہو، احکام کی علتیں بیان کی گئی ہوں، ورندان پر اعتا دصحے نبیں ۔ اور اس پچھلے زمانے میں ان چار ندا ہب (حنی ، موں، ورندان پر اعتا دصحے نبیں ۔ اور اس پچھلے زمانے میں ان چار ندا ہب (حنی ، ماکی ، شافعی ،خبلی) کے سواکوئی نہ ہب ان صفات کے ساتھ موصوف نہیں'۔ اس اقتباس سے معلوم ہوگیا کہ شریعت کی معرفت ،نقل اور استنباط پر موقوف ہو اور اس ان دونوں کے لیے اسلاف کے ساتھ مروی ہیں لہٰذاا نبی میں سے کسی امام کی تقلید ان دونوں کے لیے اسلاف کے ساتھ مروی ہیں لہٰذاا نبی میں سے کسی امام کی تقلید ضروری ہے۔

مجد دِ د بن ولمت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رمه انته فر ماتنے بیں که فاصل حلیل علامه سیداحمد مصری طحطا وی رمه انته حاشیه ٔ وُرِمختار میں لکھتے ہیں ،

" جوفض جمہوراہل علم وفقہ اور سوادِ اعظم سے جدا ہوجائے تو وہ ایسی چیز کے ساتھ تنہا ہوا ، جواسے دوزخ میں لے جائے گی۔اے مسلمانو!تم پر فرقۂ نا جیداہلسنت و جماعت ک بیروی لازم ہے کہ خداکی مدداورا سکا حافظ وکارسازر ہتا اہلسنت کی موافقت میں ہے اوراس کا چھوڑ دینا اور خضب فرمانا اور دشمن بنانا سنیوں کی مخالفت میں ہے اور بینجات

والاگروہ اب جار نداہب میں مجتمع ہے۔ حنی ، مالکی ، شافعی اور عنبی ۔ اللہ تعالیٰ ان سب
پر رحمت فر مائے ، اس زمانے میں ان جار سے باہر ہونے والا برعتی وجہنمی ہے'۔
پر رحمت فر مائے ، اس زمانے میں ان جار سے باہر ہونے والا برعتی وجہنمی ہے'۔
(فقاوی رضوبیم مطبوعہ لا ہورج ۲:۰۲۲)

ایک بی امام کی تقلید کیوں؟

ممکن ہے کہ بعض ذہنوں میں بیسوال پیدا ہو کہ صرف ایک ہی امام کی تقلید کیوں کی جائے ؟ اگر بعض مسائل میں ایک امام کی تقلید کی جائے اور بعض میں دوسروں کی تو کیا حرج ہے؟ اگر بعض میں دوسروں کی تو کیا حرج ہے؟ اسکے جواب میں چند ہاتیں پیش خدمت ہیں۔

سب سے بنیادی بات رہے کہ امت کا اس پراجماع ہے کہ جوکوئی جس امام کا مقلد ہو، وہ تمام امور میں اسی کی تقلید کرے۔ لہٰذا بعض مسائل میں ایک امام کی اور بعض میں دوسروں کی تقلید کرناا جماع امت کے خلاف ہے اور گناہ ہے۔

دوسراحری بیہ ہے کہ ذکورہ صورت میں ایک امام کی تقلید جھوڑ کر دوسرے امام کی تقلید اس مورت میں ایک امام کی تقلید جھوڑ کر دوسرے امام کی تقلید کرنا کس بناء پر ہوگا؟ یا تو اسکی بنیا دولیل کے توکی دضعیف ہونے پر ہوگا ، اس صورت میں تقلید کا وجود ندر ہے گا کیونکہ تقلید تو ولیل جانے بغیرا مام کا قول تسلیم کرنا ہے۔ ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ دلیل کے توکی یاضعیف ہونے کا فیصلہ کون کرے گا؟ کیا وہ جو طہارت کے مسائل ہے بھی کماخذ آگاہ نہ ہو؟؟؟

صرف فقیہ کی تعریف سمجھ کیجیے تا کہ ائمہ مجتہدین کی عظمت سمجھ میں آسکے۔ '' فقیہ وہ ہوتا ہے جو تمام احکام شرعیہ فرعیہ کے استنباط سمجھ کا ماہر ہواور استنباط سمجھ اور اجتہاد کی شرائط کا حامل ہو''۔اب اجتہاد کی شرائط بھی جان کیجے۔

'' قرآن اورسنت کے نغوی اور شرعی معانی پردسترس ہو، اصولِ فقد کے تمام ضوابط لیعنی خاص ، عام ، امر ، نہی ، مشترک ، ما ول ، ظاہر ، خفی ، نص ، مفسر محکم ، مشکل ، مجمل ، متثابہ ، حقیقت ، مجاز ، صرح ، کنا ہے ، عبارة النص ، دلالة النص ، اشارة النص ، اقتضاء النص

وغیرہ کو جانتا ہو، اوران تمام طریقوں کاعلم اسے قرآن کی طرح سنت میں بھی حاصل ہو، نیز وہ قیاس کے تمام طریقے اوران کی شرائط کو جانتا ہو"۔ (المنار ونورالانوار)
ایک امام کو چھوڑ کر بھی دوسرے امام کی تقلید کرنے کی دوسر کی صورت یہ ہو عتی ہے کہ اپنی آسانی کو دیکھتے ہوئے بھے مسائل میں ایک امام کی تقلید کر لی اور پھر جن مسائل میں آسانی دوسرے امام کے قول میں دیکھی تو انہیں پیند کر لیا اور انجی تقلید کرنے میں آسانی دوسرے امام کے قول میں دیکھی تو انہیں پیند کر لیا اور انجی تقلید کرنے یہ یہ وی بیروی نہیں بلکہ ہوائے نفس کی بیروی ہے۔ نفسانی خواہشات کی بیروی کرنے والوں کی فرمت میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے،

بعض میائل میں ایک امام کی ماور بعض میں دوسرے امام کی پیروی کرنے میں ایک حرج یہ بھی ہے کہ ایک راستوں تر آئی کے خلاف ہے۔ قرآن کریم ریتا ہے کہ ایک راستے پر چلواور کئی راستوں پر نہ چلو۔

ارشادِ باری تعالی ہے، لا تَتَبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَوَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِهِ۔ ' چندرا ہیں نہ چلوکہ مہیں اس کی راہ ہے جدا کردیں گی، یہ میں حکم فرمایا کہ میں تہہیں پر ہیزگاری طے'۔ (الانعام: ۱۵۳)

آ خرمیں غیرمقلدوں نے متعلق صدرُ الشریعیمولا تا امجدعلی اعظمی قاوری رمه الله کا فنو کی ملاحظہ سیجیے ۔وہ فرمائتے ہیں ،

" تمام مسلمانوں سے الگ غیر مقلدوں نے ایک راہ نکالی کہ تقلید کوحرام و بدعت کہتے اور ائمہ دین کوست وشتم سے یاد کرتے ہیں محر حقیقت میں تقلید سے خالی نہیں۔ ائمہ دین کی تقلید تو نہیں کرتے ہیں محر حقیقت میں تقلید تو نہیں کے منکر دین کی تقلید تو نہیں کرتے محر شیطان تعین کے منرور مقلد ہیں۔ بیلوگ قیاس کے منکر دین اور تقلید کا مطلقاً انکار کفر ہے۔ بیتقلید کے منکر ہیں اور تقلید کا مطلقاً انکار کفر

ہے۔ مطلق تقلید فرض ہے اور تقلیدِ شخصی واجب ہے'۔ (بہارِشر بیعت حصداول:۵۱) امام اعظم کا ادب:

سیدناامام اعظم کا اوب نزول برکات کا ذر بعداوراُن کی بے ادبی دونوں جہان میں سیدناامام اعظم کا اوب نزول برکات کا ذر بعداوراُن کی بے ادبی دونوں جہان میں نقصان اور کرے خاتمے کا باعث ہے۔ مشہور غیر مقلد مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کی واروات قلبی کا حال انہی کی زبانی ملاحظہ فرمائیں۔وہ لکھتے ہیں،

روزوات بی ما مان بہاں وہ بی مار بیان رکھتا ہوں اور اپنے صالح اسا تذہ جناب مولانا ابوعبداللہ غلام حسن صاحب مرحوم سالکوٹی اور جناب مولانا حافظ عبدالہ نان صاحب مرحوم محدث وزیر آبادی کی صحبت و تلقین سے سیات یقین کے رہے تک پہنچ صاحب مرحوم محدث وزیر آبادی کی صحبت و تلقین سے سیات یقین کے رہے تک پہنچ کی ہے کہ بزرگان وین خصوصاً حضرات انمہ مقبوعین رحمۃ الذیبہم اجھین سے حسن عقیدت نزول برکات کا ذریعہ ہے۔ اس لیے بعض اوقات خدا تعالی اپنے فصل عمیم کے کوئی فیض اس ذرہ کے مقدار پرنازل کرویتا ہے۔ اس مقام پراس کی صورت بول ہے کہ جب میں نے اس مسلکہ کی تحقیق کے لیے کتب متعلقہ الماری سے نکالیں اور حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ تعالی ملیے کے مقات شروع کی تو محقف کتب کی ورق محفرت امام صاحب رحمۃ اللہ تعالی ملیے کے میں کا اثر بیرونی طور پر بیہ ہوا کہ دن دو پہر حصرت امام صاحب رحمۃ اللہ تعالی ملی جس کا اثر بیرونی طور پر بیہ ہوا کہ دن دو پہر کے وقت، جب سوری پوری طرح روشن تھا، لکا کی میرے سامنے گھپ اندھیرا چھا گیا، گویا۔

معا خدا تعالی کے میرے ول میں بیرڈ الاکر ' بیر حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ ملیہ سے
برطنی کا بتیجہ ہے اس سے استغفار کوؤ'۔ میں نے کلمات استغفار دہرانے شروع کیے تو
وہ اندھیرے فورا کا فور ہو مجھے اور ان کی بجائے ایبا ٹور چیکا کہ اس نے دو پہرکی روشنی
کو مات کر دیا۔ اس وقت سے میری حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حسن
عقیدت اور زیادہ بڑھ می اور میں ان مخصوں (لیعنی غیر مقلدوں) سے جن کو حضرت

امام صاحب رحمة الله تعالی علیہ ہے حسن عقیدت نہیں ، کہا کرتا ہوں کہ ' میری اور تمہاری مثال اس آیت کی مثال ہے کہ حق تعالی منکرین معاریج قدسید آنخضرت الله ہے خطاب کرکے فرما تاہے،

افتمارونهٔ علی ما یری برس نے جو پھھالم بیداری اور ہوشیاری میں دیکھایا، اس میں مجھ سے جھگر اکرنا ہے "و دے ۔ طذا داللہ ولی الہدایة ۔

اب میں اس مضمون کو ان کلمات پرختم کرتا ہوں اور این (غیرمقلد) ناظرین سے
امید رکھتا ہوں کہ وہ بزرگانِ دین سے خصوصاً ائمہ متبوعین رحمۃ اند تعالیٰ عیبم اجمعین سے
حسن طن رکھیں اور گستاخی اور شوخی اور بے اولی سے پر ہیز کریں کیونکہ اس کا نتیجہ ہر
دو جہان میں موجب خسر ان ونقصان ہے۔۔۔۔۔۔الح

ازخداخوا بیم توفیق اوب بے ادب محروم شداز لطف رب (تاریخ ابل حدیث: صفحه ا ۲۰۷۷)

اس کتاب میں وہ اپنے استاد محدث عبدالمنان وزیر آبادی کے تذکرے میں جنہیں مشہور غیر مقلد مولوی ثناء الله امرتسری نے ''اس دور کا امام بخاری'' قرار دیا تھا، لکھتے ہیں، ''آپ انکہ دین رحمۃ الله تعالیٰ پیم اجمعین کا بہت اوب کرتے تھے۔ چنانچہ آپ فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص ائمہ دین اور خصوصاً امام ابوصنیفہ رحمۃ الله تعالیٰ علیہ کی ہے اولی کرتا ہے۔ اس کا خاتمہ اجھانہیں ہوتا''۔ (ایعنا: ۲۳۷)

ان اقتباسات عي حارباتين ابت موكين:-

ا۔ ہزرگانِ دین خصوصاً انکہ اربعہ ہے حسنِ عقیدت برکتوں کے نزول کا ذریعہ ہے ، ۲۔ ان ہزرگوں کے متعلق برا خیال لا نایاان کی گستاخی کرنا دونوں جہانوں میں نقصان اور ہلا کت کا باعث ہے ،

۳۔ چونکہ غیرمقلد ائمہ دین کے متاخ اور ہے ادب ہیں اس لیے وہ مستاخی اور بے

اوبی ہے پر ہیز کریں،

س امام اعظم ابوصیفہ کے بادب کا خاتمہ اچھانہیں ہوتا۔

سین اصل مسئلہ یہ ہے کہ جولوگ حبیب کبریا، سید الانبیاء، سید عالم الیفی کی ذات کین اصل مسئلہ یہ ہے کہ جولوگ حبیب کبریا، سید الانبیاء، سید عالم الیفی کی ذات والاصفات کے ساتھ حسن عقیدت نہیں رکھ سکتے اور انجی بارگاہ میں بے ادبی و گستانی کے جیلے کہنے ہے باز نہیں رہ سکتے وہ ائر وین اور اولیاء کرام کا کیا ادب کریں گے؟ نیز جب بزرگان وین کی بے ادبی وونوں جہان میں نقصان وہلاکت کا باعث ہوگی!!! مرکار دوعالم نور جسم علیف کی بے اوبی کس قدر ہلاکت وعذاب کا باعث ہوگی!!! صدیم قدی ہے کہ رب تعالی کا فرمانِ عالیثان ہے، من عادی لی ولیا فقد حدیم قدی ہے کہ رب تعالی کا فرمانِ عالیثان ہے، من عادی لی ولیا فقد اذنبته بالحرب جس نے میرے ولی سے عداوت کی یا اسے ایذا دی، میرا اسکے فلاف اعلانِ جنگ ہے'۔ (بخاری)

اس مدیث کے تحت اہام ابن مجرر مراند رقمطراز ہیں، 'جوبھی ائمہ دین ہیں ہے کی ک تو ہین کرے گا وہ رائدہ ہارگا وایز دی ہوگا اور غضب اللی کا ستحق ہے گا کیونکہ ایسے شخص نے اللہ تعالیٰ سے جنگ مول لی ہے اور جو اللہ سے جنگ کرے گا وہ ابدی ہلاکت میں پڑے گا'۔ مزید فرمایا، 'جس میں تھوڑی ی بھی عقل ہے وہ ضرور خاصاب فدا کی شان میں تو ہین و تنقیص کے شائبہ ہے بھی اجتزاب واحتر از کرے گا اور دیندار انسان کا تو کہنا ہی کیا؟ ایک عقل مندائن کی ایڈ ارسانی سے دور اور بہت دور رہے گا کیونکہ جس سے زندوں کو تکلیف ہوتی ہے اس سے وفات یافتہ لوگوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے اس سے وفات یافتہ لوگوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے اس سے وفات یافتہ لوگوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے اس سے وفات یافتہ لوگوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے اس سے وفات یافتہ لوگوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے اس سے وفات یافتہ لوگوں کو بھی تکلیف

ا بن الى داؤد رمه الله كا قول ہے، "امام اعظم ﷺ كے متعلق بدگوئی وہی كرے گا جو يا تو اُن كے علم ہے جاہل ہوگا يا پھر حاسد"۔ (تبييض الصحيفہ: ۳۰)

اس زمانے میں حاسدوں نے دوردراز کے شہروں کے محدثین کرام تک سیدناامام

اعظم ﷺ کے متعلق بے سرو پامن گھڑت باتیں پہنچادیں تھیں تاکہ وہ آپ سے تنظر ہوجا کیں لیکن جب ان محدثین کی امام اعظم یاا نکے کسی شاگر دسے ملاقات ہوجاتی تو حاسدوں کی سازش دم تو ڑجاتی۔

امام اوزاعی رحداللہ نے عبداللہ بن مبارک رحداللہ سے دریافت کیا، یہ برعتی کون ہے جو کوفہ میں نکلا ہے جس کی کنیت ابوصنیفہ ہے؟ اس پر آپ نے انہیں امام اعظم کے پچھ مشکل مسائل دکھائے۔ جب امام اوزاعی زحداللہ نے ان مسائل کونعمان بن ثابت کی مشکل مسائل دکھائے۔ جب امام اوزاعی زحداللہ نے ان مسائل کونعمان بن ثابت کی طرف منسوب و یکھا تو پوچھا، یہ عالم کون ہیں؟ جواب دیا، یہ ایک شخ ہیں جن سے میری عراق میں ملاقات ہوئی۔ امام اوزاعی رحداللہ نے فرمایا، یہ تو جلیل القدر عالم ہیں، میری عراق میں ملاقات ہوئی۔ امام اوزاعی رحداللہ بن مبارک رحداللہ نے کہا،' نہ یہ وہی امام ابوصنیفہ ہیں جن سے مزید علم حاصل کرو عبداللہ بن مبارک رحداللہ نے کہا،' نہ یہ وہی امام ابوصنیفہ ہیں جن سے آپ نے منع کیا تھا''۔ وہ جیران رہ گئے۔

جب امام اوزاعی ریش کی ملاقات امام اعظم ریش سے مکہ میں ہوئی توانہی مسائل میں آپ ہے بحث کی۔امام اعظم ریش نے اس مسائل کی ایسی تشریح فرمائی کے ملاقات کے افتیام پرامام اوزاعی نے فرمایا،' میں اس شخص کے علم کی کثرت اور عقل کی وسعت پر رشک کرتا ہوں، اور اللہ تعالی سے مغفرت جا ہتا ہوں کیونکہ میں غلطی پرتھا۔تم ان کی محبت افتیار کرو کیونکہ وہ ان صفات سے مختلف ہیں جو مجھ سے (حاسدوں نے) بیان کی تحقیل' ۔ (الخیرات الحسان: ۱۰۸)

امام ابن جحر شافعی رمہ اللہ لکھتے ہیں کہ خواب میں سنا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے فر مایا، میں ابوصنیفہ کے علم کے پاس ہوں یعنی اس کی حفاظت اور قبول کرتا، راضی ہونا اور برکت نازل کرنا ان براورائے شاگر دوں میں میرے فرمہ ہے۔ (ایعنا: کا)

ا ما م اعظم ابوصنیفہ عظانہ کی شان وعظمت اپنی کتاب میں تفصیلاً لکھنے کے بعد امام ابن مجر یوں تعبیہ کرتے ہیں، ' وریے اکہیں آپ کا قدم بھی لفزش کھانے والوں میں اور آپ

کی سمجھ بھی گمراہ ہونے والوں کے ساتھ گمراہ نہ ہو جائے کیونکہ اس طرح آپ خاسرین بعنی نقصان پانے والوں میں ہوجا کیں گے اور آپ کا ذکر بھی ان کے ساتھ ہوگا جن کورسوائی اور فضیحت ہے یاد کیا جاتا ہے۔اور آپ ایسی چیز (عذاب) کے اٹھانے والے ہونگے کہ جس کا بوجھ اور تکلیف آپ برداشت نہیں کر عمیں گے اور آب ایسے تاریک چیٹل میدان میں پھنس جائیں سے جس کے خطرات سے نجات مشكل ہے توجس قدرہو سكے سلامتی كی جانب سبقت سيجيے '۔ بھر فرماتے ہیں،''بہت سے بری صفات والے لوگ جواس امام اعظم اور بڑے عالم کے مرتبہ کو چہنچنے سے عاجز ہوئے وہ الحے اہلِ زمانہ یا الحکے بعد والوں کے دلوں کو انکی محبت ،تقلید،اتباع ،اعتقاد ،عظمت اورا مامت سے ہٹانے میں نا کام رہے۔امام اعظم یرانکی تنقیداور انگشت نمائی کسی بھی مسلک کے لحاظ سے سیجے نہیں ہے اور اس کی وجہ صرف ایک ہے اور وہ بیر کہ آپ کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے تھا، کسی کی تربیر سے آ پ کو ویر فعت نهلی ۔ اور جس کوخد ابلندی عطافر مائے اور اپنے وسیع خز انوں سے عطا كرے تواہے كوئى بست نبيں كرسكتا اور ندروك سكتا ہے۔ رب كريم جميں ائمہ كے حقوق ادا کرنے والوں میں بنائے اور ان لوگوں میں نہ بنائے جو طع تعلق اور عاق ہو كرا يي عزت كوگدلاكرتے بين " - (الخيرات الحسان:٢٦٢،٢٦٢) ا یک مجلس میں ابن الی عائشہ رحمہ اللہ نے امام اعظم دیا ہے کہ ایک حدیث بیان کر کے کہا ہم لوگ اگرامام اعظم کود کھے لیتے تو ضروران ہے محبت کرنے کلتے۔ پس تمہاری اوران کی مثال اليي ہے جيها كه پيشعركها كياہے، (ترجمه) "لوگو! تمہارا ہرا ہو،تمہارے ہاپ مرجائیں،ان پرملامت کی زبان کوروک لوور نہوہ مقام پُر کروجے انہوں نے پُر کیا تھا لینی ویے بن کردکھاؤ''۔ (تبییض: ۲۷)

Marfat.com

علامه موفق بن احر مكى رحمه الله فرمات ين

كذالقمر الوضاح خير الكواكب هذا مذهب النعمان خير المذاهب فمذهبة لا شك خير المذاهب تفقه في خير القرون مع التقيٰ '' ینعمان بن ثابت کا ندہب بہترین ندہب ہے جس طرح جاندخوب روثن ہے اور ستاروں ہے بہتر ہے۔ بیفقہ خیرُ القرون میں تقوے کے ساتھ مرتب ہوا، تو ان کا ندہب بلاشبہ بہترین ندہب ہے'۔ (مناقب للموفق: ٣٩٣) محموبير حمالله نے جوابدال میں ہے تھے، فرمایا، میں نے امام محرکو بعدوصال خواب میں د يكها تو بو جها، كيامعامله بهوا؟ فرمايا، "مجهي بخش دياا ورفر مايا، اگرتمهبي عذاب ديتا بهوتا تو تنہیں علم کا خزانہ نہ دیتا''۔ میں نے کہا، ابو پوسف کا کیا حال ہے؟ فرمایا،'' مجھ سے اوپر کے درجہ میں ہیں'۔ میں نے بوجھا، اور امام ابوحنیفہ؟ فرمایا،'' وہ ابو بوسف سے بہت ہے طبقے او پر یعنی اعلیٰ علمین میں ہیں'۔ (تاریخ بغدادج ۱۸۲:۲) ا مام ابن حجر مکی رحمد الله کی و عابر ہم اپنی کتاب کا اختیام کرتے ہیں،'' اے اللہ! ہمارا حشر اُن کے ساتھ فرما کیونکہ ہمیں اُن سے محبت ہے۔اور جس کو جس سے محبت ہوتی ہے اس کا حشرای کے ساتھ ہوتا ہے۔اور ہمیں اُن کے طلقے میں داخل فر ما ،اور ہمیں اُن کا خادم بنا،اورہم پرانجے بہترین حالات اور ظاہری کثیر کرامات واضح فرما،تا کہ ہم انجے پیردکاروں میں ہے ہوجا کیں، بیٹک تو بخی، کریم ،مہربان اور رحم کرنے والا ہے'۔

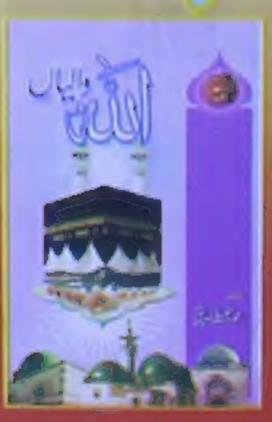
يَا اَرُحَمَ الرَّاحِمَ الرَّاحِمِينَ ، يَا ذَاالْجَلالِ وَالْاِتُكَرَامَ
اللَّهُمُّ إِنِّى اَسْنَلُکَ حُبُّکَ وَ حُبُّ مَنْ يُجِبُّکَ وَ الْعَمَلَ الَّذِی يُبَلِّغُنِی حُبُّکَ
اللَّهُمُّ إِنِّى اَسْنَلُکَ حُبُّکَ وَ حُبُّ مَنْ يُجِبُّکَ وَ الْعَمَلَ الَّذِی يُبَلِغُنِی حُبُّکَ
اللَّهُمُّ إِنِّى اَسْنَلُکَ حُبْتَ اور تيرے مجوب بندوں کی محبت ما نگا موں اورايے
الله الله الله الله على محبت ما نگا موں جو مجھے تيری محبت تک پہنچاوے'۔ (ترفری)
آمِن بِجَاهِ النَّبِي الْكُونِم عَلَيْهِ وَعَلَى اللهِ وَآصْحَابِهِ اَلْحَلُولُ الصَّلُولَةِ وَالنَّسُلِيمُ
آمِن بِجَاهِ النَّبِي الْكُونِم عَلَيْهِ وَعَلَى اللهِ وَآصُحَابِهِ اَلْحَلُ الصَّلُوةِ وَالنَّسُلِيمُ





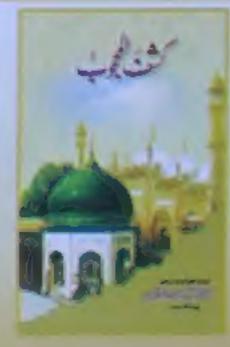
















6 مرالا وسين (مستارول) دربار اركيث - ادار

Voice: Mobile: 042-7248657 0300-9467047



